# تاش کے پتے

علیم الحق حقی











جرم کی بساط پر کھیلی جانے والی خونی بازی
ایک سنسنی خیز اور دلچسپ ترین ایڈونچر سے بھرپور ناول

# تاش کے پتّے

علیم الحق حقی



ناشر
علی میاں پبلی کیشنز
۲۰-عزیز مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔فون ۷۲۴۷۴۱۴

لڑکا کچن میں اسٹوو کے سامنے کھڑا تھا۔ ایک لمحے کو وہ ہچکچایا پھر اس نے جھٹکے سے اوون کا دروازہ کھولا۔ اس نے برنر کے نیچے لگی ناب چیک کیں اور پھر اس ناب کی طرف متوجہ گیا جس پر اوون لکھا تھا۔ گیس کی بو دماغ پر چڑھ رہی تھی۔ لڑکے نے کھانستے ہوئے اپنی آنکھوں سے بہنے والا پانی آستین سے صاف کیا اور پیچھے ہٹنے لگا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا نشست گاہ میں داخل ہوا۔ میز کے کنارے کا سہارا لے کر اس نے خود کو سنبھالا۔ اس کی نظر موٹے آدمی کی طرف اٹھی جو صوفے پر پڑا خراٹے لے رہا تھا۔ کمرے میں شراب کی باسی بو اتنی شدید تھی کہ اس کا جی متلانے لگا۔

اس نے خود کو سنبھالا اور پلٹ کر داخلی دروازے کی طرف چل دیا۔

اس نے دروازہ سختی سے بند کیا اور تیزی سے قدمچوں سے اترنے کے بعد تیزی سے جنگل کی طرف بھاگنے لگا۔ وہ تازہ صاف ہوا میں گہری سانسیں لے رہا تھا۔

اس کی ماں لائبریری میں کام کرتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ماں اندھیرا ہونے سے پہلے واپس نہیں آئے گی۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کا سوتیلا باپ اب کبھی اس کی ماں کی حرمت نہیں کر سکے گا اور اس پر کوئی شک نہیں کرے گا' کسی کو اس کا خیال نہیں آئے گا۔ وہ پھر وہیں جا چھپے گا' جہاں کوئی اسے تلاش نہیں کر سکے گا اور جب وہ پوری طرح تیار ہو گا تو باہر آ جائے گا۔ ممکن ہے اس میں برسوں لگ جائیں۔ یہ سوچ کر لڑکے نے زوردار قہقہہ لگایا۔ کوئی بات نہیں' وہ برسوں انتظار کر سکتا ہے پھر وہ دنیا کو دکھا دے گا کہ وہ کیا ہے۔ خاص طور پر اس احمق جمی کو۔

لڑکا جنگل میں گھنے حصے کی طرف بڑھتا رہا۔ پتے اس کے پیروں تلے چرچرا رہے تھے۔ اس نے گہری سانسیں لے کر پائن کی خوشبو وجود میں اتاری۔ وہ اس وقت خود کو

زندگی سے بھرپور محسوس کر رہا تھا۔ زندگی میں پہلی بار وہ خوش تھا۔ بہت خوش!

یہ اس کی زندگی......... اس کے کیریر کا پہلا قتل تھا۔ اس نے اپنی ماں کو اپنے ظالم سوتیلے باپ سے نجات دلا دی تھی۔

O-----------☆-----------O

یکم جون۔ اتوار

منصوبہ ہر اعتبار سے مکمل اور بے داغ تھا۔

اسے اس بات کا یقین تھا۔ اس نے موقعہ واردات پر کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا۔ نپے تلے انداز میں اس نے انگلیوں سے ڈیسک کو تھپتھپایا اور آپ ہی آپ مسکرانے لگا۔ ایک بار اور پڑتال کر لینے میں اپنا کیا جاتا ہے۔ اس نے سوچا۔

اس نے کرسی پیچھے کھسکائی اور ڈیسک کے نچلے حصے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس نے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے سے ایک خفیہ کھٹکا دبایا۔ خفیہ دراز نہایت آہستگی سے بے آواز باہر آئی۔ اس نے دراز میں سے بڑا لفافہ نکالا اور لفافے میں سے وہ نوٹ بک نکالی جو ہزاروں بار اس کے ہاتھوں سے گزر چکی تھی۔ بیئر کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتے ہوئے وہ اس کے اندراجات پڑھنے لگا۔ اس میں جو معلومات تھیں' وہ انہیں تنقیدی نظر سے دیکھ رہا تھا۔

اس کا خیال درست تھا۔ منصوبے میں آخری لمحے میں بھی کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں تھی۔ جزئیات تک یوں مکمل تھیں جیسے کمپیوٹر سے پروگرام کی گئی ہوں۔ سیکنڈ کے دسویں حصے تک پرفیکٹ ٹائمنگ تھی' ہر چیز کا خیال رکھا گیا تھا۔

منصوبہ ہر لحاظ سے مکمل اور بے داغ تھا!

اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ مچلی۔ اس کے سفید ہموار دانت نمایاں ہو گئے۔ ایک عمر کے فرسٹریشن کے بعد اب اسے نمایاں ہونے اور خود کو اہم ثابت کرنے کا موقع ملا تھا۔ جلد ہی اس کی کارکردگی پر پوری قوم کی توجہ مرکوز ہو گی۔ اس نے بیئر کا گلاس آہستگی سے میز پر رکھ دیا۔

اب زیادہ دیر بھی نہیں لگے گی۔ محض چند ہفتوں کے اندر لاکھوں افراد اس کے وجود سے واقف ہو جائیں گے۔ وہ ایسی ذہانت ثابت ہو گا جسے ذہین ترین افراد بھی شکست



نہیں دے سکیں گے۔ اس نے گہری سانس لی۔ اس کے ذہن میں شک اور بے یقینی کا سایہ سا لہرایا لیکن اس نے اسے جھٹک دیا۔ وہ جانتا تھا کہ جرائم کی سراغ رسی اب بہت سائنٹفک انداز میں کی جاتی ہے اور اس میں ٹیکنالوجی کا دخل بھی بڑھ گیا ہے مگر اسے یقین تھا کہ وہ ان سب کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ان سے جیت سکتا ہے۔

اس نے دراز سے ایک سیاہ دھاتی باکس نکالا۔ یہ باکس بہت پتلا تھا۔ جیب سے ایک چابی نکال کر اس نے باکس کھولا اور بلیک اینڈ وائٹ فوٹوگرافس کی ایک گڈی نکالی۔ انہیں وہ کچھ دیر اِدھر اُدھر کرتا رہا پھر اس نے انہیں میز پر چار چھوٹی گڈیوں میں تقسیم کر دیا۔ چند لمحے انہیں غور سے دیکھنے کے بعد اس نے دو گڈیوں کی پوزیشن بدل دی "عمر کو حسن پر فوقیت دی جائے۔" وہ با آواز بلند بڑبڑایا "لیکن نہیں لوگ برابری کے حقوق چاہتے ہیں۔ انہیں برابری کے حقوق ہی ملیں گے۔" مطمئن ہو کر اس نے تین گڈیاں اٹھا لیں۔ ان پر ربر بینڈ چڑھا کر اس نے انہیں دھاتی باکس میں رکھ دیا۔ باکس کو دراز میں رکھنے کے بعد وہ میز پر رکھی گڈی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے تصویروں کے نچلے حصے پر داہنے کونے میں سیاہ پنسل سے نمبر ڈالے پھر اس نے ہر تصویر کو نوٹ بک کے پہلے سے طے شدہ صفحے پر اسکاچ ٹیپ کی مدد سے چپکایا۔ اس کام سے نمٹ کر اس نے نوٹ بک بند کر کے اسے بڑے لفافے میں رکھا اور لفافے کو دوبارہ خفیہ دراز میں رکھ دیا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا قد اونچا اور جسم کسرتی تھا۔ وہ بہت آہستگی سے سیڑھیاں اترا۔ کچن میں اس نے گلاس سنک میں چھوڑا اور بیسمنٹ میں چلا گیا۔ اگرچہ گھر میں کوئی بھی نہیں تھا۔ مگر وہ یوں دبے پاؤں چل رہا تھا جیسے کسی شکار کا تعاقب کر رہا ہو۔

وہ سیدھا شراب کی الماری کی طرف گیا اور شراب کی تین مخصوص بوتلیں ہٹائیں۔ اس کے نتیجے میں اس کا اسلحہ خانہ اور بھیس بدلنے کا سامان سامنے آیا۔ وہ مسکرایا۔ یہ کامبی نیشن لاک کبھی کسی کی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ اس نے فخر سے سوچا۔ کون سوچ سکتا ہے کہ تین خاص بوتلیں ہٹانے سے خفیہ الماری کھلتی ہے۔

ایک کنٹینر سے اس نے ایک جانا پہچانا ٹیپ نکالا اور اسے پورٹیبل ٹیپ ریکارڈر میں لگایا۔ وہ بڑے انہماک سے وہ مختلف آوازیں سنتا رہا جو اس نے پچھلے چھ ماہ میں چپکے سے ریکارڈ کی تھیں پھر اس نے سادہ ٹیپ پر اپنی آواز میں ان آوازوں کی نقل ریکارڈ کر

کے چیک کی۔ مطمئن ہونے کے بعد اس نے ٹیپ ریکارڈر آف کیا۔ ٹیپ نکال کر کنٹینرز میں رکھا اور کنٹینرز کو لاک کر دیا۔

اب اس نے بڑی احتیاط سے وہ چیزیں منتخب کیں جو منصوبے پر عمل درآمد کے لئے ضروری تھیں۔ اسلحے میں اس نے ہاتھ پر چڑھائے جانے والے پیتل کے کلب کی جوڑی' ایک چاقو اور ایک لوہا کاٹنے والی آری منتخب کی۔ ان چیزوں کو ایک تولیے میں لپیٹ کر اس نے انہیں فوم کے ایک خاص کنٹینرز میں رکھا۔ خفیہ الماری میں سے ایک سیاہ پینٹ' سیاہ پل اوور اور ربر سول کے سیاہ جوتے نکالنے کے بعد اس نے شراب کی تینوں بوتلوں کو ترتیب سے رکھا اور الماری لاک کر دی۔

وہ اپنے خاص کمرے میں واپس آیا۔ مقامی اخبار لے کر وہ اپنی پسندیدہ کرسی میں نیم دراز ہو گیا لیکن جلد ہی وہ اخبار سے بے زار ہو گیا۔ فیرپورٹ کے اخبارات میں کوئی دلچسپ خبر نہیں ہوتی تھی۔ کوئی سنسنی نہیں' کوئی ہیجان نہیں لیکن وہ جانتا تھا کہ عنقریب صورت حال بدل جائے گی۔ جلد ہی فیرپورٹ' کنیکٹی کٹ کی خبریں ملک بھر میں اخبارات کے صفحہ اول کی زینت بنیں گی۔ ٹی وی پر بھی یہی صورت حال ہو گی۔ وہ دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑنے لگا۔ اس نے اپنی کیلنڈر واچ میں دیکھا۔ یکم جون..........!

وہ اب حرکت میں آنے کو تیار تھا۔ کوئی بھی اس پر شک نہیں کرے گا۔ نہ اس کے دوست نہ اس کے پڑوسی' نہ اس کی فیملی.......... اور ڈیمپے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ڈیمپے احمق بوائے اسکاوٹ ڈیمپے۔ وہ ڈیمپے کو برباد کر دے گا۔ وہ ڈیمپے کی ذہانت کو شکست دے گا۔ اسے شرمندہ اور رسوا کرے گا اور پھر اسے قتل کر دے گا۔

کمرا اس کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

○------------☆------------○

لانگ آئی لینڈ میں کشتیوں کی ریس ہو رہی تھی۔ جم ڈیمپے کی کشتی اٹلانٹک سب سے آگے تھی۔ ڈیمپے چیخ چیخ کر ہدایات دے رہا تھا پھر اس نے پلٹ کر دیکھا اور مسکرا دیا۔

"ہم جیتیں گے برینڈا' ویل ڈن۔"

برینڈا نے اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ مغرب کی طرف جھکتے سورج کی



روشنی میں ڈیمپے کا چہرہ تانبے کی رنگت کا لگ رہا تھا۔ کبھی وہ بہت خوب صورت چہرہ تھا مگر اب وہ اپنی دلکشی کھو رہا تھا۔ اس کے گہرے سیاہ بال اپنی چمک کھو رہے تھے۔ کہیں کہیں سفیدی جھلکنے لگی تھی لیکن اس کی مسکراہٹ کا جادو برقرار تھا۔ وہ مسکراتا تو چہرے پر جمی برسوں کی برف پگھل جاتی۔

فائر کی آواز نے انہیں بتایا کہ انہوں نے یہ ریس اور کلب کی چیمپئن شپ جیت لی ہے۔

جم ڈیمپے کی باچھیں کھل گئیں "مسلسل تیسرا سال۔ میں اپنے کریو کا شکر گزار ہوں۔" اس نے برینڈا کے گھٹنے کو تھپکی دی۔ برینڈا ہنس دی۔ یہ ستائش اسے اچھی لگی تھی حالانکہ وہ جانتی تھی کہ یہ درست نہیں ہے۔

دوسرے نمبر پر آنے والے نیڈ نکولس نے اپنی کشتی ان کی کشتی سے ملاتے ہوئے کہا "تم دونوں کو مبارک ہو۔ جم' تم برینڈا کو میری کشتی پر موقع کیوں نہیں دیتے۔ بھئی دوسروں کو بھی چانس ملنا چاہیے۔"

"نہیں' ایسا ہوا تو تم جیت جاؤ گے اور میری کامیابی کا راز سب کو معلوم ہو جائے گا۔" جم نے خوش دلی سے کہا۔

برینڈا نے قہقہہ لگایا اور ستی [illegible] "م شتی کی دھلائی کرو ڈیر۔ میں ذرا اپنا حلیہ درست کر لوں۔"

کلب ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے برینڈا کو احساس تھا کہ مرد اب بھی اسے مڑ کر دیکھنے پر مجبور ہیں۔ یہ کمال اس کی خوش بدنی کا تھا اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ باقاعدگی سے ورزش کرتی تھی۔

اپنی کشتی میں کھڑا نیڈ نکولس برینڈا کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اسے یہ احساس نہیں تھا کہ اس کی بیوی سوزی بھی اس کی نظربازی کو دیکھ رہی ہے۔ سوزی سوچ رہی تھی کہ وہ نیڈ کی حسن پرستی کو کبھی نہیں بدل سکے گی۔ وہ اداسی سے سر ہلا کر رہ گئی۔

جم اور اسپانک بھی برینڈا ہی کو دیکھ رہے تھے "بہت شاندار لڑکی ہے۔" اسپانک نے خاموشی توڑی "بہت خوش مزاج اور پیاری۔"

جم نے بے دھیانی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ برینڈا خاص ہستی ہے۔

اس کے پاس صرف ظاہری حسن نہیں تھا وہ باطنی طور پر بھی خوب صورت تھی۔ ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ وہ کسی بات کی شکایت کرے۔ سنڈی کا حادثہ اس پر اثر انداز ہوا تھا۔ اس حادثے میں سنڈی کے دماغ کو نقصان پہنچا تھا مگر برینڈا نے اپنی اداسی کو خوش مزاجی کے پردے میں چھپا لیا تھا۔ وہ اداس بھی کبھار ہی نظر آتی تھی۔

سنڈی جم کو بھی بہت پیاری تھی۔ وہ اس کا سب کچھ تھی۔ اسے امید تھی کہ وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی۔

جم نے اپنی کشتی کو باندھا اور برینڈا سے ملنے چل دیا۔ وقتاً فوقتاً لوگ ان دونوں کو مبارک باد دیتے رہے۔ اسپانک برگز عجیب سی نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔ برینڈا کو دیکھ کر اس کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھ رہی تھی۔ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تو اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اب وہ اسے تصور میں دیکھ رہا تھا۔

اسپانک کبھی کبھی جم سے چڑنے لگتا تھا لیکن وہ یہ بات مانتا تھا کہ جم ایک زبردست آدمی ہے۔ وہ ایک منفرد انسان تھا اور ساتھ ہی سوچنے کا منفرد انداز بھی رکھتا تھا اور حوصلہ مند بھی تھا۔ مگر اسپانک اس سے شکست کھاتے کھاتے تنگ آ چکا تھا۔

اسپانک نے اپنی کشتی کے بادبان بیگ میں ٹھونسے اور اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ مسکرایا۔ اسے خوشی تھی کہ ۴۲ سال کی عمر میں بھی اس کا جسم چٹانوں کی طرح سخت ہے۔ اس نے ٹپاریلو سگار کے نئے پیکٹ سے سگار نکال کر سلگائی۔ خوشی کی بات یہ تھی کہ اس نے نکولس کو تو شکست دے ہی دی تھی۔ دوسری پوزیشن بھی کم تو نہیں ہوتی۔

○-----------☆-----------○

ٹن رائزلین کے ایک پُرکشش مکان میں ایک عجیب معمول دہرایا جانے والا تھا۔
ڈاکٹر ڈیوڈ اورٹن ہاتھ میں ایک پنجرہ لئے ہوئے اپنی لیبارٹری میں داخل ہوا اور چھت پر لگی ہوئی دودھیا روشنی کا سوئچ آن کر دیا۔ پنجرے میں چار چوہے بند تھے۔ دروازہ بند کر کے وہ سیدھا شیشے کے ڈبلے کیس کے پاس گیا۔ جس میں چار سانپ موجود تھے۔ اس نے کیس کے ٹمپریچر اور ہوا میں نمی کے تناسب کو چیک کیا۔ اس کیس کے موسم کو اس نے ایری زونا کے صحرا کے مطابق کیا ہوا تھا۔ دن گرم اور خشک اور رات سرد۔

اورٹن چند لمحے سانپوں کو غور سے دیکھتا رہا۔ سب سے چھوٹا ساڑھے تین فٹ لمبا



کھڑکھڑیا سانپ اپنے بل کھولے بیٹھا تھا۔ بڑا سانپ کنڈلی مارے ہوئے تھا۔ دونوں سو رہے تھے۔ ایک سانپ سستی سے چٹانوں کے ایک ڈھیر سے دوسرے کی طرف رینگ رہا تھا۔ فرش پر پھیلائی گئی ریت پر عجیب سا نقشہ بن رہا تھا۔ اورٹن ان سانپوں کے وحشیانہ حسن کو مسحور ہو کر دیکھتا رہا۔

ڈاکٹر اورٹن نے ڈبلے کیس کے اوپر ایک چھوٹے شیشے کو سرکایا۔ اس کھڑکی سے اس نے ایک ہک لٹکایا اور سانپوں کو ہشکار ہشکار کر ان کے اپنے کھانے کے کمپارٹمنٹ میں لے گیا۔ چاروں سانپ اب جاگ چکے تھے اور بہت بھوکے نظر آ رہے تھے۔

اورٹن نے کھڑکی بند کی اور پھر ایک کمپارٹمنٹ میں لگے ٹریپ ڈور کو کھولا اور ایک چوہے کو اس میں داخل کر دیا۔ ٹریپ ڈور بند ہو گیا۔ چوہا پہلے تو ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر آہستگی سے اس نئی دنیا کو کھوجنے کے لئے حرکت میں آیا مگر فوراً ہی وہ اپنی جگہ جم کر رہ گیا۔ اس نے خطرہ محسوس کر لیا تھا۔ ڈائمنڈ بیک کھڑکھڑیے نے بہت تیزی سے حملہ کیا۔ اس نے ڈنک اتنی طاقت سے مارا تھا کہ انسانی جوتے کے تلے میں سے بھی گزر سکتا تھا۔ کھڑکھڑیا پھر پیچھے ہٹا اور دوسرا وار کرنے کے لئے تیار ہونے لگا۔ چوہا شرابیوں کی طرح ڈگمگاتا ہوا پیچھے ہٹا، گرا اور فوراً ہی ختم ہو گیا۔ سانپ نے اپنے بل کھولے اور چوہے کو نگلنے کی تیاری کرنے لگا۔

اورٹن باقی سانپوں کی دعوت کے لئے بڑھا۔ یہ اس کا بے حد پسندیدہ مشغلہ تھا۔ اس نے سوچا کہ سانپوں سے زہر وہ اگلے روز حاصل کرے گا۔

لیبارٹری سے نکلتے ہوئے وہ تین مرتبانوں کے پاس سے گزرا۔ ان میں تین بچھو بند تھے۔ اورٹن ان کے زہر پر تجربہ کر چکا تھا اور اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ان کا زہر ایسا نہیں کہ کسی بالغ انسان کو ایک دن کے اندر اندر ختم کر سکے۔ اب وہ بچھو اس کے لئے بے کار تھے۔ اس نے تینوں بچھوؤں کو ایک ہی مرتبان میں کر دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اب وہ آپس میں لڑ لڑ کر مر جائیں گے۔ صرف ایک زندہ بچے گا اور اگر اس میں اتنی جان ہوئی تو وہ یقیناً باقی دونوں کو کھا جائے گا۔

اورٹن نے لائٹ آف کی اور سیٹی بجاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اس نے

نیا ریلو سگار سلگایا' گلاس میں بیئر انڈیلی اور اپنی اسٹڈی میں رکھے اسٹریو کی طرف متوجہ ہو گیا۔

○------------☆------------○

شام ہو چکی تھی اور "وہ" حرکت میں آنے کے لیے تیار تھا۔ اس نے نہا کر نیوی بلیو ڈریسنگ گاؤن پہنا اور اپنی اسٹڈی میں چلا گیا۔ اس نے سات بجے والی خبروں کے لئے ٹی وی آن کیا۔ اس کی بیوی بھی کچھ دیر ٹی وی دیکھتی رہی۔ سات بج کر بیس منٹ پر وہ اٹھ گئی۔ اس کے رضا کار گروپ کی خصوصی میٹنگ تھی "میں ساڑھے دس بجے تک آجاؤں گی۔" وہ بولی۔

جیسے ہی بیوی کی اسٹیشن ویگن باہر نکلی' اس نے ریسیور اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا۔ رابطہ ملنے پر اس نے کہا "گڈ ایوننگ۔ میں سام شیوٹ بول رہا ہوں۔" اس کی آواز بدلی ہوئی تھی "اگر تم پانچ منٹ نکال سکو تو میں تمہاری طرف سے ہوتا چلوں۔ میرے پاس ایک زبردست چیز ہے تمہارے لئے۔"

"ٹھیک ہے سام۔" دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز میں دبا دبا ہیجان تھا۔

"سوچ لو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی پریشانی ہو۔" سام شیوٹ کی آواز میں ہچکچاہٹ تھی۔ "چیز غیر معمولی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم اسے دیکھنا پسند کرو گے۔"

"چیز کیا ہے؟"

"جیفرسن ریورس ہے۔"

"جیفرسن ریورس!" دوسری طرف سے استعجابیہ لہجے میں کہا گیا "اس کے متعلق تو میں نے سنا تک نہیں۔"

"دیکھ لینا۔"

"میں شام کو گھر پر اکیلا ہوں گا سام۔ تم جب چاہو آ جاؤ۔"

اس نے فاتحانہ انداز میں ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ سام شیوٹ کی آواز کی نقل پر اسے سب سے کم اعتماد تھا۔ اسی لئے اس نے پہلے آزمانے کا فیصلہ کیا تھا۔

اس نے جس شخص کو فون کیا تھا وہ پرانے سکے جمع کرنے کے خبط میں مبتلا تھا۔ جبکہ سام شیوٹ پرانے سکوں کا ڈیلر تھا اور اس میدان میں اتھارٹی سمجھا جاتا تھا۔ وہ بیٹھنے



لگا۔

پندرہ منٹ بعد وہ سیاہ پل اوور' سیاہ پینٹ اور سیاہ شوز پہن کر تیار ہو گیا۔ اس نے اپنی کار ایک اندھی گلی میں پارک کی۔ یہ جگہ اس کے منتظر مگر بے خبر میزبان کے گھر سے بمشکل سو گز دور تھی۔ وہ دبے پاؤں لان سے گزرا۔ پہلے اس نے گھر کے گرد چکر لگا کر یہ اطمنان کیا کہ وہ گھر میں اکیلا ہے پھر وہ واپس گیا اور اپنی کار لے کر واپس آیا۔ کار اس نے جھاڑیوں کے درمیان کھڑی کی۔ اس کے بعد اس نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔

دروازہ کھلا' ایک مسکراتا چہرہ نظر آیا۔ ایک ہاتھ خیر مقدمی انداز میں آگے بڑھا۔ ایک آہنی مکا حرکت میں آیا۔ مکا ناک پر لگا تھا۔ مسکراہٹ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں اور دانتوں کے ملبوے میں چھپ گئی۔ چہرہ پیچھے ہٹا۔ مضروب وقتی طور پر اندھا ہو گیا تھا۔

وہ تیزی سے بڑھا۔ مہلت دینا مناسب نہیں تھا۔ اس کا گھونسا ہدف کے پیٹ میں لگا۔ وہ تکلیف سے دہرا ہو گیا۔ اگلا وار گردن کے پیچھے ایک کراٹے چاپ تھا۔ گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز بہت واضح تھی۔ بے حس و حرکت جسم فرش پر گر گیا۔

اس نے جھک کر چیک کیا کہ شکار مر چکا ہے پھر وہ لاش اٹھا کر باتھ روم میں لے گیا اور اسے باتھ ٹب میں ڈال دیا۔ اس نے لاش کے کپڑے اتارے اور کپڑوں' جوتوں اور موزوں کو سلیقے سے تہ کر کے کپڑوں کی الماری میں رکھ دیا پھر اس نے اپنی جیب سے چاقو اور لوہا کاٹنے والی آری نکالی اور بڑے ماہرانہ انداز میں لاش کو چھ ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ اس نے پانی کھول دیا تھا تاکہ خون بہہ جائے۔

ایک لمحے .......... صرف ایک لمحے کو ایسا لگا' جیسے اسے قے ہو جائے گی۔ اس نے منہ پھیرا اور چند منٹ وال پیپر کے ڈیزائن کو تکتا رہا۔ اوپر سے نیچے تک ڈیزی کے ۱۱۶ پھول تھے اور ایک دیوار سے دوسری دیوار تک ۷۹ پھول۔ متلی کا احساس معدوم ہو گیا۔ اس نے سر گھما کر دیکھا۔ پانی بہے جا رہا تھا۔ چند منٹ بعد اس نے نل بند کر دیا۔

جسم کے چھ ٹکڑوں کو اس نے کوڑا پھینکنے والے چھ تھیلوں میں بند کیا اور ہر تھیلے کو اسی روز کے نیویارک ٹائمز کے مختلف حصوں میں پیک کر دیا۔ وہ اپنے ساتھ ایک کنٹینر لایا تھا۔ تمام پیکٹوں کو اس نے کنٹینر میں رکھ دیا پھر اس نے چاقو اور آری کو بہت اچھی طرح دھویا۔ باتھ روم کے فرش اور باتھ ٹب کو رگڑ رگڑ کر صاف کیا۔ اب وہاں کوئی نشانی

نہیں تھی۔ جیسے وہاں کوئی آیا ہی نہیں ہو۔

وہ یہ تمام چیزیں مکان سے باہر اپنی کار تک لایا اور انہیں بڑی احتیاط سے کار کی ڈگی میں رکھ دیا پھر اس نے ہر جگہ سے اپنے فنگر پرنٹس مٹائے' لائٹس آف کیں اور باہر نکل کر دروازہ مقفل کر دیا پھر وہ گاڑی میں بیٹھا اور گھر کی طرف چل دیا۔

گھر پہنچ کر اس نے اپنی استعمال کی ہوئی تمام چیزیں دوبارہ خفیہ الماری میں رکھ دیں۔ اس نے جس کنٹینر میں لاش کے پارسل رکھے تھے اس پر تاش کا ایک پتا' حکم کا اِکا رکھا اور کنٹینر کو ڈیپ فریزر کے سب سے نچلے حصے میں رکھ دیا۔ یہاں وہ اپنی شکار کی ہوئی مچھلیاں اسٹور کرتا تھا۔ وہاں بالکل ویسے ہی تین کنٹینرز اور تھے۔ جن میں مچھلیاں پیک تھیں۔ لاش والے کنٹینر کو اس نے تینوں کنٹینرز کے نیچے رکھ دیا۔ مناسب وقت پر وہ اس کے موجودات کو کہیں اور منتقل کر سکتا تھا۔

پھر اس نے اپنے کپڑے اتارے اور انہیں اخبار میں لپیٹ کر اپنی کار کی ڈگی میں رکھ دیا۔ اگلی صبح ہی اسے ان کو ٹھکانے لگانا تھا۔ اس نے نہا کر پھر وہی کپڑے پہنے' خفیہ دراز میں سے نوٹ بک نکال کر اس میں موجود فہرست کے پہلے نام کو سیاہ پنسل سے کاٹ دیا پھر اس نے نوٹ بک دراز میں رکھ دی۔ سب کچھ منصوبے کے مطابق ہوا تھا۔

اس کی بیوی دس بج کر پچیس منٹ پر واپس آئی تو وہ سو چکا تھا۔ وہ اتنا پُرسکون لگ رہا تھا کہ بیوی نے اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا۔

○ ------------ ☆ ------------ ○

۲ جون - پیر

"اس" نے آنکھیں کھولیں اور گھڑی میں وقت دیکھا۔ صبح کے ساڑھے چھ بجے تھے۔ وہ بیدار ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ یہ بھی ایک شاندار دن ہے۔

ناشتے کے بعد اس نے بیسمنٹ کے چھوٹے فریج سے تین پاؤنڈ ہمبرگر نکالا اور اس پر سفید رنگ کے سفوف کی نپی تلی مقدار چھڑکی اور اچھی طرح ملانے کے بعد اس کے چھ پیٹس بنا لئے۔ مقدار کے معاملے میں اس نے بڑی احتیاط برتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ "ان" کی طبیعت تو ضرور بگڑے گی مگر وہ مریں گے نہیں۔ وہ اسے اتنے خوبصورت لگتے تھے کہ انہیں ختم کرنے کو اس کا دل نہیں مانتا تھا۔



اپنی خفیہ الماری سے سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا پلاسٹک باکس اور ایک براؤن کاغذ کا تھیلا نکالا۔ اس نے احتیاط سے چیک کیا۔ باکس کا سوئچ آف کیا۔ ریسیور............ ایکٹی ویٹڈ نہیں تھا۔ باہر کے سگنل وصول نہیں کر سکتا تھا پھر اس نے تھیلے کی چیزیں چیک کیں اور اسے نیچے اوپر دونوں طرف سے ٹیپ سے سختی سے بند کر دیا۔ پھر اس نے بڑی احتیاط سے پلاسٹک کے باکس کو سلنڈر کی شکل میں رول ہوئے لفافے کے ساتھ لگا کر اسے بھی ٹیپ سے چپکایا۔ تھیلے سے باہر نکلے ہوئے تاروں کو اس نے باکس کے کلپس سے جوڑ دیا۔

خفیہ الماری مقفل کرنے کے بعد وہ اوپر آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں پلاسٹک بیگ تھا' جس میں ہمبرگر کے پیٹس رکھے تھے اور دوسرے ہاتھ میں فٹ بال کی شکل کا عجیب سا آلہ تھا' جسے وہ بڑی نزاکت سے پکڑے ہوئے تھا۔

کار میں بیٹھ کر اپنے آفس جاتے ہوئے وہ گولڈ کوسٹ کے فیشن ایبل علاقے سے گزرا' جہاں ساحلی جاگیریں تھیں۔ جاگیروں کے درمیان باڑھیں حد فاصل کا کام کرتی تھیں۔ اس نے اپنی کار سب سے خوب صورت جاگیر کے آہنی جنگلے کے سامنے روک دی۔ کار میں بیٹھے بیٹھے اس نے گوشت کے پیٹس آہنی گیٹ کے دوسری طرف اچھال دیئے پھر اس نے جیب سے ایک سیٹی نکال کر اسے دو بار بجایا۔ سیٹی کی آواز انسانی سماعت کی پہنچ سے باہر تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے چند لمحے بعد اسے جنگلے کے اس طرف سے جھپٹتے ہوئے کتوں کی غراہٹیں سنائی دیں۔ اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

○ ------------ ☆ ------------ ○

صبح ساڑھے آٹھ بجے جم ڈیمپے پولیس ہیڈ کوارٹرز پہنچا۔ وہ فیرپورٹ کے وسط میں اینٹوں اور شیشے کی جدید طرز کی دو منزلہ عمارت تھی۔ جم نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی۔ اسے اور برینڈا دونوں کو فیرپورٹ بہت پسند تھا۔ وہ انہیں نیو انگلینڈ کی یاد دلاتا تھا۔

جم ڈیمپے پوری یونیفارم میں کم ہی نظر آتا تھا۔ سب جانتے تھے کہ وہ چیف آف پولیس ہے۔ ہاں وہ بوقتِ ضرورت استعمال کے لئے کیپٹن کے عہدے کی کیپ ضرور گلوز کمپارٹمنٹ میں رکھتا تھا۔ ایسی ہی ایک ٹوپی دفتر میں اس کی میز کی دراز میں موجود رہتی تھی۔

ڈیمپسے عمارت میں داخل ہوا اور لابی میں موجود ڈیوٹی ڈیسک کی طرف بڑھا۔ سارجنٹ اورورک کی اس آہٹ پہچانتا تھا۔ اس نے کچھ کاغذات اپنی طرف کھینچے اور یہ ظاہر کیا جیسے وہ انہیں بغور پڑھ رہا ہے۔ پھر اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور چہرے پر حیرت کا تاثر لایا۔

"مارننگ چیف!" اس نے گونج دار آواز میں کہا۔

"مورننگ اورورک۔ کوئی اہم خبر؟"

سارجنٹ نے نفی میں سرہلایا "سب کچھ معمول کے مطابق ہے چیف۔"

ڈیمپسے کی نظر کاغذات کے نیچے سے جھانکتے ہوئے اخبار کے اسپورٹس پیج پر پڑی۔ وہ اسے نظرانداز کر کے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اورورک اسے ستائشی نظروں سے دیکھتا رہا۔ چیف کی چال ہی پروفیشنل ایتھلیٹ والی تھی۔ اس کے جسم سے توانائی پھوٹتی محسوس ہوتی تھی۔

ڈیمپسے اپنے دفتر میں داخل ہوا جہاں اس کی اسسٹنٹ میری موجود تھی "مارننگ چیف" میری نے مسکراتے ہوئے کہا "میں آپ کے لئے کافی لاتی ہوں۔ میٹنگ نو بجے ہوگی۔"

ڈیمپسے اپنی میز کے پیچھے جا بیٹھا۔ آفس کشادہ تھا اور اسے بہت اچھی طرح آراستہ کیا گیا تھا۔ آفس کی ڈیکوریشن بریندا کی مرہون منت تھی۔ اس کی میز پر ماربل کا ٹاپ رکھنے کا آئیڈیا بھی بریندا ہی کا تھا۔

میری کافی کی ٹرے لے آئی۔ ڈیمپسے نے باہر جاتی ہوئی میری کو ستائشی نظروں سے دیکھا۔ وہ بیوہ تھی۔ فیرپورٹ پولیس میں بھرتی ہونے والی وہ پہلی عورت تھی۔ بہت تیزی سے ترقی کر کے وہ سارجنٹ کے عہدے پر پہنچ گئی۔ ترقی کے دو ماہ بعد اس کا شوہر جو کمپیوٹر پروگرامر تھا کار کے ایک المناک حادثے میں ہلاک ہوگیا۔ اپنے دکھ سے لڑنے کے لئے میری نے خود کو پوری طرح محکمے کے لئے مصروف کر لیا۔ اب یہی اس کی زندگی تھی۔ وہ ڈیمپسے کی اسسٹنٹ بھی تھی اور سیکرٹری بھی۔

ڈیمپسے نے اٹھ کر اپنے لئے پیالی میں سیاہ کافی انڈیلی۔ وہ اب بھی میری کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میری مزید پروموشن کی مستحق تھی۔ وہ مستعد اور محنتی بھی تھی



اور اہل بھی۔ اس کے پاس سراغرسی کی جبلت بھی تھی۔ کیا مصیبت ہے؟ وہ جھنجلا گیا۔ اچھی سیکرٹری بھی تو آسانی سے نہیں ملتی۔ وہ آہ بھر کر رہ گیا۔ مگر دیانت داری کا تقاضا یہی ہے کہ اسے پروموشن دیا جائے۔ اسے قربانی دینی ہی پڑے گی۔

ٹھیک نو بجے لیفٹیننٹ ٹام فیرو اور گس بیلی ڈیمپسے کے کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ معمول کی میٹنگ تھی جو ہر پیر کو ہوتی تھی۔

ان کے درمیان رسمی گفتگو ہوئی پھر ڈیمپسے کے کہنے پر انہوں نے اپنے لئے کافی انڈیلی۔ بیلی نسبتاً چھوٹے قد کا تھا۔ پانچ فٹ نو انچ۔ اس کے کندھے چوڑے اور جسم بے حد مضبوط تھا۔ وہ سانڈ کی طرح چلتا تھا۔ فیرو کا قد چھ فٹ تھا۔ وہ پنجوں کے بل آہستگی سے لیکن بہاؤ کے ساتھ چلنے کا عادی تھا۔

میٹنگ شروع ہوگئی۔ ڈیمپسے کو ان کی متضاد شخصیتیں حیران کرتی تھیں۔ دونوں ذہین تھے اور دونوں بہت اچھے پولیس افسر تھے۔ اس کے سوا ان کے درمیان کوئی مشترک قدر نہیں تھی۔ دونوں کی ظاہری شخصیت بھی مختلف تھی۔ بیلی غیر لچک دار ذہن کا مالک تھا۔ وہ بہت ترتیب سے اور استقلال اور لگن سے کام کرتا تھا۔ اس کے برعکس فیرو کا ذہن تخلیقی، تصوراتی اور آرٹسٹک تھا۔ وہ ڈھیلے پن سے کام کرتا اور کبھی اپنی پوری صلاحیتیں بروئے کار نہ لاتا۔ حالانکہ اس کی صلاحیتوں کی کوئی حد نہیں تھی۔

اس وقت فیرو سینیٹر بینسن کے فیرپورٹ کے دورے کے متعلق بتا رہا تھا۔ یہ دورہ آئندہ ویک اینڈ کو ہونا تھا۔ فیرو آہستہ آہستہ بول رہا تھا "وہ ہفتے کی صبح یہاں پہنچیں گے۔ میرا خیال ہے ان کی بیوی جمعرات کو آجائے گی لیکن ابھی یہ بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی۔ وہ ونچسٹرز ہاؤس میں قیام کریں گے۔" اس نے نقشے میں ایک مقام کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اس نے مزید تفصیل بتائی۔

"سیکیورٹی کے انتظامات کے متعلق بتاؤ۔" ڈیمپسے نے کہا۔

"ان کے اور گورنر کے کاروں کے جلوس کو اسٹیٹ پولیس کور کرے گی۔" فیرو نے کھڑے ہو کر نقشے پر روٹ کی وضاحت کی "سینیٹر جب بھی حرکت میں ہوگا، اسٹیٹ پولیس کی ذمے داری ہوگا۔ ہماری ذمے داری صرف اس کی حالت قیام کی ہوگی۔ ایسے تین مقامات ہیں، جہاں اس کا تحفظ ہماری ذمے داری ہے۔ ونچسٹرز ہاؤس، لانگ ووڈ اور

ہائی اسکول۔"

بیلی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا "میری سمجھ میں نہیں آتا مجسمے کی تنصیب کی کیا تک ہے۔ انگریزوں کے دور میں تو اس قصبے کا وجود بھی نہیں تھا اور اس وقت کے بعد سے اب تک کوئی اہم بات رونما بھی نہیں ہوئی ہے۔"

ڈیمپے مسکرا دیا۔ بیلی سے اختلاف کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ جو بات یقینی تھی، اس کو کسی نے نہیں چھیڑا۔ تینوں جانتے تھے کہ کیسی ہی احتیاطی تدابیر کی جائیں اگر کسی نے سینیٹر کو یا کسی اور اہم شخصیت کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو اس پر عمل درآمد ناممکن نہیں ہے۔

فون کی گھنٹی بجی "چیف یہ آپ کے لئے ہے۔" میری نے انٹرکام پر کہا۔ بیلی اور فیرو جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے "بل ڈونیلی آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔" میری نے مزید کہا۔

ڈیمپے نے ریسیور اٹھایا۔ وہ ریچھ نما ڈونیلی کو پسند کرتا تھا "بل میں تمہیں فون کرنے ہی والا تھا۔ میں تمہیں سینیٹر کے لئے کئے جانے والے حفاظتی انتظامات کے بارے میں.........."

"گڈ.......... تم تو جانتے ہی ہو کہ سینیٹر میرا قریبی دوست ہے۔" دوسری طرف سے ڈونیلی نے کہا۔ ڈیمپے نے ریسیور کانوں سے دور کر لیا۔ اسی میں عافیت تھی۔ ڈونیلی بولتا کم اور چیختا زیادہ تھا۔ یہی نہیں، وہ نان اسٹاپ بولتا تھا۔ وہ پیدائشی سیاست داں تھا۔ ہر شخص سے اس کی پسند کے مطابق گفتگو کرنا اسے آتا تھا۔

ڈیمپے نے بڑی مشکل سے مداخلت کا موقع نکالا "بہت خوب بل" اس نے جلدی سے کہا۔ "تو تم بریفنگ کے لئے کب مل سکتے ہو؟"

"آج روٹری کی ماہانہ میٹنگ ہے۔ تم بارہ بجے آجاؤ۔ یوں ہمیں لنچ سے پہلے آدھا گھنٹا مل جائے گا۔"

"ٹھیک ہے بل۔ کال کرنے کا شکریہ۔ روٹری کی میٹنگ تو مجھے یاد ہی نہیں تھی۔ اب ایک گھنٹے بعد ملاقات ہو گی۔" ڈیمپے نے فون رکھ دیا اور میز پر پاؤں پھیلا لئے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کچھ غائب دماغ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ لنچ وہ کیسے بھول گیا اور یہ میٹنگ بھی



بہت اہم تھی۔ نیڈ نکولس اس میٹنگ میں سمرڈے کیمپ کے لئے کینڈل روڈ کے قریب اراضی کی خرید کے متعلق بتانے والا تھا۔ ابتدا میں وہ روٹری پروجیکٹ ہی تھا۔

اس نے میز کی دراز کھولی اور اس پراپرٹی سے متعلق فائل باہر نکالی۔ اس نے جلدی جلدی فائل پر نظر ڈالی اور پھر اسے دوبارہ دراز میں رکھ دیا۔ وہ اب پراپرٹی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ بہت خوبصورت جگہ تھی۔ ڈیڑھ سو ایکڑ کا جنگلاتی رقبہ تھا۔

میری ڈاک لے کر آئی تو اس کے خیالات کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ ڈاک میں دو خط تھے اور ایک اسپورٹس میگزین کا تازہ شمارہ۔ میری جاتے ہوئے کافی پاٹ اور خالی پیالیاں سمیٹ کر لے گئی۔ پہلا خط ایک تقریب میں شرکت کا دعوت نامہ تھا۔ تقریب وائی ایم سی اے کی اضافی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈ اکٹھا کرنے سے متعلق تھی۔ ڈیمپے نے خط ایک طرف رکھ دیا۔ معاملہ وقت طلب تھا۔ اس کے لئے سوچنا پڑے گا لیکن وہ جانتا تھا کہ آخر میں وہ راضی ہو جائے گا۔ اس کا نظریہ تھا کہ اکتائے ہوئے بے سکون نوجوان بوریت کی وجہ سے چھوٹے موٹے جرائم کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ بہتر ہے وائی ایم سی اے جرائم کی روک تھام کرتا ہے۔

دوسرا لفافہ کھولتے ہی وہ کرسی پر سیدھا ہو بیٹھا۔ خط ۸ انچ چوڑے اور گیارہ انچ لمبے سفید بانڈ پیپر پر ٹائپ کیا گیا تھا۔ لفافے پر اس کا نام تھا۔ مہر مقامی پوسٹ آفس کی تھی۔ مضمون کیا تھا وہ ایک نظم تھی۔

"حکم ہو یا کہ پان ہو، اینٹ ہو یا کہ پھول ہو
تم سب چار زرد ہو۔ خون کا رنگ لال ہو
لاشیں ملیں گی اب تمہیں۔ گنتی مگر محال ہے۔ تھوڑے ہیں دن تمہارے بھی۔
پہلے مگر اک اور بات
جا کر اب ایک یار کو تھیلے میں بھر کے گھر لے آؤ

ڈیمپے نے خود کو سنبھالنے کے لئے ایک گہری سانس لی۔ پھر وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور اس نے بیلی اور فیرو کو پکارا۔ وہ آئے تو اس نے میز پر رکھے خط کی طرف اشارہ کیا "اسے چھونا نہیں۔" اس نے انہیں خبردار کیا پھر اس نے لیب ایکسپرٹ پال رائس کو طلب کیا۔ بیلی اور فیرو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر خط پڑھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے متفقہ

طور پر رائے دی۔

"کوئی مسخرا معلوم ہوتا ہے۔" بیلی نے کہا۔

"یقیناً گمنام فون کالز کا بھی ماہر ہوگا۔"

"مذاق ہی لگتا ہے۔" فیرو بولا۔ "لیکن ایسا نہیں تو یقیناً ہمارا واسطہ کسی دیوانے سے پڑا ہے۔"

دونوں سوالیہ نظروں سے ڈیمپسے کو دیکھ رہے تھے اور وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ طویل خاموشی کے بعد وہ مڑا۔ اسی وقت پال رائس کمرے میں داخل ہوا۔ ڈیمپسے نے کھلے خط کی طرف اشارہ کیا "پال' اسے اچھی طرح چیک کرو۔ اس پر میری انگلیوں کے نشانات جا بجا ملیں گے۔ پھر بھی ممکن ہے' قسمت ساتھ دے جائے اور کوئی اور نشان بھی مل جائے۔"

پال رائس نے جھک کر خط پڑھا۔ اس نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

"اگر یہ سچ مچ کا پاگل ہے۔" بیلی نے کہا "تو ہر احتیاط بے سود ہے۔ دیوانگی سے کوئی نہیں لڑ سکتا۔ دیوانوں کے بارے میں کون جانے کہ کب کیا کر بیٹھیں۔"

ڈیمپسے نے اثبات میں سر ہلایا "دعا کرو کہ یہ مذاق ہی ہو۔ لیکن مجھے لگتا نہیں۔ میری چھٹی حس کہتی ہے کہ یہ سنگین معاملہ ہے۔ سنو میں ڈونیلی کے ساتھ لنچ کر رہا ہوں۔"

○------------☆------------○

"اس" نے اسٹیئرنگ وہیل پر زور دار گھونسا مارا۔ اسے خود پر غصہ آرہا تھا۔ صبح اس نے سوچا تھا کہ اسے باربرا کے ساتھ لنچ کا موقع مل جائے گا۔ مگر اب پتا چل رہا تھا کہ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اس نے سر گھما کر بیک سیٹ کو دیکھا۔ وہاں پیکیج موجود تھا۔ وہ زور سے ہنسا "گیارہ بج کر پچپن منٹ ہوئے ہیں۔" اس نے خود کلامی کی۔ "تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا پیکیج کہاں ہے؟" اس نے پھر اسٹیئرنگ وہیل پر گھونسا مارا۔ ہاں.......... اسے معلوم تھا۔

اس کے اندر ایک عجیب سا ہیجان امنڈنے لگا۔

باربرا! باربرا ایک مختلف قسم کی پیکیج تھی۔ اس کے تو تصور ہی سے نبض کی رفتار



بڑھ جاتی تھی۔ اس وقت بھی وہ اس کے تصور میں کھو گیا۔ اس پر جنسی وحشت طاری ہونے لگی۔ اس کی سانسیں پُرشور ہو گئیں۔ تصور میں باربرا اس کے پاس آبیٹھی تھی اور اسے کچھ کرنے پر اکسا رہی تھی۔ اس کی آنکھیں مندنے لگیں لیکن اگلے ہی لمحے اس نے آنکھیں کھول دیں۔ یہ کیا حماقت کر رہا ہوں میں.......... آنکھیں بند کر کے۔ ارے تم ڈرائیو کر رہے ہو احمق۔ اس نے پھر اسٹیئرنگ وہیل پر گھونسا مارا۔

باربرا سے ملنے کا موقع تو بعد میں بھی مل جائے گا!

○------------☆------------○

ڈیمپسے نے اپنی گاڑی ڈونیلی کی اسٹیشن ویگن کے برابر پارک کی۔

ڈونیلی خوش تھا کہ اسے سینیٹر بینسن کی گاڑی میں سفر کرنے کا موقع ملے گا "میں ایلا کا تعارف کراؤں گا اور ایلا سینیٹر بینسن کا تعارف کرائے گی۔" اس نے چہک کر کہا "میں نے سوچا ہے کہ پانچ دس منٹ سے زیادہ نہیں بولوں گا۔"

ڈیمپسے کا منہ بن گیا۔ وہ جانتا تھا کہ ڈونیلی کے پانچ دس منٹ کتنے طویل ہو سکتے ہیں۔ "اپنی تقریر مختصر ہی رکھنا۔" اس نے کہا۔ "لوگوں کو مجسمے کی نقاب کشائی میں زیادہ دلچسپی ہے۔"

میٹنگ ختم ہوئی تو وہ دونوں میسن کے اسٹیک ریسٹورنٹ کی طرف چل دیے۔ ریسٹورنٹ ایک بلاک کے فاصلے پر تھا۔ جاتے ہوئے اس نے نوٹ کیا کہ برگز کی جیگوار اس کی کار سے دو کاریں چھوڑ کر پارک کی گئی ہے۔

"تمہارا حفاظتی بندوبست مجھے پسند آیا۔" راستے میں ڈونیلی نے ڈیمپسے سے کہا "لیکن لگتا ہے کہ تم ضرورت سے کچھ زیادہ محتاط ہو۔ میرا خیال ہے موسم اچھا ہونے کی صورت میں ہمیں بغیر چھت کی گاڑی میں سفر کرنا چاہئے۔" اس نے ڈیمپسے کے کندھے پر ہاتھ رکھا "تم جانتے ہو کہ اس علاقے میں کوئی ایسا ویسا واقعہ پیش نہیں آتا۔"

وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے۔ باہر کی تیز دھوپ کے مقابلے میں ریسٹورنٹ کی نیم تاریکی گھٹا ٹوپ اندھیرے کی طرح لگ رہی تھی۔ ایک بھاری بھرکم باریش آدمی ان کے بہت قریب سے گزرا۔ اتنا قریب سے کہ ڈونیلی سے اس کی ٹکر ہوتے ہوتے رہ گئی۔ وہ دونوں بیسمنٹ کے پرائیویٹ ڈائننگ روم میں جانے کے لئے زینے کی طرف بڑھ

گئے۔

ڈیمپسے نے ڈائننگ روم کا جائزہ لیا۔ وہاں پانچ افراد پہلے سے موجود تھے۔ اسٹیٹ پولیس کا کرنل اسپائنک برگز، فیرپورٹ اسپورٹس شاپ کا مینجر بوب بیکر، ڈیلون انشورنس کمپنی کا مالک ڈون ڈیلون، فیرپورٹ سیونگ بینک کا صدر سام ٹلاٹن اور فیرپورٹ ڈرگ سینٹر کا مالک اینڈریو آلپن۔ ڈیمپسے اور ڈونیلی نے ان سے ہیلو ہیلو کی ہی تھی کہ نیڈ نکولس اور ہیری ہوائل بھی آپہنچے۔ ڈونیلی نے ڈرنکس کا آرڈر دیا۔ نکولس کمرے میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوا تھا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ اس نے اپنا بریف کیس خالی کرسی پر رکھ دیا۔ ہوائل کے ہاتھ میں بھاری کارڈ بورڈ پر لگا ہوا ایک بہت بڑا نقشہ تھا۔ اس کی پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا "باہر بہت گرمی ہے۔" وہ بڑبڑایا۔ "اس سال سخت گرمی ہوگی۔"

سب لوگ نکولس سے سوال کرنے لگے۔ کوئی جواب دینے کے بجائے وہ ان سے گرمجوشی سے ہاتھ ملاتا رہا۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کئے۔ "جنٹلمین، فیرپورٹ کے بچوں کے لئے یہ ایک یادگار دن ہے۔ ہمیں معقول قیمت پر وہ اراضی مل گئی ہے۔ تفصیلات میں لنچ کے بعد بتاؤں گا۔"

ڈیمپسے ایک طرف کھڑا ڈرنکس کے گھونٹ لیتے ہوئے نکولس کو بغور دیکھتا رہا۔ یہ نیڈ نکولس کا دن تھا۔ اس کی شخصیت ذہانت اور خوبروئی کا حسین امتزاج تھی لیکن اندر سے وہ بہت سخت اور بے رحم آدمی تھا۔ اس کی سب سے بڑی خواہش زیادہ سے زیادہ دولت کمانا تھا۔ اس کے خیال میں دولت بڑی طاقت تھی۔ وہ جو ارادہ کرلیتا اسے پورا کئے بغیر چین سے نہ بیٹھتا۔

ڈیمپسے نے اپنے لئے لیمن جوس کا ایک اور گلاس طلب کیا۔ ڈیوٹی پر ہوتا تو وہ شراب کو کبھی ہاتھ نہ لگاتا۔ اس نے ہوائل کی طرف دیکھا۔ ہیری ہوائل کو ایک بے حد کامیاب اسٹیٹ ایجنسی ورثے میں ملی تھی لیکن ان دنوں لگتا تھا کہ وہ صرف نیڈ نکولس کے لئے کام کر رہا ہے۔ ڈیمپسے کو احساس ہوتا تھا کہ کوئی عجیب کھیل کھیلا جارہا ہے۔

کھانا کھالیا گیا۔ کافی سرو کردی گئی تو نیڈ نکولس اٹھا۔ اس نے نقشے کو ایزل پر لگایا اور ڈے کیمپ کے بارے میں وضاحت کرنے لگا۔ ڈیمپسے بہت توجہ سے سن رہا تھا۔ منصوبہ تو اسے پسند آیا لیکن قیمت کی طرف سے وہ فکرمند تھا۔ اتنی رقم آئے گی کہاں



سے؟

نکولس نے جیسے اس کے خیالات پڑھ لئے "ڈیڑھ ملین ڈالر بظاہر بڑی رقم ہے۔" اس نے کہا "لیکن غور کریں تو یہ دس ہزار ڈالر فی ایکڑ ہے۔ یہ بہت سستی ہے ورنہ جب سے فیرپورٹ میں سرمایہ کاری شروع ہوئی ہے زمین کی قیمت بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ آئندہ سال یہ زمین آپ کو پندرہ ہزار ڈالر فی ایکڑ بھی نہیں ملے گی۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں ہیری؟" وہ ہیری ہوائل کی طرف مڑا۔

اسیٹ مین نے پیشانی سے پسینہ پونچھا اور اقرار میں سرہلایا "ٹھیک کہتے ہو۔ کیمپ کے لئے اس سے اچھی ڈیل نہیں ہوسکتی۔"

"اور ہم سب نے سرکیمپ کے حق میں ووٹ دیا تھا۔" نکولس نے سب کو یاد دلایا۔

"ہم اس مقصد کے لئے ڈھائی لاکھ ڈالر جمع بھی کر چکے ہیں۔ میں نے سام سے پانچ لاکھ ڈالر کی بات کرلی ہے۔ رہن کے عوض۔ اور ہمیں واشنگٹن سے بھی فنڈز ملیں گے۔ سو دوستو۔ یہ فیروپورٹ کے لئے ایک یادگار دن ہے۔"

ڈیمپسے نے بینکار ٹلاٹن کی طرف دیکھا۔ وہ تائید میں سرہلا رہا تھا لیکن نہ جانے کیوں ڈیمپسے مطمئن نہیں تھا۔ اسے احساس تھا کہ اس ڈیل میں کہیں کوئی گڑبڑ ہے لیکن ہوائل اور ٹلاٹن نکولس سے متفق تھے اور وہ ایکسپرٹ تھے۔ جبکہ وہ زمین جائیداد کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ ہاں وہ انسانوں کو سمجھنے کی صلاحیت ضرور رکھتا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ نکولس کے سینے میں جو دل ہے وہ صرف خون پمپ کرنا جانتا ہے۔

ڈیمپسے نے ہچکچاتے ہوئے دوسروں کے ساتھ ہاتھ اٹھا دیا۔ اراضی خریدنے کا فیصلہ متفقہ طور پر ہوا تھا۔

نکولس مسکرایا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ٹپاریلو سگار نکال کر سلگایا۔ پھر اس نے ہوائل کی طرف دیکھ کر اپنی بائیں آنکھ دبائی۔

میٹنگ ختم ہوئی تو سب لوگ نکولس کے گرد جمع ہوگئے۔ ڈیمپسے ریسٹورنٹ سے نکل آیا اور اپنی کار کی طرف چل دیا۔ اس نے ٹاور کے کلاک پر نظر ڈالی۔ دو بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ اس کا دماغ بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ نیڈ نیکولس کے بارے میں

سوچ رہا تھا۔ نکولس خود غرض آدمی تھا۔ وہ ایسا نہیں تھا کہ کسی کے لئے بھی کچھ کرے۔ ہاں اس کا اپنا فائدہ ہو تو اور بات ہے۔

ڈیمپسے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے پارکنگ لاٹ سے باہر آگیا۔

○------------☆------------○

ڈیمپسے نے اپنے نکلنے کے بعد نیڈ نکولس اور ہیری ہوائل کے درمیان سرگوشیوں میں ہونے والی گفتگو سن لی ہوتی تو وہ یقیناً اور پریشان ہو جاتا۔

"نیڈ، ہم نے یہ اراضی صرف چھ لاکھ میں خریدی تھی۔ اگر کسی کو معلوم ہو گیا کہ اس کا اصل مالک کون ہے تو کیا ہوگا۔" ہیری ہوائل کی آنکھوں سے فکر مندی جھلک رہی تھی۔

نکولس نے آہستہ سے ہوائل کے بازو کو چھوا۔ "ہیری یہ بات ہم دونوں کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ کسی کو پتا نہیں چلے گا اور پتا چل گیا تو........ دیکھا جائے گا۔"

ہوائل نے نکولس کو غور سے دیکھا۔ نکولس کی آنکھیں برف کے ٹکڑوں کی طرح سرد محسوس ہو رہی تھیں۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تمہیں اپنا منہ بند رکھنا ہوگا۔ باقی سب میں سنبھال لوں گا۔"

ہوائل کو محسوس ہوا کہ اس کے بازو پر نکولس کی گرفت بہت سخت ہو گئی ہے۔

○------------☆------------○

"وہ" سڑک کے پار صبر و تحمل سے منتظر تھا۔ دو بج کر چالیس منٹ پر اس نے ڈونیلی کو اپنے دفتر واپس جاتے دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ ڈونیلی بس دس منٹ دفتر میں گزارے گا اور پھر گولف کھیلنے کے لئے چلا جائے گا۔ وہ مسکرا دیا۔ آج معاملہ مختلف ہوگا دوست۔ وہ بڑبڑایا۔

ڈونیلی کے جانے سے چند منٹ پہلے وہ ٹہلتا ہوا ڈونیلی کی کار کے پاس سے گزرا تھا۔ اس نے بہت احتیاط سے کام لیا تھا۔ کوئی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس نے سلنڈر نما چیز گاڑی کی فرنٹ سیٹ کے نیچے رکھ کر اس پر چھوٹا سا سوئچ لگا دیا تھا پھر وہ ایک لمبے گاڑی کے پچھلے بمپر کے پاس رکا تھا۔



اب وہ ہاتھ میں جو ریموٹ کنٹرول لئے بیٹھا تھا' وہ سو گز کے فاصلے تک موثر تھا۔

اس نے سر جھکایا اور ٹپاریلو کا ایک آخری کش لیا۔ دھواں باہر نکالتے ہوئے اس نے چھوٹے سگار کو ایش ٹرے میں مسل دیا۔

دو بج کر سینتالیس منٹ پر اس نے ڈونیلی کو میونسپل بلڈنگ سے نکلتے دیکھا۔ یہ دیکھ کر اسے خوشی ہوئی کہ ڈونیلی اکیلا ہے۔ وہ صرف اسے ہی چاہتا تھا۔

ڈونیلی نے اپنی اسٹیشن ویگن کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار اسٹارٹ کی۔ وہ گاڑی کو ریورس میں پارکنگ لاٹ کے آخر تک لایا اور مین اسٹریٹ پر نکلنے کی تیاری کرنے لگا۔

"اس" نے ریموٹ کنٹرول کا رخ ڈونیلی کی کار کی طرف کیا۔ جیسے ہی ڈونیلی کی کار دوسری کاروں سے دور ہوئی اس نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن دبا دیا۔ دھماکے کے ساتھ ہی ڈونیلی کا نچلا دھڑ غائب ہو گیا۔ اوپری دھڑ کے چیتھڑے اُڑ گئے۔

ڈونیلی اب بینسن کے ساتھ کار میں سفر کر سکے گا نہ تعارفی تقریر۔ یہ اس کا پہلا پبلک شکار تھا۔

○------------☆------------○

مین اسٹریٹ کے ٹریفک کو تین پٹرول کاروں نے بلاک کر دیا تھا پھر آگ بجھانے والے دو ٹرک آئے اور تباہ شدہ کار پر پانی پھینکنے لگے۔ اس کے چند منٹ بعد ڈیمپسے اور اس کے معاونین موقع پر پہنچے۔ اس وقت تک متجسس تماشائیوں کا ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا۔

ابتدا میں تو قصبے کے لوگ اسے کوئی اسٹنٹ سمجھے۔ ان کا خیال تھا کہ کسی فلم کی شوٹنگ ہو رہی ہے لیکن گوشت کے لوتھڑے اور خون کے دھبے خوف ناک حد تک حقیقی تھے۔ وہ خاموش کھڑے دیکھتے رہے۔ پولیس کو بھی انہوں نے راستہ خوشی سے نہیں دیا۔

"پیچھے ہٹ جائیں........ سب لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔" ڈیمپسے نے تحکمانہ لہجے میں کہا "دھماکا دوبارہ بھی ہو سکتا ہے۔"

لوگ تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔

"کیا واقعی؟" بیلی نے نروس لہجے میں پوچھا۔ اس کی نظریں کار کے ملبے کو ٹٹول رہی تھیں۔

"امکان تو نہیں ہے لیکن ہمیں جگہ تو خالی کرانی چاہئے۔"

بلی نے دیکھا کہ ڈیمپسے کیپٹن کی کیپ پہنے ہوئے ہے۔ آگ بجھانے والوں نے اپنا کام نمٹایا تو پولیس کے ایمبولینس کریو نے ڈونیلی کی باقیات کو کینوس کے تھیلے میں بھر لیا۔ مجمع چھٹنے لگا۔ لوگوں کی طبیعت بگڑنے لگی تھی۔

"یہ حادثہ نہیں قتل ہے۔" ڈیمپسے بڑبڑایا۔ "ڈائنامیٹ کی دو یا تین سٹکس استعمال ہوئی ہیں۔ مرکری کا فیوز اور ریموٹ کنٹرول ڈیوائس۔"

اس کے معاونین کو حیرت نہیں ہوئی۔ وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچے تھے۔ "پریشر ٹریگر بھی تو ہو سکتا ہے۔" بلی نے رائے دی۔

"ایسا ہوتا تو دھماکا بیچ سڑک پر نہ ہوتا۔ اس کے سیٹ پر بیٹھتے ہی ہو جاتا۔" ڈیمپسے نے کہا۔

"ممکن ہے ٹائمنگ ڈیوائس استعمال کی گئی ہو۔" فیرو نے کہا اور نیچے سے سرخ پلاسٹک کا ایک ٹکڑا اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"نہیں۔ ٹائمنگ ڈیوائس پر احتیاط نہیں رہتا۔ کسی کو یقینی طور پر نشانہ بنانے کے لئے اس کا شیڈول معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔" ڈیمپسے سیدھا کھڑا ہوا اور اس نے ادھر ادھر دیکھا "مجھے یقین ہے کہ ریموٹ کنٹرول ڈیوائس استعمال کی گئی ہے اور اگر ایسا ہے تو دھماکے کے وقت قاتل قریب ہی کہیں ہوگا۔ ممکن ہے کسی کار میں بیٹھا ہو۔" وہ اردگرد کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر بولا۔ "یہاں چار پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں امکان ہے کہ قاتل نے اپنی گاڑی کھڑی کی ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان مقامات سے تباہ شدہ کار کے فاصلے کی باقاعدہ پیمائش کراؤ۔" وہ بلی سے مخاطب تھا۔

بلی نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی میموپیڈ پر نوٹ کرنے لگا۔

"سوال یہ ہے کہ ریموٹ کنٹرول ہی کیوں؟ وہ ایسا رسک کیوں لیتا؟"

"ایک تو اس طرح وہ یقینی طور پر اپنے ہدف کو نشانہ بنا سکتا تھا۔ دوسرے ممکن ہے کہ........." ڈیمپسے ہچکچایا۔ پھر اس نے کہا "ممکن ہے وہ تماشا بھی دیکھنا چاہتا ہو۔"

"یہ تو خوف ناک خیال ہے۔" بلی نے کہا۔ "ٹھیک ہے۔ میں فاصلے کی پیمائش چیک کرتا ہوں اور عینی شاہد بھی تلاش کرتے ہیں۔"



بلی کے جانے کے بعد ڈیمپسے فیرو کی طرف مڑا "ٹام' تم اپنے آدمیوں سے کہو کہ کار کے ملبے کو اچھی طرح کھنگال ڈالیں۔ ڈائنامیٹ کے ٹکڑے مل سکتے ہیں۔"

"ڈائنامیٹ؟"

"ہاں ڈائنامیٹ۔ وائر کے چھوٹے ٹکڑے اور چھوٹی سی ریسیونگ ڈیوائس۔"

"ایسی کوئی چیز چیف؟" ٹام فیرو نے مٹھی کھول کر دکھائی۔

ڈیمپسے پلاسٹک کے سرخ ٹکڑے کو بغور دیکھتا رہا۔ "بالکل ایسی چیز۔"

اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

اگلے ڈیڑھ گھنٹے میں کار کے ملبے کو چھان مارا گیا۔ انہیں سرخ پلاسٹک کے چار اور ٹکڑے ملے۔ تانبے کے مڑے ہوئے تاروں کے تین ٹکڑے اس کے علاوہ تھے۔ یہ بات ثابت ہو گئی کہ ڈائنامیٹ فرنٹ سیٹ کے نیچے لگایا گیا تھا اور اسے ریموٹ کنٹرول سے ایکٹی ویٹ کیا گیا تھا۔

"چیف واقعی جینئس ہے۔" سارجنٹ اوررک نے ستائشی لہجے میں کہا۔

"بے شک" ٹام فیرو بولا۔ یہ حقیقت تھی کہ ڈیمپسے اسے ہر قدم پر حیران کر دیتا تھا۔

بلی اپنا کام نمٹا آیا تھا۔ ڈیمپسے نے ڈونیلی کے آفس اسٹاف سے پوچھ گچھ کی تھی۔ دونوں کار کے ملبے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ "یقین نہیں آتا۔" بلی نے کہا۔ "کسی نے کوئی غیر معمولی بات نہیں دیکھی۔ کسی کو کچھ معلوم نہیں؟"

"یہ آج کا امریکا ہے۔ لوگ الجھنوں میں ملوث نہیں ہونا چاہتے۔" ڈیمپسے نے کہا "پھر بھی ڈبل چیک کرو۔ شاید کوئی مل جائے۔ اپنی چھٹی حس استعمال کرو۔ دیکھو........... اہم بات ہے محرک۔ کوئی ڈونیلی کو کیوں قتل کرے گا۔"

"ڈونیلی کا کوئی دشمن نہیں تھا۔" بلی نے افسردگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا "مجھے یقین نہیں آتا۔"

"تو پھر اس کے دوستوں کو چیک کرو۔" ڈیمپسے نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا "بل ڈونیلی نے خود کو نہیں اُڑایا۔ اس کے کسی دوست نے اُڑایا ہوگا۔ کیوں؟ یہ جاننے میں مجھے دلچسپی ہے۔"

"چیف......... وہ دھمکی والا خط......... وہ مذاق نہیں تھا۔" اچانک بیلی کو خیال آیا "ڈونیلی کو تھیلے میں ہی لے جایا گیا ہے۔" اسے پسینہ آنے لگا۔

ڈیمپے نے اثبات میں سرہلایا۔ "ٹھیک کہتے ہو۔ اور اس خبیث نے لکھا تھا کہ اور لاشیں بھی ملیں گی۔ گنتی محال ہوگی۔"

"دھمکی تمہارے لئے بھی تھی چیف۔" بیلی نے ڈیمپے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

ڈیمپے اپنے جسم کی لرزش نہ چھپا سکا۔

فیرو نے آکر ایک اور چیز ملنے کی اطلاع دی۔ گاڑی کے پچھلے بمپر کی اندرونی سائیڈ سے بری طرح جلا ہوا تاش کا ایک پتا ملا تھا......... حکم کا بادشاہ......... اور دھمکی والے خط میں تاش کے رنگوں کا تذکرہ تھا۔

O------------☆------------O

پولیس ہیڈ کوارٹرز جاتے ہوئے ڈیمپے ذرا دیر کے لئے اسٹیٹ پولیس بیرکس میں رکا اور اسپائنک برگز سے ملا۔ وہ ایک لمحاتی فیصلہ تھا۔ برگز اس وقت بیرونی شہر کوئی کال کر رہا تھا۔ ڈیمپے چند لمحے بیرونی کمرے میں رکا۔ اس نے دروازے پر لگی پیتل کی تختی کو غور سے پڑھا۔ کرنل اسٹیون اسپائنک برگز۔ کنیکٹی کٹ اسٹیٹ پولیس۔ تو اس کا پہلا نام اسٹیون ہے۔ ڈیمپے کو اس بات کا علم نہیں تھا۔

برگز نے گرم جوشی سے اس کا خیر مقدم کیا۔ "بل کا سن کر افسوس ہوا۔ یقین نہیں آتا۔" اس نے کہا۔ "سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ بے چارہ کیوں نشانہ بنا۔"

"واقعی سمجھ میں نہیں آتا۔ ڈونیلی نے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ دل کا تو وہ بچہ تھا بالکل۔" ڈیمپے نے کہا۔

"دل ہی نہیں' اس کے پاس دماغ بھی بچوں کا سا تھا۔"

ڈیمپے کو وہ تبصرہ بے رحمانہ لگا۔

"کوئی سراغ' کوئی شہادت؟" برگز نے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔"

"قتل کی کوئی وجہ؟"



ڈیمپے نے جواب نہیں دیا۔ اسے برگز کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کا سایہ سا تھرکتا محسوس ہوا اور اسے برگز پر غصہ آنے لگا۔ "اسٹیو' بس کرو۔" اس نے چڑچڑے پن سے کہا "میں یہاں یہ سوچ کر آیا تھا کہ شاید تم سے کوئی مدد مل سکے۔"

"یہ تو میں بھی سمجھ گیا ہوں۔" برگز نے مسکراتے ہوئے کہا "لیکن اتنی جلدی تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑ گئی۔" اس نے سگار نکالا اور اس کا کونا دانتوں سے کاٹنے لگا۔

"یہ کوئی بڑا کھیل ہے۔ بہت بڑا۔ میری چھٹی حس بتاتی ہے۔" یہ کہہ کر ڈیمپے نے اسے خط میں موصول ہونے والی نظم سنا دی۔

"واقعی' یہ تو بڑا کھیل لگتا ہے۔" برگز نے کہا "بتاؤ ہم کیا مدد کر سکتے ہیں تمہاری؟"

ڈیمپے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا "ریموٹ کنٹرول کا استعمال بڑی بات نہیں لیکن جب تک آدمی واقف نہ ہو' ڈائنامیٹ کا کھیل نہیں کھیل سکتا۔"

برگز نے سر کو تفہیمی جنبش دی "تمہیں ایسے لوگوں کی فہرست چاہئے جو ڈائنامیٹ استعمال کرنا جانتے ہیں؟"

"ہاں مجھے معلوم ہے کہ تمہارا کمپیوٹر اس سلسلے میں بہت مدد دے سکتا ہے۔"

"اور کچھ؟"

"کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ ڈائنامیٹ کیسے حاصل کیا گیا۔"

"کوشش کریں گے۔ تمہیں ہمارا پورا تعاون ملے گا۔ یہ تو بتاؤ' تمہیں پلاسٹک کا باکس بھی ملا۔"

ڈیمپے کو اس کی آنکھیں پھر ہنستی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اس کا جبڑا بھنچ گیا۔ پلاسٹک کے باکس کے بارے میں اس نے کسی سے بات نہیں کی تھی "یہ خیال تمہیں کیسے آیا؟" اس نے پوچھا۔

برگز مسکرا دیا "تمہیں تو معلوم ہونا چاہئے۔ تم نے ایف بی آئی کے لئے ایکسپلوزیوز کے موضوع پر کتاب لکھی تھی۔"

ڈیمپے اس بات کو بھول ہی گیا تھا۔ "ارے وہ تو بس اک پمفلٹ تھا۔"

"اتنا انکسار اچھا نہیں جم- وہ کتاب آج بھی اس موضوع پر بائبل کی حیثیت رکھتی ہے- میں نے اسے لفظ بہ لفظ یاد کیا ہے- آگے تم خود سمجھ لو- میرا خیال تھا تمہیں پلاسٹک کے چھوٹے سے ریسیور کی تلاش ہو گی-"

ڈیمپسے بھی مسکرا دیا- برگز اچھا ڈیٹیکٹو ثابت ہو رہا تھا- "ریسیور ہمیں مل گیا ہے-"

اس نے مختصراً کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا- اچانک وہ پلٹا- "مجھے لگتا ہے تم قتل کا منظر دیکھنے سے بال بال بچے ہو-"

برگز کی مسکراہٹ ہوا ہو گئی "دس منٹ کا فرق تھا- میں نیڈ کے ساتھ نکلا تھا- ڈونیلی ہمارے پیچھے تھا- میں نیڈ کو گڈ بائی کہہ کر چلا آیا- میں جب چلا ہوں تو ڈونیلی اپنی گاڑی میں بیٹھ رہا تھا- کافی کلوز معاملہ تھا-" اس کا سگار بجھ گیا تھا- اس نے دوبارہ سلگایا- ڈیمپسے اسے غور سے دیکھ رہا تھا- برگز نے عادتاً ماچس کو اپنے انگوٹھے اور دو انگلیوں سے پکڑا اور جیب میں رکھ لیا-

فوجیوں والی عادت! ڈیمپسے نے سوچا "تمہاری خوش قسمتی کہ تم بل ڈونیلی کے ساتھ نہیں نکلے-" اس نے کہا

برگز اسے چھوڑنے دروازے تک آیا-

○-----------☆-----------○

"اس زرد گلاب کو دیکھو- کیسا خوب صورت ہے-" ہیٹی اسٹار نے پھول کو سونگھتے ہوئے کہا "کیسی پیاری خوشبو ہے- جنت میں ایسی ہی خوشبو ہو گی-"

ہیٹی کی ہاؤس کیپر مسز فوکس نے عادت کے مطابق یس مادام کہا اور گلدستہ لے کر گھر میں چلی گئی- اپنی مالکن کی باتیں اس کی سمجھ میں کم ہی آتی تھیں- وہ یس مادام ہی کہہ کر رہ جاتی تھی-

ہیٹی باغیچے میں اپنی ماربل کی بینچ پر بیٹھی تھی- یہ اس کا پسندیدہ ترین مقام تھا- وہ اپنے باغیچے کے گلابوں کو فخر اور محبت سے دیکھتی رہی- وہاں ہر رنگ کے گلاب تھے- اس نے گہری سانس لی- سمندر اور گلابوں کی ملی جلی خوشبو اسے بہت اچھی لگتی تھی-

ہیٹی نے اپنے لئے چائے انڈیلی اور آنکھیں بند کر لیں- وہ امن کے سکون کا وقت



تھا- یادوں کا وقت- یہی وہ وقت تھا جب وہ پلٹ کر پیچھے دیکھتی تھی- وہ تیس اور چالیس کی دہائی کی مقبول ترین فلمی اداکارہ تھی- دو بار اسے آسکر ایوارڈ ملا تھا- دنیا بھر کے ناقدین نے اسے سراہا اور ہالی ووڈ کی عظیم ترین ڈرامائی اداکارہ قرار دیا تھا-

اب ہیٹی کی عمر ۶۹ سال تھی اور وہ ایک نئے کیریر کے بارے میں غور کر رہی تھی- اس کے پرانے دوست جوش مورگن نے اسے براڈوے کے ایک ڈرامے میں رول آفر کیا تھا- یہ سوچ کر ہی اس کے جسم میں سنسنی دوڑنے لگی کہ وہ اسٹیج پر روشنیوں کے درمیان ایک بار پھر پرفارم کرے گی- جارج کی موت کے بعد اب تک اسے ایسی خوشی نہیں ہوئی تھی-

جارج ویبسٹر سے شادی کے بعد جارج اور یہ ساحلی جاگیر ہی اس کا سب کچھ تھے- اس نے اداکاری چھوڑ دی تھی اور خود کو صرف خیراتی اداروں یا فلاحی پروگراموں میں پرفارم کرنے تک محدود کر لیا تھا- فیرپورٹ میں وہ بے حد مقبول تھی- چار برس پہلے جارج کی موت کے بعد سے وہ عجیب زندگی گزار رہی تھی- نہ زندہ نہ مردہ- وہ جیسے وقت کے مرتبان میں قید ہو گئی تھی-

ہیٹی نے ایک گہری سانس لی- اس نے ہمیشہ اسٹیج کو آزمانا چاہا تھا- موت کے سوا اسے کبھی کسی چیز سے خوف نہیں آیا تھا- یہ پردہ گر جائے تو پھر نہیں اٹھتا- وہ موت کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی- ہاں اسٹیج کا تجربہ وہ ابھی بھی کر سکتی تھی-

آج تو وہ خود کو ٹی وی پر دیکھنے کے لئے بے چین تھی- اپنی فلم وہ ڈوب کر دیکھتی تھی- اکثر وہ سوچتی کہ کیا دوسرے اداکار بھی خود کو اسکرین پر دیکھتے ہوئے اتنے ہی جذباتی ہو جاتے ہیں- ان دنوں چینل فائیو اپنے لیٹ شو میں ہیٹی اسٹار کی فلموں کی سیریز پیش کر رہا تھا- آج اس کی پسندیدہ فلم برمودا ہنی مون دکھائی جانے والی تھی- یہ اس کی پہلی فلم تھی جس نے اسے راتوں رات اسٹار بنا دیا تھا- اس فلم میں جارج اس کا ہیرو تھا- جارج جو اس کا پہلا پیار تھا-

اس کی آنکھوں میں یادیں اتر آئیں- دل پنجرے میں قید پرندے کی طرح پھڑپھڑانے لگا- اس کا جی چاہا کہ فلم ابھی اسی وقت شروع ہو جائے کسی بھی طرح............

وہ اٹھ کر مچھلیوں کے تالاب کی طرف بڑھی- اسے ٹونی اور آسکر کا خیال آیا- وہ

کہاں ہیں۔ پورا دن نظر نہیں آئے۔ اس نے انہیں پکارا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ پھر اسے ان کے رونے کی دبی دبی آوازیں سنائی دیں۔ وہ تفتیش کے لئے آگے بڑھی۔

ہیٹی مکان کی طرف دوڑی "مسز فوکس.......... مسز فوکس.........." وہ چلا رہی تھی "جلدی آئیں ٹونی اور آسکر کو دیکھیں۔ ڈاکٹر اسپراٹ کو فون کریں۔ میرے بچوں کو کیا ہو گیا۔"

O----------☆----------O

گس بیلی نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا تو اس کا دل دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔ دروازہ ڈونیلی کی بارہ سالہ بیٹی نے کھولا۔ وہ سسکیاں لے رہی تھی۔ "میرے ڈیڈی مر گئے ہیں۔" اس نے باہر دیکھتے ہی کہا اور دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا لیا۔

بیلی کے حلق میں کچھ پھنسنے لگا۔ اس نے بچی کو پیار سے تھپتھپایا پھر اسے ایک طرف ہٹا کر میڈیلین کی طرف بڑھ گیا۔ ڈونیلی کی بیوہ کاؤچ پر بیٹھی رو رہی تھی۔ سسکیوں سے اس کا بدن ہل رہا تھا۔ اس کی آنکھیں اور رخسار متورم ہو رہے تھے

"میں پھر آجاؤں گا۔" بیلی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا لیکن میڈیلین نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"اچھا ہے۔ میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔" میڈیلین نے کہا "میں تو بالکل اکیلی ہو گئی ہوں۔ جس نے بل کو قتل کیا ہے اس سے مجھے ایسی نفرت محسوس ہوتی ہے کہ میں نے کبھی کسی سے نہیں کی۔ میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر سکتی ہوں۔" وہ کہتے کہتے رکی۔ پھر بولی "ایسا کیوں ہوا ہمارے ساتھ؟"

بیلی اس سوال کا کیا جواب دیتا۔ اسے اپنا پیشہ برا ہی اسی لئے لگتا تھا۔ معلومات حاصل کرنے کے لئے دوسروں کے دکھ اور اذیت کو کریدنا پڑتا تھا۔ سراغ رساں کو کبھی ہمدردی سے کام لینا پڑتا ہے اور کبھی قاتلوں کی سی بے رحمی سے۔

بیلی اس وقت رخصت ہوا' جب ڈاکٹر نے آکر میڈیلین کو مسکن دوا دی۔

باہر آکر بیلی نے اپنی نم آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔ پھر وہ ڈونیلی کے پڑوسیوں اور دوستوں سے ملا لیکن جستجو بے سود رہی۔ وہ قتل کے محرک کی تلاش میں تھا۔ مگر کام کی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ یہ بہت تھکا دینے والا کام تھا اور ناکامی تھکن کو



اور بڑھا دیتی ہے۔

O----------☆----------O

پورٹ روڈ پر ٹریفک خلاف معمول کم تھا۔ "اس" نے عقب نما میں چیک کیا اور ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھا دیا۔ دو بلاک آگے جا کر اس نے پوری رفتار سے داہنی جانب موڑ کاٹا۔ اگلے انٹر سیکشن پر وہ بائیں سمت مڑا۔ اس نے عقب نما میں پھر چیک کیا۔ پیچھے کوئی بھی نہیں تھا۔ اس نے گاڑی کی اسپیڈ نارمل کی اور گہری سانس لی۔ وہ اس وقت خود کو بہت زیادہ زندہ محسوس کر رہا تھا۔ باربرا میری منتظر ہوگی۔ اس نے سوچا۔

اب محتاط رہنے کا وقت آگیا ہے۔ اب کہیں بھید کھل گیا تو اس کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ وہ ایک سے زیادہ پوائس کا کھیل کھیل رہا تھا اور دیرپا تعلقات کا قائل تھا۔ اس وقت بھی اپنی بیوی کے علاوہ تین لڑکیوں سے اس کے تعلقات تھے۔ ان تینوں کو اس کی بیوی کے بارے میں علم تھا۔ مگر وہ ایک دوسرے کے وجود سے بے خبر تھیں۔ تینوں یہ حقیقت تسلیم کر چکی تھیں کہ بات آگے بڑھنے والی نہیں۔ ان کی طرف سے اس پر کوئی دباؤ بھی نہیں تھا۔ تینوں ایک دوسرے سے مختلف تھیں۔ ایک سیاہ بالوں والی تھی' دوسری شہد رنگ بالوں والی اور تیسری کے بال سرخ تھے۔

وہ ہنس دیا۔ تینوں محبوبائیں اس کے منصوبے کی طرح تھیں.......... پرفیکٹ!

باربرا اس کی منتظر تھی۔ اس کی نو سالہ بیٹی پیٹ گھر میں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ وہ اسے پول ہاؤس میں لے گئی۔

بیس منٹ بعد وہ باہر نکل آیا۔

O----------☆----------O

ڈیمپسے نے شام گھر پر گزاری۔ بریندا کو چھ بجے کی خبروں سے ڈونیلی کی موت کا علم ہوا تھا۔ اسے بھی شاک لگا تھا "یقین نہیں آتا۔" وہ بار بار کہے جا رہی تھی "سمجھ میں نہیں آتا.........." کھانے کے دوران وہ ڈیمپسے سے اس سلسلے میں پوچھتی رہی۔

کھانے کے بعد ڈیمپسے ڈونیلی کے کیس پر غور کرتا رہا۔ بریندا سنڈی کو پڑھانے میں مصروف ہو گئی۔ وہ بہت دکھی کر دینے والا کام تھا۔ سنڈی کی مایوس کن پروگریس سے اسے اپنے پیٹ میں گرہیں سی پڑتی محسوس ہوتی تھیں۔ جب بھی سنڈی کوئی لفظ درست

طور پر ادا کرتی وہ اس کی حوصلہ افزائی کرتی۔ اس کا جی چاہتا تھا کہ بیٹی کی مدد کرے۔ خود پڑھ کر اسے سنائے لیکن ڈاکٹر کی طرف سے ممانعت تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ سنڈی کو خود ہی تھوڑا تھوڑا کر کے سیکھنا ہے۔

بریندا کی آنکھوں میں فرسٹریشن کے آنسو بھر آئے۔ اس نے اپنی کانچ سی نازک بیٹی کو محبت سے لپٹا لیا۔

○----------☆----------○

"اس" نے ٹی وی آف کر دیا۔ دس بجے کی خبروں میں قتل کی مختصر سی خبر تھی۔ تصویر کوئی نہیں دی گئی۔ وہ اپنی چرمی کرسی کی پشت گاہ سے ٹک کر بیٹھ گیا اور تصور میں پورے دن کی کارکردگی دہرانے لگا۔ وہ مطمئن تھا۔ سب کچھ منصوبے کے مطابق ہوا تھا۔ سیٹ کے نیچے ڈائنامیٹ لگانے سے لے کر تاش کے پتے کو عقبی بمپر سے چپکانے تک۔ اس کام میں صرف تیس سیکنڈ لگے تھے۔ اس نے بھیس بھی نہیں بدلا تھا اور کوئی اسے دیکھ بھی نہیں سکا تھا۔ اسے پہلے ہی یقین تھا کہ بھیس بدلنے کی ضرورت نہیں۔

وہ بہت خوش تھا۔ منصوبے کا آغاز ہو گیا تھا۔ انسانی تاریخ میں کوئی عظیم قاتل کبھی نہیں گزرا تھا۔ جیک دی رپر' بلیو بیرڈ' لزی بورڈن' مینسن' ان میں سے کوئی بھی غیر معمولی ذہین نہیں تھا۔ سب نفسیاتی مریض تھے۔ ذہنی طور پر کمزور۔ انہیں شہرت صرف اس لئے ملی کہ انہوں نے ایک سے زیادہ قتل کئے تھے۔

وہ مسکرایا۔ قتل جرم کی کتاب کا حرف آخر ہے اور بے تحاشا قتل کا تصور اس آخری حرف سے بہت آگے کی چیز ہے۔

اپنی کرسی سے اٹھ کر وہ ڈیسک کی طرف گیا۔ منصوبہ مکمل اور بے داغ تھا۔ وہ نئی جہتیں تراشنے والا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ انسانی تاریخ کا عظیم ترین قاتل ہے۔ اسے یہ بات سب پر ثابت کرنی تھی۔ اس نے اپنی نوٹ بک اور سیاہ پنسل نکالی اور ڈونیلی' حکم کے بادشاہ کے سامنے کراس کا نشان لگایا۔ وہ اس کی فہرست میں دوسرے نمبر پر تھا۔ وہ دانستہ طور پر پبلک کے سامنے ڈونیلی کا قتل پہلے لایا تھا۔ ڈونیلی ڈیمپسے کا قریبی دوست جو تھا۔

○----------☆----------○

۳ جون۔ منگل



آدھی رات کے بعد "وہ" پھر حرکت میں آیا۔ وہ ایک سائے کی طرح سیڑھیاں اترا اور کچن سے گزر کر گیراج میں اپنی کار تک گیا۔ کار اسٹارٹ کر کے وہ باہر لایا۔ باہر ٹریفک بالکل نہیں تھی۔

اس نے گاڑی ایک بہت بڑے گیٹ کے سامنے روکی۔ وہ ایک بہت بڑی جاگیر تھی۔ گیٹ کے باہر الیکٹرونک سیکیورٹی مونیٹرنگ سسٹم کی سرخ لائٹ روشن تھی۔ یعنی سسٹم آن تھا۔ الیکٹرونک شعاع کے سامنے کوئی مداخلت ہوتی تو پولیس اسٹیشن کا الارم بج اٹھتا۔ پولیس کو یہاں پہنچنے میں زیادہ سے زیادہ چار منٹ لگتے۔ اس نے تین منٹ باون سیکنڈ کا حساب لگایا تھا۔

اس نے اپنی جیب سے چابی نکالی۔ یہ ڈپلی کیٹ چابی ہفتوں پہلے ماسٹر کی مدد سے تیار کی گئی تھی۔ اس نے چابی کو گیٹ کے بیرونی کنٹرول میں ڈالا اور سسٹم کو آف کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ اس کا شکار کسی ایسی تبدیلی کا نوٹس نہیں لے گا۔ وہ جانتا تھا کہ ویسے بھی وہ اس وقت عالم انہماک میں ہو گی۔ اس کے ٹی وی روم میں اس کی توقع کے مطابق روشنی تھی۔ کچن والے اوپری ونگ میں تاریکی تھی۔ وہاں دو ملازمین تھے۔ وہ بوڑھے تھے اور کم سنتے تھے پھر یہ بھی تھا کہ وہ یقیناً سو رہے ہوں گے۔

وہ مسکرایا۔ اسے یقین تھا کہ تالا اسے پریشان نہیں کرے گا۔ اس نے جیب سے چابیوں کا سیٹ نکالا۔ گیٹ کا تالا............ کھلنے میں تیس سیکنڈ لگے۔ گیٹ کھول کر وہ گاڑی کو اندر لے گیا۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس روشن نہیں تھیں۔

○----------☆----------○

ہیتی اسٹار نہانے کے بعد میک اپ اتار رہی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں اس نے اپنا عکس دیکھا۔ اسے اپنی جلد پر بہت ناز تھا۔ میک اپ اتارنے کے بعد اس نے اپنا نائٹ گاؤن اتارا اور بیڈ روم کے بیرونی کمرے میں دیوان پر دراز ہو گئی۔ ریموٹ کنٹرول کی مدد سے اس نے ٹی وی ایڈجسٹ کیا۔ فلم ابھی شروع ہوئی تھی۔ اس نے اپنے لئے ایک جام بنایا اور چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتی رہی۔

جلد ہی وہ فلم دیکھنے میں منہمک ہو گئی۔ وہ جارج کی بانہوں میں تھی۔ اس کی محبت میں سرشار۔ اس نے ایک سرد آہ بھری۔ ماضی کتنا خوبصورت تھا!

O-----------☆-----------O

"وہ" بڑی مہارت سے چڑھ کر ہیٹی کے بیڈ روم کی بالکونی میں پہنچا۔ ربر سول کے جوتوں کی وجہ سے وہ بے آواز چل رہا تھا۔ وہ فرنچ ڈور تک پہنچا اور اندر جھانکا۔ اس کی توقع کے مطابق ہیٹی دیوان پر لیٹی تھی۔ اس کا سر اس کی طرف تھا۔ دروازہ پہلے ہی کھلا ہوا تھا۔ اس نے اسکرین ڈور بہت آہستگی سے کھولا اور ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ چند لمحے وہ یہ چیک کرنے کے لئے کھڑا رہا کہ کہیں ہیٹی نے اس کی موجودگی تو محسوس نہیں کر لی ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔ ہیٹی فلم میں کھوئی ہوئی تھی۔

اس نے اپنی بیلٹ سے بندھے ہوئے کینوس کے دو تھیلوں میں سے ایک نکالا۔ اس کے بند کھولتے ہوئے وہ دیوان کے پیچھے رکھی میز کی طرف بڑھا۔ اس نے تھیلے کو آہستگی سے میز پر رکھا اور پھول دار پردوں کے پیچھے رینگ گیا۔

چند لمحے بعد ایک کھڑکھڑیے سانپ کا تکونا سر تھیلے سے نمودار ہوا۔ سانپ نے اپنی گول گول آنکھوں سے اِدھر اُدھر دیکھا پھر بہت تیزی سے وہ پورے کا پورا میز پر نکل آیا۔ فوراً ہی اس نے ہیٹی اسٹار کے جسم کی گرمی محسوس کر لی۔ وہ تجسس سے آگے بڑھا۔ اب فاصلہ اتنا تھا کہ وہ وار کر سکتا تھا۔ وہ کنڈلی بنا کر بیٹھ گیا۔ اس کا سر حملہ کرنے کے انداز میں اٹھا ہوا تھا۔ اس کی گول گول آنکھیں سحر زدہ سی، ہیٹی کی گردن کو دیکھ رہی تھیں۔

ٹی وی پر وقفے میں دوسرا کمرشل دکھایا جا رہا تھا۔ ہیٹی نے جام اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اس حرکت نے سانپ کو مشتعل کر دیا۔ اس کی دم شدت سے کھڑکھڑائی اور جیسے ہی ہیٹی کا سر اٹھا، سانپ نے بجلی کی سی تیزی سے وار کیا۔ اس کا ڈنک ہیٹی کی گردن میں دھنس گیا۔ ہیٹی کے حلق سے ایک خوف ناک چیخ نکلی۔ اس کے ہاتھ اپنی گردن پر سانپ کی طرف گئے۔ زہریلا مادہ اس کے سسٹم میں شامل ہو رہا تھا۔ اس کا حلق پہلے ہی مفلوج ہو چکا تھا۔ اسے سانس لینے میں بھی دقت ہو رہی تھی۔ وہ بے ہوش ہو کر دیوان پر ڈھے گئی۔

وہ بہت تیزی سے حرکت میں آیا۔ پہلے سے تیار پھندے کی مدد سے اس نے سانپ کو پکڑ کر دوبارہ کینوس کے تھیلے میں ڈالا اور اس کا منہ بند کر دیا۔ تھیلے کو اس نے



دوبارہ بیلٹ سے کلپ کر لیا۔ پھر اس نے دوسرے تھیلے سے حکم کی بیگم کا ماسک نکالا جو اس نے ماڈلنگ سیٹ کی مدد سے ہفتوں پہلے تیار ۔ اس کے دستانے پہنے ہوئے ہاتھوں نے وہ ماسک ہیٹی کے چہرے پر لگا دیا۔ شیلف پر رکھی ہوئی آسکر ایوارڈ کی گونگی مورتیاں چپ چاپ یہ سب دیکھتی رہیں۔

اس نے ٹی وی بند کیا، لائٹس آف کیں اور جیسے آیا تھا ویسے ہی باہر نکل آیا۔ الیکٹرونک جنگلے سے گزرنے کے بعد مین گیٹ پر وہ رکا۔ گیٹ بند کر کے اس نے تالے دوبارہ لگا دیئے۔ ڈپلی کیٹ ماسٹر کی سے اس نے سیکورٹی سسٹم کو دوبارہ چالو کیا۔ ریڈ لائٹ پھر نمودار ہو گئی۔ اب سب کچھ پہلے جیسا تھا۔

پندرہ منٹ بعد اس نے سانپ کو دوبارہ ڈسپلے کیس میں پہنچا دیا۔ کیس میں موجود دوسرے تین سانپ اپنے ساتھی کا خیر مقدم کرنے کو لپکے۔ اس نے کیس بند کیا اور بیسمنٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اپنی اسٹڈی میں پہنچ کر اپنی آرام کرسی میں بیٹھا وہ ہیٹی اسٹار کی موت کے واقعات کو ذہن میں دہراتا رہا۔ اسے ہلکی سی حیرت ہوئی کہ ہیٹی کی نگاہوں کی دہشت یاد کر کے اسے مایوسی ہوئی تھی۔ ہیٹی سانپ کے زہر سے نہیں، بلکہ شاید دہشت سے مری ہو گی۔ اس نے اپنی نوٹ بک پر پنسل سے حکم کی بیگم کے آگے کراس کا نشان لگا دیا۔ وہ اس کی فہرست میں نمبر تین تھی۔

اس نے اپنے اسٹیریو سیٹ پر ٹیپ لگایا اور آرام دہ چرمی کرسی میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ وہ اس وقت خود کو ایک اور براعظم میں محسوس کر رہا تھا۔ وہ جیسے ویانا کے ایک اوپیرا ہاؤس میں تھا۔ اس کے اشارے پر دنیا کا..... معروف ترین بانسری نواز آسکر پیٹرسن اپنے فن کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ پھر وہ اٹھا۔ اس نے اپنی چاندی کی بانسری اٹھائی اور اسے بجانے لگا۔ اس کی بانسری کی لرزتی ہوئی آواز ٹیپ کی آواز پر حاوی آ رہی تھی۔ ناظرین سانس روکے بیٹھے تھے۔

اس نے سر جھٹک کر خود کو خیالی دنیا سے نکالا اور اٹھ کر اسٹیریو بند کر دیا۔

یہ کیا ہے؟ وہ تخیل میں کچھ زیادہ ہی گم ہونے لگا ہے۔ اس کے تمام خیالات پر ایک آواز حاوی آ رہی تھی۔ ایک بڈھے شخص کی آواز۔ صاف گونجتی ہوئی آواز۔ وہ آواز ایک مختصر پیغام دے رہی تھی۔ قتل کر دو۔

O-----------☆-----------O

تین جون' منگل کی صبح ایک گرم اور مرطوب دن کا آغاز ہوا۔ ڈیمپسے کے ائر کنڈیشنڈ کمرے میں بیلی' فیرو اور ڈیمپسے سر جوڑے بیٹھے تھے۔ وہ ڈونیلی کے قتل کے سلسلے میں مشکوک افراد کی فہرست بنانے بیٹھے تھے لیکن بات نہیں بن رہی تھی۔ فون کی گھنٹی نے انہیں اس مشکل سے نجات دلائی۔ فیرو نے ریسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ڈیمپسے نے عادت کے مطابق ڈیسک پر رکھے کلاک میں وقت دیکھا۔ صبح کے نو بج کر ۵ منٹ ہوئے تھے۔

"کیا؟" فیرو کے لہجے میں بے یقینی تھی "ہٹی اسٹار؟ ہم ابھی پہنچ رہے ہیں۔" اس نے ایک بٹن دبایا اور چیخ چیخ کر ہدایات دینے لگا "لیو..... سیکیورٹی کو کال کرو۔ انہیں کہو کہ فوراً ہٹی اسٹار کی جاگیر پر پہنچ کر الارم آف کریں۔ ہٹی کو قتل کر دیا گیا ہے۔"

"قتل؟" ڈیمپسے نے دہرایا "یہ کیا ہو رہا ہے۔"

پیٹرول کار کی طرف دوڑ لگاتے ہوئے فیرو نے فون پر جو معلوم ہوا تھا انہیں بتایا

"ہاؤس کیپر کا فون تھا۔" اس نے وضاحت کی۔

"تمہیں یقین ہے کہ اسے قتل کیا گیا ہے؟"

"اس کے چہرے پر حکم کی ملکہ کا ماسک ملا ہے۔"

"اوہ گاڈ" بیلی نے اپنے سینے پر ہاتھوں سے صلیب کا نشان بنایا "وہی دیوانہ۔"

ڈیمپسے کی گاڑی جاگیر کی حدود میں داخل ہوئی تو وہاں پولیس کی کروزر پہلے سے کھڑی تھی۔ الارم مسلسل بج رہا تھا۔ سیکیورٹی والے ابھی نہیں پہنچے تھے۔

"اسے بند کراؤ۔" ڈیمپسے نے چیخ کر کہا "میں تو کچھ سوچنے کے قابل بھی نہیں۔"

بیلی نے دوڑ لگائی۔ ذرا دیر میں الارم خاموش ہو گیا۔ بیلی نے آکر بتایا کہ سیکیورٹی والے آگئے ہیں "الارم اس وقت بجنا شروع ہوا' جب پولیس کروزر کے لئے گیٹ کھولا گیا۔"

"تو یہ پہلے آن نہیں تھا؟" ڈیمپسے نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ اندر والوں کا ہی کام معلوم ہوتا ہے۔"

"کسی چیز کو چھونا نہیں۔" ڈیمپسے نے کروزر والوں سے کہا۔ وہ سب دیوان کے



گرد جمع تھے۔ وہ جانتے تھے کہ چیف جائے واردات کا پہلا معائنہ خود کرتا ہے۔ ڈیمپسے جانتا تھا کہ تازہ سراغ بہت زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ماتحتوں سے کہتا تھا۔ اپنے ہاتھ اپنی جیبوں میں رکھو۔ سب سے زیادہ فنگر پرنٹس سراغ رسانوں ہی کے ملتے ہیں۔

میڈیکل ایگزامنر ڈوک بروڈی پال رائس کے ساتھ پہنچا۔ ڈیمپسے بروڈی کی قابلیت کا معترف تھا۔ ساٹھ سالہ بروڈی کو اپنے کام سے عشق تھا۔ اس نے اپنی پوری عمر کام کی نذر کر دی تھی۔ بروڈی نے اپنے گنجے سر پر موجود گھنگھریالے بالوں کی اکلوتی لٹ کو بڑی احتیاط سے سنوارا اور جھک کر ہٹی کا معائنہ کیا پھر اس نے لاش کے چہرے سے ماسک اتارا۔ ہٹی کا مردہ چہرہ دہشت اور اذیت سے مسخ ہو رہا تھا۔ اس کی گردن بری طرح سوجی ہوئی تھی۔ بروڈی کی مشاق نگاہیں جائزہ لے رہی تھیں "یہ تو لگتا ہے کہ کسی زہریلے سانپ نے کاٹا ہے۔"

"مذاق کر رہے ہو؟" ڈیمپسے نے بے ساختہ کہا۔ خود معائنہ کرنے کے لئے وہ بھی جھک گیا۔

"گردن پر نشان دیکھ لو..... یہ۔" بروڈی نے اشارہ کیا "ایری زونا میں پریکٹس کے دوران ایسے بہت کیس دیکھے تھے میں نے۔"

"کس قسم کا سانپ؟" ڈیمپسے نے سرگوشی میں پوچھا۔

"میرے خیال میں یہ کھڑکھڑیا سانپ کا نشان ہے۔"

"کھڑکھڑیا سانپ؟" لیب ٹیکنیشن پال رائس کا منہ کھل گیا۔ وہ حیران تھا۔

"ہاں اور زخم سے پتا چلتا ہے کہ سانپ بھی بڑا والا۔"

"یہاں سانپ کہاں سے آگیا؟" پال رائس نے حیرت سے کہا۔

ڈیمپسے نے فیرو کو الگ بلا کر ہدایت کر دی کہ وہ اپنے آدمیوں سے سانپ کی اچھی طرح تلاش کرائے۔ فیرو بھی حیران تھا۔

بروڈی معائنہ کرتا رہا۔ ڈیمپسے اور رائس اس کے پاس کھڑے تھے۔ "اس کا زہر مفلوج کرتا ہے اور عمل تنفس کو تباہ کر دیتا ہے۔"

"لیکن میرے خیال میں کھڑکھڑیے سانپ کا وار مہلک نہیں ہوتا۔" پال رائس کے چہرے پر الجھن تھی۔

"لگتا ہے تم نے مغربی علاقوں میں زیادہ وقت نہیں گزارا۔" بروڈی نے کہا "بڑے سانپ کا چہرے' گردن یا سینے پر کاٹنا تقریباً ہلاکت خیز ہوتا ہے۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا "اور ایک بوڑھی اور کمزور عورت کے تو بچنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ تم سنو...." وہ ڈیمپسے کی طرف مڑا "جیسے ہی فوٹوز وغیرہ کا کام مکمل ہو' لاش پوسٹ مارٹم کے لئے اٹھوا دو۔"

ڈیمپسے نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ وہ اور پال رائس فوراً ہی نشان اٹھوانے میں مصروف ہو گئے۔ دونوں اس امکان پر متفق تھے کہ قاتل بالکونی کے راستے کمرے میں آیا ہو گا۔

تاہم فیرو بہت پریشا[illegible] سانپوں سے اسے ویسے ہی خوف آتا تھا اور یہاں اسے ایک بڑے اور خطرناک [illegible]و تلاش کرنا تھا۔ وہ بہت چوکنے پن سے چل رہا تھا۔ اس کی نظریں چپے چپے کا جا[illegible] رہی تھیں۔ اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ عقب سے عجیب سی آواز سنائی دی تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ اس کا ہاتھ بے ساختہ اپنے ہولسٹر کی طرف گیا۔ سیامی بلی کو دیکھ کر اس کا منہ بن گیا۔ بلی جھینگی تھی۔ شکر ہے' کانی نہیں تھی۔ اس نے ہشکار کر بلی کو بھگا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈیمپسے اور دوسرے بھی اس تلاش میں شریک ہو گئے۔ انہوں نے پوری جاگیر چھان ماری لیکن سانپ نہیں ملا۔ سانپ ہی نہیں' کسی قسم کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ واپس آ کر ڈیمپسے نے کہا "سیکیورٹی والوں سے بات کرو۔ میں اس سسٹم کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ اس کا کوئی توڑ ہے یا نہیں۔ ڈپلی کیٹ چابی سے بات بن سکتی ہے یا نہیں۔ یہ قتل باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا ہے۔ وہ خطرناک سانپ ساتھ لے کر آیا اور ساتھ ہی یہ ڈیتھ ماسک بھی۔ اور کسی طرح اس نے ڈوبرمین کتوں کا بھی توڑ کیا۔"

"ڈوبرمین؟" فیرو نے حیرت سے کہا "میں نے تو نہ دیکھا نہ آواز سنی...."

"یہی تو مسئلہ ہے۔ ہیٹی کے پاس دو ڈوبرمین تھے۔ ٹونی اور آسکر۔ وہ اس کے مستقل ساتھی تھے۔ وہ رات کو کھول دیے جاتے تھے۔ وہ ایسے کتے تھے کہ کوئی گھس آتا تو وہ اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیتے۔"



فیرو نے گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ اس کا ہاتھ ہولسٹر پر تھا۔ جاگیر بلاشبہ بہت خوبصورت تھی لیکن اس کا بس چلتا تو اُڑ کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتا۔ پہلے سانپ' پھر کتے!

وہ مس بیلی سے کچن میں ملے' جہاں وہ مسٹر اور مسز فوکس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ بیلی نے انہیں ان لوگوں سے متعارف کرایا۔ ڈیمپسے نے ان سے اظہارِ تعزیت کیا۔ وہ ان سے پہلے بھی مل چکا تھا۔ برینڈا نے ان پر بڑا دلچسپ تبصرہ کیا تھا۔

مسٹر فوکس کو جاگیر کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا۔ اسے باغبانی سے عشق تھا۔ اس کے علاوہ وہ ہر فن مولا تھا۔ ہنا فوکس زبان کی تیز تھی لیکن ہاؤس کیپر بہت اچھی تھی۔ مس اسٹار کے گھر کی صفائی کو وہ دنیا کا سب سے اہم کام سمجھتی تھی۔ دونوں میاں بیوی مس اسٹار سے بہت محبت کرتے تھے۔

بیلی ڈیمپسے اور فیرو کو ایک طرف لے گیا اور جو معلوم ہوا تھا انہیں بتا دیا "فرنچ ڈورز کھلے ہوئے تھے۔ ہیٹی ائر کنڈیشننگ کبھی استعمال نہیں کرتی تھی۔ وہ تازہ ہوا کو ترجیح دیتی تھی۔"

"وہ حفاظتی انتظامات سے بہت مطمئن ہو گی۔"

"مسز فوکس نے بتایا ہے کہ وہ پہنچی تو ٹی وی آن نہیں تھا۔ بات سمجھ میں نہیں آتی۔" بیلی نے مسٹر اور مسز فوکس کی طرف دیکھا "یہ قاتل اپنے رخصت ہونے سے پہلے ہر چیز آف کر دینے کا عادی ہے۔ بہت صفائی پسند معلوم ہوتا ہے۔"

ڈیمپسے نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر بے تابی سے پوچھا "کتوں کا کچھ پتا چلا؟"

"وہ جانوروں کے ڈاکٹر کے پاس ہیں۔ کل وہ بیمار ہو گئے تھے۔"

ڈیمپسے نے پھر اثبات میں سر ہلایا "اور کچھ؟"

"مسز فوکس نے بتایا ہے کہ ہیٹی اسٹار اپنی کوئی فلم دیکھنے والی تھی۔"

وہ واپس آئے اور مسٹر اور مسز فوکس کے پاس بیٹھ گئے۔ ڈیمپسے کو ان سے مزید سوالات کرنے تھے۔ اس کا لہجہ نرم تھا لیکن سوالات کاٹ دار تھے۔ ہنا اپنی مالکہ کی موت پر بہت پریشان تھی۔ جبکہ مسٹر فوکس نے خود کو سنبھالا ہوا تھا۔

"مسز فوکس' جب تم سونے کے لئے گئیں تو الارم آن کیا جا چکا تھا؟" ڈیمپسے نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب۔ مس اسٹار سسٹم کو ہمیشہ آن رکھتی تھیں۔ سسٹم صرف اس وقت آف کرتی تھیں جب....." وہ اچانک رو پڑی۔ ڈیمپسے بڑے تحمل سے اس کا جواب مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا "وہ سسٹم صرف اس وقت آف کرتیں جب کوئی باہر جا رہا ہوتا۔ اس کے بعد وہ سسٹم کو فوراً ہی دوبارہ آن کر دیتیں۔ گزشتہ رات بھی جیسے ہی میرے شوہر نے گیٹ لاک کیا' انہوں نے سسٹم کو آن کر دیا۔ اس وقت ڈاکٹر اسپراٹ ٹونی اور آسکر کو اپنے ساتھ لے کر گئے تھے۔"

"سسٹم کی چابیاں تم میں سے کسی کے پاس ہیں؟"

"نہیں۔ بس مس اسٹار کے پاس دو چابیاں تھیں۔ ایک ان کے پاس رہتی تھی اور دوسری ان کے دیواری سیف میں تھی۔"

"تمہیں سیف کا کامبی نیشن معلوم ہے؟"

"نہیں جناب۔ صرف مسٹر نکولس کو معلوم ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے' وکیل نیڈ نکولس؟" ڈیمپسے نے بیلی اور فیرو کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ مس اسٹار کے وکیل ہیں۔ ان کی مس اسٹار سے دوستی بھی تھی۔ وہ اکثر آتے رہتے تھے۔" ہنا کی آواز پھر لرز رہی تھی۔ وہ رونے کے قریب تھی۔

ڈیمپسے جانتا تھا کہ وہ پھر بکھرنے والی ہے۔ اس کے پاس زیادہ سے زیادہ دو تین سوالوں کی اور مہلت تھی۔ اسے معلوم تھا کہ ماسٹر کی سیکیورٹی سسٹم والوں کے پاس ہوتی ہے۔ اب سسٹم کی چابی کے متعلق کچھ پوچھنا فضول تھا' "گیٹ کی چابیاں کس کے پاس ہوتی ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"میرے شوہر اور مس اسٹار کے پاس۔ مس اسٹار کی چابیوں کے گچھے میں....."

ہنا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ وہ رومال سے آنکھیں پونچھتی رہی۔

"گھر سے کوئی چیز غائب ہے؟"

"یہ تو میں نے نہیں دیکھا۔ خیال ہی نہیں آیا۔ میرا دکھ ہی..... ہیٹی میری دوست تھی۔ ہم اتنے طویل عرصے سے ساتھ....." اس سے بات پوری نہیں کی گئی۔

مسٹر فوکس نے بازو اس کی گردن میں حمائل کر دیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا



کندھا تھپکنے لگا۔ انہوں نے ملتجی نگاہوں سے ڈیمپسے کو دیکھا "پلیز اس وقت اتنا ہی کافی ہے اور کچھ پوچھنا ہو تو بعد میں سہی۔"

ڈیمپسے اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ڈیمپسے نے بتایا کہ وہ انشورنس والوں سے ہیٹی کی بیش قیمت اشیا کی فہرست لے کر سامان چیک کرنے کے لئے آئیں گے کہ کوئی قیمتی چیز چوری تو نہیں ہوئی ہے۔

جانے سے پہلے ڈیمپسے نے پال رائس کو ایک طرف بلایا "میں تم پر ایک اہم ذمے داری ڈال رہا ہوں۔" اس نے کہا "نیڈ نکولس کے پاس ہیٹی کے دیواری سیف کی چابی ہے۔ اسے ابھی فون کر کے بلاؤ۔ اس سے چابی لے کر سیف کھولو اور دیکھو کہ سیف میں سیکیورٹی سسٹم کی دوسری چابی ہے یا نہیں۔ نیڈ کو کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانے دینا۔ اگر سیف میں سسٹم کی چابی موجود ہو تو سیف کو دوبارہ بند کر دینا۔ اگر چابی موجود نہیں ہو تو سمجھ لو کہ نیڈ مجرم ہے اور سنو۔ یہ کام تمہیں ذاتی طور پر کرنا ہے۔"

رائس کی آنکھیں چمک رہی تھیں لیکن وہ حیران ہرگز نہیں تھا۔

O-----------☆-----------O

بیلی اور ڈیمپسے ہیڈ کوارٹر واپس پہنچے تو اخباری رپورٹرز کا چھوٹا سا ہجوم ان کا منتظر ملا۔ خبریں کس رفتار سے سفر کرتی ہیں۔ ڈیمپسے دانت پیس کر رہ گیا۔

ہر طرف سے سوالات برسنے لگے۔ ڈونیلی کو کس نے قتل کیا؟ ہیٹی اسٹار کا قاتل کون ہے؟ یہ قتل کیوں ہوئے؟ کیسے ہوئے؟ تاش کے پتوں کی کیا اہمیت ہے؟ لیکن جواب کوئی نہیں مل رہا تھا۔ پھر ایک رپورٹر ڈیمپسے کے سامنے چارا ڈالنے کی غلطی کر بیٹھا "سنا ہے' ہیٹی کو بے آبرو بھی کیا گیا ہے؟"

ڈیمپسے کا چہرہ انگارے کی طرح سرخ ہو گیا۔ وہ گھوم کر آگے بڑھا اور سوال کرنے والے کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ کو بمشکل روکا پھر بڑی کوشش کر کے خود کو جواب دینے سے باز رکھا۔ وہ پلٹا اور ہیڈ کوارٹرز میں داخل ہو گیا۔

بیلی نے ڈیمپسے کے چہرے پر تفکر کی لکیریں دیکھ لیں۔ وہ جانتا تھا کہ ہیٹی اسٹار کا قتل اس کے لئے بہت مشکل ثابت ہوا ہے۔ اس نے ڈیمپسے کا ہاتھ تھامتے ہوئے نرم لہجے میں کہا "میں تمہاری طرف سے جواب دے دیتا ہوں چیف۔" پھر وہ رپورٹرز کی

طرف مڑا "لیکن ایک ایک کر کے۔"

وہ جواب دیتا رہا۔ سانپ کے متعلق سن کر رپورٹرز حیران ہوئے۔ ان کی نگاہوں میں بے یقینی تھی۔

O------------☆------------O

"اس" کے آفس میں پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے اپنی سیکریٹری سے ایک منٹ کے لئے باہر جانے کو کہا اور ریسیور اٹھالیا۔ اسے حیرت ہوئی۔ فون جین ہوور کا تھا۔ اسے خوشی بھی ہوئی۔ جین بے حد خوف صورت عورت تھی۔ صرف بائیس سال کی عمر میں وہ کامیاب بزنس وومن تھی اور آزادی نسواں کی پُرجوش حامی تھی۔ وہ فیشن اور ڈیزائن کی دنیا کی مانی ہوئی فوٹوگرافر بھی تھی۔

جین نے اسے لیٹ لنچ کی دعوت دی۔ اس کے لئے تو وہ دعوت نعمت تھی۔ وہ پندرہ منٹ میں جین کے تجویز کردہ مقام پر پہنچ گیا۔ اس نے اپنی گاڑی جین کی گاڑی کے برابر پارک کی۔ جین تین کمروں کے بیچ کانیج میں رہتی تھی۔ اس کانیج کو اس نے خود پینٹ اور ڈیکوریٹ کیا تھا۔

ایک گھنٹے بعد وہ کانیج سے نکلا تو بے حد آسودہ نظر آرہا تھا۔ اپنے دفتر واپس جاتے ہوئے وہ جین کے اور اپنے تعلقات کے بارے میں سوچتا رہا۔ ان کے تعلقات غیر معمولی طور پر خلافِ معمول قسم کے تھے۔ تیکنیکی اعتبار سے جین اب بھی کنواری تھی۔

O------------☆------------O

فیرپورٹ ڈرگ سینٹر کے مالک اینڈریو آلپن کے بند کمرے میں ایک غیر معمولی منظر تھا۔ آلپن کی میز پر بیس گلاسین بیگ رکھے تھے۔ ان میں سے ہر ایک میں ایک سفید پاؤڈر موجود تھا۔ سامنے ایک تیس سالہ بلونڈ بالوں والا، مضبوط جسم کا مالک شخص بیٹھا تھا۔ اس کی داڑھی بھی بلونڈ تھی۔

"یہ خالص میکسیکن ہیروئن ہے مسٹر آلپن۔" جوان شخص نے کہا۔

اس شخص کا انداز آلپن کو تاؤ دلاتا تھا "تم نے پچاس کا وعدہ کیا تھا۔ مجھے اسٹام فورڈ اور برج پورٹ تک کا ایریا کور کرنا ہوتا ہے۔"

"تو یوں کہو نا بابا کہ کاروبار اچھا چل رہا ہے۔" جوان آدمی ہنسنے لگا۔ ساتھ ہی اس



نے میز پر ہاتھ مارا "فکر نہ کرو۔ اور مل جائے گا مال۔ میں نے پہلے کبھی تمہیں مایوس ہونے دیا ہے؟"

"نہیں لیکن اب بزنس پھیل رہا ہے۔ میرے رابطے کچھ..... کچھ بے چین ہو رہے ہیں۔" آلپن نے نروس انداز میں کہا۔

"اگلے ہفتے تمہیں تیس بلکہ شاید زیادہ بیگ مل جائیں گے۔ فکر نہ کرو۔" جوان آدمی نے کہا "ہاں قیمت بڑھائی جا رہی ہے۔"

"کیا؟" آلپن اچھل پڑا۔

"ہاں۔ اضافہ صرف پچیس فیصد ہوگا۔" جوان آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آلپن کا جی چاہا کہ اس کی گردن مروڑ دے لیکن بے سود تھا۔ اسے یہ اضافہ قبول کرنا تھا۔ ورنہ اتنے منفعت بخش کاروبار سے وہ ہاتھ اٹھاتا تو دس امیدوار سامنے آجاتے۔

جوان آدمی اٹھا۔ اس نے اپنا بریف کیس اٹھایا۔ اس کی جیکٹ کی جیب نوٹوں سے بھری ہوئی تھی۔ جاتے جاتے وہ پلٹا اور آلپن کے چہرے کے قریب منہ لا کر سرگوشی میں بولا "مجھے خبر مل گئی ہے۔ تمہارے کلب کے ایک ممبر کو کل اُڑا دیا گیا۔ چیتھڑے اڑ گئے اس کے۔ اسے وارننگ سمجھو۔" اس نے جیب سے گن نکالی اور اس کا رخ آلپن کے سینے کی طرف کر دیا "بابا' تمہارا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے کوئی حماقت نہ کرنا۔"

جوان آدمی باہر نکلا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی پر ملک کی ایک بڑی ڈرگ کمپنی کا نام تھا۔

اندر آلپن کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ ایک منٹ تک وہ ہاتھوں کی لرزش پر قابو نہ پا سکا۔ پیارڈ جیسے جوان آدمی کی دھمکی نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا' کیا ڈونیلی بھی اس دھندے میں ملوث تھا؟ کیا ڈونیلی کو اس جوان نے قتل کیا ہے؟ اسے یہ بات ڈیپے کو بتانی چاہئے۔ اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مگر فوراً ہی کھینچ لیا۔ یہ کیا حماقت کر رہا ہوں میں؟ خدا کی پناہ۔ یہ تو بدترین حماقت ہوگی۔

وہ اٹھا۔ دفتر کا دروازہ دوبارہ لاک کرنے کے بعد اس نے بیس تھیلے اپنے سیف میں رکھے۔ شام کو اس مال کو تقسیم کروانا تھا۔ یہ بات طے تھی کہ مال فیرپورٹ میں تقسیم نہیں ہوگا۔ صرف پڑوس کے شہر مستفید ہوں گے۔

وہ دیر تک فکر مند بیٹھا رہا۔ وہ اس وقت خود کو بہت بوڑھا' بہت تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ شاید اسے اس دھندے میں ملوث ہی نہیں ہونا چاہئے تھا مگر وہ ہو چکا تھا۔ چھ ماہ میں ہیروئن کی فروخت کے ذریعے اس نے دس لاکھ ڈالر کمائے تھے اور اب وہ اس دلدل سے نہیں نکل سکتا تھا۔ اب تو یہ سوچنا بھی خطرے سے خالی نہیں تھا۔

وہ اٹھا اور دروازہ کھول کر اپنے اسٹور کی طرف چل دیا۔

O------------☆------------O

جم ڈیمپسے دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو چکا تھا اور اب بیٹھا کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ اس نے آگے کی طرف جھک کر پنسل اٹھائی۔ اسے سمجھنے میں دشواری ہو رہی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ دو دن میں شہر کے دو اہم افراد قتل کر دیے گئے تھے۔ دونوں اس کے اچھے دوستوں میں سے تھے۔ اس کے سوا ان میں کوئی قدر مشترک نہیں تھی۔ اندازِ جرم بھی مختلف تھا۔ نہیں ایک قدر مشترک اور بھی تھی۔ حکم کا بادشاہ اور حکم کی بیگم۔ اس بات کی کیا اہمیت ہے؟ قاتل نے دھمکی دی تھی کہ ابھی اور لاشیں بھی ملیں گی۔ تو کیا وہ سیریل تھا۔ کیا تاش کے پورے ۱۳ پتے..... ۱۳ لاشیں؟ یا تاش کی پوری گڈی؟ او مائی گاڈ!

اسے اپنے معدے میں گرہیں پڑتی محسوس ہوئیں۔ موت اس نے بارہا دیکھی تھی لیکن اس طرح متاثر پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس نے پنسل میز پر رکھ دی۔ اس سے لکھا کچھ بھی نہیں گیا تھا۔ فیرو اس کے پاس آگیا۔ بیلی گواہوں کے چکر میں تھا اور پال رائس ابھی جاگیر سے واپس نہیں آیا تھا۔ ڈیمپسے نے میری سے کہا کہ بیلی اور رائس آجائیں تو انہیں اندر بھیج دے۔ اس کے سوا انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے۔

وہ کاغذ لے کر بیٹھے اور اب تک جتنے حقائق جمع کئے تھے انہیں نوٹ کرتے رہے۔ دو صفحے بھر گئے۔ ڈیمپسے نے انہیں چیک کیا۔ پھر ٹائپنگ کے لئے میری کو دیا اور کہا کہ دس کاپیاں بنا دے۔ ڈھائی بجے بیلی واپس آیا۔ متفقہ طور پر طے پایا کہ ڈونیلی کے قتل کی تفتیش بیلی کرے گا اور ہیٹی اسٹار کا کیس فیرو کے ذمے داری ہوگا۔ دونوں کو چار چار سراغ رسانوں کی ٹیم ملے گی۔ ڈیمپسے دونوں کیسوں کا نگرانِ اعلیٰ ہوگا۔

"یہ طے ہے کہ یہ ایک ہی آدمی کا کام ہے۔" ڈیمپسے نے کہا "مجرم پروفیشنل انداز میں کام کرتا ہے۔ اس نے جس طرح بم استعمال کیا' اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ آتش



گیر مادے کے تمام بنیادی اصولوں سے واقف ہے۔" وہ کہتے کہتے رکا اور بیلی سے پوچھا "تمہیں ایسے افراد کی لسٹ ملی؟"

بیلی نے ایک کاغذ اس کی طرف بڑھا دیا "برگز نے بیالیس ناموں کی یہ فہرست بھیجی ہے۔ میں صرف تین ناموں کا اضافہ کر سکا ہوں۔ چیکنگ ابھی شروع نہیں کی ہے۔"

ڈیمپسے نے سرسری طور پر لسٹ کو دیکھا اور فیرو کی طرف بڑھا دیا "ٹھیک ہے گس۔ کسی کو بھی نظر انداز نہ کرنا۔" وہ بیلی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا "پورے ۴۵ کو اچھی طرح چیک کرنا۔ ہمیں پوری احتیاط سے کام کرنا ہے۔ اس پیشے میں حیرت کسی بات پر بھی نہیں ہوتی۔"

بیلی بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا "چیف' اس لسٹ میں آپ کے' میرے' فیرو اور برگز کے اور دو پولیس والوں کے علاوہ آپ کے روٹری کلب کے پانچ دوست بھی تھے۔ نیڈ نکولس' باب بیکر' ڈون ڈیلون' ڈیوڈ اورٹن اور ہیری ہوائل۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے بڑے لوگ بھی بم سازی سے واقف ہو سکتے ہیں۔"

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔" ڈیمپسے نے کہا "ہاں ڈائنامیٹ کے حصول کے ذریعے کا کچھ پتا چلا؟"

"نہیں' ویسے وہ کہیں سے بھی خریدا جا سکتا ہے۔ برگز اس سلسلے میں کام کر رہا ہے۔"

دروازے پر دستک ہوئی۔ سارجنٹ لیو پکولو نے اندر جھانکا "چیف' میں نے سوچا آپ یقیناً یہ جاننا چاہیں گے۔ ڈوک بروڈی کا فون آیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ ہیٹی اسٹار کی موت سانپ کے کاٹنے سے ہی ہوئی ہے۔ مجرمانہ حملہ نہیں کیا گیا۔"

"شکریہ لیو۔" ڈیمپسے نے کہا۔ وہ لیو کی مستعدی کا ہمیشہ سے قائل تھا "انہوں نے موت کے وقت کا تعین بھی کیا ہے؟"

اس بار پکولو اندر آگیا "جی ہاں ایک بجے رات۔ آدھا گھنٹا ادھر ادھر ہو سکتا ہے۔ موت ساڑھے بارہ اور ڈیڑھ بجے کے درمیان واقع ہوئی۔"

"ہیٹی اسٹار کی فلم سوا دو بجے ختم ہوئی ہے" فیرو نے بتایا "میں ٹی وی والوں سے معلوم کر چکا ہوں۔"

ڈیمپے نے بیلی سے کہا کہ اب وہ اپنے کیس پر کام شروع کر دے۔

بیلی جاتے جاتے مڑا "میں بتانا بھول گیا تھا چیف۔ ہم نے فاصلے کی پیمائش کی تھی۔ گلی وہ ممکنہ مقام لگتا ہے جہاں قاتل موجود رہا ہوگا۔ وہ ۸۷ گز کا فاصلہ تھا۔"

ڈیمپے نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ بیلی رخصت ہو گیا۔ ڈیمپے نے پکولو کو ان پولیس والوں کے ناموں کی فہرست دی' جنہیں فیرو اور بیلی کے ساتھ تعینات کیا گیا تھا۔

"یہ رائس کہاں ہے؟" ڈیمپے نے پوچھا۔

"وہ ابھی دس منٹ پہلے آیا تھا۔ سینڈوچ اور کافی لے کر بیٹھا ہے۔ اسے کھاتے کا موقع بھی نہیں ملا تھا۔ اسے میں ابھی بھیجتا ہوں۔" پکولو بھی کمرے سے چلا گیا۔

چند لمحے بعد رائس کمرے میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں ادھ کھایا سینڈوچ اور کافی کی پیالی تھی "چیف میں نے نکولس سے سیف کھلوایا۔ کامبی نیشن اسے معلوم تھا۔ سسٹم کی دوسری چابی سیف میں موجود تھی۔ میں نے سیف لاک کر دیا۔ نکولس بے پروا نظر آ رہا تھا۔ مگر چیف ممکن ہے اس نے چابی لے کر ڈپلی کیٹ بنوالی ہو۔ مشکوک تو وہ اب بھی ٹھہرتا ہے۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔" ڈیمپے نے گہری سانس لے کر کہا "اور کوئی خاص بات؟"

رائس نے اپنا سینڈوچ ختم کیا اور اسے کافی کی مدد سے حلق سے اتارا "چیف میرے آدمی اس وقت اٹھائے گئے فنگر پرنٹس اور دوسرے نشانات پر کام کر رہے ہیں۔ مس اسٹار اور دونوں ملازمین کے نشانات ہر جگہ موجود ہیں لیکن ٹی وی روم اور مس اسٹار کے بیڈ روم سے بھی چند مردانہ نشان ملے ہیں۔"

"زبردست خبر ہے۔" ڈیمپے کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

لیکن رائس زیادہ پُرامید نہیں تھا۔ اس نے اس کی وجہ بھی بتا دی "وہی نشان ہمیں اوپر کے کئی کمروں میں ملے ہیں۔ کھڑکیوں کے فریموں پر سے۔ مسز فوکس کا کہنا ہے کہ چند روز پہلے صفائی کی کمپنی کا ایک آدمی کھڑکیوں کی دھلائی کے لئے آیا تھا۔ میں نے کمپنی سے بات کر کے اس صفائی والے کے نشانات طلب کئے ہیں۔ موازنے پر پتا چل سکے گا۔"

فون کی گھنٹی بجی تو فیرو نے ریسیور اٹھایا۔ ایک منٹ وہ دھیمی آواز میں بات کرتا



رہا پھر اس نے ڈیمپے کو بتایا "کتوں کو زہر دیا گیا تھا چیف۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ان کی حالت اب بھی اچھی نہیں۔ مگر وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس کے خیال میں زہر کی تھوڑی مقدار دی گئی تھی.... گوشت میں ملا کر۔"

"زہریلا گوشت تو باہر سے بھی پھینکا جا سکتا ہے۔" رائس نے تبصرہ کیا "ہاں چیف' وہ ڈیتھ ماسک بھی میں نے تجزیے کے لئے لیب بھجوا دیا تھا۔ پھر میں نے جنگلے کو بھی چیک کیا۔ نہ کوئی اسے پھاند سکتا ہے اور نہ ہی نیچے کسی کے گھسنے کی جگہ ہے اور گیٹ کا تالا بھی معمولی نہیں۔"

"واقعی۔ حفاظتی انتظامات بے حد مکمل تھے۔" ڈیمپے نے کہا۔ پھر وہ فیرو کی طرف مڑا "تام اب تم بھی کام شروع کر دو۔ سیکیورٹی والوں سے اسٹارٹ لینا۔"

فیرو اور رائس کے جانے کے بعد ڈیمپے نے میز پر پاؤں پھیلا لئے۔ اس نے قاتل کے بارے میں یہ نکتہ سمجھ لیا تھا کہ وہ کسی بھی وقت کسی بھی انداز میں کچھ بھی کر سکتا ہے۔ وہ جزئیات کا بہت خیال رکھتا ہے اور جزئیات ہی کی وجہ سے اسے پکڑا بھی جا سکتا ہے۔

O-----------☆-----------O

بمشکل بیس منٹ ہوئے ہوں گے کہ بیلی ڈیمپے کے دفتر میں گھسا۔ اس کے چہرے پر دبا دبا ہیجان تھا "چیف ڈائنامیٹ کا پتا چل گیا ہے۔ یہ وہی ڈائنامیٹ ہے جو پانچ ماہ پہلے پف کیپسی کے نیشنل گارڈ آرمری سے چوری ہوا تھا۔"

ڈیمپے آگے کی طرف جھکا "کتنا ڈائنامیٹ تھا وہ؟"

"ایک کیس۔ لیکن بات صرف اتنی نہیں۔ آپ ذرا سنبھل کر بیٹھیں۔ جس نے ڈائنامیٹ چرایا تھا وہ ساتھ ہی چار دستی بم' ایک M16 آٹومیٹک' ایک M15 سنائپر رائفل اور نائٹ اسکوپ' ایک فلیم تھروور' دو بارودی سرنگیں' ایک کنستر نیپام' ایک کندھے پر رکھ کر چلانے والا راکٹ لانچر اور چھ ٹینک شکن راکٹ بھی لے کر گیا ہے۔"

ڈیمپے سناٹے میں آ گیا۔ اس کا چہرہ دھواں ہو گیا "مائی گاڈ' ہمارے قاتل کے پاس تو پورا اسلحہ خانہ ہے۔ یہ معلومات اپنے تمام آدمیوں کے علاوہ اسٹیٹ پولیس تک بھی پہنچاؤ۔ یہ شخص تو بہت خطرناک ہے۔ یہ تو واقعی لاشوں کا بازار لگا دے گا۔"

O-----------☆-----------O

"اس" نے اپنا اسٹیریو آن کیا۔ اس ٹیپ میں فرینک سناترا کے مقبول گیت تھے۔ اس نے اسکاچ کا جگ لیا اور اپنی پسندیدہ کرسی پر جا بیٹھا۔ وہ کرسی کے ہتھے کو انگلیوں سے بجا رہا تھا پھر وہ فرینک سناترا کے ساتھ ساتھ گانے لگا۔ ذرا دیر بعد جیسے فرینک سناترا اس کے احترام میں پیچھے ہٹ گیا۔ اب وہ اکیلا گا رہا تھا۔ وہ سینٹر اسٹیج پر تھا۔ وہ اسپاٹ لائٹ کا مرکز تھا۔

گانا ختم ہوا اور حاضرین اٹھ کر تالیاں بجانے لگے۔ عورتیں چیخ رہی تھیں۔ اس کی طرف لپک رہی تھیں۔ ان چیخوں کی درمیان وہ تیز آواز ابھری۔ قتل کر دو۔ اس کی آنکھیں مجمع کو ٹٹول رہی تھیں لیکن اسے وہ بڈھا شخص نظر نہیں آیا جس کی وہ آواز تھی۔ وہ آواز تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ وہ نہیں پہچان سکا۔ لیکن کیسے پہچانتا۔ اس نے اس بوڑھے شخص کو کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ اس بارے میں سوچتا تو اس کا ذہن جواب دینے لگتا۔ وہ سر اوپر نیچے ہلانے لگا۔ اسی لمحے سب لوگ غائب ہو گئے۔ آواز بھی معدوم ہو گئی۔ ہر طرف گہری خاموشی! اس نے زور سے سر جھٹکا۔ یہ کیا..... دماغ پھر بھٹکنے لگا۔ ٹیپ ختم ہو چکا تھا۔ اس نے سوچا اب دوسری سائیڈ سنے گا لیکن نہیں.... ابھی کام کرنے ہیں۔ اس نے بچا کھچا مشروب حلق میں انڈیلا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھ گیا۔

کچن سے گزرتے ہوئے اس نے بیوی کے کندھے پر تھپکی دی پھر وہ بیسمنٹ کی سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔ لیب میں پہنچ کر اس نے ربر کے دستانے پہنے اور تھوڑا سا پاؤڈر اٹھایا۔ تیسری کوشش میں وہ پاؤڈر ٹیوب میں ڈالنے کے قابل ہو گیا۔ پھر اس نے کچھ منتخب آئٹم چھوٹے کٹ بیگ میں ڈالے۔ دستانے اتار کر وہ پہلے اپنے ہاتھوں اور پھر بازوؤں کو رگڑتا رہا۔ وہ مسکرایا۔ آواز والا بڈھا یقیناً اس پر فخر کر رہا ہوگا۔

O------------☆------------O

برینڈا کو کھانا پکانا بہت پسند تھا۔ کچن میں کام کر کے اسے سکون ملتا تھا۔ اس رات اس نے سنڈی کو جلدی کھانا کھلایا۔ پھر وہ اور جم ڈنر کے لئے بیٹھے۔ کھانے کے دوران بیٹی کے قتل کے متعلق مختصر گفتگو ہوئی لیکن خلافِ معمول خاموشی کے وقفے بہت طویل تھے۔ برینڈا تو قتل کی دو مسلسل وارداتوں سے دہلی ہوئی تھی۔ اسے یہ احساس بھی تھا کہ ان کی وجہ سے جم پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔ اس نے زیادہ سوال بھی نہیں کئے۔ جانتی تھی کہ جم یہ



پسند نہیں کرے گا۔

کافی کے بعد ڈیپسے سنڈی کو گڈ نائٹ کہنے اوپر چلا گیا۔ ساڑھے آٹھ بجے وہ ٹاؤن کونسل کی میٹنگ میں شرکت کے لئے چلا گیا۔ جس میں ڈونیلی کی جگہ نئے فرسٹ سلیکٹ مین کا انتخاب ہونا تھا۔ دس بجے وہ گھر واپس آیا۔

"میٹنگ کیسی رہی؟" برینڈا نے اس سے پوچھا۔

"کوشش کی گئی کہ دونوں سلیکٹ مین میں سے کوئی ایک ڈونیلی کی جگہ لے لے۔ لیکن ایڈ وچم اور ٹام کلین دونوں نے انکار کر دیا۔ دونوں بری طرح ڈرے ہوئے تھے۔ جب میں واپس آیا ہوں تو اس وقت تک کسی کو بھی اس کے لئے راضی نہیں کیا جا سکا تھا۔"

"ان کا خوف بے جا بھی نہیں۔ ویسے کیا وہ دونوں اس کام کے لئے مناسب ہیں؟" برینڈا نے پوچھا۔

"وچم بہت کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ میں نے اسے قائل کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن وہ نہ مانا۔"

تھوڑی دیر بعد وہ سو گئے۔

O------------☆------------O

"وہ" ابھی سونے کے لئے جا رہا تھا۔ اسے تھکن ہونی چاہئے تھی لیکن نہیں تھی۔ احساسِ فتح نے تھکن کو مٹا دیا تھا۔ اس نے دن بھر کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ بیٹی اسٹار کو قتل کر کے وہ گھر واپس آیا تھا اور صرف پانچ گھنٹے سویا تھا۔ بچوں کی سی مسکراہٹ والی بیٹی، جسے دیکھ کر اسے اپنی ماں یاد آتی تھی۔ گرم جوش، نرم خو اور محبت کرنے والی۔ کم از کم اس سیلز مین کے آنے سے پہلے وہ ایسی ہی تھی۔ پھر وہ بدل گئی تھی۔ سیلز مین سے اسے اسی لئے نفرت تھی اور اس نے اسے ختم کر دیا تھا لیکن یہ تو بہت پرانی بات تھی۔ آج تو اس نے بہت مصروف دن گزارا تھا۔ اپنے کام کے سلسلے میں۔ یہ بھی تو کام ہی تھا۔ کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں قتل اس نے کئے ہیں۔ منصوبہ بے داغ تھا۔ اس رات ٹی وی مکینک کے بھیس میں وہ اپنے اگلے شکار کے گھر کا جائزہ لے آیا تھا۔ پانچ منٹ سے کم وقت میں اس نے اگلے قتل کے لئے اسٹیج تیار کر لیا تھا۔

یہ کام بھی منصوبے کے مطابق بہت آسان ثابت ہوا تھا۔ لگژری اپارٹمنٹ کے دروازے پر دربان سے بات ہوئی۔ ٹی وی مکینک کے بال اور مونچھیں سیاہ تھیں۔ اس نے مقفل دروازے کے شیشے سے ہونٹ لگا کر دربان سے کہا "میں ایکمے ٹیلی ویژن سے آیا ہوں۔ میرے کور آل کی پشت پر نام لکھا ہے۔" پھر اس نے پلٹ کر دکھایا۔

دربان نے دروازہ تھوڑا سا کھولا "تمہیں کس سے ملنا ہے؟"

"پینٹ ہاؤس میں۔"

"وہ ڈنر کے لئے گئے ہیں۔ اب کل آنا۔"

"یہ صاحب کے لئے سرپرائز ہے۔ بیگم صاحبہ نے کمپنی فون کیا تھا۔ صاحب کو بڑی ترقی ملی ہے۔"

"انہوں نے باہر جانے سے پہلے مجھے بھی بتایا تھا۔ وہ جشن منانے گئے ہیں۔" دربان نے کہا۔

"بیگم صاحبہ بیڈ روم کے ٹی وی میں ریموٹ کنٹرول نصب کرانا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا تھا یہ کام آج رات ہی ہونا چاہئے۔" اس نے ریموٹ کنٹرول یونٹ دکھاتے ہوئے کہا "مشکل سے دس منٹ کا کام ہے۔"

دربان نے نفی میں سرہلایا "میں تمہیں اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

"دیکھو' میں بہت دور سے آیا ہوں۔ تم ایسا کرو بیگم صاحبہ سے فون پر اجازت لے لو۔ لیکن صاحب سے بات نہیں کرنی ہے۔"

"یہ بھی ممکن نہیں۔"

"تم جانو۔" ٹی وی مکینک نے کہا "لیکن یہ سمجھ لو کہ تمہیں بیگم صاحبہ کے سامنے جواب دہی بھی کرنی ہوگی۔" یہ کہہ کر وہ جانے کے لئے پلٹا۔

دربان ہچکچایا۔ وہ بہت تیزی سے سوچ رہا تھا۔ پینٹ ہاؤس اس کے لئے اہم تھا۔ اس کی نوکری بھی جا سکتی تھی "اندر آجاؤ۔" اس نے پکارا "لیکن میں بھی تمہارے ساتھ اوپر چلوں گا۔"

وہ لابی سے گزر کر لفٹ تک بڑھے۔ اوپر پہنچ کر دربان نے اپنی ماسٹر کی سے پینٹ ہاؤس کا دروازہ کھولا۔ بیڈ روم میں پہنچ کر مکینک نے ٹی وی آن کیا اور ریموٹ کنٹرول



نصب کرنے میں مصروف ہوگیا۔ چند منٹ بعد وہ باتھ روم میں گیا "اے وہاں تمہارا کیا کام۔" دربان یہ کہتے ہوئے کمرا عبور کر کے باتھ روم کی طرف لپکا۔

"بھائی' چھوٹا والا کر رہا ہوں اور کس لئے آؤں گا یہاں۔"

دربان کو باتھ روم سے آنے والی آواز سے اندازہ ہوگیا کہ مکینک ٹھیک کہہ رہا ہے۔

"اس" نے بائیں ہاتھ سے سنک کی ٹرے پر رکھی ہوئی دو چیزیں اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیں' دوسری جیب سے ویسی ہی دو چیزیں ٹرے پر رکھ دیں پھر اس نے تاش کا ایک پتا کوڑے کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ اس نے فلش میں پانی بہایا اور فلائی بند کرتے ہوئے بیڈ میں چلا آیا "پیشاب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ ایک تو گردے کمزور ہیں پھر میں کافی بہت پیتا ہوں۔" اس نے وضاحت کی۔ پھر ٹی وی آف کرنے کے بعد وہ چند منٹ ٹی وی کے عقبی حصے میں کھٹر پٹر کرتا رہا "لو بھئی کام ہوگیا۔ میں نے کہا تھا کہ زیادہ دیر نہیں لگے گی۔"

دربان حیران نظر آنے لگا "تم اسے ٹرائی نہیں کرو گے؟"

"نہیں ہم کوئی کام کرتے ہیں تو ایکمے کمپنی کی گارنٹی کے ساتھ کرتے ہیں۔"

صدر دروازے پر اس نے دربان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے ایک کارڈ دیا "ٹی وی کی سروس کے لئے ہمیں یاد رکھنا۔" ایکمے کمپنی کا وہ کارڈ مہینوں پہلے اسے سڑک پر ملا تھا۔ دربان نے غور بھی نہیں کیا کہ مکینک پلاسٹک کے پتلے والے دستانے پہنے ہوئے ہے۔

یہ سب یاد کر کے وہ ہلکے سے ہنس دیا۔ اس نے اپنی سوئی ہوئی بیوی کو پیار کیا اور چند لمحوں میں خود بھی سو گیا۔

O------------☆------------O

۴ جون۔ بدھ

"وہ" چونک کر جاگا۔ اس نے بڑی بے چین رات گزاری تھی۔ وہ مسلسل خواب دیکھتا رہا تھا۔ اس نے جو قتل کئے تھے' وہ اب اسے متحرک کر رہے تھے۔ اس کی خواہش بری طرح بڑھی تھی۔ یہ تو اضافی لذت تھی۔ اس نے تو ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔ اس کی

پیش قدمیوں نے اس کی بیوی کو جگا دیا۔

اس بار کا تجربہ اس کی بیوی کے لئے بھی نیا اور سحر انگیز تھا۔ وہ سوچتی رہی۔ واقعی یہ مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے اور یہ صرف مجھے چاہتا ہے۔ اس صبح اس نے طبیعت سے ناشتہ بنایا' اُدھر وہ شیو بناتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ اگر اس طرح جگائے جانے پر بیوی خوش ہوتی ہے تو یہ کون سی بڑی بات ہے۔ یہ تجربہ تو مجھے برسوں پہلے کر لینا چاہئے تھا۔

○------------☆------------○

صرف آدھا میل دور اوکونی لگژری اپارٹمنٹس کے پینٹ ہاؤس میں جج والر اور اس کی بیوی ابھی بیدار ہوئے تھے۔ بلکہ جج تو بستر سے نکل بھی چکا تھا۔ وہ لگے بندھے معمولات کا آدمی تھا۔ روز صبح سات بجے اٹھتا تھا۔ آج وہ چالیس منٹ لیٹ تھا لیکن کی وجہ یہ تھی کہ پچھلی رات خاص رات تھی۔ اسے بڑی ترقی ملی تھی اور اس خوشی میں رات انہوں نے دوستوں کے ساتھ ڈنر کیا تھا۔ ازابیل بھی بہت خوش تھی۔ سپریم کورٹ کے عہدے کو چھوڑ کر وہ سب سے بڑا عہدہ تھا جو اسے ملا تھا۔

ازابیل نے آنکھیں کھولیں اور اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے چکر آنے لگے۔ رات اس نے زیادہ ہی پی لی تھی "میں ابھی اٹھتی ہوں پانچ منٹ میں۔" یہ کہہ کر وہ پھر سو گئی۔

جج مسکرایا اور باتھ روم میں چلا گیا۔ حوائج ضروریہ سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا اور آئینے میں دیکھا۔ اس کا پورا سر سفید تھا۔ لیکن دانت اس کے اب بھی اصلی تھے۔ اس نے ٹوتھ برش کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہاں اس کے برانڈ کی بالکل نئی ٹیوب موجود تھی۔ اسے ازابیل کا خیال آگیا۔ ازابیل کو اس کے لئے چیزیں خریدنے کا بہت شوق تھا۔ پرانی ٹیوب میں حالانکہ خاصا ٹوتھ پیسٹ باقی تھا۔

اس نے تھوڑا سا پیسٹ نکالا اور اپنے خوب صورت دانتوں کو برش کرنے لگا۔ دو مرتبہ اس کے مسوڑھوں کو خراش لگی۔ ہلکا سا خون بھی نکلا۔ خون دیکھ کر جج کچھ پریشان ہو گیا۔ پہلے کبھی اس کے مسوڑھوں سے خون نہیں نکلا تھا۔ اسے چکر بھی آنے لگے۔ اس کا ذمے دار اس نے رات کی شیمپئن کو ٹھہرایا۔ اس نے مزید ٹوتھ پیسٹ لگایا۔ اب کے وہ بری طرح چکرایا۔ سانس لینا بھی دشوار ہو گیا۔ قدم بھی بے جان ہوئے جا رہے تھے۔ اس



نے سنک کا سہارا لینے کی کوشش کی لیکن سنک اس کے ہاتھ نہ آیا۔ وہ فرش پر گر گیا۔

ازابیل نے اس کے گرنے کی آواز سنی۔ وہ جلدی سے اٹھ کر ننگے پاؤں باتھ روم کی طرف بھاگی۔ جج کو فرش پر بکھرا دیکھ کر اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ بھی بے ہوش ہو گئی۔

○------------☆------------○

پال رائس اور ٹام فیرو ڈیمپسے کے سامنے بیٹھے تھے "ہم نے ماسک کو لیب میں چیک کیا۔" پال کہہ رہا تھا "وہ گھر پر تیار کیا گیا ہے۔"

"دیکھنے میں تو پروفیشنل کام معلوم ہوتا ہے۔" ٹام فیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس پر کافی وقت صرف کیا گیا ہے اور ماسک بڑی مہارت سے بنایا گیا ہے۔ آرٹسٹ کا کام ہے۔" پال نے کہا "میں حیران ہوں۔ تخلیقی صلاحیتوں والے تو محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ جبکہ قتل کا انداز بتاتا ہے کہ وہ بہت بے رحم اور سرد مزاج ہے۔ جو شخص بغیر کسی وجہ کے معصوم انسانوں کو قتل کرے وہ انسان تو نہیں ہوتا۔"

ڈیمپسے نے آہستگی سے نفی میں سر ہلایا "ایسے قاتلوں کے بارے میں کوئی ذہنی خاکہ تیار نہیں کیا جا سکتا۔ اس شخص کے ساتھ کوئی گڑ بڑ ہے۔ اندرونی گڑبڑ۔ یہاں۔" ڈیمپسے نے اپنے سر کو انگلی سے تھپتھپایا "شاید بیرونی طور پر وہ ایک نارمل آدمی ہو۔ بہرحال وہ بہت چالاک بھی ہے اور محتاط بھی۔ وہ اپنے نشان چھپانے کے لئے آؤٹ آف دے جا کر کام کرتا ہے۔ اس نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جیسے وہ کوئی ادنٰی درجے کا وحشی جانور ہے۔ جس کے بڑے بڑے دانت ہیں اور منہ سے خون ٹپک رہا ہے۔"

"بالکل درست 'جیسے ڈریکولا۔" فیرو نے کہا۔

"جبکہ ایسا نہیں ہے۔ زیادہ وقت وہ نارمل آدمی نظر آتا ہوگا۔ نارمل حرکتیں کرتا ہوگا۔ کسی کو اس پر شک نہیں ہو سکتا۔ میں بتاؤں' اسے پکڑنا آسان نہیں ہے لیکن وہ غلطی ضرور کرے گا اور آخر کار ہم اسے دھر لیں گے۔ یہ ہمیشہ ذہن میں رکھنا کہ وہ بہت خطرناک آدمی ہے۔"

فیرو ہنسنے لگا "یہ بھی تو ممکن ہے کہ آخر میں وہ کوئی عورت نکلے۔"

فون کی گھنٹی بجی۔ ڈیمپسے کے اشارے پر رائس نے ریسیور اٹھایا۔ مختصر سی گفتگو کے بعد اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر برف کی سی سختی تھی "چیف' بیٹی اسٹار کے ہاں سے جو اضافی مردانہ نشان ملے تھے' وہ کھڑکیاں دھونے والے کے ہیں۔"

ڈیمپسے سر جھٹک کر رہ گیا۔ نو بج کر ۳۵ منٹ پر میری آندھی طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔ "چیف۔ جج والر کو کچھ ہو گیا ہے۔ وہ مر چکا ہے' اوکونی اپارٹمنٹس میں تمہاری طلبی ہے۔"

ڈیمپسے نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی پھر احکامات جاری کئے "میں جا رہا ہوں۔ ٹام' تم بیٹی اسٹار کے کیس پر کام کرتے رہو۔ میری' تم ڈوک برووڈی سے کہو کہ وہ بھی میرے ساتھ چلے گا۔ آؤ پال۔"

ڈیمپسے اور پال وہاں پہنچے تو دو پولیس کروزرز وہاں پہلے سے موجود تھیں۔ نو بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے۔

خادمہ نو بج کر بیس منٹ پر وہاں پہنچی تھی اور اس نے دونوں میاں بیوی کو باتھ روم میں پڑے دیکھا تھا۔ جج کی بیوی کو اسپتال پہنچایا گیا تھا۔ اس وقت وہ شاک کی حالت میں اور مسکن دواؤں کے زیر اثر تھی۔

وہاں موجود پولیس والوں نے ڈیمپسے کو تفصیل بتائی "دونوں فرش پر پڑے ملے تھے۔ جج مر چکا تھا اور مسز پر ہسٹریا کا دورہ پڑا تھا۔ اس نے بتایا کہ جج باتھ روم میں اچانک ڈھیر ہو گیا تھا۔ ہارٹ اٹیک کا کیس لگتا ہے۔ ایک دن پہلے پروموشن اور اگلے روز موت! بے چارہ۔"

ڈیمپسے اور رائس کو دو منٹ میں پتا چل گیا کہ وہ ہارٹ اٹیک کا کیس نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک ہی قاتل کا مسلسل تیسرا کارنامہ تھا۔ باتھ روم میں سنک کے نیچے پڑی کوڑے کی ٹوکری میں ملنے والا حکم کا غلام یہ ثابت کرنے کے لئے بہت کافی تھا۔

ڈیمپسے اور رائس نے بہت احتیاط سے معائنہ کیا۔ پولیس والوں نے یقین دلایا کہ کسی چیز کو چھوا نہیں گیا ہے۔ جج منہ کے بل فرش پر پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ٹوتھ برش تھا۔ سب سے پہلے رائس نے برش پر گلابی رنگ کا وہ دھبا دیکھا۔

دونوں نے لاش کا معائنہ کیا۔ جج کی پتلیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ چہرے پر نیلاہٹ



تھی اور حلق سوجا ہوا تھا "یہ تو زہر کی علامات ہیں۔" پال رائس نے کہا۔

"یہ فیصلہ تو پوسٹ مارٹم رپورٹ کرے گی۔ ہو سکتا ہے کہ زہر رات کو دیا گیا ہو لیکن نہیں...." ڈیمپسے کہتے کہتے رکا "نہیں قاتل نے حکم کا غلام یہاں ڈالا ہے۔ سنک کے نیچے۔"

"لیکن چیف قاتل کو اتنا یقین...."

"پال ٹوتھ برش کو ہرگز نہ چھونا۔" ڈیمپسے نے تنبیہہ کی "ہو سکتا ہے کہ خراشوں کے ذریعے زہر جج کے مسوڑھوں میں داخل ہوا ہو۔ برش پر دھبا دیکھ رہے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ کیورے زہر استعمال کیا گیا ہے۔"

"کیا یہ بہت سریع الاثر ہوتا ہے؟"

"ہاں اس کی معمولی سی مقدار بھی خون میں شامل ہو جائے تو یہ تیزی سے نیورو مسکولر سسٹم پر حملہ کرتا ہے اور فوراً چھٹی۔"

ڈوک برووڈی کو لاش کے پاس چھوڑ کر انہوں نے پورے اپارٹمنٹ کو چیک کیا۔ انہیں کوئی قابل ذکر چیز نظر نہیں آئی۔ پھر رائس کو اتفاقاً اندازہ ہوا کہ بیڈ روم کا ٹی وی کام نہیں کر رہا ہے۔ "یہ تو عجیب بات ہے۔" اس نے کہا "ٹی وی خراب تھا تو انہوں نے اسے ٹھیک کیوں نہیں کرایا۔"

لاش کی مختلف زاویوں سے تصویریں لی گئیں۔ ٹوتھ برش' ٹوتھ پیسٹ اور تاش کے پتے کو تجزیے کے لئے لیب بھجوا دیا گیا۔ دربان سے پوچھ گچھ کی گئی۔ اس کے خیال میں گزشتہ روز کوئی غیر معمولی بات نہیں ہوئی تھی۔ چھ بجے وہ ڈیوٹی آف کر کے چلا گیا تھا۔ اس کی جگہ نائٹ ڈور مین نے لے لی تھی۔ پال رائس نے اس سے نائٹ ڈور مین کا فون نمبر لے لیا۔

جج والر کے قتل کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ ڈونیلی اور بیٹی اسٹار کے قتل اس کے سامنے دب گئے۔ جج قومی شخصیت تھا۔ ڈیمپسے اور رائس ہیڈ کوارٹر پہنچے وہاں پریس رپورٹرز کا جم غفیر موجود تھا۔

"کوئی سوال نہیں دوستو۔ ہمارا خیال ہے کہ جج کو قتل کیا گیا ہے۔ لیب ٹیسٹ کے بعد حتمی طور پر بتایا جا سکے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ بھی اسی قاتل کا کام ہے۔" ڈیمپسے نے

دانت پر دانت جما کر کہا اور بلڈنگ میں چلا گیا۔ اندر فون کی گھنٹیاں مسلسل بجے جا رہی تھیں۔

O------------☆------------O

گس بیلی کی ٹیم نے ڈائنامیٹ کے ماہرین کی ۴۵ افراد کی فہرست میں سے ۲۲ کو کلیئر کر دیا تھا۔ وہ بڑا تھکا دینے والا کام تھا۔ ابھی تک وہ کوئی ایک شخص نہیں نکال پائے تھے لیکن بیلی کو یقین تھا کہ اس محنت کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور نکلے گا۔

بیلی محنت پر یقین رکھنے والا آدمی تھا۔ ڈیمپسے کے ساتھ رہ کر اس نے بہت کچھ سیکھا تھا۔

فہرست کے بچے ہوئے لوگوں پر غور کرتے ہوئے اسے ایک خیال سوجھا۔ فہرست میں نکولس، بیکر، ڈیلن، اورٹن اور ہوائل روٹری کلب سے تعلق رکھتے تھے۔ جبکہ جج والر اور ڈونیلی دونوں مقتول بھی روٹری کلب کے ممبر تھے۔ ہو سکتا ہے وہاں کوئی محرک موجود ہو۔ اس نے سوچا کہ سب کو ذاتی طور پر چیک کرے گا۔

برگز اور چیف بھی روٹری کلب کے ممبر تھے۔ برگز ایک معما تھا۔ وہ بہت سخت مزاج تھا لیکن عورتوں کے لئے بہت نرم تھا۔ اس کے متعلق طرح طرح کی افواہیں تھیں۔ کسی فیشن فوٹوگرافر کا تذکرہ بھی سننے میں آتا تھا۔ بہرحال قتل سے تو اس کا تعلق نہیں تھا۔ اگر اس بنیاد پر فیصلہ ہونے لگے تو فیرپورٹ کی آدھی آبادی جیل میں ہو۔ گندگی کا تالاب تو بہت بڑا ہے پھر برگز پولیس والا تھا اور بہت مستعد افسر تھا۔

بہرحال اسے تو چیک کرنا ہے!

O------------☆------------O

پال رائس نے نائٹ ڈورمین فریڈ اسٹین کے اپارٹمنٹ کی اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ اس کا ہاتھ اپنے ریوالور کے دستے پر تھا۔ فریڈ نے دروازہ کھولا۔ اس کی بھاری پلکوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ وہ سوتے سے اٹھ کر آیا ہے۔ "قتل؟ جج والر کا!" اس نے حیرت سے کہا "ارے وہی تو ایک اچھا آدمی تھا بلڈنگ میں۔ مجھے وہ بہت اچھا لگتا تھا۔" اس کی نیند اڑ گئی تھی "ہوا کیسے؟"

"یہی تو ہم تم سے معلوم کرنا چاہتے ہیں۔" رائس نے سرد لہجے میں کہا۔ وہ اور



پکولو اپارٹمنٹ میں گھس گئے۔ پکولو نے تینوں کمروں کو چیک کیا۔ فریڈ اکیلا رہتا تھا۔ فلیٹ بہت گندا اور بدبودار تھا۔ کچن میں سنے ہوئے برتنوں کا ڈھیر تھا۔ کمرے میں میلے کپڑوں کا انبار لگا تھا۔ پکولو بیڈ روم سے نکلا تو فریڈ رائس سے کہہ رہا تھا "مجھے کچھ نہیں معلوم جناب۔"

پکولو نے معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ رائس سحرزدہ سا اسے دیکھتا رہا۔ دو منٹ کی مرمت کے بعد فریڈ اسٹین نے زبان کھول دی۔ اس نے انہیں ٹی وی مکینک کے بارے میں بتایا "یقیناً اسی نے کوئی حرکت کی ہوگی۔" وہ [illegible] ہوا اسی وقت کھسک گیا تھا۔ جب وہ باتھ روم میں گیا تھا۔"

"دوبارہ دیکھو تو اسے پہچان سکتے ہو؟"

"بالکل پہچان لوں گا۔ اس کے بڑے بڑے بال تھے اور جھاڑیوں جیسی مونچھیں۔ آنکھیں عجیب سی تھیں۔"

"کیا مطلب؟"

"ان میں کوئی غیر معمولی بات تھی۔ میں ان آنکھوں کو بھول نہیں سکتا۔ لگتا تھا وہ مجھے آر پار دیکھ رہا ہے۔" ڈورمین کا جسم لرزنے لگا۔

"غیر معمولی بات کیا تھی ان میں؟"

"سلیٹ جیسی رنگت تھی ان کی، جیسے پتھر ہوں۔ ہاں اس نے مجھے کارڈ بھی تو دیا تھا۔" وہ اٹھنے لگا۔

"کپڑے پہنو اور کارڈ لاؤ۔ تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہے۔ ہم اس شخص کا اسکیچ بنائیں گے، یہ پہلا سراغ ملا ہے ہمیں۔"

O------------☆------------O

تام فیرو الجھن میں تھا۔ اس نے بہت چھان بین کی تھی لیکن فیرپورٹ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو سانپوں کی افزائش کرتا ہو۔ اس نے سیکیورٹی سسٹم والوں سے بھی بات کی تھی۔ وہ حیران تھے کہ کوئی ہٹی اسٹار کے گھر میں کیسے گھسا۔ انہیں یقین تھا کہ ان کا سسٹم ناقابل شکست ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈیلی کیٹ چابی بھی نہیں بنائی جا سکتی۔ کیونکہ میڈیکو کمپنی والے ان کے لئے بطور خاص بلینک چابیاں بناتے ہیں۔

اب ایک چابی چرا کر ان پر ثابت کر کے دکھاؤں۔ فیرو نے جھنجلا کر سوچا۔ کیونکہ قاتل ان کے سسٹم کی موجودگی میں ہیٹی کے گھر میں گھسا اور واپس آیا۔ یقینی طور پر اس نے چابی ہی استعمال کی ہوگی۔ نیڈ نکولس کے لئے تو یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔ نیڈ نکولس! وہ نیو میکسیکو میں پلا بڑھا بھی ہے۔ جہاں کھڑکھڑیے سانپ بہت ہوتے ہیں۔

ہر قتل ایک بڑے معمے کا حصہ ثابت ہو رہا ہے۔ ابھی تک کوئی شکل واضح نہیں ہوئی تھی۔

ٹام فیرو صرف ڈیمپسے کی وجہ سے فیرپورٹ آیا تھا۔ ایک ماسٹر سراغ رساں کی حیثیت سے چیف کی زبردست ساکھ تھی۔ پورے ملک میں اس کی قابلیت کا چرچا تھا۔ اب فیرو نے خود دیکھ لیا تھا کہ ڈیمپسے کی شہرت بے سبب نہیں تھی۔

ڈیمپسے اس کی صلاحیتوں سے متاثر ہوا تھا لیکن کئی بار اشارتاً وہ اسے کہہ چکا تھا کہ وہ اپنی پوری صلاحیتیں استعمال نہیں کرتا مگر اب صورت حال مختلف تھی۔ فیرو کو معمے حل کرنے کا شوق تھا اور یہاں ایک بہت الجھا ہوا پزل سامنے تھا۔ تین دن میں تین قتل۔ یہ بہت بڑا چیلنج تھا۔ اسے لوگوں کو دکھانا تھا کہ ٹام فیرو کس قدر باصلاحیت ہے۔ اگر اس نے دوسروں سے پہلے معما حل کر لیا تو یہ اس کے مستقبل کی ضمانت ہوگا۔ اس کی اپنی ساکھ بھی بنے گی۔

ڈیمپسے کے علاوہ اس کی بیوی سمیلی بھی اسے کچھ کر کے دکھانے پر اکساتی رہتی تھی۔

فیرو یہ بھی سوچ رہا تھا کہ ممکن ہے یہ تینوں قتل کسی ایک قتل کے محرک کو چھپانے کے لئے کئے گئے ہوں۔ ممکن ہے، قاتل کا اصل شکار ان میں سے صرف ایک ہو۔ دو قتل اصل قتل کی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے کئے گئے ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر قتل کے محرک کو الگ الگ توجہ اور احتیاط سے چیک کیا جائے۔

ہیٹی اسٹار بے حد امیر کبیر عورت تھی۔ نیڈ نکولس گزشتہ چند برسوں میں اس کے بہت قریب ہو گیا تھا۔ اس کے وکیل کی حیثیت سے اسے ہیٹی کی وصیت کا بھی علم ہوگا۔ کون جانے، ہیٹی نے نکولس کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہو، کون جانے ہیٹی کی وصیت میں قتل کا محرک موجود ہو۔



O------------☆------------O

ساڑھے گیارہ بجے "اس" کے دفتر میں پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ ریسیور اٹھانے سے پہلے اس نے اٹھ کر دروازہ بند کیا۔ اس نے اپنی سیکرٹری سے سختی سے کہہ رکھا تھا کہ اس کا پرائیویٹ فون نہ وہ استعمال کرے گی نہ کوئی اور۔ دفتر میں سب سمجھتے تھے کہ وہ پرائیویٹ فون اس کی ہاٹ لائن ہے۔ وہ مسکرایا۔ ہاٹ لائن اس فون کے لئے کس قدر مناسب لفظ ہے۔ اس کا یہ فون نمبر ڈائریکٹری میں بھی نہیں تھا۔ یہ نمبر صرف تین لڑکیوں کے پاس تھا، جین، باربرا اور گابیلا۔

اس بار فون گابیلا کا تھا "ہنی میں واپس آگئی ہوں۔ میں نے تمہیں بہت مس کیا۔ اب بتاؤ ٹائیگر، کب مل رہے ہو؟"

"اس وقت تو بہت مصروف ہوں۔ آج کے بعد کا کوئی وقت کیسا رہے گا؟" اس نے ریسیور کندھے سے دباتے ہوئے ٹپاریلو سگار سلگایا۔

"ڈارلنگ، جب تم چاہو۔ میں بھی بہت تھکی ہوئی ہوں، اچھا ہے چند گھنٹے آرام کر لوں گی۔"

"ٹھیک ہے جان۔ میں موقع ملتے ہی آجاؤں گا۔" اس نے ریسیور رکھ دیا۔

وہ چند منٹ گابیلا کے متعلق سوچتا رہا۔ وہ ائر ہوسٹس تھی۔ حسین ایسی کہ اسے دیکھ کر سانسیں اتھل پتھل ہونے لگیں۔ گابیلا کو محبت کی جستجو تھی لیکن "اس" نے اسے قائل کر لیا تھا کہ وہ "اس" سے بے غرض تعلق رکھے۔ شادی کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔

تین سال پہلے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ گابیلا فرینکفرٹ کی آل نائٹ فلائٹ کر کے آئی تھی اور اپنی کار میں ائرپورٹ سے اپنے مضافاتی کاٹیج جا رہی تھی۔ جہاں وہ دو اور لڑکیوں کے ساتھ رہتی تھی۔ اچانک ایک کھڑی ہوئی کار کے نیچے سے ایک کتا نکل کر سڑک پر لپکا۔ اس نے اسٹیئرنگ گھمایا اور "اس" کی نئی جیگوار سے ٹکرا گئی۔ وہ اس وقت سڑک پار کر کے ریسٹورنٹ میں کافی پینے کے لئے جا رہا تھا۔ وہ بہت غصے میں پلٹ کر آیا اور خواتین کی ڈرائیونگ کو برا بھلا کہنے لگا "چلو کتا تو بچ گیا۔"

"مجھے افسوس ہے۔" گابیلا نے کہا تھا "لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔" اس

کی آنکھوں میں آنسو آگئے "کیا زیادہ نقصان ہوا ہے؟"

اس پر وہ ہنس دیا "بس سامنے والے بمپر کا بایاں حصہ خراب ہوا ہے۔ لاؤ تمہاری کار چیک کروں۔"

گایلا نیچے اتر آئی۔ اس نے گاڑی کو بغور دیکھا "تمہارے پچھلے بمپر پر ہلکا ڈینٹ لگا ہے۔"

گایلا نروس سی ہنسی ہنس دی "بتائیں میں کیا کر سکتی ہوں۔ مجھے تجربہ نہیں کہ ان معاملات میں کیا ہوتا ہے۔ یہ میرا پہلا حادثہ ہے۔"

"اپنا لائسنس مجھے دکھائیں تاکہ میں آپ کا پتا نوٹ کر سکوں اور اب ہم مل ہی گئے ہیں تو کیوں نہ ایک کپ کافی پی لی جائے۔"

گایلا نے یہ دعوت قبول کرلی۔ وہ پہلا موقع تھا کہ گایلا نے اسے ٹائیگر کہہ کر پکارا تھا۔ اب ان کے تعلقات کو تین سال ہو گئے تھے۔ زندگی میں پہلی بار گایلا کو تعلقات کے حوالے سے خوشی ملی تھی۔

وہ ہنس دیا۔ سہ پہر گایلا کے لئے وقت نکالنا ہی پڑے گا!

O------------☆------------O

ڈیمپسے اپنے دفتر میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر تفکر کی لکیریں تھیں۔ وہ اس وقت بہت خراب موڈ میں تھا۔ تین دن میں تین قتل۔ نقشہ کیا بنتا تھا؟ یومیہ ایک قتل' جیسے قتل نہ ہوا' وٹامن کی گولی ہوگئی۔ اور محرک؟ کسی جگہ سے کوئی قیمتی چیز چوری نہیں ہوئی۔ تو قاتل کو حاصل کیا ہوا؟ کیا یہ انتقام کا مسئلہ ہے؟ اگر ایسا ہے تو کس بات کا انتقام اور کس کے خلاف؟ ان وارداتوں میں کوئی قدر مشترک ہے؟ کوئی نہ کوئی تو ہوگی۔ عام طور پر قتل کا محرک دولت ہوتی ہے یا محبت۔ یا پھر قاتل دیوانہ ہے۔ دیوانوں کو قتل کرنے کے لئے کسی محرک کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی تو وہ تفریح کے لئے بھی قتل کر بیٹھتے ہیں لیکن زیادہ تر جنونی وقتی جوشِ جنون کے تحت قتل کرتے ہیں۔ وہ منصوبے نہیں بناتے۔ تو یہ قاتل کیا ہے۔ کون ہے؟ کیا وہ یورپ میں رہتا ہے؟ کیا وہ اسے جانتا ہے؟ نہ جانے کیوں' اسے یقین تھا کہ وہ قاتل کو جانتا ہے۔ اس بات کا اسے شدت سے یقین تھا۔



اس نے دراز کھول کر پنسل نکالی اور اپنے نوٹ پیڈ پر لکھنے لگا۔

۱۔ سلیکیٹ مین۔ ڈائنامیٹ۔ حکم کا بادشاہ

۲۔ اداکارہ۔ کھڑکھڑیا سانپ۔ حکم کی بیگم

۳۔ جج۔ ممکنہ طور پر زہر۔ حکم کا غلام

تاش کے پتے ہی ایک ایسی چیز تھے جو ہر موقع پر جائے واردات سے ملے تھے۔ قاتل لوگوں کو بتانا چاہتا تھا کہ ایک ہی شخص تینوں وارداتوں کا ذمے دار ہے۔ کیوں؟ اور کیا ہر روز ایک اہم شخصیت کو قتل کیا جائے گا۔ یہ یقیناً نفسیاتی مریض کا کام ہے۔ لیکن اب تک کے قاتلوں سے مختلف.......... بہت مختلف۔ یہ تمام قتل منصوبہ بندی کے تحت کئے گئے تھے۔ یہ وقتی اشتعال اور جنون کے تحت نہیں کئے گئے تھے اور قاتل بے حد چالاک اور ذہین تھا۔

ہر قتل اور اس کا طریق کار مختلف تھا۔ نفسیاتی جنونی ایسا نہیں کرتے۔ وہ ہمیشہ ایک ہی طریقے' ایک ہی انداز سے قتل کرتے ہیں۔ یہ قاتل خود پر کوئی بات ثابت کرنا چاہ رہا ہے یا اوروں پر۔ شاید سب لوگوں پر۔ کیا وہ مزید قتل کرے گا؟ کیا وہ حکم کے پورے تیرہ پتے اسی طرح استعمال کرے گا؟ یا تاش کی پوری گڈی؟ باون قتل! یوں تو وہ پورے ملک کو ہلا کر رکھ دے گا۔

موسم نے اس کی سوچوں میں مداخلت کی۔ آسمان سیاہ ہو گیا تھا۔ طوفان کی آمد آمد تھی۔ اس نے روشنی کا سوئچ آن کیا اور پلکیں جھپکانے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے طوفانی بارش شروع ہو گئی۔ سڑک پر راہ گیر کسی سائبان کی تلاش میں بھاگنے لگے۔ ایک لڑکا بے فکری سے اپنی سائیکل چلاتا نظر آیا۔

پھر بارش جیسے اچانک شروع ہوئی تھی ویسے ہی اچانک رک بھی گئی۔ سورج نے سیاہ بادلوں سے سر ابھارا اور پوری آب و تاب سے چمکنے لگا۔ وہ اٹھا اور کھڑکی کی طرف چلا گیا۔ اسے امید تھی کہ دھنک دیکھنے کو ملے گی۔ شاید رنگوں کے اس منشور کو دیکھ کر اسے کوئی سراغ سوجھ جائے۔

بچپن ہی سے یہ حال تھا کہ دھنک اس پر جادو کر دیتی تھی۔ وہ سات سال کا تھا تو دادا اس سے دھنک کی باتیں کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ دھنک کے سرے پر سونے کا بڑا

برتن ہوتا ہے۔ بس اسی کمان کے تعاقب میں چلتے رہیں تو مل جائے گا۔ وہ منظر اس کے ذہن میں آج بھی تازہ تھا۔ برف سے سفید بالوں والے بڈھے دادا' جنہیں گٹھیا کے درد نے ستا رکھا تھا مگر وہ پھر بھی فطرت کے حسن سے محظوظ ہونے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ پانی کے قطروں پر چمکنے والا سورج جو زندہ رنگوں کی ناقابل یقین کمان کو جنم دیتا تھا' فطرت کا معجزہ ہی تو ہے۔

لیکن دھنک نہیں نکلی۔ فطرت نے اس کی رہنمائی نہیں کی۔ کاش اس کا مسئلہ بھی موسم گرما کے اس طوفان کے طرح غائب ہو جائے اور سورج پھر سے چمکنے لگے۔ وہ پھر اپنی جگہ آبیٹھا اور پنسل سنبھال لی۔ اسے اور گہری کھدائی کرنی ہوگی۔

مگر نہیں۔ اس کے پاس کسی سوال کا جواب نہیں۔ اس کے پاس کوئی تھیوری بھی تو نہیں۔

ایک محترم فیڈرل جج کو ایک سادہ مگر پُرکار منصوبے کے مطابق قتل کر دیا گیا تھا۔ ڈیمپسے کو یقین تھا کہ زہر استعمال ہوا ہے اور شاید وہ بھی کیوریر زہر۔ ڈوک بروڈی چیک کر رہا تھا۔ اچانک وہ بری طرح چونکا۔ ایک نکتہ اسے سوجھا۔ بادشاہ' بیگم اور غلام۔ سوال یہ تھا کہ حکم کا اِکا کہاں ہے۔ ہاں حکم کا اِکا غائب تھا۔

○------------☆------------○

ایک بجتے بجتے کلپر بار میں بہت رش ہو گیا تھا۔ سگریٹ کا دھواں بھر جانے کی وجہ سے چھوٹا سا بار اور زیادہ چھوٹا لگنے لگا تھا۔ پروپرائیٹر نے فیرو کو دیکھا تو کونے کے ایک بوتھ کی طرف اشارہ کر دیا۔ دھوئیں کی دھند کے پار فیرو کو بیلی کے ساتھ ایک بھاری بھرکم شخص بیٹھا نظر آیا۔ وہ بوتھ میں چلا گیا۔

"یہ ہے ٹام فیرو۔ ٹام اس سے ملو۔ یہ ہے اوسیلو۔" بیلی نے کہا۔

دونوں نے ہاتھ ملایا "میرے لئے سوڈا لاؤ۔" فیرو نے ویٹریس سے کہا۔ وہ ڈیوٹی کے دوران کبھی شراب نہیں پیتا تھا۔

"ایک نہیں دو لانا۔" بیلی نے کہا۔ فیرو مسکرا دیا۔ بیلی بیئر سے زیادہ کچھ پینے کا قائل نہیں تھا۔

"میرے لئے ڈرائی مارٹینی۔" اوسیلو نے بھاری آواز میں کہا۔



ویٹریس آرڈر لے کر چلی گئی "کہو پول بزنس کیسا ہے؟" فیرو نے پوچھا۔

"پول نہیں' بلیرڈ" اوسیلو نے تصحیح کی "اچھا جا رہا ہے۔ زیادہ رش' زیادہ بزنس۔"

اگلے نصف گھنٹے میں زیادہ بات نہیں ہوئی۔ وہ سینڈوچ سے شغل کرتے رہے۔ وہ جانتے تھے کہ اوسیلو کا بلیرڈ پارلر فیر فیلڈ کاؤنٹی کی زیر زمین دنیا کا دروازہ تھا۔ اوسیلو کے مجرموں کی دنیا میں گہرے رابطے تھے۔ دو سال پہلے بیلی نے ایک حادثے میں زخمی ہونے والے اوسیلو کے بیٹے کی جان بچائی تھی۔ اوسیلو اس احسان کا بدلہ چکانے کے لئے بے تاب تھا۔

کافی کے دوران بیلی نے کام کی بات شروع کی "تین قتل ہو چکے ہیں اوسیلو۔ تم نے کچھ سنا؟"

اوسیلو خاموش بیٹھا اپنے کیوبن سگار کے کش لیتا رہا۔ تیسرے قتل کے تذکرے پر اس نے کوئی حیرت نہیں ظاہر کی تھی۔ پھر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

فیرو اور بیلی نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ فیرو نے پوچھا "کچھ بھی نہیں؟"

"ہاں کچھ بھی نہیں سنا۔ حالانکہ......... یقین کرو' میں نے خود بھی پوچھ گچھ کی ہے۔" اوسیلو نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر سرگوشی میں بولا "قتل کے متعلق تو کچھ نہیں سنا لیکن تمہارے شہر کے متعلق اور کچھ سنا ہے۔"

"مثلاً؟"

"ناجائز دولت اور منشیات۔ آزاد لیکن بڑا کاروبار ہو رہا ہے۔ بس اتنا ہی سنا ہے میں نے۔"

اوسیلو کے جانے کے بعد بیلی نے مایوسی سے کہا "تین قتل ہو گئے اور یہ شخص معمول میں باتیں کر رہا ہے۔"

"سوچو تو ناجائز دولت اور منشیات! ان مسائل سے تو ہمیں کبھی واسطہ ہی نہیں پڑا۔ ہمیں کوئی اور ذریعہ تلاش کرنا ہوگا۔"

فیرو نے نیا رِیلو سگار سلگایا۔

○------------☆------------○

لنچ کے فوراً بعد رائس ڈیمپسے سے ملا اور اسے نائٹ ڈور مین فریڈ اسٹین سے حاصل ہونے والی معلومات کے متعلق بتایا "وہ احمق خود قاتل کو جج کے اپارٹمنٹ میں لے کر گیا اور اسے موقع فراہم کیا۔ وہ ایکمے کے ٹی وی مکینک کے روپ میں آیا تھا۔ میں نے چیک کیا ہے۔ ایکمے کمپنی میں اس حلئے کا کوئی آدمی نہیں۔ قاتل نے ڈور مین کو کارڈ بھی دیا تھا۔ کارڈ پر ایلون راس کا نام ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ راس تین ماہ پہلے ملازمت چھوڑ کر شکاگو جا چکا ہے۔ میں نے چیک کیا۔ ایلون راس ڈورمین کے بتائے ہوئے حلئے سے بالکل مختلف ہے۔"

"بزنس کارڈ کا حصول تو کوئی مسئلہ نہیں۔" سب کچھ سننے کے بعد ڈیمپسے نے تبصرہ کیا "للذا اسے بھول جاؤ۔ حلیہ البتہ اہم ہے یہ پہلا کلیو ملا ہے ہمیں۔"

"بڑے سیاہ بال، گھنی جھاڑیوں سی مونچھیں۔ سلیٹ گرے آنکھیں۔ مجھے تو لگتا ہے کہ وہ بھیس بدلے ہوئے تھا۔ بہرحال میں نے آرٹسٹ کو اسکیچ بنانے پر مامور کر دیا ہے۔"

"تمہاری بات ٹھیک ہے رائس لیکن حلیہ بدل کر آدمی مطمئن ہو جاتا ہے وہ اپنی باقی شخصیت تو نہیں بدلتا۔" ڈیمپسے اٹھ کر کھڑا ہو گیا "کچھ نہ معلوم ہونے پر بھی ہمیں خاصا کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ ہمارا مطلوبہ آدمی سفید فام مرد ہے۔ اس کا قد چھ فٹ اور وزن ۲۰۰ پاؤنڈ کے قریب ہے۔ عمر کے بارے میں ڈورمین کی بات پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ بال اور مونچھیں نقلی ہیں تو عمر چالیس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ بہرحال ہم زیرو پوائنٹ سے تو آگے بڑھ گئے نا۔"

رائس نے سر کو تفہیمی جنبش دی "آنکھوں کو مت بھولیں۔ فریڈ اسٹین ان پر بار بار زور دیتا رہا ہے۔ آنکھوں نے اس پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ ان آنکھوں کا رنگ........" وہ کہتے کہتے رک گیا "لوحِ مزار جیسا ہے۔"

"وہ بھی نقلی ہی معلوم ہوتی ہیں۔"

دروازے پر دستک ہوئی اور بیلی اور فیرو کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے درمیان کچھ دیر بات ہوئی۔ پھر ڈیمپسے نے جج والر کا کیس باضابطہ طور پر رائس کے سپرد کر دیا۔ اسے تین افراد کی ٹیم منتخب کرنے کا اختیار بھی دے دیا گیا۔ رائس رخصت ہو گیا۔



اس کے ذہن میں کچھ آئیڈیے تھے۔ وہ ان پر غور کرنا چاہتا تھا۔

بیلی نے بتایا کہ ڈونیلی کے شناساؤں سے پوچھ گچھ کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ڈیمپسے نے کہا کہ پوچھ گچھ کا دائرہ ہیٹی اور جج والر کے شناساؤں تک پھیلا دیا جائے۔

"ہمیں کوئی پیٹرن تلاش کرنا ہے۔" ڈیمپسے نے کہا۔

"مثلاً؟"

"تینوں فہرستوں میں کوئی مشترک نام۔ کوئی ایسا سفید فام مرد، جس کا قد چھ فٹ اور وزن ۲۰۰ پاؤنڈ کے لگ بھگ ہو۔"

"چیف یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کسی ایک شخص کا کام نہ ہو۔ پوری تنظیم ہو۔" بیلی نے کہا "تینوں مقتول ممتاز شہری تھے۔ ہو سکتا ہے یہ کوئی انتہاپسند گروپ ہو جو دولت مند لوگوں کو قتل کر رہا ہو۔" اس نے پُر امید نظروں سے ڈیمپسے کو دیکھا۔

"ڈونیلی دولت مند نہیں تھا۔ بلکہ وہ تو قرضے میں گردن تک دھنسا ہوا تھا۔" فیرو نے اعتراض کیا "پھر بھی اس گروپ والے آئیڈیے کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے یہ سیاسی سسٹم کو تباہ کرنے کی سازش ہو۔ ڈونیلی اور جج والر دونوں سیاست میں سرگرم تھے اور ہیٹی دولت کے بل پر فیصلہ کرتی تھی کہ کون مناسب امیدوار ہے۔"

"ہاں یہ ممکن ہے۔" ڈیمپسے نے کہا "اس وقت تو کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن سیاسی سسٹم کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو اس کے لئے فیرپورٹ جیسے چھوٹے قصبے کو کیوں منتخب کیا گیا؟ واشنگٹن ہدف کیوں نہیں بنا؟"

"وہاں اتنی آسانی سے دال نہیں گلتی۔" بیلی نے کہا۔

"بہرحال ہم اس خیال کو رد نہیں کر سکتے۔" فیرو نے کہا۔ "اور یہ حکم کے پتے کچھ اہمیت رکھتے ہیں۔"

"مگر مجھے یقین ہے کہ یہ ایک فرد کا کام ہے۔" ڈیمپسے نے کہا "کوئی کج ذہن شخص جو کچھ ثابت کرنے کے لئے نکلا ہے۔"

"یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مسلسل قتل کر سکتا ہے؟"

"ہاں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مسلسل قتل کر سکتا ہے۔ قانون کی گرفت میں آئے بغیر۔ وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ عظیم قاتل ہے۔"

وہ دونوں چلے گئے تو ڈیمپسے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگیا۔ سورج چمک رہا تھا۔ دور افق پر دھنک کا شائبہ سا نظر آرہا تھا۔

○-----------☆-----------○

"وہ" تین بجے سے پہلے گابیلا سے ملنے کے لئے نہیں نکل سکا۔ سوا تین بجے اس نے اپنی سیکریٹری کو بتایا کہ وہ ایک اہم میٹنگ کے لئے جارہا ہے۔ چار ساڑھے چار بجے تک واپسی ہوگی۔ اس سے پہلے باربرا کا فون آیا تھا۔ وہ بیٹی کے ساتھ شہر سے باہر گئی ہوئی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ جمعے یا ہفتے کو واپس آئے گی۔

گابیلا کے گھر جاتے ہوئے اس نے کار ریڈیو آن کر دیا۔ خبریں سنائی جارہی تھیں "آج فیرپورٹ میں ایک اور خوف ناک قتل ہوا۔ ہوریشیو والر جنہیں حال ہی میں سیکنڈ سرکٹ کورٹ آف اپیلز کا فیڈرل جج مقرر کیا گیا تھا آج صبح قتل کر دیے گئے۔ ان کی لاش ان کے لگژری اپارٹمنٹ کے باتھ روم میں ملی۔ پولیس کو شک ہے کہ انہیں زہر دیا گیا ہے۔' تفصیلی رپورٹ آج سہ پہر تک متوقع ہے۔ یہ فیرپورٹ میں تیسرا قتل ہے۔"

اس نے ریڈیو آف کیا اور سگار سلگایا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ خبریں ہر ریڈیو' ہر ٹی وی سے نشر ہوتی رہیں گی۔ اخبارات اور میگزین میں اسٹوریز شائع ہوں گی۔ پورے ملک کو' پوری دنیا کو اس کے بارے میں معلوم ہو جائے گا۔ میڈیا پورے ملک میں خوف پھیلا رہا ہے۔ وہ اس کا کام کر رہے تھے۔

اس نے دھوئیں کا چھلا بنانے کی کوشش کی۔ منصوبہ مکمل اور بے داغ تھا۔ اگلے چند روز میں ٹیلی ویژن کا عملہ فیرپورٹ کا رخ کرے گا۔ ٹی وی اسپیشل کے ذریعے قتل کی خبریں پورا امریکا دیکھے گا۔ یہ سب منصوبے کا حصہ تھا۔ وہ پبلک کو ایک غیر متوقع تھرل فراہم کر رہا تھا۔ قتل کا یہ سلسلہ وہ کبھی نہیں بھولیں گے۔ وہ مسکرا دیا۔

اچانک قتل کے خیال کی جگہ گابیلا کے تصور نے لے لی۔ اس نے اس کے کاٹیج کی سڑک پر گاڑی موڑی۔ اب گابیلا کاٹیج میں اکیلی رہتی تھی۔ ان کے تعلقات شروع ہونے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی اس کی روم میٹ نیویارک منتقل ہو گئی تھیں۔ اس نے کار کھڑی کی۔ اتر کر سگار نیچے گرا کر جوتے سے مسلا اور بیلوں سے ڈھکے ہوئے کاٹیج کی طرف بڑھ گیا۔



گابیلا اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور آکر اس سے لپٹ گئی "میں تمہارے لئے کچھ لائی ہوں۔" اس نے اپنے بیگ سے کچھ نکالا۔

"میرے لئے؟ کیا لائی ہو؟"

"صرف تمہارے لئے نہیں مجھے ہمارے لئے کہنا چاہئے۔" وہ شرمیلے پن سے بولی۔

"میں سمجھ گیا۔" وہ مسکرایا۔

"ٹائیگر' تم اتنے عقلمند اتنے اسمارٹ ہو کہ میں تمہیں سرپرائز نہیں دے سکتی۔"

گابیلا اب بھی شرمارہی تھی "یہ وائبریٹر بہت اچھا ہے۔"

وہ اسے آزمانے میں مصروف ہو گئے۔

○-----------☆-----------○

چار بج کر پانچ منٹ پر رائس ڈیمپسے کے آفس میں گھسا۔ اس کے ہاتھ میں ڈوک برودی کی لیب کی رپورٹ تھی۔ اس کے چہرے پر ستائشی تاثر تھا "تمہارا اندازہ درست تھا۔ چیف' برش میں گڑ بڑ تھی۔ باریک باریک تار ڈالے گئے تھے۔ یہ ممکن نہیں تھا کہ برش کرتے ہوئے مسوڑھوں میں خراشیں نہ لگیں۔ برش پر زہر کی معمولی سی مقدار بھی ملی ہے اور ٹوتھ پیسٹ تو پورا ہی زہر آلود ہے۔ پیوولن زہر استعمال کیا گیا ہے۔"

"یہ تو مصنوعی طور پر بنایا ہوا کیوریر ہی ہے۔ ہے نا؟"

رائس کی نگاہوں کی ستائش اور گہری ہو گئی "تمہیں اس کا بھی یقین تھا چیف؟"

"ہاں یہ اسپتالوں میں عام استعمال ہوتا ہے۔"

"میں نے اسپتالوں کی چیکنگ شروع کر دی ہے۔" رائس کے لہجے میں فخر تھا۔

اسی وقت میری کمرے میں آئی۔ اس کا چہرہ سپید ہو رہا تھا۔ اس نے ڈیمپسے کو ایک خط دیا۔ ایسا ہی ایک لفافہ پہلے بھی آچکا تھا۔ وہی دھمکی والا خط۔ لفافے پر ٹائپ کیا ہوا تھا۔ "سیریز کا دوسرا خط۔ خط دی بوائے اسکاؤٹ چیف۔ فیرپورٹ پولیس۔" خط پر گزشتہ روز کی مہر تھی اور اسے فیرپورٹ سے ہی پوسٹ کیا گیا تھا۔

لیٹر کھولنے سے پہلے ڈیمپسے نے بلی اور فیرو کو بھی بلوا لیا۔ وہ دونوں اور رائس اس کے پیچھے جمع ہو گئے۔ ڈیمپسے نے میری کو بھی روک لیا تھا۔

ڈیمپسے نے پتلے پلاسٹک کے دستانے پہنے اور خط نکالا پھر وہ باآواز بلند پڑھنے لگا۔

پان سرخ ہیں اور سیاہ ہیں حکام
تین تو تم کو مل گئے بادشاہ بیگم اور غلام
پھول سیاہ ہیں اور اینٹیں سرخ ہیں
حکم کا دہلا میں نے فریڈ کے لئے رکھا ہے
تم پوچھو گے' یہ فریڈ کون ہے؟ کل دوپہر کا انتظار کرو
شیطان اسے لے جائے گا
تمہارے پاس مہلت ہے اور ایک ٹھوس سراغ
مجھ سے پہلے فریڈ کو ڈھونڈ لو ورنہ..........

"پال' فنگر پرنٹس چیک کراؤ اس کے۔" ڈیمپسے نے کہا۔ وہ میری کی طرف مڑا "یہ تم تک کیسے پہنچا؟"

"عام ڈاک کے ذریعے۔"

"خبیث کہیں کا۔ اس بار تو اس نے ہمیں شکار کا نام بھی دے دیا۔" ڈیمپسے غرایا "میری' مجھے ایسے تمام لوگوں کی فہرست چاہئے جن کے نام فریڈ ہیں۔ فون ڈائریکٹری سے مدد لو۔"

"لیکن چیف' ایسے فریڈ بھی ہوں گے جن کے نام کی جگہ ڈائریکٹری میں صرف ایف ہوگا۔" فیرو کے لہجے میں چیلنج تھا۔

"ہاں' یہ ممکن ہے۔" ڈیمپسے سوچتا رہا پھر اس نے میری سے کہا۔ "ایسے لوگوں کی لسٹ الگ سے بنانا پھر فون کمپنی سے چیک کرنا یا ان لوگوں کو براہ راست فون کر کے پوچھ لینا۔ پھر ہم اس فہرست پر کام کریں گے۔"

"اور کچھ نمبر ڈائریکٹری میں بھی نہیں ہوتے۔" رائس نے کہا۔

"وہ میں فون کمپنی سے خود لے لوں گا۔"

"چیف' تمہارا خیال ہے کہ ہم مطلوبہ فریڈ تک پہنچ پائیں گے؟" بیلی نے پوچھا۔

"دعا کرو۔ خوش قسمتی بھی ضروری ہے۔"

○------------☆------------○



پال رائس کی نگرانی میں دونوں خطوں پر بڑے سائنٹفک انداز میں کام کیا جا رہا تھا۔ سرتوڑ کوشش کے باوجود انہیں کوئی اہم سراغ نہیں مل سکا۔ پہلے خط پر انہیں ڈیمپسے کی انگلیوں کے نشان ملے۔ دوسرے خط پر کوئی نشان نہیں تھا۔

○------------☆------------○

میری خوش تھی۔ چیف نے اسے بہت اہم کام سونپا تھا۔ اب اسے مردوں پر ثابت کرنا تھا کہ وہ کسی بھی طرح ان سے کم نہیں۔ اس نے ڈیمپسے کی منظوری سے اپنی ٹیم بنالی تھی۔ ان میں دو سیکریٹریاں تھیں اور دو ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کی لڑکیاں۔ انہوں نے ڈائریکٹری کو آپس میں تقسیم کرلیا اور تندہی سے کام میں مصروف ہو گئیں۔

میری یہ بھی سوچ رہی تھی کہ جج کا قتل رائس کو سونپ دیا گیا ہے۔ اب کوئی اور قتل ہوا تو شاید چیف وہ کیس اسے سونپ دے۔ فیلڈ پروموشن اس کا خواب تھا لیکن پھر وہ لرز کر رہ گئی۔ ایک اور قتل! یہ کیا سوچ رہی ہوں میں؟

○------------☆------------○

فیرپورٹ سیونگز بینک کا صدر سام ٹلڈن' اپنے تین نائب صدور پر برس رہا تھا۔ اس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں "دو لاکھ ڈالر کی کمی! کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"یہ حقیقت ہے سر۔" فرسٹ وائس پریذیڈنٹ منمنایا۔

"یہ نہیں ہوسکتا۔" ٹلڈن نے چیخ کر کہا۔

"لیکن سر' جعلی نوٹ ہر اعتبار سے پرفیکٹ تھے۔"

"دو لاکھ کے جعلی نوٹ؟ کیا اس بینک میں احمق کام کر رہے ہیں؟" ٹلڈن کی آواز بلند ہو گئی۔

"میرا مطلب کرنسی سے نہیں ہے سر۔ ایک تو ایک لاکھ ڈالر کا وڈ ڈراول نوٹ تھا۔ دوسرا ایک لاکھ ڈالر کا چیک تھا۔ وہ کسی طرح بھی جعلی نہیں لگتے تھے۔" تیسرے نائب صدر میں اپنے دونوں ساتھیوں کے برعکس ٹلڈن کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں تھا۔

"پولیس کو فون کرو۔"

"سر میں نہیں سمجھتا کہ پولیس اس سلسلے میں کچھ کر سکے گی۔ ہاں بات جسٹس ڈیپارٹمنٹ بلکہ ٹریژری تک پہنچ جائے گی۔ یہ کام جس کا بھی ہے.........." وہ ہچکچایا۔

اسے شاید مناسب لفظوں کی تلاش تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ وضاحت کرو۔" ٹلڈن نے کہا۔

وضاحت کے لئے ایک ایگزامنر آگے آیا "آپ نے گزشتہ ماہ بینک میں زیروکس ۶۵۰۰ رنگین کاپیئر نصب کرایا ہے۔ اس کے سامنے جعلسازی بچوں کا کھیل ہو جاتی ہے۔ گزشتہ تین ماہ میں یہ پانچواں بینک فراڈ دیکھا ہے میں نے۔ یہ مشین ایسی کاپی کرتی ہے کہ اصل اور نقل میں تمیز ناممکن ہو جاتی ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ اندر کے کسی آدمی کا کام ہے؟" ٹلڈن نے استعجابیہ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ پولیس کو درمیان میں نہ لایا جائے۔ البتہ مشین لاک رہنی چاہئے اور ایک چابی آپ کے پاس رہے۔"

"صرف اس سے میری تسلی نہیں ہوگی۔ مجھے تفتیش کرانی ہے۔ ذمے دار فرد کو پکڑنا ہے۔" ٹلڈن ایگزامنر کی طرف مڑا "اس کے لئے کون سی فرم مناسب رہے گی؟"

"سر میں نہیں سمجھتا کہ.........."

"اپنے خیال کو جہنم میں ڈالو۔ میں حقیقت جاننا چاہتا ہوں۔"

"بونڈ اینڈ بونڈ پرانی فرم ہے۔ اس کی ساکھ بھی ہے لیکن مہنگی بہت ہے۔"

"اس کی فکر مت کرو۔ میں سڑے ہوئے پھل کو نکال کر پھینکنے کا قائل ہوں۔ بس مجھے معلوم ہونا چاہئے۔"

تمام لوگوں کے جانے کے بعد ٹلڈن نے انشورنس کمپنی کو مطلع کیا۔ کاپیئر مشین کے لئے حفاظتی بندوبست کیا' جسٹس ڈیپارٹمنٹ اور ٹریژری کو دو لاکھ ڈالر کی کمی کے متعلق اطلاع دی اور بونڈ اینڈ بونڈ کو تفتیش پر مامور کیا۔ تب کہیں اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نظر آئی' "ٹھیک کہا جاتا ہے کہ آدمی جھوٹ بولتا ہے تو درحقیقت سچ کو چھپاتا ہے۔" اس نے خود کلامی کی "رقم محفوظ ہے اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور وہ ٹیکس فری ہے' اچھا ہوا کہ زیروکس ۶۵۰۰ کی صلاحیتوں کے بارے میں مجھے پہلے ہی پتا چل گیا۔ میرے ملازمین کو پتا چلتا تو وہ بینک کو لوٹ ہی لیتے۔"

O-----------☆-----------O



جوڈی راجرز کی تعطیلات کا چوتھا دن تھا۔ وہ ہوائی کے ساحل پر سن باتھ لے رہی تھی۔ اب وہ خود کو پہلے جیسا محسوس کر رہی تھی۔ اس کے جسم کی گرہیں جیسے کھل گئی تھیں۔ جزیرہ بہت خوبصورت تھا۔ اسے اپارٹمنٹ بھی بہت اچھا مل گیا تھا۔ سکون حاصل کرنے کے لئے وہ بہت مناسب مقام تھا۔

جوڈی دو محبتوں کے درمیان پس رہی تھی۔ ایک طرف اس کا کیریئر تھا اور دوسری طرف رک ٹیلر۔ رک نے شادی کی درخواست کرتے ہوئے دو ٹوک لفظوں میں یہ بات کہی تھی۔ میں یا تمہارا کیریئر۔ انتخاب تمہیں کرنا ہے۔

جوڈی کے لئے یہ بہت اچانک تھا۔ اس نے شادی کی پیشکش مسترد کر دی تھی۔ شاید اس نے جلد بازی سے کام لیا تھا لیکن ساؤتھ کیرولینا کے گرین ول میں ایک کسان کی بیوی کی حیثیت سے زندگی گزارنا اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔ مگر مسئلہ یہ تھا کہ رک سے وہ محبت بہت کرتی تھی۔ دونوں کو ہی اس انکار سے تکلیف پہنچی تھی۔ پھر بات سے بات چلی اور دونوں کی زبان سے تکلیف دہ جملے ادا ہوئے۔ اور اب وہ رک کو مس کر رہی تھی۔ چھ ہفتے بڑی اذیت میں گزرے۔ جوڈی نے محسوس کیا کہ اسے چھٹی لے کر تفریح کے لئے جانا چاہئے۔ وہاں وہ سکون سے سوچ سکے گی اور فیصلہ کر سکے گی۔

وہ اپنی پوری توانائی مستقبل بنانے کے لئے اپنے کیریئر کو سونپنا چاہتی تھی۔ ایک تو بوسٹن اسے اچھا لگتا تھا۔ پھر بونڈ اینڈ بونڈ میں تفتیشی کام بھی اسے پسند تھا۔ اس کے پاس اس کام کے لئے فن بھی تھا۔ جزئیات کا تجزیہ کر کے اہم اور غیر اہم کو جدا کرنے کا فن اسے خوب آتا تھا۔ شاید قسمت بھی اس کا ساتھ دیتی تھی۔

گزشتہ دو برس میں اس نے انشورنس کے تین مشکل کیس حل کئے تھے۔ اس کی طاقت اس میں تھی کہ وہ شکست تسلیم کرنے کی قائل نہیں تھی۔ وہ محنتی بھی بہت تھی۔

چوتھے روز اس نے فیصلہ کر لیا۔ رک کے مقابلے میں اپنا کیریئر اسے زیادہ عزیز تھا۔

O-----------☆-----------O

پونے پانچ بجے رائس نے ڈیپے کو خوش خبری سنائی کہ ٹوتھ پیسٹ کی ٹیوب پر جج

والر کے علاوہ کسی کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیوں کے نشانات ملے ہیں۔ اس وقت وہ دونوں پرنٹس کا معائنہ کر رہے تھے۔ رائس بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ "میں نے ان کی کاپی واشنگٹن بھیج دی ہے۔ اب وہ پکڑا جائے گا۔ ایف بی آئی کے شناختی ڈویژن کے انچارج کا کہنا ہے کہ اس کام میں چند ہفتے بھی لگ سکتے ہیں۔

"چند ہفتے؟" ڈیمپسے کو غصہ آ گیا "جبکہ پورا ریکارڈ ان کے پاس کمپیوٹرائزڈ ہے۔"

"یہی میں نے کہا تھا لیکن سلویسٹر کہتا ہے کہ کسی خاص آدمی پر شک نہ ہونے کی صورت میں کام بہت طویل ہو جاتا ہے اور کمپیوٹر سے مدد بھی نہیں ملتی۔" رائس نے وضاحت کی "پھر بھی میں نے اہمیت اس پر واضح کر دی ہے' فیڈرل جج کا قتل کوئی معمولی بات نہیں۔"

"اب یہ علاقہ ایف بی آئی والوں سے بھر جائے گا۔ ابھی میری سام گریڈی سے فون پر بات ہوئی ہے۔ مجھے اس کے ساتھ ڈنر کرنا ہے اور سب کچھ بتانا ہے۔"

"یہ گریڈی کون ہے؟"

"میرا پرانا دوست ہے۔ تم یقیناً اسے پسند کرو گے۔ ان دنوں وہ ہارٹ فورڈ میں ایف بی آئی کے ریجنل آفس کا انچارج ہے۔" ڈیمپسے نے کہا۔

O-----------☆-----------O

پانچ بج کر بیس منٹ تک میری کی ٹیم فہرست مکمل کر چکی تھی۔ ڈیمپسے کو حیرت ہوئی۔ فیرپورٹ میں فریڈ نام کے صرف ۸۴ ہزار افراد تھے۔ فہرست پر کام شروع کیا گیا۔ صرف پانچ فریڈ ایسے تھے جنہیں اہمیت دی جا سکتی تھی۔ وہی ممکنہ شکار ہو سکتے تھے۔ ذورمین فرید اسٹین کوئی اہم شخصیت نہیں تھا' لیکن وہ قاتل سے مل چکا اور اس سے بات کر چکا تھا۔ وہ بھی قاتل کا ہدف ہو سکتا تھا۔ اسے حفاظت کے خیال سے لاک اپ میں بند کر کے پہرہ لگا دیا گیا۔

اب اس پر بحث شروع ہوئی کہ قاتل کے خطوط کے بارے میں میڈیا کو بتایا جائے یا نہیں۔ ڈیمپسے اس کے خلاف تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یوں خوف و ہراس پھیلے گا۔ فیرو بھی اس سے متفق تھا۔ بلی اور رائس بھی معمولی سی ہچکچاہٹ کے بعد متفق ہو گئے۔ مگر وہ اس پر بھی متفق تھے کہ کسی نہ کسی طور فریڈ کو وارننگ دی جائے۔



میری نے ایک پریس ریلیز لکھ کر ڈیمپسے کی طرف بڑھایا "دیکھیں چیف' کیا اس سے کام چل سکتا ہے؟"

ڈیمپسے نے اسے پڑھا۔ اس میں صرف ایک لفظ تبدیل کیا اور میری کو ستائشی نظروں سے دیکھا "بہت خوب" اس نے کہا۔ پھر دوسروں کو پڑھ کر سنایا۔

"اپنی تفتیش کے دوران ہمیں معلوم ہوا ہے کہ قاتل کے ممکنہ اگلے شکار کا نام فریڈ ہے۔ اس نام کے ہر شخص سے محتاط رہنے کی اپیل کی جاتی ہے۔" از طرف ڈیمپسے۔ چیف آف فیرپورٹ پولیس۔

"میری' اسے فوراً ریلیز کرا دو۔ مقامی ریڈیو سے بھی یہ اعلان بارہا نشر ہونا چاہئے۔" ڈیمپسے نے کہا۔ وہ اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ میری کمرے سے چلی گئی اور دو منٹ بعد واپس بھی آ گئی "اب ہمارے پاس دو طرح کے فریڈ ہیں۔" ڈیمپسے کہہ رہا تھا۔ "ایک تو وہ پانچ' جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ ان کے ہدف ہونے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ ٹام' تمہیں ان چاروں کو کور کرنا ہے۔ پانچواں فریڈ حوالات میں محفوظ ہے۔ یہ کام ذاتی طور پر کرو۔ انہیں متنبہ کر دو۔ وہ اگر قصبے سے کہیں چلے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر وہ یہاں رکنے پر مصر ہوں تو انہیں تحفظ فراہم کرو۔" وہ میری کی طرف مڑا "۹۷ فریڈ کا دوسرا گروپ تمہاری ذمے داری ہے۔ تم اور تمہاری ٹیم ان میں سے ہر ایک کو فون کر کے یہ پریس ریلیز سنائے۔ کوئی بھی بے خبر نہ رہے۔"

ان سب کے جانے کے بعد ڈیمپسے کاؤچ پر بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کاش قاتل کے محرک کا کسی طرح پتا چل جائے۔ کاش............ اس فریڈ کا بھی پتا چل جائے۔

O-----------☆-----------O

ڈیمپسے گھر پہنچا تو اسے باہر اسپائک برگز کی جیگوار کھڑی دیکھ کر حیرت ہوئی۔ برینڈا اور وہ پورچ میں بیٹھے کاک ٹیل پی رہے تھے۔ برینڈا اسے دیکھ کر خوش ہوئی۔ اسپائک البتہ گڑبڑا گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکا سا رنگ دوڑ گیا۔

"ڈارلنگ' مجھے امید نہیں تھی کہ تم جلدی آسکو گے۔" برینڈا نے کہا "یہ یہاں کیا ہو رہا ہے آخر؟ اب بے چارہ جج مارا گیا۔ پے در پے تین قتل۔"

ڈیمپسے نے اسپائک سے ہاتھ ملانے کے بعد کہا "اچھا ہوا' تم خود ہی آ گئے۔ میں

نے ڈنر پر بلانے کے لئے تمہیں تمہارے آفس فون بھی کیا تھا۔ مگر بات نہ ہو سکی۔ ایف بی آئی کا ہارٹ فورڈ کا ڈائریکٹر سام گریڈی ڈنر پر آرہا ہے۔ اچھا ہے کہ تم بھی شامل ہو۔ جج کے قتل نے واشنگٹن کو بھی ہلا دیا ہے۔"

"یہ تو واقعی اچھا ہوا۔ میں ایلس کو فون کر کے بتا دوں۔" برگز فون کرنے کے لئے اندر چلا گیا۔ اسے خوشی تھی کہ جم کو اپنے گھر میں اس کی موجودگی بری نہیں لگی۔ ویسے وہ صرف برینڈا ہی کے لئے یہاں آیا تھا۔ اور یالا ارادہ بھی نہیں بس اچانک جی چاہا کہ برینڈا کو دیکھے۔ برینڈا اس کے حواس پر سوار ہو گئی تھی۔

واپس آکر برگز نے کہا "اب تم مجھے اپ ٹو ڈیٹ کر دو۔ سنا ہے تمہیں انگلیوں کے نشانات مل گئے ہیں۔ ایسا ہی ہے تو وہ پکڑا جائے گا۔"

"خلاف توقع یہ کلیو ملا ہے۔" ڈیمپسے نے کہا "اتنے چالاک آدمی سے یہ امید نہیں تھی۔ تم بیٹھو میں ذرا اپنی بیٹی سے ہیلو ہیلو کر لوں۔"

ڈیمپسے اوپر گیا۔ سنڈی اپنے کمرے میں ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ "کیسی ہے میری بیٹی؟" اس نے سنڈی کی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔ سنڈی مسکرائی اور اس سے لپٹ گئی۔

○------------☆------------○

سام گریڈی ٹھیک ساڑھے سات بجے پہنچ گیا۔ ہارٹ فورڈ سے یہاں تک پہنچنے میں اسے ایک گھنٹا لگا تھا۔ اسے لنگڑاتا دیکھ کر ڈیمپسے کو حیرت ہوئی۔ سام چھڑی کے سہارے چل رہا تھا۔ بعد میں سام نے اس کی وجہ بتائی۔ تین سال پہلے وہ گھوڑے سے گر گیا تھا۔ اس کی بائیں ٹانگ کچلی گئی تھی۔ تین آپریشن ہوئے۔ اب وہ لنگڑا کر چلتا تھا اور اس کی جسمانی سرگرمیاں محدود ہو گئی تھیں۔

پہلے انہوں نے ڈرنک لئے۔ پھر ڈنر کیا' ڈنر تک کوئی سرکاری گفتگو نہیں ہوئی۔ ہاں اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ جم اور سام جدائی کے برسوں کی خانہ پری کرتے رہے۔ دونوں نے کولمبیا یونیورسٹی سے کرمنالوجی میں ڈگری لی تھی۔ تین سال تک دونوں نے ایف بی آئی میں بھی ساتھ کام کیا تھا پھر ان کے راستے الگ ہو گئے تھے۔

سام گریڈی ذہین بھی تھا اور جسمانی طور پر مضبوط بھی۔ برینڈا کو حیرت ہوئی۔ سام اسے جم جیسا لگا۔ وہی چوڑے کندھے' وہی خوب روئی اور وہی کھردرا چہرہ۔



برینڈا برتن دھونے اندر چلی گئی۔ ڈیمپسے نے گریڈی اور برگز کو اب تک کی تفصیل بتائی۔

"تم ان فنگر پرنٹس کو ڈائنامیٹ کے ماہرین کے نشانات سے چیک کیوں نہیں کرتے؟" سام نے تجویز پیش کی۔ "یہ کام تو چند گھنٹوں میں ہو سکتا ہے اور بات بھی بن سکتی ہے۔"

ڈیمپسے اور برگز نے اثبات میں سر ہلائے "اچھے آئیڈیے ہمیشہ سادہ ہوتے ہیں۔" برگز نے داد دی۔

"کل سب سے پہلا کام یہی کریں گے۔" گریڈی نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

"اگر یہ دشمن سیاست کے اہم لوگوں کو قتل کر رہا ہے تو مجھے سینیٹر بینسن اور گورنر کے لئے تشویش لاحق ہونے لگی ہے۔ وہ اتوار کو یہاں آرہے ہیں۔"

"خدایا' میں تو بھول ہی گیا تھا۔" برگز نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا "اس خبیث قاتل کے تو عیش ہو جائیں گے۔"

"اور ہیٹی اور جج کے جنازے میں بھی اہم لوگ شریک ہوں گے۔" ڈیمپسے کو بھی خیال آیا "اسپاٹک ہمیں تمہاری مدد کی ضرورت ہوگی۔ ہم سب تو قتل کے تین کیسوں کی تفتیش میں مصروف ہیں۔ میں سیکیورٹی کا بندوبست نہیں کر سکتا۔"

"تم لوگ اپنی توجہ کیسوں پر رکھو۔ یہ کام ہم کر لیں گے۔" برگز نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ باہر سے بڑے لوگ جج کی تدفین میں شرکت کے لئے نہ آئیں۔ 'سام تم اس سلسلے میں کچھ کر سکتے ہو؟" ڈیمپسے نے گریڈی سے کہا۔

"سیاست دانوں کو کوئی نہیں سمجھا سکتا۔ انہیں ووٹ کمانے کے لئے عام لوگوں میں گھلنے ملنے اور ان سے ہاتھ ملانے کا بہت شوق ہوتا ہے۔" سام گریڈی نے کہا "لیکن یہ کام میڈیا کر دے گا۔ ابھی یہاں آتے ہوئے میں ریڈیو سن رہا تھا۔ تمہارے قصبے کی ساکھ بری طرح بگڑ رہی ہے۔"

"ہر روز ایک قتل ہوگا تو ساکھ اچھی تو ہونے سے رہی۔ ہمیں اس شخص کو روکنا ہے۔" ڈیمپسے نے ان دونوں کے جام پھر برانڈی سے بھر دیے۔

"ہیٹی کی تدفین تو واقعی بڑا مسئلہ ہوگی۔" برگز بولا۔

"اس میں یقیناً ہالی ووڈ کے بڑے لوگ بھی شرکت کریں گے۔" سام نے کہا۔

"میں بیٹی کے رشتے داروں کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اس کی آخری رسومات نیویارک میں ادا کرائیں۔ یہاں صرف فیملی کے لئے مختصر سی سروس ہو جائے۔" ڈیمپسے نے کہا۔

"لیکن وہ یہاں دفن ہونا چاہتی تھی۔ یہ اس کا گھر ہے۔"

وہ تینوں آدھی رات تک باتیں کرتے رہے۔ اس دوران برینڈا انہیں گڈ نائٹ کہہ کر چلی گئی۔ تینوں اس بات پر متفق تھے کہ مشترکہ کوششوں کے باوجود تفتیش کا انچارج ایک ہی شخص کو ہونا چاہئے اور اس کے لئے ڈیمپسے مناسب ترین آدمی ہے۔ یہ فیصلہ بھی ہوا کہ بوقت ضرورت وہ ملتے رہیں گے۔

ڈیمپسے خوش تھا۔ اب اسے اسٹیٹ پولیس اور ایف بی آئی دونوں کا تعاون حاصل تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے کو گڈ نائٹ کہا۔ ڈیمپسے ان دونوں کو اپنی اپنی کار کی طرف جاتا دیکھتا رہا۔ سام گریڈی لنگڑا رہا تھا۔ جبکہ برگز اس ٹائیگر کی سی روانی، تیزی اور چوکنے پن سے چل رہا تھا جو شکار کے لئے نکلا ہو۔

O------------☆------------O

گھر واپس آکر "اس" نے بچا ہوا پیوولن زہر فلش میں بہا دیا تھا۔ یہ زہر اس نے وارڈ بوائے کے بھیس میں ایک اسپتال کے ڈسپنسر سے حاصل کیا تھا۔ یہ چھ ہفتے پہلے کی بات تھی۔ اسے یقین تھا کہ کسی کو اس بات کا پتا بھی نہیں چلا ہے کہ وہ پیوولن اسپتال کے کسی مریض پر استعمال نہیں ہوا ہے۔

جج کے قتل کو بھرپور کوریج مل رہی تھی۔ تینوں ٹی وی نیٹ ورکس کی وہ لیڈ اسٹوری تھی۔ پریشر بلڈ اپ ہو رہا تھا۔ لوگ نروس دکھائی دے رہے تھے۔ وہ چلتے چلتے پلٹ کر پیچھے دیکھتے۔ گھر کے دروازے اور کھڑکیاں بند رکھتے۔ خوف جیسے ہوا میں گھل مل گیا تھا۔ اسے واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا تھا۔

اس خوف کو ہر روز بڑھتے ہی جانا تھا۔ یہاں تک کہ فیرپورٹ میں زندگی گھٹ کر رہ جاتی۔ لوگ گھر چھوڑ کر بھاگنے لگتے۔

بستر پر جانے سے پہلے اس نے سیاہ پنسل سے جج کو کراس کر دیا۔ حکم



غلام.......... اس کی فہرست میں نمبر چار۔ نوٹ بک کو خفیہ دراز میں رکھتے ہوئے وہ مسکرایا۔ دراز بند کر کے اس نے گہری سانس لیتے ہوئے اپنے گھٹنے پر ہاتھ مارا۔ منصوبہ مکمل اور بے داغ تھا۔

اگلے روز کے قتل کے متعلق سوچتے ہوئے ایک لمحے کو وہ بے یقینی کا شکار ہو گیا۔ وہ ہچکچایا۔ کیا اب اسے وقفہ کرنا چاہئے۔ اگلا قتل قوم کو دہلا کر رکھ دے گا۔ نہیں دنیا اسے عظیم ترین کی حیثیت سے یاد رکھے گی۔ ایک ایسا شخص جسے کوئی شناخت نہیں کر سکے گا۔ نہ وہ جنسی جنونی ہے نہ نفسیاتی مریض، وہ پوری طرح ایک ہوش مند انسان ہے، لیکن وہ انسانی تاریخ کا عظیم ترین قاتل ہے اور اسے مسلسل قتل کرتے رہنا ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ اس کے پاس دنیا کا عظیم ترین مجرمانہ دماغ ہے۔ اسے یہی بات ثابت کرنی ہے۔

"فریڈ اپنی موت کے لئے تیار رہو۔ تمہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا ہے۔" وہ بڑبڑایا۔

O------------☆------------O

مین اسٹریٹ پر فریڈگن کی شاپ آدھی رات کے وقت ایک قلعے کی طرح لگ رہی تھی۔ پولیس کی وارننگ کے بعد فریڈگن نے زبردست حفاظتی انتظامات کئے تھے۔ اس کے ساتھ اس کا باپ تھا۔ جسے وہ پیار سے پوپ کہتا تھا۔ اس کے علاوہ دو ماہر نشانچی زیک سنائیڈر اور لیوک ہاؤن بھی تھے۔ وہ قاتل کے استقبال کے لئے تیار تھا۔

گن شاپ کے اندر میزیں پہلو کے بل لٹا دی گئی تھیں۔ ان میزوں سے نہ صرف کھڑکیوں اور دروازوں کو بلاک کر دیا گیا تھا بلکہ وہ مورچوں کا کام بھی دے رہی تھیں۔ ان سبھوں کے پاس مسلسل فائر کرنے والی M-16 رائفلیں تھیں۔ اس کے علاوہ ہر ایک کے پاس ایک لوڈڈ 38 بھی تھا۔

فریڈ نے محافظوں کے لئے چار گھنٹے کی شفٹ مقرر کی تھی۔ فریڈ اور پوپ جاگے ہوئے اور چوکنے تھے۔ فریڈ مسلسل تمباکونوشی کر رہا تھا۔ زیک اور لیوک بستر تیار کر رہے تھے۔

اچانک دروازے کی طرف سے واضح آواز سنائی دی۔ آواز چاروں نے سنی۔ دونوں رائفلیں دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ زیک اور لیوک نے کھڑکیوں کے پاس

پوزیشنیں سنبھال لیں۔ زیک نے پردہ ذرا سا سرکا کر باہر جھانکا "کوئی شرابی ہے۔" اس نے سرگوشی میں کہا۔

"بے وقوف نہ بنو ہو سکتا ہے اس نے بھیس بدلا ہوا ہو۔" فریڈ کے لہجے میں پریشانی تھی "ہو سکتا ہے اس کے پاس گن ہو۔ اور یاد رکھو' فائر کی روشنی میں داہنی جانب نشانہ لینا۔"

"ٹھیک ہے لیکن ممکن ہے وہ کھبا ہو۔" پوپ بولا۔

"وہ کاغذ کی تھیلی میں سے کچھ نکال رہا ہے۔" زیک نے اعلان کیا۔

"ہو سکتا ہے نائٹرو بم ہو۔" فریڈ نے گھبرا کر کہا۔

باہر بے گھر شرابی نے جو بسیرے کے لئے کسی مناسب جگہ کی تلاش میں تھا' بے پروائی سے دروازے پر دباؤ ڈالا اور پھسلتا ہوا بیٹھنے کی پوزیشن میں آ گیا۔

اندر وہ آواز ایسی لگی جیسے دروازے کو بہ زور کھولنے کی کوشش کی جا رہی ہو۔ دونوں رائفلوں نے بیک وقت شعلے اگلے۔ گولیاں دروازے میں سوراخ کرتی ہوئے شرابی کے سر سے محض چند انچ اوپر سے گزریں۔ شرابی نے بے پروائی سے کندھے جھٹکے۔ اس نے اپنی بوتل سے ایک آخری گھونٹ لیا اور ہوش و حواس سے عاری ہو گیا۔

پولیس کی دو گاڑیاں فوراً ہی موقع پر پہنچ گئیں۔ شرابی کو حوالات لے جانے سے پہلے انہوں نے پندرہ منٹ تک فریڈ گن کو گن کے استعمال پر لیکچر پلایا "مسٹر گن' گنیں لوگوں کو قتل نہیں کرتیں۔" ایک پولیس والے نے کہا "لوگ لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ وہ گنوں کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ مسٹر گن' آپ کو تو معلوم ہونا چاہئے۔ آپ کا تو کاروبار یہی ہے۔"

O------------☆------------O

جوڈی راجرز بہت خوش تھی۔ ایک بہت دلچسپ شخص سے اس کی ملاقات ہوئی تھی۔ اب اس کے پاس رک کو یاد کرنے کے لئے فرصت ہی نہیں تھی۔

پورے دن وہ اپنے نئے دوست جیک ونچل کے ساتھ گھومتی پھری تھی۔ جوڈی جیک سے بہت متاثر ہوئی تھی۔ جیک آرکیٹیکٹ تھا۔ وہ اس بات کا قائل تھا کہ عورتوں کو بھی اپنے کیریر کو اہمیت دینی چاہئے۔ اس نے کہا تھا کہ خود پر اعتماد رکھنے والے مرد



عورتوں کی صلاحیتوں سے کبھی خائف نہیں ہوتے۔

انہوں نے اگلے روز ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر دور دراز کے ساحلوں کی سیر کا پروگرام بنایا لیکن رات گئے وہ اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے تو اسے اپنے فون پر سرخ لائٹ چمکتی نظر آئی۔ وہیں اس کے لئے دو پیغامات رکھے تھے۔ اس نے انہیں اٹھا لیا۔ پہلا پیغام ایک بج کر بیس منٹ پر موصول ہوا تھا۔ مسٹر بونڈ نے کال کیا تھا۔ فوری طور پر بوسٹن میں اپنے دفتر سے رابطہ کریں۔ ایک اشد ضروری کام کے لئے آپ کی ضرورت ہے۔ دوسرا پیغام شام چار بج کر پچاس منٹ پر موصول ہوا تھا۔ مسٹر بونڈ نے پھر فون کیا تھا۔ انہوں نے ہوائین ایر کی صبح دس بجے کی فلائٹ سے آپ کی روانگی کا بندوبست کر دیا ہے۔ ہونالولو سے یونائیٹڈ ۹۶ فلائٹ کے ذریعے آپ کو بوسٹن پہنچنا ہے۔ ٹیک آف ٹائم ۱۲ بج کر ۴۵ منٹ۔ وہاں مسٹر بونڈ آپ کو کیس کے متعلق تفصیلات فراہم کریں گے اور پھر آپ کو فیر پورٹ جانا ہو گا۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ نیند فلائٹ کے دوران پوری کر لیں۔

جوڈی کا موڈ خراب ہو گیا۔ ابھی تو جیک سے شناسائی کا آغاز ہی ہوا تھا کہ کام نازل ہو گیا۔ یہ کیریر اس کی نجی زندگی کو تباہ کئے دے رہا ہے۔

چھ گھنٹے کے وقت کا فرق تھا۔ اس وقت بوسٹن میں صبح کے پانچ بجے ہوں گے۔ اس وقت بونڈ سے بات ہو بھی نہیں سکتی۔ ویسے اسے بونڈ کے گھر کا فون نمبر معلوم بھی نہیں تھا۔ یہ کیسا ضروری کام ہے؟ اور فیر پورٹ؟ وہ چھوٹا سا پُر سکون قصبہ' جہاں اس کی بہن بریندا رہتی ہے۔ کیسا اتفاق ہے۔

یہ طے تھا کہ کام اہم ہے۔ ورنہ اس طرح اس کی تعطیلات میں مداخلت نہ کی جاتی اور کام اہم ہے تو ترقی کے امکانات بھی ہیں۔ اس نے سوچا جیک کو فون کر کے کہے گی کہ اسے ائرپورٹ چھوڑ آئے۔ یقیناً وہ اس کی مجبوری سمجھ لے گا اور برا نہیں مانے گا۔ تعلقات کی آزمائش کا بھی یہ اچھا موقع ہے۔ کچھ کہنا آسان ہوتا ہے اور اس پر عمل کرنا دشوار۔

O------------☆------------O

"اس" کی بیوی صبح سویرے بیدار ہوئی۔ چند منٹ وہ اپنے سوئے ہوئے شوہر کو محبت سے دیکھتی رہی۔ یہ ہے اس کا دوسرا حصہ۔ اپنی اس سوچ پر وہ مسکرائی۔ کیسا محبت

کرنے والا' کیسا شاندار آدمی ہے۔ باصلاحیت اور مکمل آدمی۔ وہ بہت خوش قسمت تھی کہ وہ اسے ملا۔ گزشتہ کئی روز سے وہ فکر مند تھی کہ شاید اس کی زندگی میں کوئی اور عورت آ گئی ہے۔ لیکن گزشتہ روز صبح کے محبت کے عملی مظاہرے نے اس کا شک دھو ڈالا تھا۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا۔

وہ اس سے لپٹ گئی۔

O------------☆------------O

ناشتے کے دوران ڈیمپے نے نیویارک ٹائمز کے صفحہ اول پر جج کے قتل کی خبر پڑھی۔ خبر میں حقائق بیان کئے گئے تھے اور تفتیش کی پروگریس کو سراہا گیا تھا۔

اس نے گھڑی میں وقت دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ سنڈی کی پیشانی چوم کر اس نے اس کا سر تھپتھپایا۔ "بیٹی' ممی کا خیال رکھنا۔"

سنڈی کی نظریں ٹی وی پر جمی رہیں۔ تاہم اس نے خوشی کے اظہار کے طور پر ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ برینڈا اسے چھوڑنے دروازے تک آئی "محتاط رہنا ڈارلنگ" اس نے کہا "میرے لئے تو سب کچھ تمہی ہو اور وہ قاتل تمہیں مارنے کی کوشش بھی کر سکتا ہے۔"

"فکر مت کرو سویٹ ہارٹ۔ میں بے وقوف نہیں ہوں۔ ویسے بھی آج تو اسے فریڈ کو شکار کرنا ہے۔" ڈیمپے نے کہا "اور ہاں دو بجے بل ڈونیلی کی تدفین میں پہنچ جانا۔ میں موجود ہوں گا۔"

دروازہ بند کر کے وہ ڈرائیو وے میں کھڑی اپنی کار کے طرف بڑھا۔ اچانک سنڈی اچھل کر کرسی سے اٹھی اور دروازہ کھول کر باہر آئی۔ تاکہ ویگن میں سے اپنی گڑیا نکال سکے۔ چند سیکنڈ کے بعد ایک زور دار دھماکے نے کچن کو ہلا کر رکھ دیا۔ کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ برینڈا چیختی ہوئی کچن سے نکلی۔

سنڈی دروازے پر بکھری ہوئی تھی۔ اس کا جسم لرز رہا تھا۔ لیکن وہ محفوظ تھی۔ البتہ کار شعلوں میں گھری ہوئی تھی۔ پھر ڈیمپے سوئمنگ پول سے برآمد ہوا۔ وہ بھیگا ہوا تھا لیکن لگتا تھا کہ وہ بھی خیریت سے ہے۔ جبلت نے اس کی رہنمائی کی تھی۔ دھماکا ہوتے ہی اس نے سوئمنگ پول میں چھلانگ لگا دی تھی۔

"خبیث نے مجھے بم سے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔" ڈیمپے چلایا "ذرا میری



گاڑی کا حشر دیکھو۔"

سنڈی اور جم کو محفوظ دیکھ کر برینڈا مطمئن تھی لیکن اس سے اپنی سسکیوں پر قابو نہیں پایا جا رہا تھا۔ اس نے سنڈی کو لپٹا لیا اور چیخ کر جم سے پوچھا "تم تو ٹھیک ہو نا؟"

"ہاں ٹھیک ہوں۔ میری فکر نہ کرو۔ فائر ڈیپارٹمنٹ فون کرو۔ میں دیکھتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ یہیں کہیں چھپا ہو۔" ڈیمپے نے ہولسٹر سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"ڈارلنگ...... خدا کے لئے محتاط رہنا۔" برینڈا اب واضح طور پر خوف زدہ تھی۔

سنڈی کے چہرے پر دہشت تھی۔ اس کی آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ وہ ایک طرف گھورتے ہوئے اشارہ کر رہی تھی۔ ڈرائیو وے میں پڑی اس کی گڑیا جل رہی تھی۔ پلاسٹک پگھل رہا تھا اور گڑیا کے چہرے کے نقوش مسخ ہو رہے تھے۔ شعلوں کے درمیان سے سیاہ دھواں اٹھ رہا تھا۔

سنڈی اچانک پھٹ پڑی "ڈیڈی.......... ڈیڈی..." وہ چلائی "اس نے میری گڑیا کو مار ڈالا۔"

برینڈا نے اسے سینے سے بھینچ لیا۔ "سویٹ ہارٹ۔ سب ٹھیک ہے۔" وہ بچی کو چمکار رہی تھی۔ "تمہارے ڈیڈی بھی ٹھیک ہیں اس برے آدمی نے تمہارے ڈیڈی کو مارنے کی کوشش کی تھی۔ گڑیا تو ہم تمہیں نئی دلا دیں گے۔" وہ سنڈی کو گود میں لئے اندر کی طرف دوڑی۔ اسے فون کرنا تھا۔

ادھر ڈیمپے کو احساس ہوا کہ قاتل کو ڈھونڈنے سے زیادہ ضروری کام آگ بجھانا ہے۔ شعلے خطرناک حد تک مکان کے نزدیک پہنچ گئے تھے۔ وہ گیراج کی طرف لپکا اور وہاں سے آگ بجھانے والا آلہ نکال کر لایا۔ آگ بجھنے میں تین منٹ لگے تھے۔

کار کا ڈھانچا ابھی سلگ رہا تھا کہ دو آگ بجھانے والی گاڑیاں اور تین پولیس کی گاڑیاں آ پہنچیں۔ ڈیمپے نے پولیس والوں کو گرد و پیش چیک کرنے کا حکم دیا لیکن قاتل وہاں موجود نہیں تھا۔ فیرو پولیس کی دوسری نفری کے ساتھ آیا۔ اس کے بال الجھے ہوئے تھے۔ ڈیمپے نے اسے بتایا کہ اس نے بھی قاتل کی جھلک نہیں دیکھی۔ بس چھٹی حس نے اسے خود خبردار کیا تھا اور اس نے دھماکے سے صرف ایک ثانیہ پہلے سوئمنگ پول میں

چھلانگ لگا دی تھی۔

"تام' یہ ملبا اٹھواؤ۔" اس نے کہا "میں جانتا ہوں کہ یہ بم تھا۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ بم کے ٹکڑے تلاش کریں۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ یہ چرایا ہوا بم تھا۔"

ڈیمپسے کو اچانک احساس ہوا کہ اسپائک برگز بھی موجود ہے۔ "تم کہاں سے آ گئے؟" ڈیمپسے کے لہجے میں الجھن تھی۔

"اطلاع ملتے ہی چلا آیا۔ میں یہاں قریب ہی تھا۔ شکر ہے کہ تم محفوظ ہو۔" برگز نے کہا۔

ڈیمپسے کو لگا کہ برگز نے اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا ہے۔ یا یہ اس کا وہم تھا؟

"شکریہ" اس نے سلگتے لہجے میں کہا "یہاں صورت حال قابو میں ہے' مجھے امید ہے کہ تمہارے آدمی سیکیورٹی کا بندوبست کر لیں گے۔ میرے آدمی قتل کے کیسوں میں الجھے ہوئے ہیں۔"

"میرے خیال میں تو تمہاری حفاظت کا بندوبست بھی کرنا ہو گا۔" برگز نے کہا اور ہنسنے لگا "ویسے تمہیں سوئمنگ پول کی خوب سوجھی۔"

ڈیمپسے چڑ گیا لیکن کچھ کہے بغیر اندر چلا گیا۔ برینڈا رو رہی تھی۔ دھماکے نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ موت سنڈی اور جم کو چھو کر گزر گئی تھی۔ یہ سوچ سوچ کر اس کے جسم میں سرد لہریں دوڑ جاتی تھیں۔ وہ یہ سوچ کر اور خوف زدہ تھی کہ قاتل جم پر دوبارہ حملہ کرے گا۔ وہ دل ہی دل میں جم کے لئے دعا کر رہی تھی۔

جم نے اسے تسلیاں دیں۔ اسے تو معلوم بھی نہیں تھا کہ سنڈی اس وقت باہر تھی۔ اس نے سنڈی کو لپٹا لیا۔ سنڈی اسے پرے دھکیلتی رہی۔ نہ جانے کیوں' وہ اسے گڑیا کی موت کا ذمے دار سمجھ رہی تھی۔ برینڈا نے جم کو سمجھایا کہ سنڈی نا سمجھ ہے۔ سنڈی بار بار پوچھ رہی تھی کہ اس کی گڑیا کو جلتے ہوئے تکلیف تو ہوئی ہو گی۔ برینڈا ہر بار جواب دیتی کہ گڑیوں میں کچھ محسوس کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ وہ بے جان ہوتی ہیں لیکن سنڈی کو یقین نہیں آیا۔ اسے اپنی جلی ہوئی انگلی کی تکلیف یاد آتی تھی۔ جبکہ وہ اس طرح آگ میں تو نہیں جلی تھی۔

جم برینڈا کو تسلیاں دے کر باہر چلا گیا۔ برینڈا قدرے مطمئن ہو گئی۔ واقعی یہ تو جم



کا کام ہے اور وہ اپنے کام میں ماہر ہے۔ رات سام گریڈی نے بھی یہی بات کی تھی۔ وہ مطمئن ہوئی تو سنڈی کو نئی گڑیا دلانے کے لئے بازار لے گئی۔

جم ڈیمپسے نے تام سے گاڑی لی اور دفتر چلا گیا۔ وہ بہت فکر مند تھا لیکن اپنے لئے نہیں۔ قاتل حد سے گزر گیا تھا۔ سنڈی بال بال بچی تھی اور اب یہ ڈیمپسے کی عزت اور انا کا مسئلہ تھا۔

○------------☆------------○

"وہ" بہت آہستہ ڈرائیو کر رہا تھا پھر اچانک ایک سرخ کار نے اوور ٹیک کیا اور سب کچھ بدل گیا۔ اس کا سر ہلکا ہو گیا۔ چند لمحے کو اسے چکر آئے۔ پھر اس نے محسوس کیا کہ وہ دنیا کا عظیم ترین فارمولا ون ریس ڈرائیور ہے اور گراں پری ریس میں حصہ لے رہا ہے۔

سب کچھ بدل گیا۔ بھری پری سڑک ریس ٹریک میں تبدیل ہو گئی۔ دنیا کے عظیم ترین ریس ڈرائیور اس کے مقابل تھے اور اسے ان پر برتری ثابت کرنا تھی۔ اس نے پوری قوت سے ایکسیلیٹر دبایا۔ آگے گاڑیوں کا ہجوم تھا۔ اس نے بڑی مہارت سے گاڑی لہراتے ہوئے اپنے لئے جگہ بنائی۔ عقب سے بریک چلائے اور پھر کئی گاڑیوں کے ٹکرانے کی آواز۔ ارے یہ راہ گیر ٹریک پر کہاں سے آ گئے "ارے بیوقوف' مرو گے کیا' ہٹو یہاں سے۔" وہ چلایا۔ ساتھ ہی اس کے اندر وہ جانی پہچانی بڈھی آواز ابھری۔ قتل کر دو۔

دور سے آنے والی پولیس سائرن کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ اس نے جلدی سے بریک لگائے اور اپنی گاڑی کو ٹریفک کے دھارے میں شامل کر لیا۔ خدایا! یہ کیا ہوتا ہے میرے دماغ کو؟ میں حقیقت کی دنیا سے تصور کی دنیا میں کیوں پہنچ جاتا ہوں۔ اگر میں نے احتیاط نہ برتی تو پورا منصوبہ برباد ہو جائے گا۔

○------------☆------------○

"اسے" اس پر مایوسی نہیں تھی کہ جم ڈیمپسے اب بھی زندہ ہے۔ اس بم سے وہ ڈیمپسے کو ختم کرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ بم اس نے جان بوجھ کر اور درست طور پر ڈیمپسے کی کار کے نیچے پھینکا تھا۔ ڈیمپسے نے اگر چھلانگ نہ لگائی ہوتی تب بھی وہ زیادہ سے زیادہ زخمی ہو جاتا۔ اس دھماکے کا مقصد فیرپورٹ کو خوف زدہ کرنا اور چیف آف پولیس کو ہمیشہ کے

لئے شرمندہ کرتا تھا۔

اور جہاں تک اس لڑکی سنڈی کا تعلق تھا تو وہ اب مصیبت بنتی جارہی تھی۔ اس نے اس کا منصوبہ تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

ڈیمپے اس کی فہرست میں بالکل آخری نمبر پر تھا۔ اس کے نام کا پتا پھول کی دگی تھا۔ اس کے لئے اس نے خاص قسم کی موت سوچی تھی۔ اس کا تو میں دماغ توڑ دوں گا؟ یہ سوچ کر وہ ہنس دیا۔ اس وقت تک ڈیمپے کا زندہ رہنا ضروری ہے۔

وہ پھر ہنس دیا "حکم کا دہلا تو فریڈ کے نام ہے۔"

○-------------☆-------------○

ہیڈ کوارٹرز جاتے ہوئے ڈیمپے دو بار رکا۔ پہلے تو اس نے سینٹ ونسنٹ کے پارکنگ لاٹ میں گاڑی روکی۔ یہاں بل ڈونیلی کی آخری رسومات ہونا تھیں۔ فادر اولیری نے اس کا گرم جوشی سے خیر مقدم کیا۔ عقیدے کے فرق کے باوجود وہ ڈیمپے کی بہت عزت کرتا تھا۔ ڈیمپے موسم گرما میں چرچ میں لڑکوں کو کشتی رانی کے متعلق لیکچر دیتا تھا۔ فادر اولیری خود بھی قصبے کا محترم آدمی تھا۔

"بہت خوف ناک قتل ہو رہے ہیں جم۔" فادر اولیری نے کہا "سب لوگ پریشان ہیں اور خوف تو تمہیں معلوم ہے کہ گھاس کی آگ کی طرح ہوتا ہے۔ ہر سمت میں پھیلتا ہے۔ لوگ خوف زدہ بھی ہیں اور برہم بھی۔ اب خود چوکیداری کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ خطرناک بات ہے۔ لوگوں کے موڈ خطرناک اور تشدد انہ ہیں۔ تشدد کا رد عمل تشدد ہی ہوتا ہے اور سناؤ تمہیں کوئی کام ہے؟"

"نہیں فادر۔ مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی یہ کیس حل کرلیں گے۔" ڈیمپے نے کہا۔ پھر ہچکچاتے ہوئے بولا "آپ ہمارے لئے دعا کریں فادر۔" ایک لمحے کی خاموشی کے بعد وہ پھر گویا ہوا "ہمیں ایک اہم سراغ ملا ہے۔ جج کے کیس میں قاتل اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑ گیا ہے۔ شاید آج قاتل کا پتا چل جائے۔"

فادر نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ دونوں دیر تک خاموش رہے۔ پھر ڈیمپے نے کہا "میں تدفین کے انتظامات دیکھنے آیا ہوں۔"

فادر نے اسے تفصیلات سے آگاہ کیا۔ ڈیمپے باہر نکل آیا۔ اسی وقت ڈونیلی کی بیوہ



اور بیٹی چرچ آئیں۔ ڈیمپے نے انہیں دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ لیکن بات کرنے کے لئے نہیں رکا۔

چوتھائی میل آگے اس نے ٹاؤن اسکوائر میں گاڑی پارک کی اور حجام ٹونی کی باربر شاپ میں چلا گیا۔ وہاں بھی قتل کی وارداتیں ہی موضوع بحث تھیں۔ ڈیمپے نے گفتگو میں حصہ نہیں لیا۔ اس کا کسی سے بات کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ دکان میں موجود لوگ جانتے تھے کہ وہ کتنا پریشر جھیل رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے اسے چھیڑا بھی نہیں لیکن ڈیمپے کو احساس تھا کہ سب کی نظریں اسی پر مرکوز ہیں۔

بال کٹوا کر ڈیمپے دوسرے چرچ میں گیا۔ ہیٹی اسٹار اور ڈونیلی مختلف عقیدوں کے لوگ تھے۔ ڈیمپے نے اس چرچ کے پادری سے ہیٹی اسٹار کی تدفین کے انتظامات کے بارے میں پوچھا۔

پادری نے بریڈا اور سنڈی کی خیریت پوچھی۔ پھر بولا "جمعے کو ایک بجے سروس ہوگی۔ اور تدفین بھی۔ اس میں صرف فیملی کے افراد شریک ہوں گے۔ جنرل سروس نیویارک میں چار بجے ہوگی۔"

"اور جج والر کی تدفین؟" ڈیمپے نے پوچھا۔

"ابھی یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ امکان ہے کہ ہفتے کی دوپہر دو بجے تدفین ہوگی۔" پادری اب ڈیمپے کو ٹٹولنے والی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا "کیا ابھی مزید قتل ہوں گے جم؟"

ڈیمپے اس سوال کے لئے تیار نہیں تھا' "مجھے امید ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔" اس نے جلدی سے کہا "ہو سکتا ہے۔ آج ہم اسے گرفتار کرلیں۔ ویسے بھی ہم نے آخری رسومات کے سلسلے میں باقاعدہ حفاظتی منصوبہ تیار کیا ہے اگر کوئی گڑ بڑ ہوئی..."

مزید تشدد کا تصور کرکے پادری کے ہاتھ لرزنے لگے۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑے اور پلٹ کر صلیب کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ ڈیمپے نے گڈ بائی کہا اور باہر نکل آیا۔ وہ اسکوائر میں پہنچا جہاں اس نے کار کھڑی کی تھی۔ اب اسے ہیڈ کوارٹرز جانا تھا۔

○-------------☆-------------○

"وہ" ڈیمپے کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اسے یقین تھا کہ ڈیمپے کبھی

اسے نہیں پکڑ سکے گا۔ اس نے ڈیمپسے کو پادری کو تسلی دیتے ہوئے دیکھا تو بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔ پولیس آج ہی اسے پکڑ لے گی! ہونہہ۔ مسخرے لوگ! ارے ابھی تو اسے بہت کچھ کرنا ہے۔ اسے حرکت میں آنا تھا۔ ایک وعدہ پورا کرنا تھا جو اس نے ایک آواز سے کیا تھا۔ اس بوڑھے کی آواز سے جسے وہ جانتا بھی نہیں تھا۔ اب فریڈ کے قتل کا وقت آگیا تھا۔

جیسے ہی ڈیمپسے نے پادری کو گڈبائی کہا۔ وہ اوٹ سے نکل آیا۔ پادری ریورنڈ فریڈرکس صلیب کے سامنے جھک گیا تھا "اس شیطان کو معاف کر دیں خداوند کہ اسے معلوم نہیں' وہ کیا کر رہا ہے۔" ریورنڈ دعا کر رہا تھا "پولیس کو بصیرت اور دانش عطا فرمائیں کہ تاریک رات میں حرکت کرنے والے اس سیاہ ہاتھ کو روکا جا سکے' جو معصوم مردوں اور عورتوں کی جان لے رہا ہے۔"

پادری ریورنڈ نے اس کی سرگوشی نہیں سنی "خدا کے پاس جاؤ اور اس کے ہو رہو۔ وہ بھی تمہارے ساتھ جائے گا۔" بلکہ ریورنڈ نے تو اس کی موجودگی بھی محسوس نہیں کی تھی اور جب محسوس کی تو بہت دیر ہو چکی تھی۔ اس کی طاقت ور انگلیاں ریورنڈ کا گلا دبا رہی تھیں۔ دعا اندر ہی گھٹ کر رہ گئی تھی۔ ریورنڈ کی جان نکلنے میں دیر نہیں لگی۔ دستانے والے ہاتھ گردن سے ہٹے تو ریورنڈ کا بے جان جسم فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

فریڈ مر چکا تھا!

وہ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے ریورنڈ کی لاش کو بہت بڑے چوبی کراس کے قدموں میں لٹایا پھر وہ اندر جا کر دس فٹ اونچی المونیم کی سیڑھی نکال لایا۔ اس نے پادری ریورنڈ فریڈرکس کی استخوانی لاش کو یوں اٹھایا' جیسے وہ کوئی ٹوٹی پھوٹی گڑیا ہو۔ اور وہ سیڑھی چڑھنے لگا۔ اوپر پہنچ کر اس نے لاش کی پشت صلیب سے لگائی اور لاش کے دونوں ہاتھ ایک ایک کر کے رسی کی مدد سے صلیب کے ساتھ باندھ دیے۔ پھر اس نے اپنی بیلٹ کی میان سے برف توڑنے والا سوا نکالا اور تاش کا ایک پتا ریورنڈ کے سینے پر رکھ کر پتے کے درمیان سوا اندر سینے میں اتار دیا۔ نیچے اتر کر اس نے لاش کی دونوں ٹانگیں بھی ہاتھوں کی طرح صلیب سے باندھ دیں۔ پھر وہ سیڑھی اندر پہنچا آیا۔

اس نے مصلوب ریورنڈ پر ایک آخری نگاہ ڈالی۔ جیب سے سگار نکال کر سلگایا



اور بغلی دروازے سے گزر کر چرچ سے باہر آگیا۔

○------------☆------------○

بیلی ڈیمپسے کو ہال میں ملا اور اس کے ساتھ ہی اس کے کمرے کی طرف چل دیا۔

"چیف' تمہاری گاڑی کا سن کر افسوس ہوا۔ تم تو ٹھیک ہو؟"

ڈیمپسے نے جس طرح سر جھٹکا' بیلی کو اندازہ ہو گیا کہ چیف اس وقت بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے موضوع بدل دیا۔ "ہم نے ڈائنامیٹ کے سلسلے میں مشتبہ لوگوں سے انٹرویو مکمل کر لئے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ ان میں سے ایک کو گزشتہ اتوار کی سہ پہر کے بعد سے اب تک نہیں دیکھا گیا ہے۔ یعنی پہلے قتل سے ایک دن پہلے۔"

"کون ہے وہ؟"

"ڈاکٹر ڈیوڈ اورٹن' سائیکاٹرسٹ۔"

"ڈیوڈ۔ وہ کہاں گیا؟ ارے واقعی وہ روٹری کی میٹنگ میں بھی موجود نہیں تھا۔"

"اس کی نرس مس شیفرڈ نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر نے پیر کی صبح اسے فون کر کے کہا تھا کہ وہ اپنی بیوی کیتھرین کے ساتھ کشتی رانی کے لئے جا رہا ہے۔ اگلے ویک اینڈ تک واپسی ہو گی۔ اس کے تمام اپائنٹ منٹ کینسل کر دیئے جائیں۔" بیلی نے ہاتھوں سے اشارہ کیا "مس شیفرڈ کو بھی ایک ہفتے کی چھٹی مل گئی۔"

"یہ تو ڈیوڈ کا خاص اسٹائل ہے۔" ڈیمپسے دھیرے سے مسکرایا۔ "وہ من موجی بھی ہے اور اپنی مرضی کرنے کا عادی بھی۔ کام بھی جب موڈ ہو تو کرتا ہے کاش مجھے بھی ایک ہفتے کی چھٹی ملے۔ میں کشتی لے کر دور نکل جاؤں۔" ڈیمپسے کے لہجے میں رشک تھا اور آنکھوں میں خواب ناکی۔

"چیف' میں جانتا ہوں کہ اورٹن تمہارا دوست ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ فوج میں اسے ایکسپلوزیوز کے استعمال کی خصوصی اور سخت تربیت دی گئی تھی؟" بیلی ڈیمپسے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ لیکن اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں۔ ڈیوڈ باصلاحیت آدمی ہے۔ اس نے خود کو فٹ بھی رکھا ہے۔ تم کبھی اس سے شرط لگا کر کوئی کھیل نہ کھیل

"بیٹھنا۔" ڈیمپسے نے تنبیہی انداز میں انگلی لہرائی "وہ ہارنا پسند نہیں کرتا اور جیتنے کے لئے بڑے سے بڑا خطرہ مول لے سکتا ہے۔" ڈیمپسے کہتے کہتے رکا۔ پھر اس نے بے تابی سے کہا "کاش ' فنگر پرنٹس کے سلسلے میں ایف بی آئی کی رپورٹ جلدی سے آجائے۔ کاش نشانات میچ کر جائیں۔"

"یہ مت بھولو چیف کہ ہم دونوں بھی اس لسٹ میں موجود ہیں۔" بیلی نے اپنا پیٹ تھپتھپاتے ہوئے کہا پھر وہ اٹھ گیا اور کمرے سے نکل آیا۔

پولیس ہیڈ کوارٹرز ڈیمپسے پر بم کے حملے کی خبر سے گونج رہا تھا۔ چیف کو بچنے پر مبارکباد دینے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔

O------------☆------------O

نیویارک میں آر سی اے بلڈنگ کی ۲۵ویں منزل پر این بی سی نیٹ ورک ٹی وی کے دفتر میں میٹنگ ہو رہی تھی۔ نیوز کا ڈائریکٹر فلبرٹ فلیگ کہہ رہا تھا "یہ اس سال کی سب سے بڑی اسٹوری ہے۔ ہمیں اس کو لائیو کور کرنا چاہئے۔ پہلے سلیکٹ مین' پھر بیلے اسٹار' پھر جج والر........ اور اب چیف آف پولیس پر بم سے حملہ۔ میں اس کا لائیو انٹرویو چاہتا ہوں۔ کیا نام ہے اس کا؟ وہ اس وقت ہاٹ نیوز ہے۔" وہ جواب کے لئے مس فیلڈز کی طرف مڑا۔

"ہم نے کوشش کی تھی۔ لیکن وہ بے حد مصروف ہے۔" مس فیلڈز نے بتایا "اس کا نام جم ڈیمپسے ہے۔"

"وہ انٹرویو ضرور دے گا۔ ذرا چالاکی سے اسے جتا دیا جائے کہ ہم اسٹوری کو ہمدردانہ رخ بھی دے سکتے ہیں اور اس کے چیتھڑے بھی اڑا سکتے ہیں۔ اس سے کہو' دونوں میں سے جو طریقہ پسند ہو' ہمیں بتا دیں۔ اسے بتانا کہ ہم ہر رات ڈیڑھ کروڑ گھروں میں دیکھے جاتے ہیں۔ قوم کو معلوم ہونا چاہئے کہ فیرپورٹ میں کیا ہو رہا ہے۔"

مس فیلڈز نے نفی میں سر ہلایا "چیف' ایسا نہیں کہ وہ فارغ بیٹھا ہو۔ وہ بے چارہ قتل کے تین کیس حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہی نہیں' اسے اپنے تحفظ کی بھی فکر ہے۔"

فلیگ نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں "بہتر ہو گا کہ کل رات کے لئے ایک



گروپ ڈسکشن کا بندوبست کرو۔ ممکن ہے ڈیمپسے سے کیمرے کے سامنے بات نہ کی جا سکے۔ شو بور نہیں ہونا چاہئے۔ تم کنیکٹی کٹ اسٹیٹ پولیس کے چیف اور ایف بی آئی کے سام گریڈی کو بھی تیار کرو۔ جان چرچ مین ان تینوں سے انٹرویو لے گا۔"

"لیکن چیف' گریڈی تو کل صبح کے دی ٹوڈے شو کے لئے پہلے ہی ہامی بھر چکا ہے۔" مس فیلڈز نے وضاحت کی۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ گریڈی کی پوزیشن ہی بنے گی اس سے۔" فلیگ نے کہا۔ اپنی بات کے خلاف سننا اسے گوارا نہیں تھا۔

"لیکن چیف جان چرچ مین تو اس وقت صدر کے ساتھ چین گیا ہوا ہے۔" مس فیلڈز نے کہا۔

"جب بھی ضرورت ہو' یہ چرچ مین موجود نہیں ہوتا۔" فلیگ جھنجلا گیا "چلو انٹرویو وارن پٹی لے لے گا۔ وہ چرچ مین سے کچھ بہتر ہی ہے۔"

"زبردست چیف۔" اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے اچھل کر اسے داد دی۔ وہ جانتا تھا کہ چیف کو یہی اچھا لگتا ہے۔ "تم تو جینئس ہو چیف۔" اسے سب مسٹر یس کہتے تھے۔

مس فیلڈز دانتوں سے ہونٹ کاٹنے لگی۔ فلیگ نے اسے تسلی دی "سوری مس فیلڈز۔ یاد رکھو' نیوز کے معاملے میں جو این بی سی نمبرون ہے تو اس لئے نہیں کہ ہم لوگوں کے محسوسات کا خیال رکھتے ہیں۔ ہمارا کام صرف اور صرف امریکیوں کو سنسنی خیز خبریں فراہم کرنا ہے۔ ہمیں لوگوں کے جذبات اور احساسات کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہمیں نمبر ون رہنا ہے۔"

O------------☆------------O

"اس" کے دفتر میں پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ اسی نے اپنے دونوں نائبین سے کہا کہ کچھ دیر کے لئے ڈسکشن ملتوی کرنا پڑے گا۔ وہ باہر انتظار کریں۔ ان کے جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف جین تھی "ڈارلنگ' تم نے تو مجھے تڑپانا شروع کر دیا۔"

"ہنی میں بہت مصروف ہوں۔ ایسا وقت تم فیشن فوٹو گرافرز پر بھی تو آتا ہوگا۔" اس نے دونوں ٹانگیں ڈیسک پر پھیلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ہے مگر میں پھر بھی تمہارے لئے وقت نکال لیتی ہوں۔" وہ اترا کر بولی "میں تو خواب بھی تمہارا ہی دیکھتی ہوں۔ اگر تم اپنی خاص کریم ساتھ لاؤ تو میں تمہیں ایسا لنچ کراؤں گی کہ تم عمر بھر نہیں بھولو گے۔"

"یہ تو بہت بڑی ترغیب ہے۔ دیکھو میں پوری کوشش کروں گا۔ مصروفیت بہت ہے' لنچ پر نہ آسکا تو بعد میں تمہاری طرف ہوتا ہوا جاؤں گا۔"

"ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی۔ اپنے لئے وٹامن ای کی گولیاں لیتے آنا۔ اب تم جوان تو نہیں رہے ہوتا۔"

"شریر لڑکی گڈ بائی۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

○------------☆------------○

ساڑھے گیارہ بجے میری نے چیف کو بزر دیا کہ لائن پر سام گریڈی موجود ہے۔ ڈیمپے نے ریسیور اٹھایا "چوالیس مشتبہ افراد کے فنگر پرنٹس تمہارے بھیجے ہوئے پرنٹس سے ملائے جا چکے ہیں۔ نتیجہ نیگیٹو ہے۔"

"لعنت ہو۔" ڈیمپے غرایا "اور ۴۵ واں؟"

"اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کا کارڈ فائلوں سے غائب ہے۔ مائیکرو فلم ریکارڈ بھی موجود نہیں۔ یہ ایک غیر معمولی بات ہے' واشنگٹن بیورو اس سلسلے میں کوئی وضاحت نہیں کر سکا۔"

"وہ ہے کون؟"

"ڈیوڈ اورٹن۔ کوئی سائیکاٹرسٹ ہے۔"

"اورٹن؟" ڈیمپے دہل کر رہ گیا "اسے تو میں جانتا ہوں۔ صبح ہی اس کے متعلق بات ہو رہی تھی۔ وہ تو پہلے قتل سے ایک دن پہلے سے غائب ہے۔" ڈیمپے نے ریسیور کندھے پر دبایا اور میری کو بزر دیا۔ وہ آئی تو اس نے کہا "کس سے کہو کہ کوسٹ گارڈ سے رابطہ کرے اور انہیں کہے کہ اورٹن کی بوٹ کو تلاش کریں۔"

دوسری طرف سام بڑے تحمل سے انتظار کرتا رہا۔ ڈیمپے لائن پر آیا تو اس نے کہا "اس کی ضرورت نہیں جم۔ شام تک اس کے پرنٹ مل جائیں گے۔ ہم نے آرمی بیورو آف ریکارڈز سے رابطہ کیا ہے۔ وہ نشانات ہمارے لیب کو بھجوا رہے ہیں۔"



ڈیمپے کو سام کا شکریہ ادا کرنے بلکہ جواب دینے تک کا موقع نہیں ملا۔ اسی لمحے سارجنٹ پکولو ہانپتا کانپتا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کا چہرہ سپید ہو رہا تھا "چیف ابھی خبر ملی ہے کہ پادری ریورنڈ فریڈرکس کو کسی نے اس کے چرچ میں مصلوب کر دیا ہے۔"

"گڈ لارڈ" ڈیمپے منمنایا۔ اس نے ریسیور کریڈل پر ڈالا اور باہر لپکا۔ وہ ٹام فیرو سے مستعار لی ہوئی گاڑی میں بیٹھا۔ سارجنٹ پکولو اس کے ساتھ تھا۔

دوسری طرف سام گریڈی نے یہ سب کچھ سنا اور بیٹھے کا بیٹھا رہ گیا۔ اس نے یہ خبر دینے کے لئے اسپائک برگز کا فون ملایا لیکن برگز لنچ کے لئے گیا ہوا تھا۔

○------------☆------------○

گاڑی چرچ کے سامنے رکی۔ ڈیمپے اور پکولو دوڑتے ہوئے چرچ میں داخل ہوئے۔ سامنے سے ایمبولینس آرہی تھی۔ ایمبولینس کے ڈرائیور نے آخری لمحے میں بریک لگایا پھر بھی ایمبولینس مستعار لی ہوئی گاڑی سے ٹکرا گئی۔ لیکن ڈیمپے نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا۔

چرچ میں کچھ لوگ موجود تھے۔ وہ بہت دہشت زدہ نظر آرہے تھے۔ پولیس والوں کے درشت چہروں پر بھی غصہ اور بے یقینی تھی۔ قربان گاہ سے آگے چوبی صلیب پر ریورنڈ پال فریڈرکس کا بے جان جسم لٹک رہا تھا۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں رسی کی مدد سے صلیب پر باندھ دیئے گئے تھے۔ اس کے سینے میں برف توڑنے والا سوا پیوست تھا۔ چھوٹا سا سرخ دھبا بھی نظر آرہا تھا۔ نبض دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایمبولینس بھی بے کار تھی۔ ریورنڈ دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو چکا تھی۔

ڈیمپے نے پھر اپنے ماتحتوں کو وارننگ دی کہ وہ کسی چیز کو ہاتھ نہ لگائیں۔ عام لوگوں کو چرچ سے نکال دیا گیا پھر بڑی آہستگی سے لاش کو صلیب سے اتارا گیا۔ تب انہیں سوئے کے ساتھ پیوست حکم کا دہلا نظر آیا۔

ڈیمپے بہت اپ سیٹ تھا۔ وہ خود سے خفا معلوم ہو رہا تھا۔ "خبیث نے ہمیں بتا دیا تھا کہ حکم کا دہلا فریڈ ہے۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ فریڈ نام کا پہلا حصہ ہے۔ جبکہ وہ آخری حصہ تھا۔ آج میں خود ریورنڈ سے بات کر کے گیا تھا۔ کاش.......... کاش مجھے خیال آجاتا۔"

ڈیمپے سراغ تلاش کر رہا تھا۔ جبکہ پکولو گواہ ڈھونڈ رہا تھا۔ لاش چرچ کے سیکسٹن چارلس نے دریافت کی تھی۔ اسی نے پولیس کو فون بھی کیا تھا۔ پکولو اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا پھر اس نے ہیجانی انداز میں اشارے کر کے ڈیمپے کو بلایا۔ ڈیمپے ان کی طرف لپکا۔

"چیف کو بتاؤ یہی بات۔" پکولو نے سیکسٹن سے کہا۔

بڈھا سیکسٹن بے حد خوف زدہ تھا۔ "میں سامنے والے دروازے سے اندر آیا تو............ تو میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ تیز قدموں سے بغلی دروازے سے نکل گیا۔" اس نے لرزتی آواز میں کہا۔

"تم نے اسے پہچانا؟" ڈیمپے نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا۔ اس کا چہرہ سیکسٹن کے چہرے کے بہت قریب تھا۔

"میرا خیال تھا کہ وہ وکیل نیڈ نکولس ہے لیکن اب مجھے یقین نہیں۔ میں اس قضیئے میں پڑنا بھی نہیں چاہتا۔" سیکسٹن نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا۔

"پریشان نہ ہوں مسٹر چارلس۔ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔" ڈیمپے نے سیکسٹن کا کندھا تھپکا۔ پھر وہ پکولو کی طرف مڑا "مسٹر چارلس کا بیان لکھواؤ اور نیڈ نکولس کو ہیڈ کوارٹرز لاؤ۔ میں اسے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

O-----------☆-----------O

پادری کو مصلوب کر دیا۔ یہ خبر منٹوں میں پورے فیرپورٹ میں پھیل گئی۔ ایک گھنٹے میں پوری قوم کو معلوم ہو گیا۔ تینوں ٹی وی نیٹ ورکس اور تمام بڑے ریڈیو نیٹ ورکس نے اس سلسلے میں خصوصی بلیٹن نشر کئے۔ ڈیمپے بہت ناراض تھا۔ "اسے مصلوب نہیں کیا گیا۔ اس کا گلا گھونٹا گیا۔ پھر اس کے سینے پر سوا گھونپا گیا۔ اس کے بعد اسے صلیب سے باندھا گیا۔ یہ سنسنی پسند لوگ اسے مصلوب ہونا کہتے ہیں' اس طرح کی رپورٹنگ سے ہمیں مدد نہیں مل سکتی۔"

لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ دنیا کو معلوم ہو گیا تھا کہ قاتل نے ایک مذہبی لیڈر کو مصلوب کیا ہے۔ لوگوں کے جذبات بھڑک گئے تھے۔

کانگریس میں کیلی فورنیا کے سینیٹر بار کر فارم بل کو مباحثے کے دوران اس واقعے کی اطلاع ملی اور اس نے کہا کہ وہ ایوان میں ایف بی آئی کا بجٹ دگنا کرنے کے لئے بل



پیش کرے گا۔ "قوم کو ایسے دیوانوں سے تحفظ کی ضرورت ہے اور تحفظ ملنا چاہیے۔" اس کے لہجے میں گھن گرج تھی "اگر مقامی پولیس مین لوگوں کی حفاظت نہیں کر سکتے تو ہم ایک نیشنل پولیس فورس بنائیں گے۔"

اس کی تائید کے لئے سینیٹرز کی بڑی تعداد نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔

"اسے" ہر بات کی خبر تھی۔ وہ جانتا تھا کہ فیرپورٹ ٹی وی اور اخبار کے نمائندوں کا مرکز بن گیا ہے۔ ہوٹلوں میں جگہ نہیں تھی۔ ۴۵ میل تک کے علاقے میں کسی ہوٹل کا ایک کمرا بھی خالی نہیں تھا۔ میڈیا والوں کو توقع تھی کہ ابھی اور قتل ہوں گے اور وہ اس توقع پر وہیں ٹھہرنا چاہتے تھے۔

سب کچھ اس کی توقع کے مطابق ہو رہا تھا۔

O-----------☆-----------O

ڈیمپے اپنے آفس میں بیٹھا سوچ رہا تھا۔ وہ منتظر تھا کہ غیب سے کوئی مضمون خیال میں آئے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔

پھر وہ نیڈ نکولس کے بارے میں سوچنے لگا۔ نیڈ معما بنتا جا رہا تھا۔ نیڈ تیز قدموں سے چرچ سے نکل رہا تھا اور وہ بھی بغلی دروازے سے' کیوں؟ وہ نیڈ کو برسوں سے جانتا تھا۔ نیڈ اتنے بہت سے لوگوں کا قاتل نہیں ہو سکتا تھا۔ یا ہو سکتا تھا؟ کوئی قاتل جب قتل نہ کر رہا ہو تو اس وقت تو نارمل ہی ہوتا ہے۔

نیڈ بہت ذہین' عقل مند اور ڈسپلن والا آدمی تھا۔ اس کی خود اعتمادی کے سامنے اچھے اچھے بجھ کر رہ جاتے تھے۔ خود اعتمادی دوسروں کی بات سنتی ہے۔ جبکہ غرور کسی کی نہیں سنتا۔ نیڈ کی حالیہ گفتگو تند و تیز ہوئی تھی۔ نیڈ کا انداز معاندانہ تھا۔ ڈیمپے نے محسوس کیا تھا کہ نیڈ کے اندر عناد موجود ہے لیکن وہ اس سے تخلیقی انداز میں فائدہ اٹھا رہا تھا۔ وہ اس سے دولت کما رہا تھا۔

ڈیمپے اپنی انگلیوں سے گردن کو مسلتا رہا۔ نکولس کا مسئلہ دولت نہیں تھا۔ وہ دولت مند آدمی تھا۔ ہاں کوئی شیطانی قوت اسے ہنکا رہی تھی۔ دولت کی طلب نہیں شاید دولت کی ہوس تھی اسے۔ ڈیمپے دیکھ چکا تھا کہ ہوس آدمی سے وہ کچھ کرا دیتی ہے جو وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہوس دماغ کو دھندلا دیتی ہے' کجی میں مبتلا کر دیتی ہے اور آدمی کو

برے بھلے کی تمیز نہیں رہتی۔ کیا نکولس بھی اس حال کو پہنچ رہا ہے؟

لوگ دولت پر اتنا کیوں مرتے ہیں۔ وہ خود اور برینڈا دولت کے بغیر بھی بڑی خوش گوار زندگی گزار رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے لئے بڑی دولت تھے اور سنڈی ان دونوں کے لئے بڑی دولت تھی۔ اس نے اپنی میز پر رکھی سنڈی کی تصویر کو اٹھایا اور محبت سے اسے چوم لیا۔

نکولس اور ہیٹی کے درمیان کیا تعلق تھا؟ فیر پورٹ افواہوں کا شہر تھا۔ لیکن نکولس اور ہیٹی پر کبھی کسی نے انگشت نمائی نہیں کی تھی۔ ان کے درمیان کاروباری تعلق تھا۔ اس نے سوچا کہ ہیٹی کی وصیت کو چیک کرنا ہو گا۔ نکولس ہیٹی کی جاگیر کا منتظم تھا۔ ہیٹی کی وصیت بھی یقیناً اس کے پاس ہو گی۔

ڈیمپسے کو احساس ہوا کہ وہ نکولس کے بارے میں بہت سخت ہو کر سوچ رہا ہے۔

ایک بج کر پندرہ منٹ پر پکولو نیڈ نکولس کو اس حال میں ہیڈ کوارٹرز لایا کہ نکولس آگ بگولا ہو رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں۔

"جم' یہ کیا بکواس ہے۔" وہ ڈیمپسے پر بگڑ گیا "تمہارا یہ بلڈاگ مجھے میری کار سے گھسیٹ کر نکالتا ہوا لایا ہے۔ میں ایک گرل فرینڈ کے ساتھ لنچ پر جا رہا تھا۔ میرا بازو اس کی گرفت سے دکھ رہا ہے۔ میں تم لوگوں پر کیس کروں گا۔"

"شٹ اپ نیڈ۔ سکون سے بیٹھ جاؤ۔" ڈیمپسے نے سرد لہجے میں کہا "ہم پہلے ہی پریشان ہیں ہم نہیں چاہتے کہ اس میں اضافہ ہو۔ تمہاری طرف سے بھی نہیں۔"

پکولو نے نیڈ کا بازو چھوڑا۔ نیڈ کاؤچ کی طرف بڑھا "لیو' شکریہ۔ اب ہمیں اکیلا چھوڑ دو۔" ڈیمپسے نے پکولو سے کہا۔ پھر وہ نکولس کی طرف مڑا "ہاں نیڈ' اب بتاؤ تم چرچ میں کیا کر رہے تھے؟"

نکولس انکار کرنے والا تھا لیکن ڈیمپسے کے چہرے کا تاثر دیکھ کر ارادہ بدل دیا

"میں فریڈرکس سے ہیٹی کی آخری رسومات کے سلسلے میں معلوم کرنے گیا تھا۔ میں ہیٹی کی جاگیر کا منتظم تھا اور اس کی وصیت پر بھی مجھے عمل درآمد کرانا ہے۔ تم تو یہ بات جانتے ہو۔"

"تم اس سے ملے؟" ڈیمپسے اب بھی اسے گھور رہا تھا۔



"نہیں۔ میں پہنچا تو وہ مر چکا تھا۔ صلیب پر لٹکا ہوا تھا۔ وہ بہت خوفناک منظر تھا۔ میں بہت تیزی سے وہاں سے نکلا۔"

"تم نے ہمیں فون کیوں نہیں کیا؟"

"میں نے سامنے سے سیکسٹن کو آتے دیکھا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ پولیس کو مطلع کر دے گا۔ میں ملوث ہونا نہیں چاہتا تھا۔"

"کیا تم نے اسے قتل کیا تھا؟" ڈیمپسے نے صاف لفظوں میں پوچھا۔

"گڈ گاڈ۔ نہیں بھئی۔" نکولس نے بے ساختہ کہا "میں تو خون دیکھ بھی نہیں سکتا۔ میری طبیعت بگڑنے لگتی ہے۔"

ڈیمپسے نے سوالات کا رخ بدل دیا۔ "نیڈ' ہیٹی کی وصیت میں تمہارا تذکرہ ہے؟" اس نے بے حد اچانک پوچھا۔

نکولس ہچکچایا۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔ پھر بولا "ہاں جم' تمہیں یہ بات معلوم ہونی ہی ہے۔ ہیٹی کی تقریباً آدھی جائیداد مجھے ملے گی۔"

"یہ تو زبردست محرک ہے قتل کا۔" ڈیمپسے نے سیٹی بجانے والے انداز میں ہونٹ سکوڑے۔

نکولس نے اثبات میں سر ہلایا "میں تمہیں بتا دوں کہ جج والر کے معاملات بھی میں ہی سنبھالتا تھا۔ اس کی وصیت پر عمل درآمد بھی مجھے ہی کرانا ہے۔"

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ پھر ڈیمپسے نے کہا "لگتا ہے' تم بری طرح پھنس گئے ہو۔"

نکولس مسکرایا "ایسا نہیں ہے۔ ضرورت پڑی تو میں جائے واردات سے اپنی عدم موجودگی کا گواہ فراہم کر دوں گا۔ ایک نہیں' تین گواہ تین جوان.........."

دروازے پر دستک ہوئی۔ پھر بیلی کمرے میں گھس آیا "ڈسٹرب کرنے پر معافی چاہتا ہوں چیف' اورٹن کی کشتی ڈوک پر موجود ہے اورٹن کا کہیں پتا نہیں۔"

اس سے پہلے کہ ڈیمپسے کچھ کہتا' میری نے بزر دیا "چیف' سام گریڈی کا فون ہے وہ کہتے ہیں بات بہت اہم ہے۔"

گریڈی کے فون نے تفتیش کا رنگ ہی بدل دیا "جم' ڈیوڈ اورٹن ہی تمہارا مطلوبہ

آدمی ہے۔"

"اور ٹن؟ یہ کیسے ممکن ہے؟"

"انگلیوں کے نشانات میچ کرتے ہیں۔ شک وشبے کی کوئی گنجائش نہیں۔" سام نے کہا۔ "میں پرنٹس تمہیں بھجوا رہا ہوں۔ خود موازنہ کر لینا۔"

"شکریہ سام۔ میں ابھی اس کا حلیہ نشر کراتا ہوں۔" ڈیمپسے نے کہا۔ پھر وہ اچھل کر کرسی سے اٹھا۔ "نیڈ' تمہارے تعاون کا شکریہ۔ میں بعد میں تمہیں فون کروں گا۔"

اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ڈونیلی کی تدفین میں صرف پچیس منٹ باقی تھے۔

نکلنے سے پہلے ڈیمپسے نے بیلی سے بات کی۔ "گس' قاتل اورٹن ہے۔ نشانات سے ثابت ہو گیا ہے۔ اے پی بی نشر کرا دو۔ وارنٹ کی ضرورت نہیں۔ میں مکمل ذمے داری قبول کر رہا ہوں۔"

ڈیمپسے پارکنگ ایریے کی طرف دوڑا۔ چرچ سے واپسی پر اسے نئی کروزر مل گئی تھی۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر نیڈ نکولس پولیس ہیڈ کوارٹرز سے نکلا۔ اس کے ہونٹوں پر بے حد کشادہ مسکراہٹ تھی!

○-----------☆-----------○

سات منٹ بعد پولیس کروزرز نے سن رائزلین کا روڈ بلاک کر دیا۔ چار گاڑیاں مکان کے سامنے رکیں۔ ڈیمپسے بارہ رکنی ٹیم کی قیادت کر رہا تھا۔ وہ سب پوری طرح مسلح تھے۔ بلکہ بلٹ پروف بھی پہنے ہوئے تھے۔ مکان کے تین دروازے تھے۔ فرنٹ ڈور' کچن سے اور آفس سے۔ فیئرپورٹ کا قانون ڈاکٹروں کو ان کے گھروں میں پریکٹس کرنے کی اجازت دیتا تھا۔

ڈیمپسے نے مرکزی دروازے کے سامنے تین دن کے اخبار پڑے ہوئے دیکھے۔ اس نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ کوئی جواب نہیں ملا اس نے دروازے پر زوردار دستک دی۔ اب بھی کوئی جواب نہیں ملا۔

ڈیمپسے نے پکولو کو اشارہ کیا۔ پکولو تالے کھولنے کا ماہر تھا۔ وہ آگے بڑھا۔ ایک منٹ میں تالا کھل گیا۔ دروازہ کھلا تو ڈیمپسے نے اندر جھانکا۔ فرنٹ ہال خالی نظر آ رہا تھا۔



اس نے پکولو کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔ دونوں نے مل کر مکان اور آفس کی تلاشی لی۔ ایک ایک کمرا چھان مارا لیکن گھر میں کوئی تھا ہی نہیں۔ گھر اور آفس دونوں خالی تھے۔

اب ڈیمپسے نے سات پولیس والوں کی ٹیم کو اشارہ کیا۔ انہیں تلاشی لینی تھی۔ پانچ پولیس والے باہر پہرا دے رہے تھے۔

سن رائزلین کو بلاک کرنے والی کروزرز ہیڈ کوارٹرز واپس بھیج دی گئیں۔ ڈیمپسے نے تلاشی لینے والوں کو ہدایت دی "ہر چیز بہت احتیاط سے چیک کرنا ہے۔ ہمیں ایک اسلحہ خانے کی تلاش ہے۔ اس کے علاوہ ڈیوڈ اورٹن کی تصویر یا ایسی اور چیزوں کی ضرورت ہے جن سے اس کے متعلق معلومات ہو سکیں۔"

چند منٹ بعد عقبی بیڈ روم سے پال رائس کا فاتحانہ نعرہ سنائی دیا۔ وہاں سامان رکھنے والی کوٹھری کے ایک کونے میں کمبل کے نیچے ایک ایم ۱۶ آٹومیٹک رائفل اور دو بارودی سرنگیں پڑی تھیں۔ یہ وہی معلوم ہوتی تھیں' جو سرکاری اسلحہ خانے سے چرائی گئی تھیں۔

چند منٹ بعد' بیسمنٹ کے گیم روم میں پول ٹیبل کے نیچے سے ڈائنامیٹ کا ایک کیس برآمد ہوا۔ جس میں سات اسٹکیں کم تھیں۔ وی ایکس اعصابی گیس کا ایک کنستر' ٹیلی اسکوپ لگی ایک ماؤزر ۲۴۳' رائفل اس کے علاوہ تھی۔ گیم روم کے برابر ایک لیب تھی۔ وہاں انہیں ایک ڈبلے کیس نظر آیا جس میں چار زندہ کھڑکھڑیے سانپ موجود تھے۔ مائی گاڈ' بیلی نے سینے پر کراس کا نشان بنایا اور گھبرا کر لیب سے نکل آیا "یہاں تو سانپ ہیں۔"

ڈیمپسے نے ڈیوڈ اورٹن کے آفس میں اپنے آفیسرز کی کانفرنس کی۔ "یہ طے ہے کہ ڈیوڈ اورٹن ہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے۔" اس نے کہا۔ "اس کے فنگر پرنٹس میچ کر چکے ہیں۔ اس کی لیب میں ہمیں اسی طرح کے سانپ ملے ہیں جس کا شکار ہیٹی اسٹار ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ آرمری سے چرایا ہوا اسلحہ بھی ملا ہے۔ وہ ڈائنامیٹ بھی' جس سے ڈونیلی کو ہلاک کیا گیا۔ وی ایکس اعصابی گیس کی چوری کی رپورٹ آرمری نے نہیں کی لیکن گیس یہاں موجود ہے اور یہ خطرناک بات ہے۔ میرا خیال ہے اورٹن کے پاس اسلحہ بھی کم نہیں ہے۔ تام.........." وہ تام فیروکی طرف مڑا "یہ معلوم کرو کہ اس کے پاس

اعصابی گیس کتنی ہے۔ سب کام چھوڑ کر صرف یہ کام کرو۔ یہ بہت خطرناک گیس ہے۔ گریڈی اور برگز سے فوری رابطہ کرو۔ ہمیں ان کی مدد کی ضرورت ہے جلدی کرو۔ مجھے ایک گھنٹے میں رپورٹ چاہئے۔ اور ہاں' میڈیا والوں کو گیس کی ہوا بھی نہیں لگے۔ انہیں مناسب وقت پر بتایا جائے گا۔ میں خوف و ہراس پھیلانا نہیں چاہتا۔"

ٹام فیرو نے سر کو تفہیمی جنبش دی اور خاموشی سے کمرے سے چلا گیا۔

ڈیمپسے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ بیلی کو دیکھ رہا تھا "گس' اورٹن کا مکمل حلیہ وار سروسز سے جاری کرادو۔ اس کی کوئی تصویر بھی ملی؟"

بیلی نے اسے اورٹن کی دو تصویریں دکھائیں۔ ایک میں وہ اکیلا تھا اور دوسری میں بیوی کے ساتھ تھا۔ ڈیمپسے کو اکیلی والی تصویر اچھی لگی۔ "یہ تصویر اور حلیہ ٹی وی کی ہر نیوز کے ساتھ دکھایا جائے اور اخبارات کے صفحہ اول پر شائع ہو۔ اس تصویر کے انلارجمنٹ بنواؤ۔ اپنے آدمیوں کے لئے۔ بلکہ اسٹیٹ پولیس اور ایف بی آئی کے لئے بھی۔" وہ کہتے کہتے رکا۔ "اپنے آدمیوں سے کہو کہ اورٹن کی بیوی کو بھی چیک کریں۔ اگر وہ اس کے ساتھ نہیں ہے تو ڈر ہے کہ قتل کا ایک اور کیس گلے پڑے گا۔ بس اب چل دو مجھے ساڑھے تین بجے تک مکمل رپورٹ چاہئے۔"

بیلی بھی کمرے سے چلا گیا۔

"پال اور لیو' تم چار آدمیوں کے ساتھ اس مکان کو چھان ڈالو۔ اگر اورٹن نے کوئی پن بھی چھپائی ہے تو وہ بھی مل جانی چاہئے۔ کوئی کام کی چیز ملے تو مجھے کال کر دو۔ اب مصروف ہو جاؤ۔"

اورٹن کے کمرے میں ڈیمپسے اکیلا رہ گیا۔ ایک احساس نے اسے فکر مند کر دیا تھا۔ اسے رہ رہ کر خیال آرہا تھا کہ اس معاملے میں کہیں کوئی گڑ بڑ ہے۔ کوئی کڑی نہیں مل رہی ہے لیکن کیا؟

○------------☆------------○

ڈونیلی کی تدفین کی دعا ہو گئی تھی۔ برینڈا شریک ہوئی تھی لیکن ڈیمپسے نہیں آسکا تھا۔ سروس کے بعد برینڈا پہلے نکل آئی۔ ڈونیلی کی بیوہ میڈیلین کو اس کے دونوں بھائی سہارا دے کر گاڑی تک لائے۔ دیگر رشتے داروں نے اس کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ وہ نہیں



چاہتے تھے کہ کوئی اجنبی اس تک پہنچے۔

برینڈا کی کہنی کو کسی نے چھوا اور کہا "کیسا شل کر دینے والا موقع ہوتا ہے یہ۔ ہے نا؟"

"وہ سپائک برگز تھا۔ برینڈا نے کچھ کہا نہیں۔ اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کتنا ہی دیکھ لے' آدمی اس کا عادی نہیں ہوتا۔ ہر تدفین کی اپنی اذیت ہوتی ہے۔"

"واقعی' میرا تو یہ پورا ہفتہ ہی خراب ہو گیا۔" برینڈا کا جسم تھرتھرا گیا۔

اب تدفین ہو رہی تھی۔ برگز برینڈا کے ساتھ اس کی کار تک آیا۔ برینڈا حیران تھی کہ برگز کا ہاتھ ابھی تک اس کی کہنی پر ٹکا ہے "مجھے موت بہت بری لگتی ہے۔" وہ بولی "موت کے خیال سے مجھ پر لرزہ چڑھنے لگتا ہے۔"

"یہ سچ ہے کہ ہر شخص جنت میں جانا چاہتا ہے لیکن مرنا کوئی نہیں چاہتا۔ حالانکہ مرے بغیر جنت میں جانا ممکن نہیں۔"

○------------☆------------○

ڈیمپسے ہیڈ کوارٹر واپس پہنچا تو لیب سے اطلاع ملی کہ برف کے سوئے پر سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا......... ایک واضح نشان ملا ہے۔ اسے اورٹن کے پرنٹس سے ملایا گیا۔ نتیجہ مثبت تھا۔

"یہ تو پتا چل گیا کہ وہ کون ہے اب اسے پکڑنا ہے۔" ڈیمپسے نے کہا۔ "پھر بھی میں صبح کے مقابلے میں بہت بہتر محسوس کر رہا ہوں۔"

اس نے گریڈی اور برگز کو فون کر کے اب تک کی پروگریس بتائی۔ ایف بی آئی نے اورٹن کو اپنی مطلوبہ لسٹ پر پہلے نمبر پر رکھ لیا۔ یہ سن کر دونوں پریشان ہوئے کہ ہو سکتا ہے اورٹن کے پاس زہریلی گیس بھی ہو۔ انہوں نے چار بجے ملنے کا فیصلہ کیا۔ گریڈی نے کہا کہ وہ اپنے ساتھ دو اسسٹنٹ بھی لائے گا۔ ڈیمپسے کو اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ وہ سب جانتے تھے کہ صورت حال کتنی سنگین ہے۔

○------------☆------------○

ڈھائی بجے ٹام فیرو نے ایک اچھی خبر سنائی۔ اس نے بہت سکون سے اپنی دریافت

کے متعلق بتایا لیکن اس کی آنکھوں میں فخر کی چمک تھی "اورٹن کے پاس اب وی ایکس گیس نہیں ہے۔" اس نے کہا

ڈیمپسے اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا انداز فاتحانہ تھا۔ اس نے فیرو سے ہاتھ ملایا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا کندھا تھپتھپایا "خدا کا شکر ہے۔"

"اس کے لئے میں نے کم از کم بیس فون کالز کی ہیں۔" ٹام نے وضاحت کی "آخر کار محکمہ جنگ میں کسی کو یاد آگیا کہ وی ایکس گیس کا ایک کنستر کسی ایجنسی کو تجربے کے لئے دیا گیا تھا۔ خیال ہے کہ سی آئی اے کو دیا گیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ بس وہی ایک کنستر باہر گیا ہے۔ انہیں اندازہ نہیں کہ گیس اورٹن تک کیسے پہنچی۔ بہرحال انہوں نے درخواست کی ہے کہ اس معاملے کو اچھالا نہ جائے۔"

ڈیمپسے مسکرانے لگا۔

"مجھے تو یہ عجیب سا لگا کہ اورٹن گیس کو کیوں چھوڑ بھاگا۔" فیرو نے کہا "لیکن آپ کو حیرت نہیں ہوئی؟"

"مجھے حیرت نہیں ہوئی۔" ڈیمپسے نے اعتراف کیا "اس لئے کہ وہ ایک ایک کر کے قتل کر رہا ہے۔ بہت سے لوگوں کو بیک وقت ختم کرنے میں اسے دلچسپی نہیں پھر وہ منتخب افراد کو قتل کر رہا ہے۔"

"وہ نفسیاتی مریض ہے۔"

"اور ماہر نفسیات بھی ہے۔" ڈیمپسے نے زہریلے لہجے میں کہا "کیسا عجیب کامبی نیشن ہے۔ چلو اب فیرپورٹ کو گیس سے تو خطرہ نہیں۔"

"کنستر میں نے برگز کو دے دیا ہے۔ وہ لوگ وار ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دیں گے۔"

ساڑھے تین بجے تک کس بیلی اورٹن پر فائل تیار کر چکا تھا۔ اس نے اس کی بیس کاپیاں بنوائیں۔ تصویر کے انلارجمنٹ بنوا کر وائر سروسز کو فراہم کر دیئے گئے تھے۔ اگلے چند گھنٹوں میں اسے ٹیلی ویژن کے نیوز پروگراموں میں پورے ملک کو دکھایا جا رہا ہوگا۔

پال رائس نے فون پر اطلاع دی کہ اورٹن کے گھر سے زنانہ فوج کے



اعشاریہ 45 ریوالور اور براؤن کلر کی ہیرڈائی کی خاصی بڑی مقدار کے علاوہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں مل سکی ہے۔ اس کے علاوہ اورٹن کا ٹائپ رائٹر بھی وہ ہیڈ کوارٹرز لا رہے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ دھمکی آمیز خطوط اسی پر ٹائپ کیئے گئے ہوں۔ "سانپوں کا کیا کریں ہم؟" رائس نے پوچھا۔

"انہیں وہیں رہنے دو۔ کسی ایکسپرٹ کو انہیں غذا فراہم کرنے پر مامور کر دو۔"

O-----------☆-----------O

اسپائنک برگز اپنے چیف ڈیٹیکٹو سلیڈ کسٹر کے ہمراہ آیا تھا۔ ان کی آمد کے چند منٹ بعد سام گریڈی اپنے دو ایجنٹوں باب ڈی لنکا اور وارن شسٹر کے ساتھ آگیا۔ ڈیمپسے کسٹر کے ساتھ ایک نارکوٹکس کیس پر کام کر چکا تھا۔ وہ اس کی صلاحیتوں سے متاثر ہوا تھا۔ ادھر بیلی اور فیرو بھی آگئے۔ سب کو ایک دوسرے سے متعارف کرایا گیا۔

میٹنگ شروع ہوئی۔ ڈیمپسے صدارت کر رہا تھا۔ "پہلی بات تو یہ کہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اورٹن کے پاس زہریلی گیس نہیں ہے۔"

"شکر ہے" سام گریڈی نے بلند آواز میں کہا۔ اس پر سب نے تائید میں سر ہلایا۔

"ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ڈیوڈ اورٹن ہمارا مطلوبہ آدمی ہے۔" ڈیمپسے نے کہا "جج والر کے ٹوتھ پیسٹ کی ٹیوب پر اس کی انگلیوں کے نشانات ملے تھے۔ ان کا رزلٹ پازیٹو ہے۔ اس کے علاوہ برف توڑنے کے جس سوئے کو فادر فریڈرکس کے سینے میں اتارا گیا تھا اس کے سرے پر اورٹن کے انگوٹھے کا نشان ملا ہے پھر اورٹن کے گھر سے ڈائنامیٹ کا کیس ملا ہے جس میں سات اسٹکیں کم ہیں۔ پتا چلا ہے کہ اورٹن نے چار خطرناک سانپ بھی پالے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ سرکاری اسلحہ خانے سے چرایا ہوا اسلحہ بھی اس کے گھر سے برآمد ہوا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ وارٹن ہر طرح کا اسلحہ استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یوں وہ اور خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ وہ جتنی جلدی گرفتار ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے۔" ڈیمپسے کہتے کہتے رکا "میں ڈیوڈ اورٹن کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ بے حد ذہین آدمی اور بے پروا جواری ہے جو بڑے سے بڑا خطرہ مول لینے سے نہیں چوکتا لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی کہوں گا کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اتنے لوگوں کا قاتل ہو سکتا ہے۔"

"اس کی شناخت کے بعد کام آسان ہو گیا ہے۔" برگز نے اعتماد سے کہا۔

"گس نے اورٹن کے متعلق معلومات یکجا کی ہیں۔ میں ایک ایک کاپی آپ لوگوں کو دے رہا ہوں۔ میں پڑھوں گا جہاں کسی کو کچھ پوچھنا یا بتانا ہو مجھے ٹوک دے۔"

گس بیلی نے ایک ایک کاپی سب کو دی۔ ڈیمپسے نے پڑھنا شروع کیا۔ وہ ڈیوڈ اورٹن کی پوری زندگی کی کتاب تھی۔

"ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے وہ زہر کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہو گا۔" برگز نے تبصرہ کیا۔

"یہ شخص بہت خطرناک ہے۔ ایکسپلوزیوز کا ماہر، ماہر نشانچی اور کراٹے میں براؤن بیلٹ ہولڈر۔" سام گریڈی بولا۔

"ہاں اس میں کوئی شک نہیں۔" ڈیمپسے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا "صرف محرک کی کمی ہے۔ ویسے اورٹن یہ چاروں قتل کرنے کی مکمل اہلیت رکھتا ہے۔ ۶۹ء میں وہ زخمی ہوا تھا جس کے بعد وہ لنگڑا کر چلتا ہے۔ یہ بھی بتا دوں کہ ۷۰ء میں اس نے جنگ کے خلاف تحریک میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ اس کا نام ایف بی آئی کے ریکارڈ میں موجود ہے۔"

"جس شخص کو جنگ نے جسمانی طور پر نااہلی دی ہو وہ اور کیا کرے گا چیف۔" گس بیلی نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"یہی اس کا محرک بھی ہو سکتا ہے۔" سام گریڈی نے کہا "ہو سکتا ہے اسے سسٹم سے نفرت ہو۔ جنگ سے نفرت، سسٹم سے نفرت۔ اس لئے وہ بڑے لوگوں کو ٹھکانے لگا رہا ہو۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ چار معصوم انسانوں کو قتل کرنے کا کیا جواز ہو سکتا ہے۔" ڈیمپسے نے گریڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "ابھی تک ہم چاروں مقتولوں کے درمیان کوئی کنکشن نہیں تلاش کر سکے ہیں اور نہ ہی کوئی محرک ملا ہے۔ آج جو قتل اس میں مصلوب کرنے کا تاثر دیا گیا۔ کیوں؟"

"لوگوں کو دہلانے کے لئے۔" برگز نے رائے دی۔ ڈیمپسے نے تائید میں سر ہلایا۔

"میں سمجھتا ہوں، اس کے دماغ میں کوئی گڑبڑ ہے۔" بیلی نے کہا۔



"مصلوب کرنا کوئی عام طریقہ نہیں۔ میرے خیال میں اس نے لوگوں کی بھرپور توجہ حاصل کرنے کے لئے یہ طریقہ اپنایا۔" برگز نے پرخیال لہجے میں کہا۔

میٹنگ چھ بجے کے بعد تک چلی۔ طے پایا کہ تینوں فورسز اپنی تمام توانائیاں اورٹن کو گرفتار کرنے کی کوشش میں صرف کریں گی۔ وہ اس پر بھی متفق تھے کہ اورٹن کی گرفتاری کے لئے میڈیا کو بھرپور انداز میں استعمال کیا جائے "میں تمہیں بتا دوں کہ وہ بھیس بدلنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔" ڈیمپسے نے کہا "اور میری سمجھ میں یہ ایک بات بھی نہیں آتی کہ اتنا ہوشیار آدمی اپنی انگلیوں کے نشانات کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ یہ تو ایسا ہے جیسے وہ دانستہ اپنی شناخت کرانا چاہتا ہو۔"

"کوئی قاتل ایسا کیوں کرے گا؟" ڈی لنکا کے لہجے میں الجھن تھی۔

"وہ اپنے کام کا کریڈٹ اپنے نام چاہتا ہے۔ اسے کوئی دولت تو حاصل نہیں کرنی ہے۔ وہ نام کمانا چاہتا ہے۔" گریڈی نے توجیہہ پیش کی۔

"ٹھیک کہتے ہو۔ نفسیاتی مریض تو یہی چاہتے ہیں۔ اب سوچو کہ چرایا ہوا اسلحہ بھی اس نے اچھی طرح چھپا کر نہیں رکھا۔ چند منٹ کی تلاشی میں ہر چیز مل گئی۔" ڈیمپسے نے کہا۔

"واقعی، بات سمجھ میں نہیں آئی۔" برگز نے کہا۔ پھر اس نے گھڑی دیکھی "سوری، مجھے کسی سے ملنا ہے۔ میں اب چلتا ہوں۔"

میٹنگ ختم ہونے سے پہلے فیصلہ کیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ پبلسٹی کی خاطر سام گریڈی ٹوڈے شو میں شریک ہو گا اور گریڈی، برگز اور ڈیمپسے جمعے کو شام سات بجے مشترکہ انٹرویو دیں گے جو لائیو نشر ہو گا۔

○------------☆------------○

قصبے میں روکو کیڈیلاک ایجنسی کے خفیہ سوئٹ میں ایک بھاری بھرکم آدمی ایک کونے میں بیٹھا بیس ڈالر کے نوٹوں کو گن کر ان کی گڈیاں بنا رہا تھا۔ ٹونی روکو ہمیشہ کارنر میں، دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھتا تھا۔ اس نے بہت پہلے سمجھ لیا تھا کہ اس کے بزنس میں تاریک کونے ہی محفوظ ہوتے ہیں پھر راہداریوں میں الیکٹرونک الارم سسٹم سے اور زیادہ تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔

"دس ہزار اور لاؤ تو پانچوں پیکٹ پورے ہو جائیں گے۔" روکو نے کہا "دو لاکھ ڈالر فی بریف کیس۔" اس نے تین بریف کیس مکمل دیکھ کر بند کر دیئے۔

اس کا باڈی گارڈ وہائٹ ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں مطلوبہ رقم تھی۔

"یہ ہوئی نا بات۔" روکو نے بریف کیس میں نوٹ جماتے ہوئے کہا "اب ہم کل کی میٹنگ کے لئے تیار ہیں۔"

روکو کیڈیلاک ایجنسی اس کے باپ ایزیکو روکو نے قائم کی تھی۔ اپنی موت تک وہ اسے کامیابی سے چلاتا رہا۔ لیکن ٹونی روکو نے کاروبار کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ چند ہی افراد جانتے تھے کہ روکو اتنا دولت مند کیسے ہو گیا۔ اس کے پاس اس وقت بیس ملین ڈالر نقد موجود تھے اور انیس ملین اس نے خود بنائے تھے اور وہ ٹیکس فری تھے۔

فوٹو آفسٹ پرنٹنگ سے فائدہ اٹھانے کا خیال سب سے پہلے ٹونی روکو ہی کو آیا تھا۔ ویگاس میں سینڈیکیٹ کے لوگوں سے اس کا رابطہ تھا۔ وہ اصل نوٹوں کی دس فیصد قیمت پر اسے سرکاری بانڈ پیپر فراہم کرتے تھے' جو حکومت کرنسی نوٹ چھاپنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ روکو کے بنائے ہوئے بیس ڈالر کو اصلی نوٹوں سے جدا کرنا ناممکن تھا اور ابھی تک انہیں چیلنج بھی نہیں کیا گیا تھا۔

"مجھے جج والر کے متعلق سن کر خوشی ہوئی۔" وہائٹ نے کہا "اس نے جوئے کو چھ سال کی سزا سنائی تھی۔"

"وہائٹ' یہ قتل مجھے اچھے نہیں لگے۔ ہمارا کام بہت اچھا چل رہا ہے۔ دو سال ہو گئے اور کسی کو اس کی ہوا بھی نہیں لگی۔ کسی کو شبہ تک نہیں ہوا۔ ایسا شان دار سیٹ اپ ہے ہمارا لیکن یہ قاتل سب کچھ برباد کر کے رکھ دے گا۔" وہ اٹھا اور اِدھر اُدھر ٹہلتا رہا "میں نہیں چاہتا کہ یہ علاقہ اسٹیٹ پولیس یا ایف بی آئی کے ایجنٹوں سے بھر جائے اور وہ ادھر ادھر سونگھتے پھریں۔ اگر پولیس اس شخص کو نہیں روک سکتی تو پھر ہمیں ہی یہ کام کرنا ہو گا۔ میں نروس ہو رہا ہوں۔ پرائیویٹ فون پر ویگاس میں لوئس سے میری بات کراؤ۔"

وہائٹ نمبر ملانے لگا۔ اتنی دیر میں روکو نے ریفریجریٹر سے بٹر ملک نکالا اور ایک



گلاس بھر کر پی لیا۔ فون پر لائٹ چمکی تو اس نے ریسیور اٹھا لیا "ہیلو لوئس' انٹونیو بول رہا ہوں۔ تمہارا کیڈی کا کاروبار کیسا چل رہا ہے؟ اچھا سن کر خوشی ہوئی۔ ہاں آگے کی منصوبہ بندی کرو۔ چیک تمہیں مل گیا؟ نئے ماڈل کی سیل اچھی جا رہی ہے۔ بہت خوب' میں نے اسی لئے فون کیا ہے۔ یہاں ہمارے ہاں ایک قاتل نے بڑی تباہی مچا رکھی ہے۔ مذاق نہیں۔ اس سے ہماری سیل متاثر ہو سکتی ہے۔ ہمیں اسے روکنا ہو گا۔ نہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ ہمیں معلوم کرنا ہے۔ میں تو لیفٹی کو ترجیح دوں گا۔ اگر لیفٹی کسی کام میں مصروف ہے تو اسپائیڈر کو بھیج دو۔ اسے کل کی فلائٹ سے بھیج دو۔ اس طرف میں تمام بندوبست کر لوں گا۔ وہی پرانا سسٹم جو تم ادا کرو گے وہ میں ادا کر دوں گا۔ او کے۔"

ٹونی روکو نے ریسیور رکھا اور وہائٹ کی طرف دیکھ کر انگلیوں سے وی کا نشان بنایا۔

O------------☆------------O

وہ جین کے ساتھ تھا اور جین بہت خوش تھی۔ انہوں نے ساتھ بہت اچھا وقت گزارا تھا۔ ہر لمحہ خوب صورت' ہر پل لذت انگیز۔

اچانک اس کے پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی' اس نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف جین تھی "میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں ڈارلنگ۔"

اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا "میں ابھی آ رہا ہوں ہنی۔" اس نے ریسیور رکھ دیا۔ مائی گاڈ' تو وہ جاگتی آنکھوں کا خواب تھا۔ محض اس کے زرخیز تخیل کا کرشمہ........ وہ کیا تھری ڈی فلم تھی۔ رنگین فلم۔ بیک گراؤنڈ سے ان دیکھے بڈھے آدمی کی آواز آ رہی تھی۔ وہ ہنس رہا تھا۔

اس نے خود کو پُرسکون کرنے کی کوشش کی۔ یہ کیا مصیبت ہے۔ یہ خواب کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ذہن اس طرح جواب دینے لگیں تو آدمی اپنی قسمت کا آپ مالک نہیں رہتا۔ اسے لگ رہا تھا کہ بڈھا شخص اس کے دماغ پر قابض ہو گیا ہے۔ بڈھے کی آواز اسے خوابوں کی دنیا میں لے جاتی تھی اور وہ اس بڈھے کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔

اسے خود پر قابو رکھنا تھا۔ سب کچھ یاد رکھنا تھا۔ ان خوابوں سے' خود فراموشی کی اس کیفیت سے لڑنا تھا۔ اگر اس کا دماغ ہی ناقابل اعتبار ہو گیا تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔

اور پریشانی کس بات کی۔ اسے بڈھے پر بھروسا کرنا ہے اور کسی بات سے بھی ڈرنا

نہیں ہے۔ اس نے سکون کی گہری سانس لی۔

پریشانی یہ بھی تھی کہ یہ تین عورتیں مل کر اسے جسمانی طور پر تباہ کر دیں گی۔ وہ ان سے کچھ زیادہ ہی مل رہا تھا۔

اس نے اپنی کار جین کے ڈرائیور وے میں روکی۔ جین دروازے میں اس کی منتظر تھی۔ وہ اس سے لپٹ گئی اور.........

اف۔ فون کی وہ منحوس گھنٹی پھر بج رہی تھی!

O-----------☆-----------O

سینیٹر ولبر بینسن کی بیوی ماری بینسن اپنے شوہر سے دو دن پہلے فیرپورٹ پہنچ گئی۔ اسے اپنے کالج کے زمانے کی دوست میوریل ونچسٹر سے ملنا تھا۔ سینیٹر کو بھی ونچسٹر کے گھر ہی قیام کرنا تھا۔

"ہائے ماری۔"

"ارے میوریل۔ تم تو ویسی کی ویسی ہو۔ ذرا بھی نہیں بدلیں۔"

"تم بھی نہیں بدلیں۔ بلکہ تمہارے بال اور اچھے ہو گئے ہیں۔"

"شکریہ ڈارلنگ۔" سینیٹر کی بیوی نے کہا۔

"ٹام تمہارا سامان لے آئے گا۔ باہر کار موجود ہے۔"

ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے دوران ان کے درمیان مسلسل ہونے والی قتل کی وارداتوں کے بارے میں گفتگو ہوئی۔

O-----------☆-----------O

جیک' جوڈی راجرز کو اپنی کار میں ائرپورٹ لے کر گیا۔ اس کا رویہ بہت اچھا تھا۔ اس نے ہونالولو تک ساتھ چلنے کی پیشکش کی تھی لیکن جوڈی نے اسے منع کر دیا۔ موسم کی وجہ سے فلائٹ ایک گھنٹا لیٹ ہو گئی۔

بوسٹن پہنچ کر اس نے فون پر ہیتھر بونڈ سے بات کی۔ تب اسے پتا چلا کہ فیرپورٹ میں کیسی ہنگامی صورتِ حال ہے۔ تین دن میں تین قتل اور بیٹی اسٹار بھی گئی۔

بونڈ اس کے سپرد دو کام کر رہا تھا اور دونوں ہی چیلنج معلوم ہوتے تھے۔ فیرپورٹ سیونگز بینک میں دو لاکھ ڈالر کا غبن اور بیٹی اسٹار کی وصیت اور انشورنس پالیسی کے سلسلے



میں بیک گراؤنڈ کی تفتیش۔ کوئی بڑا فراڈ معلوم ہوتا تھا لیکن بونڈ نے کوئی وضاحت نہیں کی۔

اب جوڈی برینڈا سے ملنے کو بے تاب ہو رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ جم بہت مصروف ہو گا۔ اسے اپنے قصبے پر ہمیشہ سے فخر تھا۔ فیرپورٹ میں کبھی کوئی ایسا جرم نہیں ہوا تھا جو حل نہ کیا گیا ہو۔ وہ کیسا محسوس کریں گے۔ کیونکہ وہ وہاں دو کیس حل کرنے کے لئے جاری ہے۔ نہیں وہ خوش ہوں گے۔ یہ تو ایک ہی فیملی کی بات ہوئی اور کون جانے' وہ قتل کے کیس بھی حل کر ڈالے۔ اس کے جسم میں سنسنی دوڑنے لگی۔

O-----------☆-----------O

ڈیمپسے خوش تھا کہ پولیس والوں نے اس کی تباہ شدہ کار ہٹا دی ہے۔ صبح کے دھماکے کی کوئی نشانی موجود نہیں تھی۔

"واقعات کی رفتار اتنی تیز ہے کہ لگتا ہے' کئی ہفتے گزر چکے ہیں۔" ڈنر کے دوران اس نے برینڈا سے کہا "مجھے اچھا تو نہیں لگتا لیکن ابھی مجھے باہر جانا ہے۔ ہم اورٹن کی تلاش میں ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ وہ یہیں کہیں چھپا ہوا ہے۔"

برینڈا بعد میں بھی اس کی اسٹڈی میں بیٹھی رہی۔ ٹی وی آن تھا لیکن صرف کمپنی دینے کے لئے۔ برینڈا اس وقت سنڈی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ گڑیا کے جلنے نے سنڈی پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔ وہ اپنے خول میں اور سمٹ گئی تھی......... پورا دن وہ خاموش رہتی تھی۔ اس نے کھانا بھی اپنے کمرے میں کھایا تھا۔ ڈنر کے وقت جم اسے پیار کرنے گیا تو وہ رونے لگی اور آخر کار اپنی نئی گڑیا سے لپٹ کر سو گئی تھی۔

برینڈا اداس تھی۔ سنڈی کو انہوں نے کتنا وقت دیا تھا۔ کتنی محنت کی تھی اس پر۔ کیسی کیسی مایوسی سے گزرے تھے اور ایک لمحے میں سب پر پانی پھر گیا تھا۔ سنڈی پھر پیچھے چلی گئی تھی۔ کتنا پیچھے' وہ یہ نہیں جانتی تھی۔ اس نے سوچا کہ اگلے روز ڈاکٹر مارلم سے وقت لے گی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ یہ کیسی دنیا ہے۔ دکھوں اور اداسیوں کی دنیا اور بے چارہ جم اس پر کتنا دباؤ ہے' کوئی دیوانہ اسے قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسے احساس ہوا کہ اس کے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔

سوا دس بجے اس نے جم کو فون کر کے بتایا کہ ایڈو جم آیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ

آئندہ الیکشن تک وہ فرسٹ سیلیکٹ مین کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ جم یہ سن کر خوش ہوا۔ اس کال کے بعد برینڈا سونے کے لئے لیٹ گئی۔

O------------☆------------O

آدھی رات تک وہ لوگ ہر ہوٹل اور ہر موٹیل کے مرد مہمانوں کو چیک کر چکے تھے۔ انہوں نے تیس میل کا علاقہ کور کیا تھا۔ چودہ ایسے افراد کو پوچھ گچھ کے بعد کلیر کر دیا گیا تھا جن کا حلیہ اورٹن سے ملتا جلتا تھا۔ ایک ایسا بھی تھا جو اپنی گرل فرینڈ کو شناخت سے بچانے کے چکر میں شوٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔ اس نے تین پولیس والوں پر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی تھی اور اگلے ہی لمحے دو پولیس والے اس کے سینے پر چڑھے بیٹھے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ اور بیک گراؤنڈ میں ایک ریپشنسٹ اپنی برہنگی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

O------------☆------------O

”اس کا کہیں نام و نشان نہیں چیف۔ اور اس کی بیوی کا بھی پتا نہیں چل رہا ہے۔“ لیو پکونو تھکے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا ”کہیں وہ کسی دوست کے گھر میں تو نہیں چھپے ہوئے ہیں۔“

”یہ ناممکن ہے ہم سب کو چیک کر چکے ہیں۔ البتہ کچھ ہوٹل رہ گئے ہیں۔ کل تک وہ بھی چیک ہو جائیں گے۔“ فیرو نے کہا۔ اس نے رضاکارانہ رات کی ڈیوٹی قبول کی تھی۔

”ٹام‘ میں اور لیو اب گھر جا رہے ہیں۔“ ڈیمپسے نے کہا ”کوئی خاص بات ہو تو مجھے رنگ کر دینا۔ مجھے لگتا ہے کہ اورٹن ہماری بے بسی دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔“

O------------☆------------O

”وہ“ اپنی اسٹڈی میں ڈیسک کے پیچھے تھا۔ اس نے اپنا سگار ایش ٹرے میں مسل دیا۔ وہ اس وقت بہت خوش تھا۔ اس کا منصوبہ اس کی توقع سے بڑھ کر کامیاب ثابت ہو رہا تھا اور یہ تو بہت شاندار دن تھا۔ اس نے ڈیمپسے کی خاص کار کے چیتھڑے اڑا دیے تھے۔ اس نے ہنستے ہوئے اس پورے منظر کو تصور میں دیکھا۔ بھیگے ہوئے چوہے جیسا چیف ریوالور ہاتھ میں لئے پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ پھر ہنس دیا۔ نرم دل لوگوں کے



ہاتھ میں گن بہت بری لگتی ہے۔ ڈیمپسے کبھی اسے نہیں ڈھونڈ سکے گا۔

اسے فادر فریڈرکس کا خیال آ گیا۔ کیسے اس نے اس کا گلا گھونٹا‘ کیسے اسے صلیب پر لٹکایا۔ یہ بات تو اسے آج معلوم ہوئی تھی کہ اگر وہ فادر کو قتل نہ کرتا تب بھی وہ تین مہینے سے زیادہ نہیں جی سکتا تھا۔ وہ ہنسنے لگا۔ میں نے تو احسان کیا اس پر۔ میں نے اسے بڑی اذیت سے بچا لیا۔ اس کی روح کو آزاد کر دیا۔

کیسی خوف ناک بات تھی کہ پادری ریورنڈ نے دعا کی تھی ”اسے معاف کر دو خداوند“ جبکہ اسے اس کی موجودگی کا احساس بھی نہیں تھا۔ اس نے پنسل سے نوٹ بک پر فریڈرکس کے نام کو کراس کیا۔ وہ حکم کا دہلا تھا۔ اس کی فہرست میں نمبر پانچ‘ نوٹ بک دراز میں رکھ کر اس نے دراز مقفل کی اور ایک گلاس دودھ کے ساتھ وٹامن ای کی دو گولیاں لینے کے بعد سونے کے لئے چلا گیا۔

پولیس سایوں کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔ امریکا کا ہر گھر جان گیا ہے کہ میں دیکھنے میں کیسا ہوں۔ وہ ہر اس شخص کو تلاش کریں گے جو اورٹن کی تصویر جیسا ہو۔ انہیں نہیں معلوم کہ ان کا واسطہ کیسے ماسٹر مائنڈ سے پڑا ہے۔ میری تو مونچھ نہیں ہے‘ میں ویسا نہیں ہوں جیسا وہ سمجھ رہے ہیں۔

اس نے اطمینان کی سانس لی اور کروٹ بدلتے ہوئے اپنی بیوی کو تھپتھپایا۔ یہ خواب نہیں تھا۔ وہ اب بھی فیرپورٹ ہی میں تھا۔

O------------☆------------O

۶ جون۔ جمعہ

ناشتے پر ایلس برگز نروس تھی اور چڑچڑی بھی ہو رہی تھی۔ برگز کی پیش قدمیوں سے اسے الجھن ہو رہی تھی ”میں بہت خوف زدہ ہوں۔“ وہ بولی ”یہ جو شخص اندھا دھند قتل کرتا پھر رہا ہے‘ جم کو قتل کرنے کی کوشش کر چکا ہے۔ وہ کہیں تمہیں بھی.........“ وہ سسکنے لگی۔

”تم فکر مت کرو جان۔“ اسپائک نے اسے تسلی دی ”یہ کوشش پہلے بھی بہت لوگ کر چکے ہیں اور میں دو جنگیں بھی جھیل چکا ہوں۔“

”میں تمہارے لئے فکر مند ہوں۔ تم بہت بے پروا ہو۔“ ایلس نے اپنے آنسو

پوچھتے ہوئے کہا "پچھلی رات تم بہت دیر سے آئے تھے جبکہ تم جانتے ہو کہ تم ساتھ نہ ہو تو میں سو بھی نہیں سکتی۔"

اسپائک نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا "ریلیکس ہنی۔ میں نے رات تمہیں تھپتھپا کر گڈ نائٹ کہا تھا مگر تم سوئی ہوئی تھیں۔ دیکھو ہم اورٹن کو پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب تک یہ معاملہ نہیں نمٹتا۔ میں جلدی گھر نہیں آسکوں گا۔ یہ معاملہ نمٹ جائے تو پھر ہم کہیں چھٹی منانے چلیں گے۔" وہ اس سے لپٹنے لگا "رات بھی مجھے دیر ہو جائے گی۔ این بی سی سے میرا' سام گریڈی اور ڈیمپسے کا لائیو انٹرویو ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ دیکھنا نہ بھولنا۔"

"ایسا کروں کہ برینڈا کو مدعو کر لوں؟" ایلس نے ہچکچاتے ہوئے کہا "ہم دونوں مل کر دیکھ لیں گی اور ہاں۔ کل میں ممی سے ملنے نیویارک جاؤں گی اتوار کو واپسی ہو گی۔"

"گڈ آئیڈیا۔ ممی تمہیں پھر سے خوش مزاج بنا دیں گی۔ ہاں ٹی وی دیکھنا نہ بھولنا۔ مجھے ہیرو کی حیثیت سے دیکھنا تمہیں اچھا لگے گا۔" اسپائک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے آدمی ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آتے۔" ایلس نے سر جھٹکا "ایک دیوانہ قاتل کھلا پھر رہا ہے اور تمہیں صرف چونچلے سوجھ رہے ہیں۔ سنو میرے پاس اپنی محبت کے اظہار کا ایک یہی طریقہ نہیں اور بھی بہت طریقے ہیں لیکن میں دیکھتی ہوں کہ خطرات کا سامنا ہو تو تم بہت جارحیت پسند ہو جاتے ہو۔ ہاتھ ہٹاؤ۔ میں تو اس وقت سوچ بھی نہیں سکتی ان باتوں کا۔"

اسپائک اب بھی اسے پُرامید نظروں سے دیکھ رہا تھا "یہ میری ضرورت ہے ہنی۔" اس نے کہا "چلو رات کو سہی۔ میں تمہیں جگا لوں گا۔"

ایلس نے سرد آہ بھر کر آنکھیں موند لیں۔ اسپائک سیٹی بجاتے ہوئے گھر سے باہر چلا گیا۔

O-------------☆-------------O

ڈیمپسے نے دروازہ کھول کر صبح کے اخبارات اٹھا لئے۔ ڈیلی نیوز اور ٹائمز کے صفحہ اول پر اورٹن کی تصویر دیکھ کر اسے ڈھارس ہوئی۔ دروازے پر کھڑے کھڑے اس نے



لیڈ اسٹوری پڑھی۔ خبر میں تفصیل تھی کہ اورٹن کو کیسے شناخت کیا گیا۔ دوسری طرف پادری ریورنڈ فریڈرکس کے قتل کو بے حد ہیجانی انداز میں کور کیا گیا تھا۔

کچن میں اس نے چینل فور لگایا اور برینڈا کے ساتھ ناشتہ کرنے بیٹھ گیا۔ سنڈی ابھی سو رہی تھی۔ دی ٹوڈے شو سات بجے شروع ہوا۔ پہلے قتل کی وارداتوں کے متعلق بتایا گیا پھر سام گریڈی کو متعارف کرایا گیا۔ سام بے حد مطمئن اور پُرسکون نظر آرہا تھا۔ میزبان جین پالکوے کا رویہ سام کے ساتھ ہمدردانہ تھا۔ اس کے سوالوں کے جواب سام گریڈی نے بہت نپے تلے انداز میں دیئے۔

وہ ایک کھلے ذہن کے آدمی کی حیثیت سے بہت متاثر کن نظر آرہا تھا۔ اس نے ڈیمپسے کو بے حد سراہا "چیف ڈیمپسے ان کیسوں پر بے پناہ محنت کر رہا ہے۔ اب مشتبہ آدمی کا پتا چل گیا ہے۔ اب ہمیں بس ڈیوڈ اورٹن کو گرفتار کرنا ہے۔ میں دیانت داری سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ڈیمپسے سے بہتر کوئی اور تفتیشی افسر ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ اہل ترین آدمی ہے۔"

برینڈا نے فخریہ نگاہوں سے جم کو دیکھا اور اس کے ہاتھ کو چھوا۔ جم ڈیمپسے ہنس دیا "سام مبالغے سے کام لے رہا ہے' اترانے کی ضرورت نہیں۔"

"""وہ" کافی پیتے ہوئے اخبار میں اپنے کارناموں کی تفصیل پڑھ رہا تھا۔ اخبار میں اورٹن کی کافی بڑی تصویر چھپی تھی۔ اس نے آخری ٹپاریلو سگار سلگایا۔ اب اسے نیا پیکٹ خریدنا ہے۔

اوپر سے کسی جہاز کی آواز سنائی دی اور اسے خیالوں کی دنیا میں لے گئی۔

چار پانچ ہزار افراد جمع تھے اور وہ اپنے جہاز کی مدد سے فضا میں خطرناک ترین کرتب دکھا رہا تھا۔ ایسے کرتب جو کوئی اور ہواباز دکھانے کی جرات بھی نہیں کر سکتا۔ اس نے غوطہ لگایا اور جہاز کو زمین سے صرف چار فٹ کی بلندی تک لے آیا پھر جہاز اٹھاتے ہوئے اس نے تین قلابازیاں دائیں جانب اور تین بائیں جانب لگائیں۔ اس کے بعد اس نے جہاز کو الٹا کر دیا۔ دیر تک وہ جہاز کو اسی پوزیشن میں اڑاتا رہا' کوئی اور یہ جرات نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن لوگ بس سانس روکے بیٹھے تھے۔ مجمع اسے داد نہیں دے رہا تھا۔ اسے غصہ آگیا۔ ہوا بازی کا یہ مظاہرہ انہیں حیران نہیں کر سکا تھا۔ کوئی بات نہیں۔ اگلی بار مظاہرہ کرتے ہوئے وہ انہیں یقینی طور پر حیران کر دے گا۔ وہ ان کے بیچوں بیچ ایک نیپام بم گرا دے گا۔

وہ بہت زور سے ہنسا۔ اسے یہ احساس بھی نہیں تھا کہ وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا ہے۔ اسی وقت اسے بڑھے کی آواز سنائی دی۔ وہ تصورات کی دنیا سے نکل آیا۔

ویٹریس کو اس کی ہنسی نے ڈرا دیا تھا۔ اس نے بل ادا کیا اور باہر نکل آیا۔

○------------☆------------○

ڈیمپسے کافی کی خالی پیالی ہاتھ میں لئے بیٹھا تھا۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر روز ایک قتل کا معمول اسے تھکائے ڈال رہا تھا۔ پیر کے روز پہلا قتل' مقتول سلیکٹ مین' منگل کو دوسرا قتل اداکارہ' بدھ تیسرا قتل جج' چوتھا قتل پادری۔ آج کس کی باری ہے؟

کیا اورٹن نے بم سے اسے قتل کرنے کی کوشش کی تھی؟ کیا پادری ریورنڈ فریڈرکس محض ایک متبادل تھا؟ لیکن نہیں فریڈ تو اورٹن کا اعلان کردہ ہدف تھا۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور خالی پیالی ڈیسک پر رکھ دی۔ اگر اس نے سوئمنگ پول میں چھلانگ نہ لگائی ہوتی تب بھی وہ اس بم سے نہ مرتا۔ زیادہ سے زیادہ زخمی ہو جاتا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اورٹن اسے خوف زدہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ خوف زدہ تو نہیں ہوا تھا لیکن اس کے سر میں اتنا شدید درد ہوا تھا کہ وہ ٹھیک طرح سے سوچنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔

اس نے پیڈ اور پنسل سامنے سرکائی اور کرسی سے ٹیک لگا کر سوچنے لگا۔ کیا اورٹن مزید قتل کرے گا؟ اگر ہاں تو اب ہدف کون ہوگا؟ اس نے سوچا کہ اورٹن کو پکڑنے کے لئے اسے اورٹن ہی کے انداز میں سوچنا ہوگا۔ خود کو اس کی جگہ رکھ کر۔ ہاں تو اب میں کسے قتل کروں؟ ہدف تو بے شمار ہیں۔ وہ پیڈ کو پنسل سے تھپکتا رہا لیکن پیڈ اب بھی سادہ تھا۔ نہیں یہ کام اس کے بس کا نہیں۔ وہ اورٹن بن کر نہیں سوچ سکتا تھا۔ ابھی تو محرک کا علم بھی نہیں اسے۔

اچانک ڈیمپسے کے جسم میں تناؤ پیدا ہوا اور وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اورٹن



سائیکاٹرسٹ تھا۔ ہر روز لوگوں کے ذہنی اور جذباتی مسائل اس کے سامنے آتے تھے۔ ہو سکتا ہے اس کے کیسوں میں کوئی سراغ ہو۔ محرک بھی ہو۔ مقتولین میں کوئی مشترک قدر بھی ہو۔

"میری' فیرو کو بلاؤ۔" وہ چلایا۔ پھر اسے یاد آیا کہ ٹام فیرو نے صبح چار بجے تک ڈیوٹی دی ہے۔ وہ موجود نہیں ہوگا "نہیں بیلی کو بلاؤ۔" اس نے تصحیح کی۔

دن چڑھنے لگا اورٹن اب بھی آزاد تھا مگر ۳۲ شہروں میں اس کی موجودگی کی اطلاعات ملی تھیں۔ ۳۲ شہر! نو ریاستوں میں اسے گرفتار بھی کیا جا چکا تھا۔ چھ مختلف موقعوں پر اورٹن کو فیرپورٹ کے علاقے میں دیکھا گیا تھا۔ اس معاملے نے لوگوں کے تخیل کو مہمیز کر دیا تھا۔ پتا جو کھڑکا تو بندہ بھڑکا والا معاملہ تھا۔

○------------☆------------○

جوڈی راجرز حیران تھی کہ پیٹر بونڈ خود اسے ریسیو کرنے ائرپورٹ آیا ہے۔ اس کی شخصیت بہت زبردست تھی۔ وہ اسے دبا کر رکھنے کی کوشش کرتا تھا مگر پھر بھی وہ ہزاروں لاکھوں میں نمایاں رہتا تھا۔ پیٹر' بونڈ اینڈ بونڈ کا دماغ تھا۔ انتظامی معاملات میں وہ جینس تھا۔ فیلڈ ورک اس کا جڑواں بھائی' جیمز کرتا تھا اور وہی اخبار کی شہ سرخیوں میں نظر آتا تھا۔ جیمز ان دنوں کسی اہم سرکاری کام کے سلسلے میں مشرق بعید گیا ہوا تھا۔

پیٹر جوڈی کا ہاتھ تھام کر اسے ائر پورٹ سے باہر لے آیا۔ "سوری جوڈی ڈارلنگ' میں نے تمہاری چھٹیاں خراب کیں لیکن مجبوری تھی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کی تلافی کر دوں گا۔" اس کے لہجے میں لگاوٹ تھی یا وہ جوڈی کا وہم تھا۔ جوڈی کی نبضیں تیز ہونے لگیں۔

پیٹر نے جوڈی کے لئے اپنی مرسڈیز کا دروازہ کھولا' "آج تم آرام کرو۔ سات بجے میں تمہیں ڈنر کے لئے لے چلوں گا۔ وہیں کام کے بارے میں سمجھا دوں گا۔ فیرپورٹ اپنی کار میں جانا۔ اِن میں تمہارے لئے کمرا ایک ہے۔"

جوڈی کہنا چاہتی تھی کہ وہ اپنی بہن کے پاس ٹھہر سکتی ہے لیکن بونڈ نے جیسے اس کے خیالات پڑھ لئے "میں نہیں چاہتا کہ تم ڈیمپسے فیملی کے ساتھ ملوث ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم قتل کی ان وارداتوں میں ملوث ہو۔" اس نے کن انکھیوں سے دیکھا اور اس

کے ہاتھ کو نرمی سے چھو لیا "تم بہت اہم ہو۔" جوڈی بے تابی سے منتظر تھی۔ آخرکار پیٹر بونڈ نے جملہ پورا کیا "ہماری فرم کے لئے۔"

راستے میں پیٹر اسے دونوں کاموں کے بارے میں بتاتا رہا۔ بینک میں دو لاکھ کا غبن.......... اور بیٹی اسٹار اور جج والر کی وصیتوں میں ممکنہ فراڈ۔ اس نے ایک بڑا لفافہ جوڈی کی طرف بڑھایا۔ "یہ کچھ بیک گراؤنڈ میٹیریل ہے۔ آرام کر لو تو اسے دیکھ لینا۔" اس نے بتایا کہ اس کے خیال میں فیرپورٹ میں دولت کے بھوکے چوہے مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔

جوڈی کو پادری کے قتل کا سن کر شاک لگا لیکن اس بات سے طمانیت ہوئی کہ قاتل کی شناخت ہو چکی ہے۔

پیٹر بونڈ نے جوڈی کا سامان اوپر پہنچایا اور رخصت ہوتے ہوئے عجیب انداز میں اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ جوڈی حیران تھی لیکن اس کی ساری تھکن ڈھل گئی تھی۔

○------------☆------------○

اگلے قتل کے خیال نے "اسے" سنسنی سے دوچار کر دیا تھا اور خواہش بھی بڑھ گئی تھی۔ وہ اپنے آفس سے نکلا اور فون بوتھ سے اس نے گائیلا کو فون کیا۔

"ٹائیگر، مجھے امید تھی کہ تم مجھے فون کرو گے۔" دوسری طرف سے گائیلا کی چہکتی آواز سنائی دی "اچھا.......... دس منٹ میں آ رہے ہو۔ میں منتظر ہوں۔"

اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اگلے اپائنٹ منٹ سے پہلے اس کے پاس اتنی فرصت تھی کہ گائیلا سے مل کر آ سکتا تھا۔

○------------☆------------○

ڈاکٹر مارلم نے سنڈی کا تفصیلی معائنہ کیا۔ آدھا گھنٹا وہ سنڈی کے ساتھ اکیلا بھی رہا لیکن سنڈی بس کرسی پر بیٹھی آگے پیچھے جھولتی رہی۔

"اس شاک نے بچی کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔" اس نے بریندا کو بتایا۔

بریندا نے اثبات میں سر ہلایا۔ یہ بات گو وہ خود بھی سمجھ چکی تھی۔

"سنڈی سمجھتی ہے کہ گڑیا وہ خود تھی۔" ڈاکٹر نے وضاحت کی۔ "گڑیا کی موت کا اسے صدمہ ہے اور نہ جانے کیوں، وہ تمہیں یا جم کو گڑیا کی موت کا ذمے دار سمجھتی ہے۔



جیسے تم میں سے کسی نے جان بوجھ کر گڑیا کو ختم کیا ہے۔"

بریندا متعجب رہ گئی۔ ڈاکٹر پر اسے ایسا یقین بھی نہیں تھا۔ ڈاکٹر سے انہیں کم ہی مدد ملی تھی۔ سنڈی کے لئے جو کچھ بھی کیا تھا اس نے اور جم نے ہی کیا تھا۔ اب بھی انہیں ہی کرنا تھا۔

مارلم اب بھی دھیمی آواز میں بول رہا تھا "لمبی تھراپی کی ضرورت ہے۔ سنڈی کو پیر کے دن میرے پاس دوبارہ لانا۔" اس نے بریندا کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

بریندا نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ یوں چھونے والے لوگ اسے پسند نہیں تھے۔ جم کئی بار کہہ چکا تھا کہ ڈاکٹر اچھا آدمی نہیں۔ آج بریندا اس سے متفق ہوئی تھی۔

اس نے ڈاکٹر کو میٹھی مسکراہٹ سے نوازا اور سنڈی کا ہاتھ پکڑ کر باہر آ گئی۔ اس نے دوبارہ اپائنٹ منٹ لینے کی زحمت نہیں کی تھی۔

○------------☆------------○

سام گریڈی سوا بارہ بجے فیرپورٹ پہنچا۔ ڈیمپسے اپنی کروزر میں اسے لینے گیا تھا۔ ان دونوں کو مِنّی کے اسٹیک ہاؤس میں لنچ پر برگز سے ملنا تھا۔ جم نے ٹی وی پر پرفارمنس پر سام کو داد دی۔ سام نے شکریہ ادا کیا۔ راستے میں ڈیمپسے نے اسے اورٹن کے متعلق اب تک کی معلومات فراہم کیں "میں جانتا ہوں کہ اورٹن آسانی سے ہاتھ آنے والا نہیں۔" اس نے کہا۔ "اب تک کا پیٹرن یہ ہے کہ وہ روز ایک قتل کر رہا ہے اگر اسے یہ کام جاری رکھنا ہے تو پھر باہر بھی آنا پڑے گا۔"

وہ مِنّی کے اسٹیک ہاؤس پہنچے تو برگز کی گاڑی وہاں پہلے سے موجود تھی۔ ڈیمپسے نے اپنی گاڑی پارک کی "وہ بھیس بدل کر باہر آئے گا۔ وہ خود کو بھیس بدلنے کا ماہر ثابت کر چکا ہے اور اگر اسے فیرپورٹ میں قتل کرنے ہیں تو وہ یہاں سے جا بھی نہیں سکتا۔ اسی لئے مجھے یقین ہے کہ وہ یہیں کہیں موجود ہے۔" اس نے گاڑی گیٹ سے قریب سے قریب ترین پوزیشن پر پارک کی۔

کارنر ٹیبل پر موجود برگز نے انہیں دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ وہ مشروب لے کر بیٹھ گئے اور تبادلہ خیال شروع ہو گیا۔ انہیں یہ فکر بھی تھی کہ لائیو ٹی وی اسپیشل میں سوالات کا

سامنے کیسے کیا جانا چاہیے۔ برگز نے تجویز پیش کی کہ اورٹن کی بیوی کا حلیہ بھی جاری کر دیا جائے' ممکن ہے وہی انہیں اپنے شوہر تک پہنچا دے۔ ویسے بھی وہ تو بھیس نہیں بدلے گی۔

"مجھے تو ڈر ہے کہ وہ مرچکی ہے۔" سام گریڈی نے کہا۔

لنچ ختم کرتے ہوئے برگز نے انہیں چونکا دیا۔ "اپنے ویٹر کو دیکھو۔" اس نے آگے جھکتے ہوئے سرگوشی میں کہا "اس کا قد چھ فٹ ہے اور میرا اندازہ ہے کہ وزن ۱۵ پاؤنڈ ہوگا۔ اس کے بال بھی گر رہے ہیں' بالوں کا رنگ گرے ہے' مگر ممکن ہے ڈائی کیے گئے ہوں۔ چال میں ہلکی سی لنگراہٹ بھی ہے اور چہرے کے اعتبار سے بھی یہ اورٹن سے مشابہ ہے۔"

گریڈی نے برگز کو' پھر ویٹر کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ کافی کی پیالی اس کے ہونٹوں سے کچھ دور رک گئی تھی۔

ڈیمپسے نے نظریں نہیں اٹھائیں۔ وہ بل کا چیک سائن کر رہا تھا پھر اس نے کہا "تم نے ہماری پریشانی بڑھا دی برگز۔ یہ ویٹر اورٹن بھی ہو سکتا ہے اور ہم تینوں کو زہر بھی دے سکتا ہے۔ خوش قسمتی سے ایسا ہے نہیں۔ یہ یہاں کا آٹھ سال پرانا ویٹر ہے۔ اس کا نام جولیم ہارڈی ہے۔ میں اسے برسوں سے جانتا ہوں لیکن آج اسے دیکھ کر مجھے بھی یہ خیال آیا تھا۔" وہ کہتے کہتے رکا "تمہیں اب بھی شک ہے مگر میں بتا دوں کہ جو کی چھوٹی انگلی تین سال پہلے کٹ گئی تھی اور میں اسے پہلے ہی چیک کر چکا ہوں ویسے اورٹن کسی اور شخص کا روپ دھارنے کی غلطی کبھی نہیں کرے گا۔"

برگز نے کافی کی پیالی اٹھالی۔ اس کا منہ بن گیا تھا۔

O-------------☆-------------O

ہیڈ کوارٹرز واپس جاتے ہوئے ڈیمپسے کو پولیس ریڈیو پر کال موصول ہوئی "چیف لگتا ہے اس نے پھر کام دکھا دیا۔ گرینڈ مینر نے ایمبولینس منگوائی ہے۔ ان کا ایک مریض قتل کر دیا گیا۔"

"لعنت ہو۔" ڈیمپسے بڑبڑایا۔ اس نے سائرن پوری آواز میں کھولا اور گاڑی کو یوٹرن دیا۔ گرینڈ مینر ایک لگژری صحت گھر تھا۔



دو منٹ میں وہ گرینڈ مینر پہنچ گئے "تم جاؤ میں آرہا ہوں۔" گریڈی نے اپنی ٹانگ کو چھوتے ہوئے کہا۔

ڈیمپسے بھاگتا ہوا اندر گیا۔ وہاں اس کا سامنا مینر کے ڈائریکٹر رالف کوئین سے ہوا۔ کوئین کا چہرہ ستا ہوا تھا "ادھر آئیں چیف۔ مسز آربکل ابھی زندہ ہیں۔"

وہ تیزی سے کارنر کے ڈیلیکس سوئٹ کی طرف گئے۔ نیلی آربکل دنیا کی امیر ترین بیوہ تھی۔ وہ ایک بڑی فیملی کی آخری فرد تھی۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو ڈاکٹر ڈی فو نے پلٹ کر دیکھا "اب تو سانس بھی مشکل سے آرہی ہے۔ ایمبولینس کہاں ہے؟"

"آرہی ہے کسی بھی وقت پہنچ جائے گی۔"

ڈیمپسے کو حیرت ہوئی کہ نیلی ابھی تک زندہ کیسے ہے۔ اسے تو ریڈیو پر قتل کی رپورٹ دی گئی تھی "مجھے دیکھنے دو۔" اس نے ڈاکٹر ڈی فو کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ بستر پر پڑی خاتون ہوش میں نہیں تھی۔ اس کا چہرہ اذیت سے مسخ تھا۔ نبض بہت ہی ست تھی۔ ڈیمپسے اس پر جھکا "کیا انہیں لہسن دیا گیا ہے؟" اس نے اچانک کہا۔

"نہیں جناب لہسن تو ان کی ڈائیٹ پر ہی نہیں ہے۔" ڈاکٹر ڈی فو نے کہا۔

ڈیمپسے سیدھا ہو گیا۔ وہ بولا تو اس کے لہجے میں ناراضی تھی۔ "تو پھر یہ فاسفورس کا زہر ہے۔ ڈائیٹ میں تو ان کی یہ بھی نہیں ہوگا۔" اس نے چہرے کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ چہرے پر جلنے کے سے نشان تو دیکھیں۔ زرد فاسفورس خطرناک ترین زہر ہے۔ تم نے زہر خورانی کا علاج کیا؟" وہ ڈاکٹر ڈی فو سے مخاطب تھا۔

ڈاکٹر تو گنگ ہو کر رہ گیا "نہیں مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔ صبح یہ ٹھیک ٹھاک تھیں پھر انہوں نے پیٹ میں مروڑ کی شکایت کی۔"

اسی وقت ایمبولینس کا عملہ آگیا "شاک کا علاج کرنا ہے۔ دل پر فاسفورس کے ٹوکسک ایکشن پر نظر رکھنا۔ اس کا کوئی اینٹی ڈوٹ نہیں۔ بہتر ہے کہ جلد از جلد معدے کی دھلائی کر دو۔"

ایمبولینس والے نے ڈیمپسے کو حیرت سے دیکھا "اینٹی ڈوٹ نہیں ہے؟" اس نے حیرت سے کہا۔

"ہاں دھلائی کرو اور دعا کرو۔" ڈیمپسے نے کہا۔

مسز آربکل کو ایمبولینس میں پہنچا دیا گیا تو ڈیمپسے نے کمرے کی طرف توجہ دی۔ گریڈی دروازے میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ وہ ڈیمپسے کے ذہن کی تیزی سے متاثر نظر آرہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مسز آربکل اگر بچ گئی تو یہ صرف ڈیمپسے کی وجہ سے ہوگا۔

ڈیمپسے ہاتھ پیروں کے بل جھکا کمرے کے چاروں کونوں کا معائنہ کر رہا تھا پھر اس نے فاضل چیزوں کی کوٹھری کا بغور جائزہ لیا۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر مسز آربکل کا چشمہ اور پنیر اور ویفرز کی پلیٹ رکھی تھی۔ اس نے اسے بھی غور سے دیکھا۔ پھر اس نے گریڈی سے کہا "پانچ دن کے بعد یہ مبارک موقع آیا ہے سام۔ میرا خیال ہے' یہ حادثہ تھا۔"

"حادثہ؟" سام نے حیرت سے کہا۔

ڈیمپسے کوئین کی طرف بڑھا "مسٹر کوئین' مجھے سیدھا سا جواب چاہئے۔ کیا یہاں چوہے مسئلہ بنے ہوئے ہیں؟"

کوئین کو سوال کے اچانک پن نے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ "ہاں' چوہے تو ہیں لیکن اس کا اس بات سے کیا تعلق؟"

ڈیمپسے کوٹھری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر اندر اشارہ کیا "یہ چوہے دان دیکھ رہے ہیں۔ چوہا مار زہر میں فاسفورس ہوتا ہے۔ یہ زہر ویفرز پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ چارے کے طور پر۔" وہ نیلی آربکل کے نائٹ اسٹینڈ کی طرف واپس آیا "اس ٹرے پر تین ویفرز رکھے ہیں۔ پنیر کے ساتھ۔" اس نے کہا اور ایک ویفر اٹھا کر اسے سونگھا۔ "یہ تو ٹھیک ٹھاک ہے لیکن اس آدھ کھائے ویفر کو چیک کرائیں۔ اس پر پنیر نہیں' چوہا مار زہر لگا ہے۔ اس دوا میں کم از کم پانچ فیصد زرد فاسفورس ہوتا ہے۔"

گریڈی کے چہرے پر ستائشی تاثر نظر آیا "لیکن اس سے کیا ہوتا ہے جم۔ قتل کا امکان تو اب بھی ہے۔ کیا قاتل یہ حرکت نہیں کر سکتا۔ ویفرز پر زہر لگانے کی؟"

"کر سکتا ہے لیکن نیلی کی نظر بہت کمزور تھی۔ یہ چشمہ دیکھو۔ اس کے شیشے کتنے دبیز ہیں۔ چشمے کے بغیر وہ چھ انچ دور کی چیز بھی نہیں دیکھ پاتی ہوگی۔ انہیں تو یہ زہریلا ویفر کھانا ہی تھا۔"

"لیکن انہوں نے پورا ویفر نہیں کھایا۔" سام نے کہا۔



"فاسفورس کا تو ایک ذرہ ہی آدمی کو ختم کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔" ڈیمپسے نے کہا "کاش' وہ بچ جائیں لیکن میرے خیال میں یہ حادثہ ہے۔ سب سے پہلے تو مجھے ان کی کرسی کے پاس یہ ٹوٹا ہوا ویفر نظر آیا۔ شاید ان کے ہاتھ سے گر گیا ہوگا۔ چشمے کے بغیر وہ اسے دیکھ نہیں سکتی تھیں۔ انہوں نے سٹول کو اٹھایا تو اصل ویفر کے بجائے ان کے ہاتھ میں زہریلا ویفر آیا۔ آؤ اب کچن کو چیک کرتے ہیں کہ میرا اندازہ درست ہے یا نہیں۔"

کوئین انہیں کچن کی طرف لے گیا۔ چند منٹوں میں انہیں چوہا مار زنک فاسفائیڈ کا بڑا ڈبہ مل گیا۔ اس میں پانچ فیصد زرد فاسفورس شامل تھا۔ کچن کے ایک ہیلپر نے تصدیق کر دی کہ ملازمہ نے جن دو کمروں میں چوہوں کی موجودگی کی اطلاع دی تھی وہاں زہریلے ویفرز ڈالے گئے تھے ان میں ایک کمرا نیلی آربکل کا تھا۔

"مسٹر کوئین' یہ زبردست غفلت اور غیر ذمے داری کا کیس ہے لیکن قتل کا معاملہ نہیں۔ میں اپنے ایک آدمی کو رپورٹ تیار کرنے کے لئے بھیج رہا ہوں۔ آؤ سام چلیں۔"

ہیڈ کوارٹرز جاتے ہوئے سام سراپا ستائش تھا "تمہیں ایکشن میں دیکھ کر خوشی ہوئی جم۔ بہت خوب۔ بر محل عمدہ کارکردگی کا ایسا شاندار نمونہ میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ تم تو شرلاک ہومز ہو بھائی۔"

"بات یہ ہے سام' کہ وہاں مجھے تاش کا کوئی پتا نظر نہیں آیا۔" ڈیمپسے نے کہا۔

گریڈی پلکیں جھپکا کر رہ گیا۔ اسے اس بات کا بھی خیال نہیں آیا تھا "شکر ہے کہ یہ ایک اور قتل نہیں۔" اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

○-------------☆-------------○

دوپہر کے بعد این بی سی ٹی وی کا کریو فیئر پورٹ پہنچ گیا۔ وہ سیدھے ان کے گولڈن روم میں گئے اور کیمروں اور مائیکرو فونز کی سیٹنگ میں مصروف ہو گئے۔ وہ پروفیشنل ٹیم تھی' جو پچھلے پانچ سال سے باہم مل کر کام کر رہی تھی۔ یہ نیوز اسپیشل براہ راست پروڈیوسر فیلڈ مین کی ذمے داری تھے۔ اس کے ساتھ تین کیمرا مین دو ساؤنڈ مین' ایک اسٹاف اناؤنسر اور ایک لائٹنگ کی انچارج لڑکی تھی۔ الیکٹریشن اور تمام آلات ایک ٹرک میں آئے تھے۔ ٹریلر کو ان کے عقبی حصے میں پارک کیا گیا تھا۔

انٹرویو سے پہلے پانچ منٹ قتل کے پس منظر کی رپورٹ دکھائی جاتی تھی۔ ان کے بلیو روم میں این بی سی کے پہلے سے پہنچے ہوئے کریو کے ممبر بارٹن، جیکسن اور گرفتھ بیٹھے اب تک کی فلموں کا جائزہ لے رہے تھے۔ تاکہ پانچ منٹ کے لئے متوثر ترین فلم کا انتخاب کر سکیں۔

ساڑھے تین بجے بارٹن، فیلڈ مین اور وارن پیٹی سے ملا اور انہیں اپنی ایڈٹ کی ہوئی تعارفی فلم دکھائی۔ دونوں کو وہ فلم بہت اچھی لگی۔

O------------☆------------O

ان کے سپروائزر سیل ڈی مارکو کے لئے وہ ایک بڑا دن تھا۔ ڈی مارکو بھی محنتی آدمی تھا۔ وہ ہرفن مولا تھا۔ ہر کام کر سکتا تھا۔

یہ فیرپورٹ سے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والا پہلا پروگرام تھا۔ سیل الیکٹریشنز کے ساتھ وائرنگ میں مصروف رہا تھا۔ کام اتنا مشکل نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہا تھا۔ بیشتر مین کیبلز اور لائنیں این بی سی کے ریموٹ پک اپ ٹریلر سے منسلک تھیں۔ پھر بھی اس نے اسٹیج کنکشنز کے سلسلے میں خاصا ہاتھ بٹایا۔

سوا چار بجے وہ بیسمنٹ میں موجود اپنے آفس میں چلا آیا تاکہ کافی پی سکے۔

O------------☆------------O

چار بجے کنیکٹی کٹ اسٹیٹ پولیس کے ایک تنہا ٹروپر نے اپنی موٹر سائیکل ان کے پارکنگ لاٹ میں روکی۔ موٹر سائیکل کو سائیڈ اسٹینڈ پر کھڑا کر کے وہ لابی میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے کا بیشتر حصہ ہیٹ میں چھپا تھا۔ اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک بیگ تھا۔ دھوپ کے چشمے کے پیچھے سے جھانکتی ہوئی سلیٹ جیسے رنگ کی آنکھوں نے ایک سیکنڈ میں لابی کا تفصیلی جائزہ لیا۔ سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔ ڈیسک کلرک اخبار پڑھ رہا تھا۔ ایک گوشے میں چار افراد بیٹھے کاک ٹیل سے شغل کر رہے تھے۔ ایک اکیلا شخص بار کے اسٹول پر بیٹھا پینے میں مصروف تھا۔

ٹروپر نے لفٹ کو نظرانداز کر دیا اور زینے کی طرف چل دیا۔ وہ بہت محتاط تھا اور بوقت ضرورت خطرناک ثابت ہونے کے لئے تیار بھی تھا۔

پندرہ منٹ بعد سیل ڈی مارکو اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ کافی پی کر وہ لیٹرین



جانے کے لئے نکلا۔ وہ بے آواز قدموں سے سیل کے پیچھے چل دیا۔

دس منٹ بعد سیل دوبارہ اپنے کمرے میں آیا۔ اس نے کافی کا ایک اور کپ پیا اور چمڑے کا ایک چھوٹا بیگ لے کر گولڈن روم کی طرف چل دیا۔ ٹوائلٹ میں جو اس نے میک اپ کیا تھا وہ شاندار تھا۔ معمولی سا فرق تھا لیکن یقین تھا کہ کوئی اس فرق کو محسوس نہیں کر سکے گا۔

پروگرام کی وائرنگ مکمل ہو چکی تھی۔ این بی سی کے الیکٹریشن ٹریلر کے پاس جمع تھے اور کافی پی رہے تھے۔ اب انہیں پروگرام شروع ہونے سے ایک گھنٹا پہلے اپنے سرکٹوں کو دوبارہ چیک کرنا تھا۔

اس نے پورے اعتماد سے کام شروع کر دیا۔ اس نے اپنے بیگ سے پتلے کیبل کا لچھا اور ایک ٹائمنگ ڈیوائس نکالی۔ سات منٹ سے کم وقت میں اس نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ وہ جانتا تھا کہ جو کچھ اس نے کیا ہے اسے کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ الیکٹریشن اپنے سرکٹ چیک کرتے ہوئے بھی کوئی فرق نہیں محسوس کر سکتے۔ اس نے نیوز اسپیشل کو ۲۲۰ وولٹ کا وائر لگا دیا تھا۔ لائیو ایکشن! دیکھنے والے یہ پروگرام کبھی نہیں بھول سکیں گے۔ یہ سلگتا ہوا پروگرام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

سیل ڈی مارکو زمین دوز منزل کے ٹوائلٹ میں گیا۔ دس منٹ بعد وہ باہر نکلا۔ چمڑے کا چھوٹا بیگ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کی اور چل دیا۔

O------------☆------------O

فیرپورٹ اِن کے ایک اور پرائیویٹ سوئٹ کے ایک گوشے میں ٹونی روکو اپنی پسندیدہ چرمی کرسی پر بیٹھا تھا اور ان سے الگ تھلگ روکو کے دو باڈی گارڈ ہر وقت وہاں پہرا دیتے تھے۔

اس وقت روکو کے سامنے کاؤچ پر دو بے حد حسین لڑکیاں بیٹھی تھیں لیکن روکو کو ان کے حسن سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ دولت کے سوا وہ کسی چیز میں دلچسپی نہیں لیتا تھا۔ ایک اہم بات یہ تھی کہ روکو کو کبھی کوئی چھو نہیں سکتا تھا۔ وہائٹ کہتا تھا اس کسی پر اعتبار نہیں کرتا۔ جب وہ شیر خوار بچہ تھا تب بھی اپنی نیپی خود ہی بدلتا تھا۔

”پچھلی بار کی طرح تمہیں پانچ فیصد ملے گا۔“ روکو نے کہا ”یوں تمہیں دس ہزار

ڈالر ملیں گے۔ انہی پرانے ناموں سے رقم سرمایہ کاری میں لگانا۔ اخراجات تمہارے اپنے ذمے۔ جین' نیویارک سے میامی تک تمہارا علاقہ ہے۔ اور گائیلا یورپ تمہارا ہے۔ شکاگو' ویگاس' اور مغربی ساحل کو میں خود کور کروں گا۔"

"ٹائم ٹیبل کیا ہے؟" جین نے پوچھا۔

"وہی پہلا والا۔" روکو نے جواب دیا "میں چاہتا ہوں کہ اس ماہ کے اختتام تک سرمایہ کاری مکمل ہو جائے۔ اب جاؤ اور یاد رکھنا۔ کچھ بھی ہو جائے مجھ سے رابطہ نہ کرنا اور آپس میں بھی بات نہ کرنا۔" اتنا کہہ کر روکو اٹھ کھڑا ہوا۔ گائیلا نے بے ساختہ اس سے ہاتھ ملانے کی غلطی کی تھی۔ وہائٹی نے سانپ کی پھرتی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

روکو مسکرا دیا "وہائٹی' یہ سوٹ کیس ان کی گاڑیوں تک پہنچا دو۔ یہ بہت بھاری ہیں۔"

O------------☆------------O

ہیڈ کوارٹرز میں ملک بھر سے اورٹن کی موجودگی کی خبریں موصول ہو رہی تھیں۔ مختلف شہروں میں عجیب واقعات ہوئے تھے۔ نیویارک میں ایک فلائٹ لیٹ ہو گئی۔ صرف اس لئے کہ ایک خاتون کو شبہ تھا کہ اورٹن بھی اس جہاز میں سفر کر رہا ہے۔ ایک اطلاع پر بوسٹن کے ایک مساج پارلر پر چھاپا پڑ گیا۔ ڈینور میں سائیکاٹرسٹ ایسوسی ایشن کے اجلاس میں قرار داد پاس کی گئی کہ ڈیوڈ اورٹن کا پریکٹس کا اجازت نامہ منسوخ ہونا چاہئے۔ سان فرانسسکو میں ایک پیش گو نے اعلان کیا کہ ڈیوڈ اورٹن امریکا سے بھاگ کر کیوبا چلا گیا ہے۔ جہاں کاسترو نے اسے پناہ دے دی ہے۔

خود فیرپورٹ پولیس مختلف اطلاعات کی بنا پر سات چھاپے مار چکی تھی لیکن اورٹن نہیں ملا تھا۔ ڈیمپسے کا حکم تھا کہ ایسی ہر اطلاع کو سنجیدگی سے لیا جائے۔

O------------☆------------O

جم ڈیمپسے' اسپائک برگز اور سام گریڈی ساڑھے چھ بجے ان پہنچ گئے۔ نیوز اسپیشل سے آدھا گھنٹا پہلے بریندا کے کہنے پر ڈیمپسے نے پولیس یونیفارم پہنی تھی اور وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ برگز بھی یونیفارم میں تھا۔ گریڈی نے دھاریوں والا سوٹ پہنا تھا۔

اُس روز ابھی تک کوئی قتل نہیں ہوا تھا۔ اس لئے فضا میں خوف اور کشیدگی اور



زیادہ تھی۔

"ہو سکتا ہے کہ آج وہ باہر نہ نکلے۔" سام گریڈی نے کہا "ایک دن کی چھٹی تو سبھی کرتے ہیں۔"

ان تینوں کے درمیان نگاہوں کا تبادلہ ہوا۔ اس بات پر یقین کسی کو بھی نہیں تھا۔ کہنے والے کو بھی نہیں۔

"جب توقع نہ ہو تو اور زیادہ محتاط رہنا چاہئے۔" ڈیمپسے بولا۔

وہ گولڈن روم میں داخل ہوئے تو فیلڈ مین ان کی طرف بڑھا۔ وہ انہیں وارن پٹی کی طرف لے گیا' جو ایک آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ وہ سبھی پٹی کو ٹی وی پر دیکھتے رہتے تھے۔ وہ ان کے لئے اجنبی ہرگز نہیں تھا لیکن ڈیمپسے کو وہ آف دی اسکرین نسبتاً چھوٹا لگا۔

فیلڈ نے انہیں متعارف کرایا۔ ڈیمپسے کو پٹی بہت اچھا لگا۔ وہ بہت پُرسکون تھا اور چند منٹ میں اس نے ان تینوں کو بھی پُرسکون کر دیا۔

"دیکھئے' موضوع بہت سخت ہے" وارن پٹی نے کہا "ہمیں اسے بڑی نزاکت سے ہینڈل کرنا ہے۔ ایسے کہ فیرپورٹ کے ساتھ بھی زیادتی نہ ہو۔ یہ قتل تو کہیں بھی ہو سکتے تھے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ اورٹن نے آپ کے قصبے کو منتخب کیا۔"

"آن ائر جانے میں پانچ منٹ ہیں۔ حضرات اپنی نشستیں سنبھال لیں۔" فیلڈ مین نے اعلان کیا۔

پٹی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا' جو ایک پلیٹ فارم پر رکھی تھی۔ اب وہ این بی سی کا بلیزر پہنے ہوئے تھا۔

پروڈیوسر نے اشارہ کیا۔ ڈیمپسے نے دیکھا کہ ٹیلی ویژن کیمرے پر ایک سرخ بتی روشن ہوئی۔ وہ کیمرا پٹی اور تینوں مہمانوں پر مرکوز تھا۔

"گڈ ایوننگ امریکا۔ میں وارن پٹی آپ سے مخاطب ہوں۔ میں اس وقت فیرپورٹ' کنیکٹی کٹ میں ہوں۔ یہ اسپیشل نیوز کاسٹ ہے جس میں پورے امریکا کو دلچسپی ہے۔ آپ واقف ہیں کہ نیویارک سے صرف ساٹھ میل دور اس خوب صورت قصبے میں چار قتل ہو چکے ہیں۔ یہاں جو ہمارے تین مہمان ہیں یہ اس بے رحم قاتل کو پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قاتل کا نام ڈیوڈ اورٹن ہے۔ وہ مقامی سائیکاٹرسٹ ہے۔"

پیٹی نے ان تینوں کا الگ الگ تعارف کرایا۔ پھر پانچ منٹ کی ڈاکومیٹری دکھائی۔ اس میں چاروں وارداتوں کی تفصیل تھی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ ڈیوڈ اورٹن کو تلاش کرنے میں پولیس سے تعاون کریں۔ اسکرین پر پندرہ سیکنڈ تک اورٹن کی تصویر دکھائی گئی۔ پھر کیمرے پر دوبارہ ریڈ لائٹ نظر آئی اور انٹرویو شروع ہو گیا۔ پیٹی نے ڈیمپسے سے پہلا سوال کیا "چیف ڈیمپسے' آپ امریکا کے چند بہترین ڈیٹیکٹیوز میں شمار کئے جاتے ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں ڈاکٹر اورٹن.........."

وارن پیٹی کو اپنا پہلا سوال ہی مکمل کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ ۲۲۰ وولٹ کی برقی رو مائیکروفون کے راستے اس کے حلق سے گزر گئی۔ اس کا وجود موت کا خوف ناک برقی رقص کر رہا تھا۔ سام گریڈی بے ساختہ اس کی مدد کے لئے اچھلا۔ وہ پیٹی سے محض انچوں کے فاصلے پر تھا کہ ڈیمپسے نے ناقابل یقین پھرتی دکھائی۔ اس نے ایک جھٹکے سے گریڈی کو دوسری طرف وارن پیٹی سے دور اچھال دیا۔ ساتھ ہی اس نے مین سوئچ آف کر دیا۔ این بی سی نیٹ ورک کا پورے امریکا میں رابطہ نہیں رہا۔

بعد میں نیلسن نے رپورٹ دی کہ اُس وقت ایک کروڑ نوے لاکھ گھروں میں این بی سی کا وہ لائیو پروگرام دیکھا جا رہا تھا۔ پوری قوم نے ڈیمپسے کو حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کر کے سام گریڈی کی جان بچاتے دیکھا پھر اس نے سوئچ آف کر کے پیٹی کو بچانے کی بے سود کوشش کی۔ اس کے ساتھ ہی لاکھوں ٹی وی اسکرین تاریک ہو گئے۔ دو منٹ بعد این بی سی کا نیویارک اسٹوڈیو آن ائر آیا اور کولمبو کی پرانی فلم دکھائی جانے لگی پھر اسے روک کر وارن پیٹی کے قتل کا بلیٹن پیش کیا گیا۔

گولڈن روم میں گوشت جلنے کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ ایمبولینس آئی اور پیٹی کی لاش لے گئی۔ سام گریڈی نے ڈیمپسے کا شکریہ ادا کیا "تم نے میری جان بچالی جم۔ میں تو کچھ سوچنے کے قابل ہی نہیں تھا۔ میں اپنی دانست میں پیٹی کو بچانے گیا تھا۔ ایک اور سیکنڈ کی تاخیر ہوتی تو میں بھی فرائی ہو گیا ہوتا۔" اس کا جسم لرزنے لگا۔

برگز آلات چیک کر رہا تھا۔ تاش کا ایک پتا پیٹی کی کرسی کے نچلے حصے سے ٹیپ کیا گیا تھا۔ حکم کا نہلا! "تو یہ اورٹن ہی کی حرکت ہے۔" وہ بولا "ہاں' وہ الیکٹریشن بھی تو رہا ہے لیکن کم بخت یہاں پہنچا کیسے؟"



ڈیمپسے خاموش تھا۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ چالاک قاتل نے ۲۲۰ وولٹ کی پاور یا تو کچن سے لی تھی یا لانڈری سے اور اسے ٹائمر سے ایکٹی ویٹ کیا تھا۔

O------------☆------------O

ایک کروڑ نوے لاکھ خاندانوں کو اس خوف ناک قتل نے دہلا دیا تھا۔ ان میں سے ۳۰ فیصد اس وقت کھانا کھاتے ہوئے وہ پروگرام دیکھ رہے تھے۔

"وہ کٹھ پتلی کی طرح ناچ رہا تھا۔ میں نے ایک لائیو مرڈر دیکھا۔ ممکن ہے کل وہ ایک اور نیوز اسپیشل دکھائیں۔" لڑکے نے کہا۔

"بس کرو بوبی۔" ماں نے لڑکے کو ڈانٹا "دیکھتے نہیں' بہن کی طبیعت بگڑ رہی ہے۔ کھانا کھاؤ اور کولمبو دیکھو۔"

"تو ممی' وہ اس اورٹن کی تلاش میں کولمبو سے مدد کیوں نہیں لیتے؟" بوبی نے کہا۔

"آئیڈیا برا نہیں۔" ماں نے کہا۔

یہ ایک گھر کی نہیں' لاکھوں گھروں کی کہانی تھی۔

O------------☆------------O

بفالو میں سینیٹر بینسن نے ایک موٹیل کے کمرے میں اپنی سیکریٹری فلورنس ہارپر کے ساتھ نیوز اسپیشل دیکھا تھا اور اب ایک گھنٹے بعد خوف سے اس کی طبیعت بگڑ رہی تھی "کیسی خوف ناک بات ہے فلورنس۔" اس نے اپنی سیکریٹری سے کہا "مجھے لگ رہا ہے کہ مجھے فلو ہونے والا ہے۔ تم مجھے ایک اور اسکاچ بنا دو پلیز۔"

"لیکن تم پہلے ہی چار جام پی چکے ہو ہنی۔"

"تم تو دن بدن ماری بنتی جا رہی ہو۔ میں خود ہی لے لوں گا۔" سینیٹر نے اپنے لئے جام بنایا اور اس میں برف کی دو ڈلیاں ڈالیں۔ پھر اس نے فون اپنی طرف کھینچا اور ایریا کوڈ ۲۰۳ ڈائل کرنے کے بعد ونچسٹر کا نمبر ملایا "ٹام میں ولبر بول رہا ہوں۔" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا "وہ ابھی کلب سے واپس نہیں آئیں؟ میں بفالو سے بول رہا ہوں۔ ہاں بھئی' بہت خوف ناک منظر تھا۔ میں نے کبھی ایسا کچھ نہیں دیکھا۔ بات یہ ہے کہ مجھے فلو ہو رہا ہے۔ دو چار دن آرام کرنا پڑے گا۔ نہیں ماری سے کہو کہ وہ واپس نہ آئے۔ انجوائے

کرتی رہے۔ میرا اسٹاف میری دیکھ بھال کر لے گا۔ ماری سے کہو' اتوار کو میری جگہ کھڑی ہو جائے۔ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ میری تقریر پڑھے اور نقاب کشائی کر دے۔ اس سے کہنا میں رات کو فون کروں گا۔ اسے میرا پیار دینا۔ شکریہ دوست گڈ بائی۔" سینیٹر نے ریسیور رکھا اور اسکاچ کے جام پر حملہ کر دیا۔

بعد میں ٹام نے ماری کو وہ پیغام دیا تو اس نے کہا کہ یہ تو اسے اعزاز مل رہا ہے لیکن اندر ہی اندر وہ سلگ رہی تھی۔ بزدل آدمی ۔ اس نے سوچا اور میں شرط لگا سکتی ہوں کہ اسے فلو نہیں ہوا بلکہ فلو لاحق ہو گئی ہے۔ اس کی سیکریٹری فلورنس۔

○------------☆------------○

اگر "اس" نے فون پر ہونے والی یہ گفتگو سنی ہوتی تو اسے بالکل حیرت نہ ہوتی۔ درحقیقت اسے توقع تھی کہ سینیٹر بینسن فیرپورٹ کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ اس نے اپنے شکاروں پر زبردست ریسرچ کی تھی۔ سینیٹر بینسن اس کی لسٹ میں تھا بھی نہیں۔ ہاں ماری بینسن تھی۔

○------------☆------------○

ٹونی روکو نے کھانے کے دوران نیوز اسپیشل دیکھا تھا۔ اس نے وارن پیٹی کو لائیو برقی رو کا شکار ہوتے دیکھا تو اس کی حالت بگڑ گئی۔ کھانا اس کے کپڑوں پر گر گیا۔ اس کا بہت برا حشر ہو گیا تھا۔ ایک گھنٹے بعد اس نے ایک ہفتے کے لئے ویگاس جانے کا فیصلہ کر لیا "ہم دونوں ایک ہفتے کی چھٹی بھی منا لیں اور لیفٹی کو یہاں تنہا چھوڑ دیا جائے' اس میں بھی عافیت ہے۔ یوں جب لیفٹی اورٹن کو ہلاک کرے گا تو کوئی اس بات کا تعلق ہم سے نہیں جوڑ سکے گا۔"

○------------☆------------○

لیفٹی انجلو ساڑھے نو بجے رات لاس ویگاس سے نیویارک پہنچا۔ چوڑے چھجے والے ہیٹ نے اس کے چہرے کا بیشتر حصہ چھپا لیا تھا۔ اس کی نگاہیں چوکنے پن سے گرد و پیش کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہائٹی نے اسے ریسیو کیا۔ فیرپورٹ موٹیل میں پہلے ہی اس کے لئے کمرا بک کرا دیا گیا تھا۔ کمرا لیری فلیمنگ کے نام سے لیا گیا تھا۔ اگر وہ ایک ہفتے میں اورٹن کو تلاش کر کے ہلاک کر دیتا تو اسے ایک لاکھ ڈالر ملتے۔ ناکام رہتا تو ویگاس



واپسی کا کرایہ۔

لیفٹی کے نزدیک سودا برا نہیں تھا۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ جو ایک لاکھ ڈالر اسے ملیں گے وہ جعلی کرنسی ہو گی۔ معلوم ہو جاتا تب بھی کوئی بڑا فرق نہ پڑتا۔ لیفٹی کو قتل کرنے میں لطف بھی آتا تھا مگر یہاں مسئلہ اورٹن کو تلاش کرنے کا تھا۔ کسی کو علم نہیں تھا کہ اورٹن کہاں ہے؟

○------------☆------------○

رات ساڑھے نو بجے انہوں نے بندھے ہوئے سیل ڈی مارکو کو فاضل سامان کی کوٹھری میں سے برآمد کیا "میں پیشاب کرنے گیا تھا کہ اسٹیٹ پولیس کا وہ ٹروپر آیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ سلیٹ جیسی گرے آنکھیں۔ میں سمجھ گیا کہ وہ ڈیوڈ اورٹن ہے۔ میں نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر اس نے میرے سر پر نہ جانے کیا مارا کہ حواس رخصت ہو گئے۔" ڈی مارکو بتا رہا تھا۔

○------------☆------------○

جوڈی راجرز کو بھی وارن پیٹی کے قتل نے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اسے خوشی تھی کہ جم نے گریڈی کی جان بچالی۔ جم تو قدرتی طور پر ہیرو تھا۔ جوڈی جب چھوٹی تھی تو اتنے اچھے انتخاب پر بہن سے حسد کرتی تھی۔ شاید اسی لئے اس نے شوہر کے انتخاب کو اپنی لئے بڑا مسئلہ بنا لیا تھا۔ رک کو اس نے مسترد کر دیا۔ جیک کے ساتھ محتاط تھی۔ وہ دلچسپ آدمی تھا لیکن ابھی اس سے ملے دو ہی دن تو ہوئے تھے۔ اور اب پیٹر بونڈ.......... شاید.......... شاید.......... ان دونوں کے درمیان بہت کچھ مشترک تھا۔ اب دیکھنا تھا کہ پیٹر کس حد تک سیریس ہے۔

پیٹر نے ساڑھے چار بجے فون کر کے ڈنر کا پروگرام کینسل کیا تھا۔ غیر متوقع طور پر واشنگٹن سے بلاوا آگیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اب بس یہ ہو سکتا ہے کہ وہ بدھ کو فیرپورٹ میں اس سے آملے۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہر رات فون پر اس سے پروگریس معلوم کرے گا۔

جوڈی پورے دن سوتی رہی تھی لیکن تھکن پوری طرح نہیں اتری تھی۔ منہ ہاتھ دھونے کے بعد وہ پیٹر کے دیے ہوئے کاغذات دیکھنے لگی۔ دلچسپ معاملہ تھا۔ تین

انشورنس کمپنیوں نے ان کی فرم کی خدمات حاصل کی تھیں۔ ہیٹی اسٹار اور جج والر کی انشورنس پالیسیوں کا معاملہ تھا۔ مجموعی طور پر پالیسیاں چار ملین ڈالر سے زیادہ کی تھیں۔ عجیب بات یہ تھی کہ نیڈ نکولس نامی ایک وکیل کا نام تینوں پالیسیوں میں موجود تھا۔ تو کیا یہ نیڈ نکولس دولت کا بھوکا چوہا ہے؟

ایک معاملہ فیرپورٹ سیونگز بینک میں دو لاکھ ڈالر کی چوری کا تھا۔ گزشتہ چار برسوں میں اس بینک میں یہ تیسری کی تھی۔ ہر بار بینک کے صدر سام ٹلڈن نے چھان بین کرائی تھی لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا سام ٹلڈن بھی دولت کا بھوکا چوہا ہے؟

قتل عام طور پر دولت کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اگر نیڈ نکولس اور سام ٹلڈن دولت کے بھوکے چوہے ہیں تو قاتل اورٹن کیسے ہو سکتا ہے؟ کون جانے' تینوں ہی ملوث ہوں۔ اس نے سر جھٹکا۔ اگر وہ اسی طرح سوچتی رہی تو خواب میں صرف چوہے نظر آئیں گے اسے۔

ہوائی میں اس وقت صبح کے پانچ بجے ہوں گے۔ جیک کیا کر رہا ہوگا اس وقت؟ اور واشنگٹن میں گیارہ بج رہے ہوں گے۔ پیٹر کیا کر رہا ہوگا؟ کیا وہ دونوں اس کے متعلق سوچ رہے ہوں گے؟

O------------☆------------O

رات ہو چکی تھی۔ لیکن "وہ" تھکا ہوا نہیں تھا۔ اس نے بہت اچھا دن گزارا تھا۔ وہ بہت خوش تھا۔ بس ایک بات ناگوار لگی تھی۔ اس بوائے اسکاوٹ جم ڈیمپسے نے ٹی وی پر ہیرو کی طرح پرفارم کیا تھا۔ وہ........ وہ اسے روک سکتا تھا۔ لیکن اس کی اتنی اہمیت نہیں تھی۔ آج کا ہیرو کل ولین بھی بن سکتا ہے۔ وہ اسے دوڑا دوڑا کر تھکا مارے گا۔ ڈیمپسے کی چھٹی حس! ہونہہ۔ جو کچھ ڈیمپسے کو نظر نہیں آتا تھا' وہ دیکھ لیتا تھا۔ کچھ دیکھنے کے لئے ڈیمپسے کو اپنی دونوں آنکھیں کھولنی ہوں گی۔

سیاہ پنسل سے اس نے این بی سی کے نیوز کاسٹر کو کراس کیا۔ حکم کا نہلا' اس کی فہرست میں نمبر چھ۔ اسے یقینی طور پر معلوم نہیں تھا کہ سب سے پہلے کون سا ٹی وی نیٹ ورک فیرپورٹ میں لائیو کوریج کرے گا۔ یا یہ کہ کون نیوز کاسٹر یہاں آئے گا۔ چرچ میں



اس کے لئے زیادہ لائق ترجیح تھا۔ وہ زیادہ مشہور تھا لیکن وارن پیٹی بھی برا نہیں تھا۔

نوٹ بک خفیہ دراز میں رکھنے سے پہلے اس نے اپنے اگلے روز کے پلان کا جائزہ لیا "میں اسے لبھا کر باہر........ کھلے میں لاؤں گا۔ جیسے وہ اورٹن کو باہر لانے کی کوشش کر رہے ہیں پھر میں اسے شکار کر لوں گا۔ ناکامی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" وہ بڑبڑایا۔

بستر پر دراز ہونے کے بعد اس نے بیوی کو بڑی محبت سے تھپتھپایا۔ بیوی نے ندا سی آواز میں کہا "سوری ڈارلنگ' آج نہیں۔ میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔"

"لعنت ہے۔" وہ بڑبڑایا۔

O------------☆------------O

۷ جون۔ ہفتہ

ڈیمپسے اچھی نیند نہیں سویا۔ وہ قاتل کے پیچھے بھاگ رہا تھا اور کوئی طنزیہ آواز میں کہہ رہا تھا "تم مجھے نہیں ڈھونڈ سکتے۔ تم کبھی نہیں ڈھونڈ سکو گے مجھے۔"

کافی کی مہک نے اسے جگا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر بستر کو ٹٹولا لیکن برینڈا پہلے ہی اٹھ چکی تھی۔ ڈیمپسے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا سر دکھ رہا تھا اور تھکن بھی دور نہیں ہوئی تھی۔

اتنی دیر میں برینڈا ناشتے کی ٹرے لے آئی "میں نے سوچا' اتنا کچھ ہونے کے بعد تمہیں ناشتہ بیڈ پر ہی ملنا چاہئے۔" وہ بولی۔

ڈیمپسے نے بیڈ سائیڈ کلاک کو دیکھا۔ آٹھ بجنے میں دس منٹ تھے "میں کچھ زیادہ ہی سو لیا۔"

"اچھا ہے تمہیں نیند کی ضرورت ہے۔ چلو ناشتہ کر لو۔"

ناشتے کے دوران برینڈا نے کہا "ڈارلنگ تمہارے رات کے کارنامے پر مجھے فخر ہے لیکن میں ڈر رہی ہوں۔ میرا خیال ہے' اورٹن تمہیں قتل کرنا چاہتا تھا۔"

"نہیں۔ میرے خیال میں ایسا نہیں۔ تم پریشان نہ ہو۔" ڈیمپسے نے اسے تسلی دی "اب ہمیں معلوم ہے کہ مجرم کون ہے۔ میں بس نامعلوم سے گھبراتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اورٹن جلد ہی پکڑ لیا جائے گا۔ اگر وہ مجھے قتل کرنا چاہتا تو سب سے پہلے مجھے نشانہ بناتا۔ اس وقت میں محتاط بھی نہیں تھا۔ بلکہ مجھے یقین ہے کہ اورٹن مجھے زندہ دیکھنا

چاہتاہے۔ تاکہ مجھے نیچا دکھا سکے۔ یہ ہمارے درمیان مقابلہ ہے۔ وہ اس وقت مجھے قتل کرنے کی کوشش کرے گا جب میرے جیتنے کا امکان قوی ہو جائے گا مگر اس سے پہلے میں اسے پکڑ لوں گا۔"

برینڈا اٹھی اور کھڑکی کی طرف چلی گئی۔ اس نے پردے ہٹا دیے۔ کمرا دھوپ سے بھر گیا پھر وہ ناشتے کی خالی ٹرے لے گئی۔

O------------☆------------O

"وہ" کچن میں بیٹھا کافی پی رہا تھا۔ اس نے تمام چینل آزما لئے تھے۔ ہر جگہ سے کارٹون دکھائے جا رہے تھے۔ یہ ہفتے کا دن تھا۔ زیادہ لوگ بستر میں ہی ہوں گے۔ وہ چینل تلاش کرتا رہا۔ نیو ہون اسٹیشن سے مقامی خبریں آ رہی تھیں۔ وہ مسکرا دیا۔ پیٹی کی موت کا منظر دکھایا جا رہا تھا۔ بیک گراؤنڈ میں تبصرہ ہو رہا تھا پھر ڈیمپسے کی پھرتی کو سلو موشن میں دکھایا گیا۔

اس کا منہ بن گیا۔ سلو موشن میں وہ ایکشن اور زیادہ متاثر کن تھا۔ ایک مبصر نے تجویز پیش کی کہ ڈیمپسے کو اس بہادری پر اسپیشل میڈل ملنا چاہئے۔ اس نے اٹھ کر ٹی وی آف کر دیا۔

پھر ڈیلی نیوز کی شہ سرخی نے اس کی توجہ کھینچ لی۔ "پورے امریکا نے نیوز کاسٹر کو فرائی ہوتے دیکھا۔" نیچے چھوٹی سرخی تھی۔ "قاتل نے یہ کام کیسے کیا ہو گا؟"

اس نے اخبار کو پلٹا۔ پچھلے صفحے کی لیڈ تھی۔ اورٹن نے پانچواں قتل نیٹ ورک ٹی وی پر پیش کیا۔ اس کی باچھیں کھل گئیں۔ یہ ہوئی نا بات۔ وہ بڑبڑایا۔

نیویارک ٹائمز کی خبر کچھ بجھی بجھی تھی۔ وہ جھنجلا گیا۔ یہ اخبار آخر بکتا کیوں ہے؟ اسے تو سنسنی پھیلانی بھی نہیں آتی۔

دفتر جاتے ہوئے وہ کئی جگہ رکا۔ جن لوگوں سے اس کی بات ہوئی۔ وہ سب دہشت زدہ تھے۔ پیٹی کی موت واحد موضوع گفتگو تھا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ پیٹی کا قتل واقعی بڑا کارنامہ تھا۔ خاص طور پر اسٹائل کے اعتبار سے۔ اس نے لوگوں کے گھروں میں گھس کر ان کے دلوں کو براہ راست چھوا تھا۔ وہ اسے کبھی بھول نہیں سکتے تھے۔ خوف تھا کہ لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا تھا۔ گھروں کے دروازے اور کھڑکیاں بند تھے۔ گنیں خرید کے 'لوڈ



کر کے ہاتھ کی پہنچ کے قریب رکھی گئی تھیں۔ ملنے کے لئے آنے والوں کو سرد مہری سے دیکھا جا رہا تھا۔

اور آج کا دن اور زیادہ سنسنی خیز ہو گا۔

وہ ٹینس کورٹس کے سامنے سے گزرا۔ سب کورٹس بھرے ہوئے تھے۔ کورٹس کے نظارے نے یادوں کو جگا دیا۔ اس کا سر ہلکا ہو گیا۔ چکر آنے لگے۔ یہ ومبلڈن کا سنٹر کورٹ تھا۔ فائنل کونرز کے خلاف تھا۔ اس نے بورگ کو ۶-۰، ۶-۰ سے شکست دی تھی۔ بورگ کوئی گیم نہیں جیت سکا تھا۔ کونرز یقیناً بورگ کے مقابلے میں لقمہ تر ثابت ہو گا۔ اسے یقین تھا کہ کونرز کو تو وہ ایک پوائنٹ بھی نہیں لینے دے گا۔ اس نے سروس کے لئے گیند اچھالی اور ریکٹ کو حرکت میں لاتے لاتے رک گیا۔ کیا فائدہ اب کھیلنے کا؟ اس نے ہر کھیل میں کاملیت حاصل کر لی ہے۔ وہ عظیم ترین ہے۔

گزشتہ ورلڈ سیریز میں اس نے بیس بال میں بھی کمال حاصل کر لیا تھا۔

"اسٹاپ اِٹ۔" اس کے اندر کوئی غرایا "تم تو مجھے بیمار کر دو گے۔"

وہ بڈھے کے اس تبصرے پر ہنس دیا۔ یہی تو مسئلہ تھا۔ پرفیکشن حاصل ہو جائے تو ہر کھیل بور لگنے لگتا ہے۔ البتہ قتل کرنے میں ناقابل بیان سنسنی تھی اور وہ دنیا کا عظیم ترین قاتل تھا۔ اس نے اسٹیئرنگ وہیل پر گھونسا مارا۔ یہ ہے حقیقی کھیل' قتل! اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ وہ دیکھ تو نہیں سکتا تھا لیکن جانتا تھا۔ جانتا تھا کہ بڈھا مسکرا رہا ہے۔

اس نے اپنی گاڑی پارک کی۔ چہرے سے شیطانی مسکراہٹ پونچھی اور اپنے دفتر میں چلا گیا۔

O------------☆------------O

سلی فیرو کا دودھ والا اپنے خوف کا بڑی سادگی اور بے حد اثر انگیزی سے اظہار کر رہا تھا۔ وہ دونوں کچن کے دروازے کے باہر کھڑے تھے۔

"خاتون' اگر اورٹن چیف آف پولیس' ہیڈ آف اسٹیٹ پولیس اور ایف بی آئی کے بڑے افسر کی موجودگی میں کروڑوں امریکیوں کے سامنے وارن پیٹی کو قتل کر سکتا ہے تو پھر کوئی محفوظ نہیں۔ میں نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں یہ قصبہ چھوڑ

رہا ہوں' اس کی گرفتاری کے بعد واپس آجاؤں گا۔"

سیلی دانتوں سے ہونٹ کاٹنے لگی "میں تو خود زیادہ وقت خوف زدہ رہتی ہوں۔" اس نے اعتراف کیا "مجھے تو ٹام کی طرف سے بھی دھڑکا رہتا ہے کہ کسی رات وہ گھر واپس نہیں آئے گا۔"

"میں تو کہتا ہوں۔ آپ کے شوہر کو پولیس کی نوکری چھوڑ دینی چاہیے۔" دودھ والے نے ہمدردانہ لہجے میں کہا "یہ نوکری تو عورتوں کو بیوہ بنا دیتی ہے۔"

"خوب میری دلجوئی کر رہے ہو تم۔" سیلی نے تلخی سے کہا "ٹام کبھی نوکری نہیں چھوڑے گا۔ وہ بزدل نہیں ہے۔"

"مردہ کے مقابلے میں بزدل ہونا کہیں بہتر ہے۔" دودھ والے نے کہا "میں چلتا ہوں۔ اب آپ سے اورٹن کی گرفتاری کے بعد ملاقات ہو گی۔"

ہر طرف یہی خوف تھا۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں۔

ادھر ہیڈ کوارٹرز میں تینوں فورسز کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ اورٹن نے حکم کے نچلے پر بھی اپنی انگلیوں کا نشان چھوڑا تھا۔ لیب والوں نے تصدیق کر دی تھی کہ ڈیمپسے کو موصول ہونے والے دھمکی آمیز خطوط اورٹن ہی کے ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کئے گئے تھے۔

یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ اورٹن ان میں کیسے گھسا اور کیسے اس نے پٹی کے مائیکرو فون میں ۲۲۰ وولٹ کا کرنٹ دوڑانے کا سامان کیا۔ اس نے ٹائمر پر سات بجکر سات منٹ کا وقت سیٹ کیا تھا۔ اس نے جو موٹر سائیکل استعمال کی وہ اسٹیٹ پولیس ہیڈ کوارٹرز سے چرائی گئی تھی اور اورٹن کے گھر کے ڈرائیووے میں چھوڑ دی گئی تھی۔

"کم بخت کے اعصاب دیکھو۔" ڈیمپسے مضطربانہ انداز میں ٹہل رہا تھا۔ "میرا خیال تھا کہ اس کے مکان کی مستقل نگرانی ہو رہی ہے؟" اس نے رائس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"چیف' ہمارا ایک آدمی ہر وقت مکان میں موجود ہوتا ہے۔" رائس نے جواب دیا "کل وہاں اسٹیٹ پولیس کے پال رابرٹس کی ڈیوٹی تھی۔" اس کا لہجہ عذر خواہانہ تھا "کل پانچ بج کر پچیس منٹ پر اس نے ایک ٹروپر کو موٹر سائیکل پر آتے دیکھا تو سمجھا کہ وہ اس کا ریلیور ہے۔ ٹروپر نے چیخ کر اس سے کہا کہ وہ ابھی ایک منٹ میں واپس آکر ڈیوٹی



شروع کرے گا۔ رابرٹس نے اپنی چیزیں سمیٹنی شروع کر دیں۔ دس منٹ وہ انتظار کرتا رہا پھر اس کا اصلی ریلیور آگیا۔ انہوں نے موٹر سائیکل گیراج میں کھڑی کر دی کہ ٹروپر آئے گا تو وہاں سے لے لے گا۔"

برگز نے اپنا ٹپاریلو سگار بجھایا اور کھڑا ہو گیا "حضرات اس حماقت پر میں معذرت خواہ ہوں۔ ہمیں اسے پکڑ لینا چاہیے تھا۔" اس نے فرسٹریشن میں اپنی ہتھیلی پر گھونسا مارا "اس میں شک نہیں کہ یہ اورٹن بہت مضبوط اعصاب کا آدمی ہے۔ وہ ہماری یونیفارم استعمال کر کے کہیں بھی جا سکتا ہے۔ یہ تو بڑا مسئلہ ہے۔"

"ہم پبلک کو نہیں بتا سکتے کہ وہ اسٹیٹ پولیس کے ٹروپر کے بھیس میں بھی ہو سکتا ہے۔ یوں خوف و ہراس پھیلے گا اور وہ پولیس پر بھی اعتبار نہیں کریں گے۔" ڈیمپسے نے کہا۔

"اگر اس نے موٹر سائیکل اپنے گھر میں کھڑی کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ وہیں چھپا ہوا ہے۔" سام گریڈی نے رائے دی۔ "ہو سکتا ہے وہاں کوئی خفیہ کمرا ہو کیوں جم؟"

ڈیمپسے چند لمحے اسے گھورتا رہا۔ پھر اس نے سر کو تفہیمی جنبش دی "یہ ممکن ہے' پکولو کی ٹیم اس وقت دو کھوجی کتوں کے ساتھ وہاں یہی چیک کر رہی ہے۔ اگر وہاں کوئی خفیہ پناہ گاہ نہیں ملی تو پکولو اس پورے علاقے کو چیک کرے گا۔"

بیلی نے آکر بتایا کہ اورٹن کی نرس سے اورٹن کے مریضوں کی فہرست حاصل کر لی گئی ہے۔ ان میں کوئی بھی کسی بھی طرح کسی مقتول سے متعلق نہیں ہے۔

متفقہ طور پر طے پایا کہ اتوار کو ہونے والی دو صد سالہ تقریب کو ملتوی کر دیا جائے۔ جشن اورٹن کی گرفتاری پر زیادہ مناسب رہے گا۔ "میں گورنر سے اس سلسلے میں بات کروں گا۔" برگز نے کہا۔

O-----------☆-----------O

نون بجے فیرو' بیلی اور رائس پرہجوم کلپر بار میں بیٹھے سینڈوچ کھا رہے تھے' گفتگو کا موضوع وہی تھا۔ قتل!

"آخر وہ یہ غیر انسانی حرکتیں کیوں کر رہا ہے؟ کوئی سبب تو ہو گا۔" بیلی نے کہا۔

"میں نہیں مانتا۔ قتل انسانی خواہش ہے۔ پہلا قتل روئے زمین پر ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والے پہلے شخص نے کیا تھا اور مقتول اس کا بھائی تھا۔ وقت بدل جاتا ہے، انسان نہیں بدلتا۔" فیرو نے تبصرہ کیا۔

"اور وہ سزا سے بچ نکلا تھا۔" رائس نے کہا "یہی بات مجھے پریشان کرتی ہے۔ یہ اورٹن اس دور کا قابیل ہے۔"

ویٹریس کافی لے آئی۔ رائس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا "ہم بہت فکر مند ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ موت بہت عام سی چیز ہے۔"

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟" بیلی نے غصے سے کہا۔

"دیکھو جلد یا بہ دیر، مرنا سبھی کو ہے۔" رائس بولا۔

"لیکن اس سے موت عام چیز ثابت نہیں ہوتی۔ معمولی.......... میں نہیں مانتا۔"

بیلی نے فیرو کو دیکھا۔ فیرو کی نیلی آنکھوں میں سرد مہری تھی۔ اس کا پورا تاثر بدل گیا تھا۔ وہ سگار کا پیکٹ کھول رہا تھا۔

"موت ہمارے کام کا حصہ ہے۔" رائس نے کہا۔ "ہم ہر وقت موت سے نبرد آزما رہتے ہیں لیکن ہمیں تنخواہ مرنے کی نہیں دی جاتی۔ مجھے وہ لوگ برے لگتے ہیں جو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمیں مرنے کی تنخواہ مل رہی ہے۔" وہ کہتے کہتے رکا۔ "حقیقت یہ ہے کہ ہمیں زندگی کے تحفظ کے لئے تنخواہ دی جاتی ہے۔"

فیرو اٹھ کھڑا ہوا "میں موت سے نہیں ڈرتا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب میرا وقت آئے تو یہ کام جلدی سے نمٹ جائے۔" یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا۔ بیلی اور رائس نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر بیلی نے سر جھٹکتے ہوئے اداسی سے کہا "جانے یہ سلسلہ کہاں ختم ہو گا۔"

O------------☆------------O

لیفٹی اینجلو پریشان تھا۔ اس نے اپنے تمام رابطے آزما لئے تھے لیکن اورٹن کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا۔

لیفٹی قانون سے بھاگنے والوں کی نفسیات کے متعلق سب کچھ جانتا تھا۔ وہ خود ان تمام مرحلوں سے گزر چکا تھا۔ ایسے لوگ اس حال میں کسی سے بحث اور جھگڑا نہیں



کرتے۔ کسی سے نہیں الجھتے۔ ان کے سامنے ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ اپنی بقا! لیفٹی جرائم کی زیر زمین دنیا اور قانون سے آنکھ مچولی کے متعلق اتنا کچھ جانتا تھا کہ اگر اورٹن کو کوئی پکڑ سکتا تھا تو وہ خود ہی تھا۔ معاملہ ایک لاکھ ڈالر کا بھی تھا۔ اس کی محبوبہ بیلز تو خوش ہو جاتی۔ خدایا! وہ عورت پیسہ ہاتھ کے میل کی طرح دھو کر پھینک دینے کی قائل تھی۔

لیفٹی نے فیصلہ کیا کہ اب اسے ڈاکٹر کی فائلوں کا جائزہ لینا ہو گا۔

O------------☆------------O

پکولو اور اس کی ٹیم نے مکان کو چھان مارا لیکن کوئی خفیہ کمرا برآمد نہیں ہوا۔ پھر وہ پاس پڑوس کو چیک کرنے لگے۔

پکولو نے گھڑی دیکھی۔ سہ پہر کے تین بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی، اندر اسٹیٹ پولیس کے سارجنٹ بوتھ کی ڈیوٹی تھی۔ وہ اورٹن کی اسٹڈی میں اس کی پسندیدہ چرمی کرسی پر بیٹھا کوکا کولا کے گھونٹ لے رہا تھا کہ اچانک ایک آواز نے اسے چونکا دیا۔ اس کی پشت پر چیونٹیاں سی سرسرانے لگیں۔ اس نے اپنا ریوالور نکالا اور دبے قدموں ڈاکٹر کے آفس کی طرف بڑھا۔ اس نے بہت آہستگی سے دروازے کا لٹو گھمایا اور دروازے کو کھولا۔ اسی وقت اس کے کندھے میں درد کی لہر اتر گئی۔ سائیلنسر لگے ماؤزر کی آواز اس نے پہچان لی تھی۔

اس نے اپنا ہپ پیک ریڈیو نکالا اور لرزتی آواز میں چیخا "مے ڈے، مجھے اورٹن نے شوٹ کیا ہے۔" پھر کمرا اس کی چیخوں سے بھر گیا۔ وہ فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ اس نے لیفٹی کو ڈاکٹر کی ڈیسک کے پیچھے ابھرتے اور پھر باہر کی طرف بھاگتے نہیں دیکھا۔

لیفٹی کرائے کی کار تک پہنچا تو بڑبڑایا تھا "فائدہ کیا ہوا۔ مجھے کچھ بھی تو نہیں ملا۔"

پکولو تین منٹ بعد پہنچا۔ بوتھ بے ہوش پڑا تھا۔ خون بہت ضائع ہو چکا تھا لیکن پکولو کو یقین تھا کہ وہ مرے گا نہیں۔ اس نے ایمبولینس کے لئے کال کی اور پھر بڑبڑانے لگا "ہم دھوکا کھا گئے؟ یہ اورٹن آیا کہاں سے؟ اور کہاں چلا گیا؟"

O------------☆------------O

جوڈی نے عقب نما آئینے کو ایڈجسٹ کیا۔ مرسڈیز سڑک پر پانی کی طرح بہہ رہی تھی۔ اسے یہ کام مردوں کی طرح کرنا تھا اور اسے سابقہ بھی مردوں ہی سے پڑتا تھا۔ وہ

مسکرائی۔ وہ سختی میں مردوں سے کم نہیں تھی۔ کئی بار وہ اپنے ساتھیوں کو اپنی سخت جانی سے حیران کر چکی تھی۔

اس نے گاڑی کی رفتار کم کر دی۔ کنیکٹی کٹ والے اسپیڈ کے معاملے میں بہت سخت تھے۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ آغاز ہی چالان سے ہو۔

O------------☆------------O

ڈیمپسے اپنے آفس میں بیٹھا ان شواہد پر غور کر رہا تھا جو انہیں اب تک اورٹن کے خلاف ملے تھے۔ تمام کڑیاں آپس میں مل رہی تھیں۔ یقینی طور پر اورٹن ہی مجرم تھا۔ تو پھر اسے کیا چیز پریشان کر رہی ہے۔ اس نے پنسل اٹھائی اور پیڈ اپنے سامنے کھسکا لیا۔ اسی وقت بیلی کمرے میں گھس آیا۔

گس بیلی نے اسے بتایا کہ اورٹن کے مکان میں ڈیوٹی دینے والے اسٹیٹ پولیس کے سارجنٹ بوتھ پر اورٹن نے گولی چلائی ہے۔

ڈیمپسے بیلی کے ساتھ اورٹن کے مکان پہنچا۔ پکولو کے خیال میں گولی ماؤزر سے چلائی گئی تھی۔ وہ لوگ واپس آ رہے تھے کہ لیب والے وہاں پہنچے۔

واپس جاتے ہوئے بیلی نے کہا "ڈاکٹر کو اپنے آفس میں سے کوئی بہت ضروری چیز نکالنی ہوگی۔ سارجنٹ بوتھ اس کی راہ میں حائل تھا۔"

ڈیمپسے نے اسے بہت غور سے دیکھا "تمہیں اتنا یقین کیوں ہے کہ گولی اورٹن نے چلائی ہے۔ بوتھ نے اسے دیکھا تو نہیں۔ یہ محض اس کا خیال ہے کہ اورٹن نے اسے شوٹ کیا ہے۔ ہم یہ غلطی کیوں کریں۔"

بیلی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کا ذہن الجھ گیا تھا۔

O------------☆------------O

"اس" کو فائرنگ کے اس واقعے کا پتا چلا تو اسے کوئی خوشی نہیں ہوئی "کوئی مسخرا میری مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔" وہ بڑبڑایا "حالانکہ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ یہ میرا کھیل ہے۔ مکمل طور پر میرا۔ مجھے اس مسخرے کو تلاش کر کے اس راستے سے ہٹانا ہوگا۔" اس نے سگار کا کونا چبا کر تھوک دیا۔

O------------☆------------O



ڈون ڈیلون پُرعزم اور محنتی آدمی تھا۔ ہفتے میں سات دن وہ کام کرتا۔ اسے کامیابی کی بھوک تھی۔ عام طور پر اپنی اس خواہش اور بے چینی کو اپنے پُرسکون انداز کے پیچھے چھپا لیا کرتا تھا لیکن پچھلے کچھ دنوں سے وہ اعصاب زدہ اور چڑچڑا ہو رہا تھا۔

ڈیلون انشورنس کمپنی اسے ۲۶ سال کی عمر میں اپنے باپ سے ورثے میں ملی تھی۔ دوستوں کے خیال میں وہ اس کے مستقبل کی ضمانت تھی لیکن باپ کا کاروبار سنبھالتے ہی ڈون کو اندازہ ہو گیا کہ لوگوں کے خیال میں اگر اسے آبائی کاروبار نہ ملتا تو وہ ناکام آدمی ہوتا۔ جل ککڑے لوگ پیٹھ پیچھے کہتے۔ بس باپ کی مہربانی ہے جی۔ اس کے نتیجے میں وہ اپنی تمام توانائیاں یہ ثابت کرنے میں صرف کرنے لگا کہ وہ باپ سے بہتر ہے۔ درحقیقت وہ باپ سے بہتر ہی تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ ابھی تک یہ بات ثابت نہیں کر سکا تھا۔

ڈون اور اس کی بیوی ڈیبورا بڑی شان سے رہتے تھے۔ محل نما گھر تھا ان کا جہاں زندگی کی ہر آسائش موجود تھی۔ ڈیبورا کی زندگی کا مقصد محض شاپنگ تھا۔ مہینے کے آخر میں بل جمع ہوتے تو ڈون پھٹ پڑتا لیکن ڈیبورا اسے لبھانا خوب جانتی تھی۔ وہ بہت خوب صورت تھی۔ ڈون کو کبھی معلوم نہیں ہو سکا کہ ڈیبورا نے زندگی میں کبھی کالج کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ سولہ سال کی عمر سے ہی اس نے جسم کے ذریعے روزی کمانا شروع کر دیا تھا۔ تاہم اس نے مسز ڈیلون کی حیثیت میں خود کو بہت جلدی ایڈجسٹ کر لیا تھا۔

ڈون کو ہمیشہ خوف رہتا تھا کہ دولت کے بغیر اس کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ ڈیبورا کو بھی کھو بیٹھے گا۔ اسی لئے وہ دولت کمانے کے لئے بہت محنت کرتا تھا اور اس سے زیادہ محنت ڈیبورا شاپنگ کے ذریعے دولت اُڑانے کے لئے کرتی تھی۔

دولت کمانا ہمیشہ مشکل ہوتا ہے اور خرچ کرنا آسان۔ اسی لئے ڈیلون ہمیشہ مالی مشکلات سے دوچار رہتا تھا۔ وہ بہت زیادہ مقروض تھا اور تیزی سے دیوالیہ پن کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ڈیبورا کو یہ بات معلوم نہیں تھی۔ ڈون کو اسے بتانے کی ہمت بھی نہیں تھی کہ اس کی سلطنت کاغذی محل کی طرح گرنے والی ہے۔

اس نے سوچا تھا کہ اس معاملے سے خود ہی نمٹ لے گا۔ اسے چار لاکھ ڈالر کی ضرورت تھی۔ اس کے ذہن میں ایک آئیڈیا تھا۔

O------------☆------------O

جم ڈیمپسے اور برینڈا نے جج والر کی تدفین میں شرکت کی۔ وہاں ہر طرف اسٹیٹ پولیس کے ٹروپرز بکھرے ہوئے تھے۔ حفاظتی انتظامات ائر ٹائٹ تھے۔ معذرت کے ساتھ بغیر شناخت اور تلاشی کے کسی کو بھی چرچ میں داخل نہیں ہونے دیا گیا تھا۔ سوگوار بھی بہت سہمے ہوئے تھے۔ باہر سے آنے والے اس چکر میں تھے کہ جلدی سے سروس مکمل ہو اور وہ فیرپورٹ سے بھاگیں۔

آنجہانی جج کی بیٹی جینیس نے خاص طور پر ڈیمپسے کا شکریہ ادا کیا اور قاتل کی گرفتاری کے سلسلے میں اس کی کاوشوں کو سراہا۔

اپنی کار کی طرف جاتے ہوئے ڈیمپسے نے برینڈا سے کہا کہ وہ یاٹ کلب فون کر کے بتا دے کہ وہ اور اسپائنک برگز اگلے روز ہونے والی بوٹ ریس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ ڈیمپسے کو یقین نہیں آرہا تھا کہ گزشتہ اتوار ہی کو انہوں نے ریس جیتی تھی۔ اس وقت قصبہ پُرسکون تھا۔ یہ کیسا عجیب ہفتہ گزرا تھا۔۔۔۔ پاگل ہفتہ!

○------------☆------------○

باربرا اپنی بیٹی کے کیمپ سے چار بجے شام واپس پہنچی۔ پورے دن کی ڈرائیو نے اسے تھکا دیا تھا پھر بھی وہ اس کے بارے میں سوچ رہی تھی اور اس کی طلب میں دیوانی ہو رہی تھی۔ وہ پاس نہیں تھا لیکن خیالوں میں پاس ہی تھا۔ تصور اور حقیقت میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔ وہ سوچ میں پڑ گئی۔ کیا وہ نفسیاتی مریض بن گئی ہے۔

وہ پانچ بجے سے بھی پہلے ہی آگیا۔ دونوں بھوکے تھے' ٹوٹ کر ملے۔ باربرا تو پانچ دن اس کے خواب دیکھتی رہی تھی۔ اس لئے اپنی شدت تو اس کی سمجھ میں آرہی تھی لیکن اس کی شدت کی وجہ وہ نہیں سمجھ سکتی تھی۔ ہاں وہ جانتا تھا' اسے معلوم تھا کہ وہ دو بنیادی انسانی خواہشوں کا اسیر ہو گیا ہے۔ قتل اور جنس!

وہ کمرے سے نکلا تو باربرا سو چکی تھی۔ وہ مسکرایا۔ باربرا پوری طرح مطمئن سوئی تھی۔

اب رکنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ وضاحت نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جانتا تھا کہ وہ ایک عجیب معمے جیسی تبدیلی سے گزر رہا ہے۔ اب وہ اپنے پارٹنرز سے توانائی حاصل کر رہا تھا۔ اسے اپنی جنسی سرگرمیوں سے طاقت اور اسٹیمنا مل رہا تھا۔



وہ باربرا کے گھر سے نکلا تو اس کے سر میں ہلکا پن نہیں تھا۔ وہ تازہ دم شکاری تھا۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔

○------------☆------------○

جوڈی راجرز شام پانچ بج کر بیس منٹ پر فیرپورٹ اِن پہنچی۔ اس کا کمرا بے حد آرام دہ تھا۔ کمرے میں بالکونی تھی جس کے سامنے سوئمنگ پول تھا۔ اس نے اپنا سامان نکالا اور خالی سوٹ کیس کوٹھری میں پہنچا دیا۔

ڈبل بیڈ پر بیٹھ کر وہ برینڈا کا نمبر ملانے کی کوشش کرتی رہی۔ گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے فون نہیں اٹھایا۔ شائید برینڈا کہیں گئی ہوئی تھی۔ اس نے سوچا کہ تھوڑی دیر بعد پھر رنگ کرے گی اور اگلے روز ملنے بھی چلی جائے گی۔

اس نے اپنا بریف کیس کھولا اور ڈیسک پر بیٹھ گئی۔ بونڈ اینڈ بونڈ سے جو اسے اضافی فائلیں دی گئی تھیں انہیں دیکھنے کے لئے بھی گھنٹے درکار تھے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر پولیس نے اورٹن کو گرفتار کر لیا تو اس کا کام اور آسان ہو جائے گا۔ قتل کی سیریز نے سب کچھ الجھا کر رکھ دیا تھا۔

اپنے کیسوں میں اس کے ذہن میں بار بار ملٹن اور نکولس کے نام آتے تھے۔

دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے چونکا دیا پھر بیل ہوپ نے دروازہ کھولا اور اسے پھولوں کا چھوٹا باکس دیا "یہ کسی نے آپ کے لئے استقبالیہ پر چھوڑے ہیں۔"

اس نے بیل ہوپ کو پچاس سینٹ دیئے۔ وہ شکریہ ادا کر کے چلا گیا۔ اسے پیٹر بونڈ پر پیار آنے لگا۔ اتنی دور بیٹھ کر بھی اس کا خیال رکھتا ہے۔

اس نے ربن ہٹایا اور باکس کھولا۔ اندر ڈیزی کے پھولوں کے ایسے کئی گچھے تھے جن پر ابھی تک مٹی بھی لگی تھی۔ اس کی پیشانی پر تردد کی لکیریں ابھر آئیں۔ اس نے اندر موجود کارڈ نکالا۔ اس کی مسکراہٹ لبوں پر منجمد ہو گئی۔ دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ پیٹ میں گرہیں سی پڑنے لگیں۔ کارڈ پر لکھا تھا۔

ویلکم ٹو فیرپورٹ۔ ڈل مس پیٹ۔ وِد لو فرام ڈیوڈ اورٹن

جوڈی نے جلدی سے کمرے کا دروازہ مقفل کیا۔ بولٹ چڑھایا پھر بالکنی میں کھلنے والے دروازے کو بھی بند کر دیا۔ پھر وہ بیڈ پر ڈھے گئی۔ پھولوں کا باکس اب بھی اس کے

ہاتھ میں تھا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اسکول کے زمانے میں اسے اس نام سے پکارا جاتا تھا۔ اورٹن کو یہ نام کیسے معلوم ہوا؟ اس نے فیصلہ کیا کہ ڈنر اپنے کمرے میں کرے گی۔

O------------☆------------O

اپنے محفوظ قلعے میں ٹونی روکو نروس انداز میں اپنی انگلیاں چٹخا رہا تھا۔ بارہ قیراط ہیرے کی انگوٹھی دودھیا روشنی میں جگمگا رہی تھی۔

وہائٹی ویگاس جانے کے لئے اس کے سامان کی پیکنگ میں مصروف تھا۔ انہوں نے یونائیٹڈ ائر لائنز کی فلائٹ ۱۱ اے میں فرسٹ کلاس میں سیٹیں ریزرو کروائی تھیں۔ یہ اگلی صبح دس بجے کی فلائٹ تھی۔ روکو فوراً فیرپورٹ سے رخصت ہو جانا چاہتا تھا۔ وہ پوری رات ایک منٹ بھی نہیں سویا تھا اور اب بھی وہ آٹھ گھنٹے سے اسی گوشے میں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اسے یہ وہم ہو گیا تھا کہ وہ مرنے والا ہے اور وہ مرنا نہیں چاہتا تھا۔

وہائٹی نے روکو کو اس حال میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ دیکھ کر اسے شاک لگا کہ روکو حد درجے کا بزدل اور تھڑدلا ہے۔ اس نے لیفٹی سے رابطے کی کوشش کی تھی لیکن لیفٹی موٹیل میں موجود نہیں تھا۔ وہائٹی نے سوچا کہ کوئی بات نہیں۔ ویگاس پہنچ کر روکو پہلے جیسا ہو جائے گا۔

پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ وہائٹی نے ریسیور اٹھایا۔ کوئی مسٹر روکو سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔ وہائٹی حیران رہ گیا۔ فون پر روکو ہی کی آواز تھی۔ جبکہ روکو کمرے میں اس کے ساتھ تھا۔

"تمہارے لیے ہے باس۔" اس نے نروس انداز میں ریسیور روکو کی طرف بڑھایا۔

ٹونی روکو نے خوف زدہ انداز میں ریسیور لیا۔ دوسری طرف سے اسی کی آواز سنائی دی "مسٹر روکو؟"

"ہاں، روکو بول رہا ہوں۔" روکو کی آواز غراہٹ سے مشابہ تھی "تم کون ہو؟"

"تم ذاتی طور پر مجھے نہیں جانتے۔ میں ڈیوڈ اورٹن ہوں۔ عظیم ترین قاتل۔"

"اورٹن؟ قاتل؟" ٹونی روکو کا برا حال ہو گیا۔ اس کا منہ کھل گیا اور کف نکلنے



لگا۔

"ہاں میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اب میری لسٹ میں تمہارا نمبر ہے۔ میں تم سے ملنے آ رہا ہوں۔"

ریسیور رکھ دیا گیا۔ روکو نے دونوں ہاتھوں سے اپنا پیٹ تھاما۔ اسی وقت اس کا پیشاب خطا ہو گیا۔ اس نے وہائٹی سے کہا "کار گھما کر لاؤ۔ میں اتنی دیر میں اپنی پینٹ بدل لوں۔ خدا کے لئے ......... لیفٹی سے رابطہ کرو۔ چلو ہم پندرہ منٹ میں اسے موٹیل سے ہی لے لیں گے۔ وہ ہمیں ائر پورٹ چھوڑنے چلے گا۔ ہم آج رات ہی ویگاس جا رہے ہیں۔"

O------------☆------------O

"اس" کی ترکیب کارگر ثابت ہوئی تھی۔ ایک فون کال کے زور پر وہ ٹونی روکو کو اس کے بے حد محفوظ قلعے سے نکال لایا تھا۔ اب کھلے میدان میں وہ اسے آسانی سے شکار کر سکتا تھا۔ کار دروازے پر رکی۔ روکو دو سوٹ کیس لئے ہوئے اچھل کر باہر آیا۔ ایک سوٹ کیس بیس ڈالر کے نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ دوسرے سوٹ کیس میں اس کے کپڑے تھے۔

"اب موٹیل چلو۔ ہمیں لیفٹی کو پکڑنا ہے۔ اس کے پاس شاٹ گن ہے۔ وہ ہمیں ائر پورٹ پہنچائے گا۔ حفاظت سے۔"

"اوکے مسٹر روکو۔" ڈرائیور مسکرایا۔ اس کی سلیٹ گرے آنکھیں عقب نما آئینے میں دیکھ رہی تھیں۔ وہی سرد آنکھیں جن سے اس وقت پورا امریکا خوف زدہ تھا۔

O------------☆------------O

شخصیت کی تبدیلی اتنی مکمل تھی اور بہروپ اتنا اچھا تھا کہ روکو کو آخر تک پتا نہیں چلا کہ اسے قتل کرنے والا وہائٹی نہیں ہے۔ مرتے دم تک وہ اس سے التجائیں کرتا ......... گڑگڑاتا رہا "وہائٹی ......... پاگل ہو گئے ہو؟ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو؟ بھول گئے کہ میں نے تمہارے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ وہائٹی ........."

O------------☆------------O

پونے آٹھ بجے پولیس کی گشتی گاڑی نے وہائٹی کو روکو کی کیڈیلاک ایجنسی کے

پارکنگ لاٹ میں ایک برانڈنیو کار کی چھت پر پڑا پایا۔ کار کا ہارن مسلسل بج رہا تھا۔ پتا چلا کہ اس کے وائر ملا دیئے گئے ہیں۔ وہائٹ کو نہیں معلوم تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اسے کسی ٹرک نے ہٹ کیا ہے۔ اس کا ایک بازو' داہنی ٹانگ اور چہرے کا بیشتر حصہ ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا تھا۔

وہ خون آلود ہونٹوں کے درمیان بڑبڑائے جا رہا تھا "مسٹر رو کو' آپ فکر نہ کریں۔ لاس ویگاس پہنچیں گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ وہائٹ ہے نا آپ کے ساتھ۔"

آٹھ بج کر بارہ منٹ پر ایک اسکواڈ کار کو فیر پورٹ موٹیل طلب کیا گیا۔ انہوں نے موٹیل کے ایک گیسٹ کو اسپتال بھجوایا تھا۔ گیسٹ کا نام لیری فلیمنگ تھا۔ ایک حادثے میں مسٹر فلیمنگ کی دونوں کلائیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ بائیں ہاتھ کی ٹریگر دبانے والی انگلی تو بالکل ہی تباہ ہو چکی تھی۔ مسٹر فلیمنگ شاک کی حالت میں تھے اور حادثے کی تفصیل بتانے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ اسکواڈ کار کے ڈرائیور نے بتایا کہ چہرے مہرے سے مسٹر فلیمنگ کوئی خطرناک بدمعاش معلوم ہو رہے تھے۔

O------------☆------------O

آٹھ بج کر ستائیس منٹ پر ڈیوٹی آفیسر لیفٹیننٹ رائس کو پولیس ہیڈ کوارٹرز میں ایک کال موصول ہوئی۔ آٹومیٹک ریکارڈنگ سسٹم آن تھا۔

"فیر پورٹ پولیس۔ لیفٹیننٹ رائس اسپیکنگ۔"

"لیفٹیننٹ' میں مسٹر رو کو ہوں۔"

"یس سر' فرمایئے ہم کیا کر سکتے ہیں آپ کے لئے۔" رائس نے کہا۔ اس نے ٹونی رو کو کی آواز پہچان لی تھی۔ حال ہی میں اس نے رو کو سے ۷۲ء ماڈل کی کیڈی خریدی تھی۔

"کسی نے ابھی ابھی میرا چراغ گل کر دیا ہے۔"

"جی؟"

"ہاں لیفٹیننٹ' میں مر چکا ہوں۔ تمہارے قاتل نے مجھے بھی شکار کر لیا۔ یہ میں نہیں' میرا ضمیر بول رہا ہے۔"

رائس حیران رہ گیا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ بے یقینی سے ریسیور کو گھورتا رہا۔



"اب سب کچھ بدل گیا ہے۔ اب میرے جسم کی نہیں' روح کی حکمرانی ہے۔"

رائس کچھ نہ کہہ سکا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

"رائس' تمہیں خوش بختی کی ضرورت ہے؟"

رائس نے خود کار انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"میرے آفس میں قالین کے نیچے ایک ٹریپ ڈور ہے۔ اس میں اتر کر دیکھو۔ وہاں بوگس ڈالر بھی ہیں۔"

رائس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ وہ اس سنسنی خیز کال کو کسی کے ساتھ شیئر کرنا چاہتا تھا لیکن وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

رو کو غیر جذباتی انداز میں کہتا رہا "اور تمہارے دروازے پر چمک دار کیڈی کھڑی ہے۔ اس میں دو لاکھ ڈالر رکھے ہیں۔"

رائس کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ ریسیور اب بھی اس کے کانوں سے لگا تھا۔

"اور لیفٹیننٹ' تدفین کے بعد میرے لئے کچھ پھول بھیج دینا۔" پھر ایک قہقہہ سنائی دیا........... اور لائن ڈیڈ ہو گئی۔

رائس کو چکر آ رہے تھے۔ اس نے چیخ کر سارجنٹ بوب مارٹن کو آواز دی۔ دونوں' ریوالور ہاتھ میں لئے مین گیٹ کی طرف لپکے۔ وہاں ایک سیاہ کیڈیلاک کھڑی تھی۔ اس پر کنیکٹی کٹ کا لائسنس نمبر تھا۔ روک! پچھلی سیٹ پر ٹونی رو کو مردہ پڑا تھا۔ وہ میں ڈالر کے نوٹوں کے انبار تلے دبا ہوا تھا۔ شاید انہی کی وجہ سے اس کا دم گھٹا تھا۔ انہیں بعد میں پتا چلا کہ وہ دو لاکھ ڈالر تھے۔ نوٹوں کے درمیان میڈیکل ایگزامنر کو ایک تاش کا پتا ملا........... حکم کا اکّا!

O------------☆------------O

آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر رائس نے جم ڈیمپسے کے گھر فون کر کے اسے ٹونی رو کو کے قتل کی اطلاع دی۔ جم ڈیمپسے پونے نو بجے دفتر پہنچا۔ اس کے ذرا دیر بعد بیلی' فیرو' پکوبو اور ورک بھی پہنچ گئے۔ جم ڈیمپسے نے اِن میں سام گریڈی کو فون کیا لیکن اس کے کمرے سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے برگز کو فون کیا۔ وہ بھی گھر پر موجود نہیں

تھا۔

جم نے فیرو اور سارجنٹ اوردرک کو وہائٹ اور فلیمنگ سے پوچھ گچھ کے لئے اسپتال بھیجا۔ اُس بیلی کو ایک بیک اپ کار کے ساتھ فیرپورٹ موٹیل میں فلیمنگ کے کمرے کو چیک کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔ جم خود پکولو کے ساتھ روکو کیڈیلاک ایجنسی چلا گیا۔ راکس ڈیوٹی انچارج کی حیثیت سے ہیڈ کوارٹرز میں رہ گیا۔

اگلے ایک گھنٹے میں بہت کچھ ہوا۔ جم اور پکولو نے کیڈیلاک ایجنسی کے نیچے ایک شاندار سوئٹ دریافت کیا۔ اس سوئٹ کے عقب میں دو کمرے تھے' جن میں پرنٹنگ پریس موجود تھا۔ اس کے علاوہ بیس ڈالر کے نوٹ چھاپنے والی پلیٹیں اور بیس ڈالر کے نوٹوں کی شکل میں ساڑھے چار لاکھ ڈالر بھی ملے۔ ایک اور پریس بھی سیٹ کیا گیا تھا لیکن ابھی اس نے کام شروع نہیں کیا تھا۔

فیرپورٹ موٹیل میں بیلی نے بھی اچھی کارگزاری دکھائی۔ لیری فلیمنگ کے کمرے میں سنگل بیڈ کے گدے کے نیچے سے سائیلنسر لگا ماؤزر برآمد ہوا۔ میگزین میں دو گولیاں کم تھیں۔ ان میں سے ایک ٹی وی کے اوپر والی دیوار میں پیوست تھی۔ کرسی پر رکھے ہوئے فلیمنگ کے کوٹ سے ایک خط برآمد ہوا۔ لفافے پر کسی لیفٹی کا نام تھا۔ اندر مختصر سا خط تھا۔ اورٹن کو تلاش کر کے قتل کرنے کی صورت میں تمہیں ایک لاکھ ڈالر ملیں گے۔ ایک ہفتے میں یہ کام نہ کر سکے گا تو ویگاس واپسی کا کرایہ ملے گا' خط پر کسی کے دستخط نہیں تھے۔

"ویگاس کا لیفٹی۔ یہ تو یقیناً اینجلو ہے۔ ون آف دی بیسٹ ان دی بزنس" بیلی بڑبڑایا۔ وہ خوش خوش ہیڈ کوارٹرز پہنچا۔

"میرا خیال ہے' لیب میں ثابت ہو جائے گا کہ سارجنٹ بوتھ پر گولی اس ماؤزر سے چلائی گئی ہے۔" اس نے چیف جم کو بتایا "یعنی بوتھ پر اورٹن نے نہیں' اینجلو نے فائر کیا تھا۔ امکان یہی ہے کہ روکو نے اورٹن کو ٹھکانے لگانے کے لئے اینجلو کی خدمات حاصل کی تھیں۔ ایک لاکھ ڈالر چھوٹی رقم نہیں ہوتی اور روکو کے پاس بنڈل کے بنڈل موجود ہیں۔ روکو کو یہ پریشانی ہو گی کہ اورٹن کی وجہ سے علاقے میں پولیس ہی پولیس بھر جائے گی اور اس کا جعلی نوٹوں کا کاروبار خطرے میں پڑ جائے گا۔"



جم نے بیلی کی پیٹھ تھپتھپائی "واقعی.......... سوچو تو۔ ایک جعلی نوٹ چھاپنے والے نے ہمارے مجرم کو ختم کرنے کے لئے ایک پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کیں۔ دیکھو تو' کون ہماری مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔" وہ مسکرایا۔ "شاباش۔ تم نے شاندار کارکردگی دکھائی ہے۔ بس ایک بات تم بھول گئے۔ لیفٹی اب لیفٹی نہیں رہا۔"

بیلی بھی مسکرایا۔ صورت حال بہتر ہوتی لگ رہی تھی۔

فیرو کامیاب نہیں رہا تھا۔ فلیمنگ اور وہائٹ دونوں ابھی بات کرنے کے قابل نہیں تھے۔

○-----------☆-----------○

جم کے جانے کے بعد بیلی نے اشارے سے فیرو کو بلایا اور اپنے کمرے میں لے گیا۔ دروازہ بند کرنے کے بعد اس نے کہا "اوسیلو نے ہمیں بتایا تھا کہ یہاں منشیات اور ناجائز دولت کا کاروبار ہو رہا ہے۔ ناجائز دولت تو جعلی کرنسی کی صورت میں سامنے آ گئی ہے۔"

فیرو نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا "واقعی لیکن ہمیں یقین نہیں آیا تھا۔ تم نے چیف کو یا کسی اور کو اس سلسلے میں کچھ بتایا تو نہیں۔" اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا۔

بیلی نے نفی میں سر ہلایا "اور اب تو بتاؤں گا بھی نہیں۔"

فیرو نے سکون کی سانس لی "اب منشیات والے معاملے کو ہم اپنے طور پر دیکھیں گے۔ تم اور میں۔ یاد ہے' جم کہتا ہے' اگر ناک تک کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو تو مت بھولو کہ منہ بند رکھنے میں ہی عافیت ہے۔ ملاؤ ہاتھ۔" بیلی نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

○-----------☆-----------○

اس شام ماری بینسن کو معلوم ہوا کہ دو صد سالہ تقریبات منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اس نے سکون کی سانس لی۔ وہ شوہر کی بلا اپنے سر لینے پر مجبور ہو گئی تھی لیکن اب اس سے نجات مل گئی تھی۔ یہی نہیں' اب وہ صبح کی فلائٹ پکڑ کر دوپہر سے پہلے بفالو پہنچ سکتی تھی۔ وہ شوہر کو فلو کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہوئے پکڑنا چاہتی تھی۔

رات کو اسے ونچسٹرز کے ساتھ ڈنر ڈانس میں جانا تھا۔ سلک کے سیاہ گاؤن میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ وہ نگاہوں کا مرکز بن گئی۔ اس کی مجروح انا کو اس سے کچھ

تسکین ہوئی۔ وہ بے دریغ پی رہی تھی۔ نشے نے فلورنس کی رقابت کو منا دیا تھا۔

ڈنر کے بعد اس کے اصرار پر میوریل اور ٹام رقص میں شامل ہو گئے۔ وہ انہیں دیکھتی رہی۔ میوریل اب بھی ویسی ہی تھی جیسی کالج میں ہوا کرتی تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ٹام میں اس نے کیا دیکھا کہ اس سے شادی کر لی۔ وہ ہر شمع پر ناچنے والا پروانہ تھا۔ گھٹیا آدمی۔ اب اس نے مجھے چھوا تو پیٹ میں گھٹنا رسید کروں گی۔ ماری نے سوچا۔

اسی لمحے ایک خوش رو آدمی نے نرمی سے اس کے کندھے کو چھوا۔ وہ چوڑے کندھوں والا دراز قد آدمی تھا۔ مردانہ وجاہت کا نمونہ۔ اس نے بتایا کہ وہ کلب کا منیجر ہے۔ دفتر میں اس کا فون آیا ہے وہ اس کے ساتھ چلے۔

ماری اٹھی تو اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ منیجر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

ذرا دیر بعد میوریل اور ٹام اپنی میز پر واپس آئے تو ماری موجود نہیں تھی "وہ لیڈیز روم میں ہو گی۔" میوریل نے کہا "مجھے بھی جانا ہے۔"

میوریل واپس آئی۔ ماری لیڈیز روم میں موجود نہیں تھی۔ انہوں نے دس منٹ انتظار کیا پھر ٹام نے ماری کو اِدھر اُدھر تلاش کیا۔ اب وہ دونوں پریشان تھے۔ انہوں نے برابر کی میز والوں سے پوچھ گچھ کی "وہ ہیرالڈ کے ساتھ اس کے آفس کی طرف گئی ہے۔" کسی نے بتایا۔ ٹام کو پانچ منٹ بعد یاد آیا کہ ہیرالڈ گرین تو ہرنیا کے آپریشن کے سلسلے میں اسپتال میں داخل ہے۔ تب انہوں نے پولیس کو فون کر دیا۔ اس وقت گیارہ بج کر سینتالیس منٹ ہوئے تھے۔

O-----------☆-----------O

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر رائس نے جم کو فون کر کے ماری بینسن کی گم شدگی کے متعلق بتایا۔ جم نے کہا کہ وہ کنٹری کلب پہنچ رہا ہے۔ رائس گریڈی کو مطلع کر دے "اگر وہ واقعی غائب ہو گئی ہے تو یہ فیڈرل کیس ہے۔ پھر وہ ایک سینیٹر کی بیوی ہے۔ سام گریڈی کو اس میں ملوث ہونا ہے۔"

وہ تینوں سوا بارہ بجے سے کچھ پہلے کلب پہنچے۔

ونچسٹرز بہت پریشان تھا۔ میوریل تو رو رہی تھی۔ ٹام، پال رائس پر برس پڑا "اسٹوپڈ پولیس۔ تم ٹیکس ادا کرنے والوں کی دولت پر پلتے ہو۔ معصوم لوگوں کو تحفظ نہیں



دے سکتے۔"

سام گریڈی زبردستی دھکیلتے ہوئے ٹام کو ایک طرف لے گیا "ہم لوگوں کے لئے پہلے ہی کم مسائل نہیں کہ تمہاری بکواس بھی سنیں۔" اس نے چھڑی سے ٹام کی ٹھوڑی چھوتے ہوئے کہا۔ ٹام کی سمجھ میں آ گیا۔

جم کی نگرانی میں پولیس نے ماری بینسن کی تلاش شروع کر دی۔ وہ ونچسٹرز کے گھر واپس نہیں گئی تھی۔ فیرپورٹ اِن اور موٹیل میں بھی وہ نہیں پہنچی تھی۔ کلب کے باہر چھ ٹیکسیاں موجود تھیں۔ ان کے ڈرائیوروں نے بھی اسے باہر نکلتے نہیں دیکھا تھا۔

پیٹرول کاریں ہر طرف دوڑا دی گئیں لیکن ماری بینسن کا کہیں سراغ نہ ملا۔

اسپائک برگز پانچ بجے کلب پہنچا۔ اس نے اپنے پولیس ریڈیو پر سینیٹر کی بیوی کی گمشدگی کا بلیٹن سنا تھا۔ وہ فلم دیکھ کر گھر واپس آ رہا تھا۔ اسے افسوس تھا کہ ٹونی روکو کی موت سے لے کر اس کے بعد تک کے سنسنی خیز واقعات سے وہ لاتعلق رہا تھا۔

سام گریڈی نے سینیٹر بینسن کو اس کے بفالو کے موٹیل میں رنگ کیا لیکن کسی نے فون نہیں اٹھایا۔ سینیٹر نشے میں دھت تھا۔

سوا بجے سام گریڈی نے جم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "مجھے افسوس ہے لیکن میرے خیال میں ماری بینسن کو اورٹن نے اغوا کر لیا ہے۔"

O-----------☆-----------O

ماری بینسن اس کے ساتھ منیجر کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے ٹیلی فون کی طرف اشارہ کیا۔ ماری فون کی طرف بڑھی۔ اس دوران اس نے دروازہ لاک ہونے کی آواز سنی۔ اس نے پلٹ کر اس سرد سلیٹ گرے آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے چیخنا چاہا۔ اسی لمحے اس کے بازو میں سوئی چبھی۔ اسے موہوم سا احساس ہوا کہ مرد نے اسے اٹھا کر میز پر لٹایا ہے پھر اسے اپنے کپڑے پھٹنے کی آواز آئی اور..........

بعد میں اسے کار کی ڈکی میں ڈالا گیا۔ وہاں مکمل تاریکی تھی۔ اسے سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی پھر کار چل پڑی۔

O-----------☆-----------O

ماری بینسن کی قربت اس کے لئے بہت پُرلطف ثابت ہوئی تھی۔ بعد میں..........

بہت بعد میں اس نے ماری کو اُس جگہ پہنچا دیا' جہاں اس کی لاش کو دریافت ہونا تھا۔

اپنی ڈیسک پر بیٹھ کر اس نے جام سے ایک گھونٹ لیا اور خفیہ دراز کھول کر نوٹ بک نکالی۔ سیاہ پنسل سے اس نے انٹونیو روکو کے نام کو کراس کیا۔ وہ اس کی لسٹ میں ساتواں نام تھا۔ حکم کا اٹھا۔ کچھ سوچ کر اس نے روکو کے نام کے آگے خنزیر کی تصویر بنا دی۔

روکو غلیظ آدمی تھا۔ اسے دیکھ کر اس کو اپنا سوتیلا باپ یاد آتا تھا۔ اس کا اپنا باپ اس کی پیدائش سے ایک ماہ پہلے ہی مر گیا تھا۔ اس نے اس کے لئے باپ کی کوئی یاد نہیں چھوڑی تھی۔ اس کی ماں رات نو بجے تک لائبریری میں کام کرتی تھی۔ اتنی محنت اور محبت سے وہ اس کی پرورش کر رہی تھی۔ وہ اسے پڑھا رہی تھی "محنت کرو سخت محنت" وہ کہتی "کامیابی کا یہی ایک راستہ ہے میرے بیٹے۔ اور میں تمہیں کامیاب انسان دیکھنا چاہتی ہوں۔"

اس نے برانڈی کا ایک اور گھونٹ لیا۔ ماں.......... پیاری ماں۔ ان کے درمیان غیر معمولی محبت تھی۔ ایک بیڈ روم کا وہ چھوٹا سا اپارٹمنٹ محبت کا گہوارہ تھا۔ وہ آٹھ سال کا تھا تو وہ منحوس سیلز مین آیا اور وہ دو بیڈ روم کے اپارٹمنٹ میں منتقل ہو گئے۔ اب ماں کے بیڈ روم سے عجیب غیر انسانی آوازیں آتی تھیں۔ اس کے دوسرے حصے نے ان آوازوں کی طرف سے کان بند کر کے سو جانا سیکھ لیا۔ لیکن وہ سب کچھ سنتا تھا۔ چار سال تک وہ سنتا اور نفرت کرتا رہا۔ تب اسے پتا چلا کہ نفرت کا آغاز دماغ سے ہوتا ہے۔

اس نے جام خالی کر کے رکھ دیا۔ یادوں میں کھو جانا کتنا آسان تھا۔ جبکہ وہ پلٹ کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ دیکھتا تو وہ نمک کا بن جاتا۔ اس کا مستقبل تو اب شروع ہو رہا تھا۔

ٹونی روکو! وہ جم کی ناک کے عین نیچے جعلی کرنسی کا اتنا بڑا دھندا چلا رہا تھا۔ مسخرا چیف آف پولیس! اسے فخر تھا کہ فیرپورٹ میں جرائم نہیں ہوتے۔ اب وہ انہیں دکھائے گا کہ فیرپورٹ میں کیا کچھ ہوتا ہے۔ انہیں آئینہ دکھانا ضروری تھا۔ فیرپورٹ میں ایک روکو ہی نہیں تھا۔ قصبہ گندے انڈوں سے بھرا ہوا تھا۔ اسے یقین تھا کہ آلپن منشیات کا دھندا کر رہا ہے۔ بڈھا سام ٹلڈن چور تھا۔ شاید وہ نیڈ نکولس سے بھی آگے کی چیز تھا۔

وہ ہنس دیا۔ اسے روکو کی دہشت یاد آئی اور دہائی کی التجائیں۔ لیفٹی کے پاس



جانوروں والی چھٹی حس تھی۔ لیفٹی سے معرکے میں وہ بال بال بچا تھا۔ ماؤزر سے چلائی ہوئی گولی تقریباً اس کے کان کو چھوتی ہوئی گزری تھی۔ اس نے اپنے کان کی لو کو چھوا۔

وہ سونے کے لئے لیٹا۔ آنے والی کل.......... ایک بڑا دن ہو گا۔ ماری بینسن کے لئے وہ ایک سرخ سفید اور نیلا دن ہو گا۔ اس نے جمائی لی۔ اب سو جانا چاہیے۔

O-----------☆-----------O

۸ جون۔ اتوار

"خدایا.......... راتیں چھوٹی ہوتی جا رہی ہیں۔" جم نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔

"جم.......... رات کو کیا ہوا!؟" برینڈا نے کسمساتے ہوئے پوچھا "میں تو رات کو نیند کی دو گولیاں لے کر سو گئی تھی۔"

"بتاؤں گا تو تمہیں یقین نہیں آئے گا۔" جم بولا "رات تک انتظار نہیں کر سکتیں؟"

"نہیں ڈارلنگ۔"

"ماری بینسن کو اغوا کر لیا گیا۔ ہم بڑی مصیبت میں ہیں" وہ لڑکھڑاتے ہوئے اٹھا۔ اٹھنا تو تھا۔

O-----------☆-----------O

"وہ" اپنے بیسمنٹ میں کھٹر پٹر کر رہا تھا۔ کچھ چیزیں واپس اسلحہ خانے میں رکھنا تھیں۔ اس کام سے نمٹ کر اس نے وائن ریک کو بند کیا پھر اس نے جا کر ہاتھ دھوئے اور روشنی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اپنے ناخنوں کو غور سے دیکھا۔ وہ بے داغ تھے۔ ان پر کوئی نشان نہیں تھا۔

اب اسے خیال آ رہا تھا کہ اسے ماری بینسن سے حظ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔ اس نے اپنا اصول توڑ کر بڑا خطرہ مول لیا تھا۔ اپنے منصوبے سے روگردانی کی تھی۔ اگر ماری کی گمشدگی کو ذرا پہلے محسوس کر لیا جاتا۔ یا کوئی آفس کی طرف آ جاتا تو؟ بس قسمت اس کے ساتھ تھی لیکن ماری بینسن نے اس کے جذبات بھڑکا دیے تھے۔' خیر اس بے چاری نے شکایت بھی نہیں کی تھی۔

وہ دو دو سیڑھیاں چڑھتا اوپر کچن میں گیا۔ وہ ایک روشن اور چمک دار دن تھا۔ اس کے ذہن میں اور زیادہ جارحانہ منصوبہ پروان چڑھ رہا تھا۔ اب معاملات بہت تیزی سے آگے بڑھیں گے۔ وقت کی گرفت اور سخت کردی جائے گی۔

میز پر کافی کی پیالی کے ساتھ سنڈے ٹائمز کا نیوز سیکشن رکھا تھا۔ اس میں وارن پیٹی کی موت کا تذکرہ تھا۔ وہ کافی کے گھونٹ لیتے ہوئے انگلیوں سے میز پر طبلہ بجانے لگا۔ اخبارات اس کی رفتار کا ساتھ نہیں دے پا رہے تھے۔

سنڈے ایڈیشن جلدی چھپنے کے لئے جاتے ہیں۔ ٹونی روکو کی موت کی خبر لیٹ تھی۔ اس وقت تو سنڈے ایڈیشن ٹرکوں پر لادے جا رہے ہوں گے۔ جب اس نے ماری بینسن کو اغوا کیا تھا۔ سارجنٹ بوتھ پر فائرنگ کی خبر الگ کالم میں چھپی تھی۔ خبر میں اس شوٹنگ کو بھی اس سے منسوب کیا گیا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ ریڈیو اور ٹی وی ٹونی روکو کی موت' فیرپورٹ میں جعلی نوٹوں کے دھندے اور ماری بینسن کے اغوا کی خبروں سے لدے ہوں گے اور وقت کے ساتھ ساتھ ماری بینسن کے اغوا کی خبر زیادہ اہمیت اختیار کرتی جائے گی۔ چھ قتل بیک گراؤنڈ میں چلے جائیں گے۔

اس نے سگار سلگایا اور بڑے سکون سے کش لیتا رہا۔ اتوار کی صبح............ اسے چرچ جانا چاہئے۔ اسے شکر ادا کرنا ہے۔ وہ ہنسنے لگا۔

O------------☆------------O

واشنگٹن کے ایک گولف کورٹ میں چار افراد قتل کے ان کیسوں اور اغوا پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان میں جو سب سے سینئر لگتا تھا وہ بول رہا تھا "بس بہت ہو چکی۔ وہ سینیٹر کی بیوی تھی۔ اب ہمیں منتخب آدمی وہاں بھیجنے ہوں گے۔ گریڈی کو مدد کی ضرورت ہے۔ بوب' اپنے چار بہترین ڈیٹیکٹیو رات تک وہاں بھیج دو۔" اس نے پلٹ کر ایک دراز قد شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھا "بہتر یہ ہوگا کہ تم خود بھی چلے جاؤ۔ ہم تینوں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ گڈ لک۔"

دوسرے شخص نے کہا "بوب' تم اور تمہاری ٹیم ہمارے جہاز میں جا سکتے ہیں۔ ہمارے تین آدمی جعلی کرنسی والے معاملے کی چھان بین کے لئے جا رہے ہیں۔ ہم تھیچر کو



تم جانتے ہی ہو گے۔" وہ ٹریژری ڈیپارٹمنٹ کا اسسٹنٹ سیکریٹری تھا۔

O------------☆------------O

گائیلا نے صبح دس بجے کی خبروں میں روکو کی موت کی خبر سنی۔ وہ اس وقت ساحل پر جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ وہ بیڈ پر بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی۔ اس کا ذہن بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اگر اورٹن نے روکو کو قتل کیا ہے تو ممکن ہے اگلی باری اس کی ہو۔ ہو سکتا ہے' اورٹن کو جعلی کرنسی کا دھندا کرنے والوں سے نفرت ہو۔

اس نے اٹھ کر ریڈیو آف کر دیا۔ اب ٹریژری والے آئیں گے اور روکو کے ہر ملنے والے کو چیک کریں گے۔ پوری طرح چھان بین ہوگی۔ ہو سکتا ہے' کسی نے اسے روکو کے سوئٹ میں جاتے ہوئے یا باہر آتے ہوئے دیکھا ہو۔ اس نے سوچا' اب فیرپورٹ سے نکل لینا چاہئے۔ اس کے پاس ائرلائن کا پاس ہے اور دو لاکھ ڈالر ہیں۔ وہ کہیں بھی جا سکتی ہے۔ اب جبکہ روکو مر چکا ہے تو رقم کو انویسٹ کرنے کی ضرورت نہیں' کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ جین کو خبردار کیا جائے؟ نہیں روکو نے انہیں منع کیا تھا۔

اس نے اپنا سامان پیک کیا پھر "اس" کا پرائیویٹ فون نمبر ملایا۔ وہ اسے تحفظ فراہم کر سکتا تھا۔ گھنٹی بجتی رہی۔ اس نے فون ریسیو نہیں کیا۔ اچانک گائیلا کو یاد آیا کہ یہ تو اتوار کا دن ہے۔ وہ دفتر میں کہاں ہوگا۔ اس نے ائرلائن کا شیڈول نکالا۔ جو کچھ کرنا تھا جلدی کرنا تھا۔ ہر لمحہ اہم تھا۔

لباس تبدیل کر کے وہ باہر نکلی اور دروازہ لاک کیا۔ وہ نروس تھی اور اسے بری طرح پسینہ آ رہا تھا۔ اندیشے اب حقیقت لگنے لگے تھے۔ اس نے سوچا وہ جہاز میں بیٹھ کر اسے خط لکھ دے گی۔

ڈرائیو کرتے ہوئے وہ خط کا مضمون ترتیب دیتی رہی "ڈارلنگ' میرے ہاتھ کچھ دولت آئی ہے۔ میں نے شاید تمہیں اپنی دولت مند آنٹی کے متعلق کبھی نہیں بتایا تھا۔ وہ گزشتہ رات فوت ہو گئیں۔ مجھے افراتفری میں اکاپلکو جانا پڑا۔ ابھی مجھے یہاں وقت لگے گا۔ تم ایسا کرو کہ یہاں آ جاؤ۔ یہ بہت خوبصورت جگہ ہے مگر تائیگر' میں تمہیں مس کروں گی۔ بس آ جاؤ۔"

وہ میکسیکو آئے گا۔ بیوی سے طلاق لے گا اور اس سے شادی کر لے گا۔

O-------------☆-------------O

پولیس ہیڈ کوارٹرز کا کانفرنس روم کمانڈ پوسٹ میں تبدیل ہو چکا تھا۔ پورے ملک کے ڈیٹیکٹیوز نے تعاون اور مدد کی پیشکش کی تھی۔ وہ پے درپے شکست کا ہفتہ تھا۔ ایک ایک کر کے مایوسیاں ڈھیر کی صورت میں جمع ہوتی رہی تھیں۔ شاک لگتا رہا تھا۔ تھکن اور مایوسی نے انہیں نڈھال کر دیا تھا۔ نیند کی کمی سے آنکھیں متورم تھیں اور ان میں بار بار پانی آرہا تھا۔ چہروں پر سنگینی تھی۔ زندگی اور موت کے اس کھیل میں ڈیوڈ اورٹن کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا لیکن وہ جس تیزی سے حرکت میں آتا تھا۔ وہ پولیس کے لئے حیران کن تھی۔ وہ اپنے شیڈول کے مطابق نمودار ہوتا' وعدے کے مطابق قتل کرتا اور غائب ہو جاتا اور اب وہ ماری بینسن کو اغوا کر کے لے گیا تھا۔

وہ سب جانتے تھے کہ پریشر بڑھ رہا ہے۔ اخبارات' ریڈیو اور ٹی وی اب پورا وقت اور توجہ ان کیسوں کو دے رہے تھے۔ عوام کو ڈیوڈ اورٹن پر غصہ نہیں تھا۔ وہ پولیس سے خفا تھے جو انہیں تحفظ فراہم نہیں کرپا رہی تھی۔ پولیس اورٹن کو گرفتار نہیں کر سکی تھی۔ پولیس سینیٹر کی بیوی کو بازیاب نہیں کرا سکی تھی اور کیونکہ انچارج جم تھا' لہٰذا پبلک کے فرسٹریشن کا رخ اس کی طرف تھا۔

کلب کے ممبرز سے پوچھ گچھ بے سود ثابت ہوئی۔ دیکھنے والوں کا کہنا تھا کہ ماری بینسن ایک ایسے شخص کے ساتھ اپنی مرضی سے گئی تھی جو کلب کے منیجر ہیرالڈ گرین سے بڑی حد تک مشابہ تھا۔ وہ منیجر کے آفس کی طرف گئے تھے' جو عمارت کے عقبی حصے میں تھا۔ آفس میں کچھ ایسی علامات تھیں جن سے لگتا تھا کہ وہاں ماری پر مجرمانہ حملہ کیا گیا ہوگا۔ وہاں سے ماری کے پھٹے ہوئے کپڑے ملے تھے۔

منیجر کے آفس یا بلڈنگ سے انہیں نکلتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا۔ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں تھی۔ دفتر کا پرائیویٹ دروازہ عقبی پارکنگ لاٹ کی طرف کھلتا تھا۔ اس پارکنگ لاٹ کو صرف کلب کے ملازمین استعمال کرتے تھے۔

ہیرالڈ کی کار بھی کسی نے نہیں دیکھی تھی۔ وہ اب بھی اسپتال میں تھا اور چلنے پھرنے کے قابل نہیں تھا۔ آفس میں میز پر ایک ماچس ملی تھی جس پر ڈیوڈ اورٹن کی انگلیوں کے نشانات تھے۔ اس کے سوا انگلیوں کے نشانات کہیں نہیں ملے تھے۔ ہر چیز کو



بہت احتیاط سے پونچھ دیا گیا تھا۔

جم سام گریڈی اور اسپائنک برگز سے باتیں کر رہا تھا "اس شخص نے ہر قدم پر ہمیں شکست دی ہے۔ میں اس کی ذہانت کا معترف ہو گیا ہوں۔ وہی نہیں' ہمیں اس کی بیوی بھی نہیں ملی۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمیں اس کی ہوا بھی نہیں لگی ہے اور وہ ہر جگہ اپنے نشان چھوڑ کر جاتا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔"

"وہ زیادہ سے زیادہ کریڈٹ لینے کے لئے ہمیں ذلیل کر رہا ہے۔" سام گریڈی نے کہا۔

"اس کے لئے تاش کے پتے ہی کافی ہیں۔ فنگر پرنٹس کی تک میری سمجھ میں نہیں آتی۔"

"جم' تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" سام گریڈی آگے کی طرف جھک آیا۔

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ایک ہفتے سے میں دن رات اسی شخص کے بارے میں سوچے جا رہا ہوں۔ مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ وہ کس انداز میں سوچتا اور کیسے آپریٹ کرتا ہے۔ وہ اسمارٹ اور مستعد ہے۔ بہت اچھا منصوبہ ساز ہے۔ وہ بہت حوصلہ مند ہے۔ جزئیات کا خیال رکھتا.......... اور اہتمام کرتا ہے۔ اس کے باوجود وہ ہر موقع پر کم از کم ایک جگہ انگلیوں کے نشان چھوڑ جاتا ہے۔ اگر ایک بار ایسا ہوا ہوتا تو ہم اسے غلطی سمجھ لیتے۔ لیکن اب تک چار مرتبہ ایسا ہو چکا ہے۔"

"بھئی میرا تو دماغ گھوم گیا ہے۔" برگز نے کہا "سر میں درد ہو گیا۔" اس نے جیب سے اسپرین کا پیکٹ نکالا۔

"میرا بھی یہی حال ہے۔" سام گریڈی نے کہا۔

"میرا بھی" جم بولا۔ برگز نے اسپرین کی ٹکیاں ان دونوں کو بھی دے دیں۔

O-------------☆-------------O

چودہ کشتیوں کے درمیان بہت سخت مقابلہ ہو رہا تھا۔ اگلی آٹھ کشتیوں کے درمیان بمشکل بارہ گز کا فاصلہ تھا۔ جم اور برگز کی غیر موجودگی میں ریس بہت کلوز ہو گئی تھی۔

آخر کار چار نمبر کشتی صرف ایک فٹ کے فاصلے سے جیت گئی۔ دوسری کشتیوں

سے تالیاں بجانے کی آوازیں آنے لگیں۔ جون فراڈگ نے اس سے پہلے کبھی کوئی ریس نہیں جیتی تھی۔ وہ اچھا کشتی راں تھا لیکن چیمپئن شپ کے قابل نہیں تھا۔ جم' ہرگز اور نکولس کی موجودگی میں اس کی دال نہیں گلتی تھی لیکن اسے پسند کیا جاتا تھا۔ احترام کیا جاتا تھا۔ اس لئے کہ وہ ہر ریس میں شریک ہوتا تھا اور جیتنے کی سر توڑ کوشش کرتا تھا۔ اسی مستقل مزاجی کی وجہ سے وہ کلب کا کموڈور بنا دیا گیا تھا۔

ڈوک پر ریس کے دوسرے شرکاء فراڈگ کے گرد جمع ہو گئے۔ انہوں نے اسے پکڑ کر ہاتھوں پر اٹھایا۔ چند لمحے آگے پیچھے جھلاتے رہے پھر اسے پانی میں پھینک دیا۔ یہ کلب کی روایت تھی۔ پہلی بار ریس جیتنے والے کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا تھا پھر وہ سب چیخنے لگے۔ "فراگ اے ونر۔ تھری چیئرز فار فراگ۔ فراگ۔ فراگ۔" آوازیں بلند ہوتی گئیں۔

O------------☆------------O

ماریہ فراڈگ اندر ہی اندر کھولتی رہی۔ وہ دانتوں سے ہونٹ کاٹنے لگی۔ وہ اپنے جذبات چھپانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ آسان کام نہیں تھا۔ جون کالج کے زمانے میں چیمپئن پیراک تھا۔ اس لئے اس کے دوست اسے فراڈگ کے بجائے فراگ کہہ کر پکارتے تھے۔ ماریہ کو یہ نک نیم بہت برا لگتا تھا۔ فراگ سن کر اس کے تصور میں مینڈک کی شبیہہ ابھر آتی تھی لیکن اب وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔ اسے شوہر کے اس نک نیم کے ساتھ زندگی گزارنا تھی۔ اسے شوہر کی جیت پر افسوس ہونے لگا۔ اس جیت کی وجہ سے یہ فراگ کا چکر پھر شروع ہو رہا تھا۔

O------------☆------------O

جین ہوور دوپہر کو سو کر اٹھی۔ وہ نہانے کی تیاری کر رہی تھی کہ اس نے ریڈیو پر خبر سنی۔ روک کو قتل کر دیا گیا! اس کا دماغ سنسنانے لگا۔ اس نے سگریٹ سلگائی اور اپنے بکھرے ہوئے خیالات کو مجتمع کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

روکو قتل ہو گیا۔ اس کا جعلی کرنسی کا بزنس بے نقاب ہو گیا۔ اس کا پرنٹنگ پریس دریافت کر لیا گیا۔ وہ ابھی گرفتار نہیں ہوئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ پولیس کو ابھی اس کے متعلق معلوم نہیں ہوا اور شاید ہو گا بھی نہیں۔ روکو اپنے رابطوں کے نام اور پتے لکھ



کر رکھنے کا قائل نہیں تھا۔

اب کیا ہو گا۔ وہائٹی؟ نہیں' وہ زبان نہیں کھولے گا۔ ویسے بھی وہ اس کے نام سے واقف نہیں۔ گابیلا؟ وہ دونوں ایک جیسی مشکل میں تھیں۔ گابیلا پکڑی گئی تو وہ زبان ضرور کھول دے گی لیکن گابیلا بہت تیز ہے۔ وہ پہلی فرصت میں فرار ہو جائے گی۔ وہ اثر ٹائن میں ہے اس کے لئے فرار ہونا کوئی مسئلہ نہیں۔ البتہ جین کا معاملہ اور ہے۔ وہ بھاگے گی تو شکوک جنم لیں گے۔ تو بھاگنے کی ضرورت کیا ہے؟ خاموش بیٹھ کر انتظار نہ کیا جائے۔

اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دیا۔

دو لاکھ ڈالر! اب وہ رقم اس کی تھی۔ روکو آپ اپنا باس تھا۔ اس سے اوپر کوئی نہیں تھا۔ وہائٹی کے سوا کوئی اس کے قریب نہیں تھا۔ وہائٹی ہی واحد خطرہ تھا لیکن وہ جیل میں طویل عرصہ گزارے گا اور زبان نہیں کھولے گا۔ وہ پرانے زمانے کا وفادار غلام تھا جو اپنے آقا روکو کے کہنے پر کچھ بھی کر سکتا تھا۔ اس سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ یعنی دو لاکھ کی رقم اب اس کی تھی۔

O------------☆------------O

اس نے وقتی طور پر سوٹ کیس وہیں چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

وہ اٹھی اور باتھ روم میں چلی گئی۔ نہاتے ہوئے اس نے سوچا کہ اس کی بااثر لوگوں سے بھی تو دوستی ہے۔ وہ بھی کام آئیں گے۔

O------------☆------------O

لاس ویگاس میں صبح کا وقت تھا جب لوئی نے یہ خبر سنی۔ اسے ایڈی نے فون پر بتایا۔ ایڈی جانتا تھا کہ لوئی کا روکو سے کس طرح کا تعلق ہے۔ اب تو وہ تعلق کی نوعیت بھی سمجھ سکتا تھا لیکن انجان بنے رہنے میں بہتری تھی۔ لہٰذا اس نے اس کا اظہار نہیں کیا۔ لوئی نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

دو گھنٹے بعد لوئی کو تفصیلات معلوم ہوئیں تو وہ پریشان ہو گیا۔ لیفٹی اینجلو اسپتال میں؟ نہیں چلے گا۔ لیفٹی اس کے متعلق بہت کچھ جانتا تھا اور یہ اورٹن بھی یقیناً کوئی بڑی گڑبڑ ہے۔ اس لئے کہ لیفٹی کوئی معمولی آدمی نہیں تھا۔ اپنی فیلڈ میں وہ ماہر ترین آدمی تھا۔

پولیس کو جیکسن کی تصویر والی پلیٹیں مل گئی تھیں لیکن گرانٹ کی تصویر والی پلیٹوں کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا تھا۔ لوئی نے جعلی نوٹ چھاپنے والی وہ پلیٹیں دیکھی تھیں۔ وہ بہت عمدہ تھیں اور اب تک انہیں استعمال بھی نہیں کیا گیا تھا۔ لوئی جانتا تھا کہ روکو نے انہیں کہاں چھپایا ہوگا۔ وہ انہیں حاصل کر کے ویگاس میں اپنا دھندا شروع کر سکتا تھا۔ وہ کروڑوں کی چیز تھی۔ اسے تیزی سے حرکت میں آنا تھا۔ آج ہی!

وہ اسپائیڈر کو اپنے ساتھ لے کر جائے گا۔ اسپائیڈر اسے تحفظ فراہم کرے گا اور لیفٹی کو بھی ٹھکانے لگا دے گا۔

○------------☆------------○

ماری بینسن ابھی تک نہیں ملی تھی۔ کسی تاوان کا مطالبہ بھی سامنے نہیں آیا تھا۔ پولیس جانتی تھی کہ اسے اورٹن نے اغوا کیا ہے اور وہ فیرپورٹ ہی میں کہیں موجود ہے۔

"یہ اغوا کرنا اورٹن کا اسٹائل تو نہیں ہے۔" جم نے کہا۔ وہ گریڈی، برگز، بیلی اور فیرو کے ساتھ بیٹھا تھا "اسے دولت سے دلچسپی نہیں ہے۔ وہ دو لاکھ ڈالر روکو کی لاش پر ڈال کر چلا گیا تھا۔ اسے صرف ایک چیز میں دلچسپی معلوم ہوتی ہے۔ قتل میں۔"

"آپ کو توقع ہے کہ وہ ماری بینسن کو قتل کر دے گا؟" فیرو نے پوچھا۔

جم نے اثبات میں سر ہلایا "ہو سکتا ہے قتل ہو چکا ہو۔ لاش آج ہمیں مل جائے گی۔ تاکہ یومیہ ایک قتل کا تسلسل قائم رہے۔ لعنت ہو اس پر۔" جم غرایا "وہ چلتا پھرتا سانس لیتا زندہ ٹائم بم ہے۔"

"ایسا لگتا ہے کہ تم اس کے دماغ میں بیٹھے اس کے لئے اسکرپٹ لکھ رہے ہو۔" برگز نے کہا "میں تم سے متفق ہوں لاش ہمیں نہ ملی تو شاید وہ خود ہمیں بتا دے گا کہ کہاں تلاش کریں۔"

"میں نے سینیٹر بینسن کو فون کیا تھا۔ اس نے خلاف توقع سکون سے یہ خبر سنی۔" سام گریڈی نے بتایا "میں نے کہا کہ ہم ماری کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ اور کیا کہتا۔"

بیلی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا "کم بخت ہمیں بری طرح دوڑا رہا ہے۔ ہمیں تفتیش تک کی مہلت نہیں۔ سوچنے کی بھی مہلت نہیں۔ کاش وہ کسی طرح میرے ہاتھ آجائے۔"



"کام کی بات کرو۔" فیرو نے اس کی بات کاٹ دی "ہم نے فرض کیا ہے کہ اورٹن طے شدہ لائحہ عمل کے تحت کام کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ماری کا اغوا بھی منصوبے کا حصہ ہے۔"

"ممکن ہے اس کے منصوبے میں ماری کی جگہ سینیٹر بینسن ہو۔" برگز نے کہا "مت بھولو کہ ماری یہاں سینیٹر کی نمائندگی کر رہی تھی۔"

"میں اسی طرف آرہا تھا۔ ماری کو تقریر کرنی تھی اور مجسمے کی نقاب کشائی بھی۔ فرض کرلیں کہ تقریب کینسل نہیں ہوئی اس صورت میں........"

"مجسمہ" برگز اچانک چلایا "مائی گاڈ مجسمہ!"

"جم اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا "ہمیں کوشش تو کرنی ہوگی۔ سام اور اسپائک، میرے ساتھ آؤ۔ گس اور ٹام، ہم تمہیں وہیں ملیں گے۔"

وہ وہاں پہنچے۔ انہوں نے مجسمے کی نقاب ہٹائی تو ماری بینسن وہاں موجود تھی۔ وہ برہنہ تھی۔ اس کے پورے جسم کو عمودی پٹیوں کی شکل میں تین رنگوں سے پینٹ کیا گیا تھا۔ سرخ، سفید اور نیلا۔ وہیں ایک ٹائپ شدہ نوٹ پڑا تھا۔ فیرپورٹ کی دو صد سالہ گڑیا۔ نوٹ کے ساتھ حکم کا ستا اسٹیپل کیا گیا تھا

بعد میں ڈوک بروڈی نے بتایا کہ ماری کی موت کاربن مونو آکسائیڈ کی زیادتی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ پینٹ نے مسامات بند کر کے آکسیجن کا راستہ بند کر دیا تھا لیکن ماری اس سے پہلے ہی مر چکی تھی۔ رپورٹ میں مجرمانہ حملے کا بھی تذکرہ کیا گیا تھا۔

اورٹن قاتل ہی نہیں تھا۔ ریپسٹ بھی تھا!

انہوں نے علاقے کو کھنگالا۔ ایک جھاڑی پر گہرے سرخ رنگ کا دھبا نظر آیا۔ دور سے وہ خون لگ رہا تھا لیکن قریب سے دیکھنے پر سرخ پینٹ ثابت ہوا۔ ماری کی لاش کو مجسمے کے قریب ہی لٹا کر اس پر پینٹ کیا گیا تھا۔ اس دھبے سے چالیس فٹ دور جنگل میں گس بیلی کو ٹپاریلو کے دو ٹوٹے پڑے نظر آئے۔ وہ تازہ لگ رہے تھے۔ وہ غیر اہم بھی ہو سکتے تھے لیکن یہ امکان بھی تھا کہ وہ اورٹن کے پھینکے ہوئے ہوں۔

گس بیلی نے ایک موہوم احساس کے زیر اثر دو سروں کی طرف دیکھا۔ وہ سب لاش کو دیکھ رہے تھے۔ بیلی وہ ٹوٹے صرف چیف کو دکھانا چاہتا تھا لیکن چیف اس وقت

برگز سے باتیں کر رہا تھا۔

بیلی نے بڑی احتیاط سے ان ٹوٹوں کو اٹھا کر ٹشو پیپر پر رکھا اور ٹشو پیپر میں لپیٹ کر جیب میں رکھ لیا۔ اسے چیک کرنا تھا کہ کیا اورٹن ٹپاریلو پیتا ہے۔ ویسے تو اردگرد موجود لوگوں میں بھی بہت سے ٹپاریلو سگار پینے والے تھے۔

اس نے سوچا کہ چیک کرنے کے بعد وہ انہیں فلش میں بہا دے گا۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی اور خاصی گرمی ہو رہی تھی مگر بیلی کے جسم میں سرد لہر سی دوڑ گئی۔ اگر جم کو پتا چل گیا کہ اس نے ایک ممکنہ شہادت کو ڈسٹرب کیا ہے تو شاید اس کے اپنے ٹوٹے بھی فلش میں بہا دیے جائیں۔

O------------☆------------O

ایلس برگز گرینڈ سینٹرل سے ۳-۱۲ والی ٹرین میں بیٹھی تھی۔ ٹرین کو ۴-۵۰ پر فیر پورٹ پہنچ جانا تھا۔ ٹرین میں بیٹھ کر ایلس نے اپنے تنے ہوئے اعصاب کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔ اس کی ماں نے بھی اس کی اعصاب زدگی کو محسوس کر لیا تھا اور اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کیا کرتی۔ اعصاب اس کے اختیار میں تو نہیں تھے۔

اس نے آنکھیں موند لیں اور اسپائک کے بارے میں سوچنے لگی۔ پچھلے چند ہفتوں میں اسپائک عجیب سا ہو گیا تھا۔ وہ کھویا کھویا رہتا تھا۔ غائب دماغ۔ اور یہ قتل کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے سے تھا۔ کیا اس کی زندگی میں کوئی اور عورت آ گئی تھی۔ یا عورتیں آ گئی تھیں؟ اس کی شرٹ سے اکثر اس نے نامانوس خوشبو اٹھتی محسوس کی تھی۔ اس لئے وہ اور اپنے خول میں سمٹ گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسپائک اس سے کچھ اور دور ہو گیا۔ وہ ایک دوسرے سے بات بھی کم ہی کرتے تھے۔ ان کے درمیان رابطہ ختم ہوا جا رہا تھا۔ یہ ان کی ازدواجی زندگی کو کیا ہو رہا ہے؟ وہ خوشیاں کہاں گئیں؟

ایلس کو احساس ہوا کہ وہ بے وقوف ہے۔ شک کرنے والی عورتیں بے وقوف ہی تو ہوتی ہیں۔ وہ جانتی تھی کہ اسپائک اس کے لئے اہم ہے۔ وہ اس کے بغیر نہیں جی سکتی۔ تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ اسے بے باکی کا وہ مظاہرہ کرنا چاہئے، جو اسپائک اس سے طلب کرتا ہے۔ بستر میں اسپائک ایک نارمل آدمی نہیں تو خود اسے بھی ابنارمل ہو جانا چاہئے۔ اسے محبت کے والہانہ جسمانی اظہار کی ٹیکنیک اپنانا ہوگی۔ اسے اپنے حسن کے



جادو کو کام میں لانا ہوگا۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔

اس کے جسم میں سنسنی دوڑنے لگی۔ اس کا جی چاہا کہ اڑ کر فیرپورٹ پہنچ جائے اور اسپائک سے لپٹ جائے۔

ٹرین پانچ بجے فیرپورٹ پہنچی دس منٹ لیٹ۔ وہ اسپائک کی تلاش میں پلیٹ فارم پر نظریں دوڑاتی رہی لیکن وہ اسے لینے نہیں آیا تھا۔ مایوس ہو کر وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔

O------------☆------------O

جوڈی نے سہ پہر کا بیشتر حصہ بہن کے گھر گزارا۔ برینڈا اس کی آمد پر حیران بھی تھی اور خوش بھی۔ چھ سال کی بڑائی چھوٹائی کے باوجود وہ ایک دوسرے سے بہت قریب تھیں۔

جوڈی اب پرسکون تھی۔ اس نے ڈیزی کے پھولوں اور ڈیوڈ اورٹن کے کارڈ کے متعلق کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ پیٹر بونڈ کو معلوم ہو گیا تو وہ فوراً اسے بوسٹن واپس بلا لے گا۔ اور یہ راز کارآمد بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ اورٹن کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ فیرپورٹ آ رہی ہے؟

"میرا پرانا نک نیم یاد ہے۔ ٹل مس پیٹ؟" اس نے برینڈا سے پوچھا۔ برینڈا حیران ہوئی۔ اسے یاد نہیں تھا۔ جوڈی نے برینڈا کو اپنی آمد کا سبب بتایا۔ برینڈا اسے قتل کے ہر کیس کے بارے میں جستہ جستہ بتاتی رہی۔ جم کے تذکرے پر اس کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔

دونوں دیر تک باتیں کرتی رہیں پھر برینڈا چائے لے آئی۔ چائے کے دوران گفتگو کا رخ سنڈی کی طرف مڑ گیا "جوڈی، میں سنڈی کا اس صبح کا چہرہ بھول سکتی ہوں نہ اس کے کہے ہوئے لفظ۔ ڈیڈی، ڈیڈی۔ اس نے میری گڑیا کو مار ڈالا۔" یہ یاد کر کے برینڈا کے جسم میں تھرتھری دوڑ گئی۔ جوڈی اس کی حالت دیکھ کر افسردہ ہو گئی "بس اس مسئلے کا ایک ہی حل ہے۔ توجہ اور محبت۔" برینڈا نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"اتنا آسان حل؟"

"آسان نہیں، بہت مشکل ہے۔" برینڈا نے کہا۔

جوڈی نے اسے پہنا لیا۔ دونوں دیر تک اسی طرح بیٹھی رہیں۔ برینڈا چاہتی تھی کہ جوڈی اس کے گھر قیام کرے لیکن جوڈی نے بتا دیا کہ اس کے دفتر والے یہ نہیں چاہتے۔ اس نے ڈنر کے لئے رکنے سے بھی معذرت کر لی۔ کیونکہ اسے پیئربونڈ کے فون کی توقع تھی۔ وہ جم سے ملنا چاہتی تھی لیکن جلدی کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ ابھی اسے خاصے دن یہاں قیام کرنا تھا۔ وہ جم کو ایسے وقت میں ڈسٹرب بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

جوڈی رخصت ہو رہی تھی کہ سنڈی جاگ گئی۔ اس کا زرد چہرہ دیکھ کر جوڈی دھک سے رہ گئی۔ سنڈی خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

برینڈا نے نرمی سے سنڈی کا ہاتھ تھام لیا "سنڈی، تمہیں اپنی جوڈی آنٹی یاد نہیں؟"

سنڈی بدستور خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

جوڈی اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی "دیکھو میں تمہارے لئے ہوائی سے کیسی زبردست گڑیا لائی ہوں۔"

سنڈی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ایک لمحے کو ایسا لگا کہ وہ پلٹ کر کمرے سے بھاگ جائے گی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے پھر اس نے گڑیا کو سینے سے لگا لیا "شکریہ جوڈی آنٹی۔" اس نے دھیرے سے کہا۔

برینڈا بے ساختہ مسکرا دی "یہ تو معجزہ ہو گیا جوڈی۔"

O------------☆------------O

فیڈرل ایجنٹس سے بھرا ہوا طیارہ شام ساڑھے پانچ بجے برج ٹاؤن ائرپورٹ پہنچا۔ جم تھیچر کی قیادت میں ٹریژری ایجنٹس کو ایک مقامی ایجنٹ اسٹام فورڈ میں شیرٹن موٹر ان لے گیا جہاں انہوں نے فوری طور پر روکو کے جعلی نوٹوں کے آپریشن کی چھان بین شروع کر دی۔

بوب ڈلنگر کی قیادت میں ایف بی آئی کے ایجنٹ کرائے کی کار میں برج ٹاؤن کے ہالیڈے ان میں پہنچے، جہاں وہ سام گریڈی سے ملے۔ گریڈی نے انہیں اب تک ہونے والے سات قتل کے کیسوں پر بریفنگ دی۔ گریڈی نے تجویز پیش کی کہ ایف بی آئی والوں کو جج والرا اور سینیٹر بینسن کی بیوی کے قتل کی آزادانہ تفتیش کرنی چاہئے۔ اس لئے



کہ دونوں کیس ان کے دائرہ عمل میں آتے ہیں۔ گریڈی خود فیرپورٹ پولیس اور اسٹیٹ پولیس کے درمیان رابطے کا کام کرے گا۔ اس کی مقامی فورس بدستور جم کے ساتھ کام کرتی رہے گی۔

سام گریڈی اور بوب ڈلنگر پرانے دوست تھے۔ بوب ڈلنگر کی ایف بی آئی میں زبردست ساکھ تھی۔ وہ غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک تھا اور ایف بی آئی کا اہل ترین ڈیٹیکٹو مانا جاتا تھا۔ عام صلاحیتوں کے علاوہ اس کے پاس ایک اضافی اہلیت بھی تھی۔ اس کا ذہن وجدانی اور ماورائی تھا۔ قتل کے معاملے میں اس کی قوت شامہ بہت طاقت ور تھی۔

O------------☆------------O

ماری بینسن کے قتل نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ فیرپورٹ میں یومیہ ایک قتل کے حساب سے اب تک سات قتل ہو چکے تھے۔ قاتل کو ڈیوڈ اورٹن کی حیثیت سے شناخت کر لیا گیا تھا لیکن ڈیوڈ اورٹن کی پرچھائیں بھی کوئی نہیں دیکھ سکا تھا۔ تمام فورسز کی مشترکہ جدوجہد کے باوجود وہ ابھی تک آزاد تھا۔ نہ صرف آزاد تھا۔ بلکہ قتل پر قتل کئے جا رہا تھا۔

آج ۸ جون کو فیرپورٹ کے لئے ایک تاریخی دن ہونا تھا۔ قصبے کے قیام کا دو سو سالہ جشن شروع ہونا تھا لیکن ایک ہفتے میں سات قتل نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا تھا۔ خوف زدہ لوگ جشن نہیں منا سکتے۔ قصبے کے رہنے والوں کی نفسیات بہت تیزی سے بدل رہی تھی۔ بدھ تک لوگوں کی پریشانی خوف میں تبدیل ہو چکی تھی۔ جمعرات تک خوف ہسٹریا میں بدل گیا پھر ڈیوڈ اورٹن کی شناخت سامنے آئی۔ ہسٹریا دہشت میں تبدیل ہوا اور اب نفرت میں۔ لوگوں کو پولیس فورس سے نفرت ہو گئی تھی۔ اورٹن کا گرفتار نہ ہونا ان کے لئے ناقابل فہم تھا۔

ادھر پورا ملک ذہنی دیوانگی کی ایک لہر کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔ ایک ایسا گروپ وجود میں آیا تھا جس کا ہیرو ڈیوڈ اورٹن تھا۔ بے شمار انڈر گراؤنڈ اورٹن کلب بن گئے تھے۔ شرطیں لگائی جا رہی تھیں کہ اورٹن کتنے قتل اور کرے گا۔ تیرہ کامیاب وارداتوں پر ۱-۲۰ کا بھاؤ چل رہا تھا۔ اور ۵۲ مسلسل وارداتوں پر ۱-۱۰۰۰ کا بھاؤ چل رہا تھا۔

عام لوگوں کو اطمینان تھا کہ اورٹن بڑے اور نمایاں پوزیشن والے لوگوں کو قتل کر رہا ہے۔ وہ محض تماشائی تھے۔ اورٹن ان کا اسٹار پرفارمر تھا۔ وہ انہیں سنسنی خیزی فراہم کر رہا تھا۔ عام لوگوں کو جب یہ اطمینان ہو گیا تو ان کی نقل مکانی کا سلسلہ کم ہوتا گیا پھر رک ہی گیا۔ بہت سے لوگ اپنے گھروں کو واپس آ گئے۔ البتہ بڑے لوگ اب بھی فیرپورٹ چھوڑ رہے تھے۔ اورٹن کے سوا کسی کو نہیں معلوم تھا کہ اگلا قتل کس کا ہو گا۔ لیکن پچھلے ایک ہفتے کا پرفارمنس چارٹ سامنے رکھ کر اندازے قائم کئے جا رہے تھے۔ اس پر بھی شرطیں لگ رہی تھیں۔

O-------------☆-------------O

جم اپنی ڈیسک پر فکر مند بیٹھا تھا۔ اسے پریشانی اپنی طرف سے نہیں تھی۔ وہ کسی بھی وقت اورٹن سے مقابلہ کر سکتا تھا۔ ہتھیاروں کا انتخاب بھی اورٹن ہی کر لیتا۔ لیکن فکر اسے فیرپورٹ کے لوگوں کی تھی۔ لوگ پولیس پر انحصار کرتے تھے اور اس نے لوگوں کو مایوس کیا تھا۔ اب تک سات افراد قتل ہو چکے تھے۔ فریڈ کے معاملے میں جو اس سے کوتاہی ہوئی تھی اس پر وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر سکتا تھا۔ سوال یہ تھا کہ اب کس کی باری ہے۔

اس نے اسپرین کی تین ٹکیاں پانی سے لیں، سر کا درد بھی ہر روز بڑھتا جا رہا تھا۔ اسے سوچنے کے معاملے میں اورٹن کو شکست دینی تھی۔ ہر قتل اسے ایک قدم پیچھے اور اورٹن کو ایک قدم آگے لے جا رہا تھا۔ اسے اپنی رفتار بڑھانی تھی۔ تبھی وہ اسے پکڑ سکتا تھا۔ ضرورت انفارمرز کی تھی۔ ساٹھ فیصد جرائم صرف مخبروں کی وجہ سے حل ہو پاتے ہیں۔ پچھلے ایک ہفتے میں انہیں کوئی ایک ٹھوس کلیو بھی نہیں ملا تھا۔ کوئی گواہ سامنے نہیں آیا تھا۔ یہ کوئی نارمل بات نہیں تھی۔ اورٹن روز ایک قتل کر رہا تھا اور کسی نے اسے قتل کرتے نہیں دیکھا تھا۔ سیکڑوں نے اسے دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا لیکن کوئی دعویٰ درست ثابت نہیں ہوا تھا۔ یہ بات شکوک ابھارنے والی تھی۔

لیکن نہیں ڈی مارکو نے اورٹن کو دیکھا تھا۔ ایک دو سیکنڈ کے لئے ہی سہی، لیکن وہ حلفیہ بیان دے سکتا تھا کہ اس نے اورٹن کو دیکھا ہے۔ اس کا بھی یہی کہنا تھا کہ سلیٹ گرے کلر کی وہ سرد آنکھیں وہ کبھی نہیں بھول سکے گا لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔



اورٹن بھیس بدلنے کا ماہر ثابت ہو رہا تھا۔ وہ آنکھیں لینس کی مرہون منت بھی ہو سکتی تھیں۔ ایسی آنکھیں تو دو سیکنڈ میں نکال کر جیب میں رکھی جا سکتی ہیں۔

جم اورٹن کے پیٹرن کو سمجھنے لگا تھا۔ اسے خود کو اسی حساب سے آرگنائز کرنا تھا۔ اسے کوئی سراغ تلاش کرنا تھا۔ اس نے پنسل اٹھائی اور جمعے کے دن جم کے ایکشن کی لسٹ بنانے لگا۔ وہ بہتر سے بہتر اندازہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس نے اپنی لسٹ چیک کی۔ وہ ستائشی انداز میں سر ہلانے لگا۔ صرف ڈیڑھ گھنٹے میں اورٹن نے اتنا کچھ کر ڈالا۔ باقی دن میں وہ کیا کرتا رہا۔ اتنی دیر میں تو وہ آدھے قصبے کو ٹھکانے لگا سکتا تھا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اس دوران کسی نے اسے دیکھا نہیں؟ ہفتے کے دن وہ جمعے سے زیادہ سرگرم رہا تھا۔ جم نے ہفتے کی بھی لسٹ بنا ڈالی۔ اس وقت سے جب اورٹن نے روکو کو فون کیا تھا۔ اس وقت تک جب اس نے ماری مینسن کو پینٹ کر کے مجسمے کے قدموں میں ڈالا تھا۔

جم نے اس لسٹ کو بھی تنقیدی نظروں سے چیک کیا۔ رائس کو جو کال موصول ہوئی تھی۔ اس کا حتمی طور پر درست وقت موجود تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ اورٹن بہت ٹائٹ شیڈول پر عمل کر رہا ہے۔ اس نے ٹیپ سنا۔ روکو کی اور اس کی آواز میں سرمو فرق نہیں تھا۔ وہ تو روکو ہی کی آواز تھی۔ روکو کی روح؟ روکو کے ضمیر کی؟ حالانکہ روکو کے پاس تو شاید ضمیر نام کی کوئی چیز موجود ہی نہیں تھی۔

اورٹن نے دو لاکھ ڈالر روکو کی لاش پر چھوڑ دیے تھے۔ کیوں؟ کیا وہ ایک دیانت دار قاتل ہے؟ حالانکہ زیادہ تر قتل دولت کے لئے ہی ہوتے ہیں۔

اینجلو کے ساتھ اس نے جو سلوک کیا وہ کوئی مذاق نہیں تھا۔ اس کے متعلق سوچ کر ہی جم جھرجھری کر رہ گیا۔ لیفٹی اپنے کام کا ماہر پیشہ ور قاتل تھا۔ ایسے خطرناک آدمی کا یہ حشر۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ اورٹن خطرناکی میں پیشہ ور مجرموں سے بہت.......... بہت زیادہ آگے ہے۔

اور وہ بہت پھرتیلا تھا۔ روکو کی گاڑی ہیڈ کوارٹرز پہنچانے کے بعد بھی وہ حرکت میں رہا تھا۔ جبکہ اس کی اپنی گاڑی گھر کے گیراج میں کھڑی تھی۔ بس ایک بات منصوبے سے باہر معلوم ہوتی تھی۔ ماری مینسن پر مجرمانہ حملہ۔ اور یہ حملہ مینیجر کی [illegible] پر کیا گیا

تھا۔ وہ حماقت تھی۔ اس نے بہت بڑا خطرہ مول لیا تھا۔ کیوں؟

اورٹن نے ماری کو مجسمے کے قریب لٹا کر اس کے جسم پر پینٹ کیا تھا۔

جم نے سر جھٹکا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دانت پر دانت جمائے وہ اپنے آفس میں ٹہلنے لگا۔ بات آگے بڑھ رہی تھی لیکن کچھ جالے صاف کرنے تھے اور وہ جالے اس کے ذہن میں تھے۔ اورٹن کی شناخت کے بعد تفتیش رک گئی تھی۔ اس لئے کہ اور کوئی مشتبہ آدمی سامنے نہیں تھا۔ لیکن فرض کرو کہ اورٹن قاتل نہیں۔ اصل قاتل نے انہیں الجھانے کے لئے اورٹن کو آگے کر دیا ہو۔ شاندار۔ چار دن سے کسی نے کسی اور امکان پر غور ہی نہیں کیا تھا۔ ہر کلیو اورٹن کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ لیکن جم کے دماغ میں ابتدا سے ہی شک کا کانٹا چبھ رہا تھا۔ فرض کر لو کہ قاتل اورٹن نہیں ہے۔ تو پھر؟ تفتیش کی گاڑی پھر اسٹارٹنگ پوائنٹ پر.......... اوہ شیٹ!

یہ وہ کیا سوچ رہا ہے؟ شواہد ٹھوس ہیں۔ چار موقعوں پر اس کے فنگر پرنٹس ملے تھے۔ ایک منٹ.......... چار دن میں چار صاف ستھرے فنگر پرنٹ! ممکن ہے وہ پرنٹ دانستہ چھوڑے گئے ہوں کیونکہ باقی کہیں کوئی نشان نہیں تھا۔ بلکہ ہر نشان مٹا دیا گیا تھا۔

فرض کرو، کسی اور نے اورٹن کے وہ فنگر پرنٹ اسے پھنسانے کے لئے چھوڑے ہوں۔ فنگر پرنٹس کا کوئی توڑ نہیں۔ فنگر پرنٹس جائے واردات پر مل جائیں تو اچھے سے اچھا وکیل اپنے ملزم موکل کو پاگل ثابت کرنے پر تل جاتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں بچت کی کوئی صورت ہی نہیں رہتی۔

شام سر پر آ گئی تھی۔ یہ وقت کہاں اڑ جاتا ہے؟ وہ جھنجلا گیا۔ وہ وقت کا حساب ہی نہیں رکھ پاتا تھا۔ شام سے پہلے وہ خود سے یہ مناظرہ مکمل کر لینا چاہتا تھا۔

وہ ٹوائلٹ چلا گیا۔ ٹام فیرو بھی وہاں موجود تھا۔ جم واپس آتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے آیا "اگر تم کسی کی لاعلمی میں کسی چیز پر اس کی انگلیوں کے نشانات چھوڑنا چاہو تو کیا کرو گے؟"

فیرو نے اس کے چہرے کی سنجیدگی کو دیکھا اور ہنسنے کا ارادہ ملتوی کر دیا "وہ چیزیں چپکے چپکے جمع کروں گا، جنہیں اس نے چھوا ہو۔"

"تمہیں یاد ہے کہ کیلی فورنیا میں ایک بے قصور شخص کو صرف نشانات انگشت کی



بنیاد پر ڈاکا زنی کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اس کیس کی بڑی پبلسٹی ہوئی تھی۔" جم نے کہا۔

"ہاں، یاد ہے چیف۔ ڈی پارا کی انگلیوں کے نشانات اس کیشئیر کی کھڑکی پر ملے تھے جسے لوٹا گیا تھا۔ ڈی پارا کا کہنا تھا کہ جب واردات ہوئی تو وہ بینک سے 17 میل دور تھا۔ اس بات کی گواہی تیرہ افراد نے دی تھی۔ ڈی پارا کا کہنا تھا کہ اس نے کبھی اس بینک میں قدم نہیں رکھا۔ پھر بھی اسے مجرم قرار دے دیا گیا۔ اس نے سزا کاٹی۔"

"وہ بے قصور تھا؟"

"یس چیف۔"

"اور صرف فنگر پرنٹس کی وجہ سے اسے سزا ہوئی؟"

"ہاں چیف۔ حالانکہ اس کی برات کا کیس بہت مضبوط تھا۔"

"ٹام، مجھے یاد آتا ہے کہ کسی نے اس کی انگلیوں کے نشانات وہاں ثبت کئے تھے۔ اسے پھنسایا تھا۔" جم نے کہا۔

"جی ہاں چیف۔ ایکسپرٹ نے اسے پھنسایا تھا۔ طریقہ بہت سادہ تھا۔ اس نے ڈی پارا کے فنگر پرنٹس کارڈ کی زیروکس کاپی بنائی۔ پھر اس کا امپریشن اٹھایا.........."

"اس کا مطلب ہے فنگر پرنٹس کو ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے!"

"لیکن اس صورت میں زیروکس مشین میں استعمال ہونے والے پاؤڈر کے ذرات پکڑ لئے جاتے ہیں۔ یہ پاؤڈر نشانات اٹھانے والے پاؤڈر سے مختلف ہوتا ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔" جم نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا "لیب میں اس وقت اورٹن کے نشانات کو دوبارہ چیک کیا جا رہا ہے۔"

اسی وقت لیب سے فون آ گیا۔ جم خاموشی سے سنتا رہا۔ پھر اس نے فیرو کو بتایا "وہ اصلی فنگر پرنٹس ہیں۔ نہ وہ منتقل کئے گئے ہیں نہ ان پر پاؤڈر کا کوئی ذرہ ہے۔ اور اورٹن کے ہاتھوں سے براہ راست پڑنے والے نشانات ہیں۔" اس کا انداز ایسا تھا جیسے پورا ہیڈ کوارٹر اس کے سر پر آ گرا ہو۔

O------------☆------------O

ہیٹی اسٹار کی جاگیر سے تھوڑے فاصلے پر ایک اور بڑی جاگیر تھی۔ درحقیقت وہ امریکا میں کے جی بی کے ہیڈ کوارٹر کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس روز وہاں غیر معمولی سرگرمی

دکھائی دے رہی تھی۔ اندر روسی فرسٹ سیکریٹری کے جی بی کے چھ خطرناک ایجنٹوں کو صورت حال سے متعارف کرا رہا تھا۔ "یہ جگہ پاگل خانہ بن کر رہ گئی ہے۔" فرسٹ سیکریٹری اونگ کمانوف کہہ رہا تھا "سات دن میں سات قتل ہو چکے ہیں۔ روس میں ایسا مسئلہ کبھی نہ ہوتا۔ کیونکہ وہاں نفسیات دانوں پر نظر رکھی جاتی ہے۔ خیر اہم بات یہ ہے کہ پولٹ بیورو کا تھرڈ سیکریٹری آج شام چار روزہ قیام کے لئے یہاں پہنچ رہا ہے۔ اسے جمعے کو اقوام متحدہ میں تقریر کرنی ہے۔ تم لوگوں کو اسے مکمل تحفظ فراہم کرنا ہے۔ سمجھ لو کہ اسے کچھ نہیں ہونا چاہئے۔ کچھ بھی نہیں۔ ورنہ تمہاری زندگیاں.......... میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا؟"

ان سبھوں نے سر ہلا دیے۔ وہ خوف زدہ نظر آ رہے تھے۔

مانوف نے اپنے سر کے بالوں پر ہاتھ پھیرا "تھرڈ سیکریٹری کو کشتی رانی کا بڑا شوق ہے۔ وہ یہاں سیلنگ ضرور کریں گے۔ ان کے لئے حفاظتی پلان تمہیں بنانا ہے۔ ویسے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے بھی اس سلسلے میں بات کی گئی ہے مگر میری تسلی نہیں ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ پولیس ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ لیکن ابھی تک انہوں نے کسی کو بھی گرفتار نہیں کیا ہے۔ روس میں یہ ہوتا تو اب تک جیل بھر گئی ہوتی۔ یہ احمق سرمایہ دار شخصی آزادی کی خاطر ایسی حماقتیں کرتے پھرتے ہیں۔"

چھ کرنلوں میں سے ایک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا "آپ نے ٹھیک کہا کامریڈ۔ یہ حماقتیں صرف امریکا میں ہی ہوتی ہیں۔"

O------------☆------------O

اب جھٹ پٹے کا سماں تھا۔ اندھیرا تیزی سے اترتا چلا آ رہا تھا۔ "وہ" کچھ دیر سایوں کے گہرے ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ پھر وہ ٹیلی فون لائن مین کے لباس میں ایک چھوٹا سا بیگ تھامے سیمنٹ کے چبوترے میں گڑے ہوئے اس فلیگ پول کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اہم موقعوں پر جھنڈا لہرایا جاتا تھا۔ فیرپورٹ یاٹ کلب میں اس وقت کچھ لوگ بوٹنگ کر رہے تھے۔ لیکن وہ سب کلب کے عقبی ڈوک کی طرف تھے۔

فلیگ پول پر کسی کی نظر نہیں تھی۔ وہ ایک نظارے سے محروم رہ گئے۔

اپنے بیگ کو بیلٹ کے ساتھ کلپ کر کے وہ تیزی سے فلیگ پول پر چڑھتا گیا۔



فلیگ پول ۵۲ فٹ اونچا تھا۔ اوپر پہنچ کر اس نے حساب کتاب سے تمام انتظامات کئے۔ بیگ سے.......... نائیلون کی ڈوری برآمد ہوئی۔ ڈوری اس نے چرخی سے گزار کر نیچے لٹکا دی۔ دونوں سرے نیچے پہنچ گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے بیگ سے گریس کا ڈبا نکالا۔ گریس پول پر اچھی طرح ملتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ نیچے اترتا رہا۔ نیچے پہنچتے پہنچتے اس کے دستانے گریس سے لتھڑ چکے تھے۔

وہ اپنی تیاریوں سے پوری طرح مطمئن تھا۔ اس نے پول پر آخری نظر ڈالی پھر اپنا بیگ ہاتھ میں لئے رات کی گود میں اتر گیا۔

وہ باربرا کے گھر پہنچا تو وہ بستر پر لیٹی ایک ناول پڑھ رہی تھی۔ "ہیلو جان.......... آج جلدی سونے کے لئے لیٹ گئیں؟" اس نے کہا۔

"ہاں، بہت تھکی ہوئی ہوں۔ لگتا ہے توانائی سے محروم ہو گئی ہوں۔ ٹانگیں بے جان ہو رہی ہیں۔ شاید سفر کی تھکن ہے۔" باربرا نے ناول ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"سوئٹ ہارٹ میں ابھی تمہیں تازہ دم کر دیتا ہوں۔" باربرا کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس نے مالش شروع کر دی۔ چند ہی لمحوں میں باربرا بے سدھ ہونے لگی۔ وہ خوش تھی لیکن فکر مند بھی تھی۔ یہ بات اس نے گزشتہ روز ہی محسوس کر لی تھی کہ وہ اب اس کی توانائیاں نچوڑنے لگا ہے۔ وہ زندگی کے عزم سے محروم ہو کر محبت کی.......... بستر کی قیدی بنتی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ اب رک جانا چاہئے تھا لیکن وہ بے بس تھی۔ احتجاج بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"وہ" رخصت ہوا تو باربرا سو چکی تھی۔ اس نے جانے سے پہلے اس کے سرہانے دودھ کا گلاس رکھ دیا۔

O------------☆------------O

بیلی نروس ہو رہا تھا۔ اس نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ گزشتہ رات اس نے ٹانیرو سے وعدہ کر لیا تھا کہ وہ جعلی کرنسی کے سلسلے میں اوسیلو کی دی ہوئی ٹپ کے متعلق کسی کو کچھ نہیں بتائے گا۔ یہ جھوٹ بولنا تو نہیں تھا لیکن ایک طرح سے جھوٹ ہی تھا۔

اور اب اس نے ایک شہادت چھپائی تھی۔ اس کی جیب میں ٹپاریلو کے دو نوٹ

تھے۔ ممکن ہے وہ شہادت نہ ہوں۔ دو عام سے ٹوٹے ہوں مگر وہ ان کا کیا کرے۔ وہ تو اس کے ضمیر کے لئے بوجھ بن گئے تھے۔

سہ پہر کے وقت ٹوائلٹ میں اس کا رائس سے سامنا ہو گیا۔ وہ رائس پر بھروسا کر سکتا تھا۔ رائس اسموکر بھی نہیں تھا۔ اس نے رائس سے پوچھا "کیا اورٹن اسموکر ہے؟"

"ہاں وہ ٹپاریلو پیتا ہے۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"یونہی کوئی خاص بات نہیں۔" بیلی نے کہا۔ لیکن ٹپاریلو کا سنتے ہی اس کے پیٹ میں گرہیں سی پڑنے لگی تھیں۔

رائس اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ تولیے سے خشک کرتے ہوئے کہا "اورٹن کے باتھ روم میں ایش ٹرے سے جو ٹوٹے نکلے تھے، انہیں دیکھنا چاہتے ہو؟"

بیلی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے پیچھے چل دیا۔ راستے میں رائس نے وضاحت کی "کبھی دانتوں کے نشانات کا موازنہ فنگر پرنٹس کی نسبت آسان اور موثر ہوتا ہے۔ اور کسی کا مکمل ڈینٹل ریکارڈ حاصل کرنا مشکل نہیں۔ دندان ساز پورا ریکارڈ رکھتے ہیں۔"

اپنے کمرے میں پہنچ کر رائس نے اپنی کیبنٹ کھولی اور ایک چھوٹا سا لفافہ نکالا۔ لفافے کو اس نے شیشے کی ٹرے میں جھٹکا۔ سگار کے دو ٹوٹ ٹرے میں گرے۔ رائس نے مائیکرو اسکوپ نکال کر اس کے ذریعے ٹوٹوں کے کنارے بیلی کو دکھائے "غور سے دیکھو۔ اسموکنگ کرنے والا کنارے چباتا ہے نا۔ یہ کنارے زیادہ ہی چبائے گئے ہیں۔"

بیلی غور سے دیکھ رہا تھا "ہاں لگتا ہے، یہ سگار پینے والا جذباتی خلفشار میں مبتلا تھا۔" اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹشو پیپر میں لپٹے ہوئے دونوں ٹوٹے رائس کو تھما دیئے "ذرا ان کا اپنے والے ٹوٹوں سے موازنہ کرو۔"

رائس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ پوچھتے پوچھتے رک گیا کہ بیلی کو یہ ٹوٹے کہاں سے ملے۔ اس نے خاموشی سے ان دونوں ٹوٹوں کو بھی مائیکرو اسکوپ کے آگے رکھ دیا "ارے ان پر بالکل ایسے ہی نشان ہیں۔" اس نے حیرت سے کہا "میں انہیں اسٹیٹ پولیس کی لیب بھجوانا چاہتا ہوں۔ وہ حتمی فیصلہ دے سکتے ہیں۔"



بیلی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ضمیر کا بوجھ کم ہو رہا تھا۔ سچائی بڑی شے ہوتی ہے "مجسمے کے پاس، جہاں یہ ٹوٹے مجھے ملے تھے میں نے نشانی لگا دی ہے۔" اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا "میرے کتنے ہی دوست یہ سگار پیتے ہیں۔ یہاں بیشتر لوگ ٹپاریلو کے اسموکر ہیں۔ میں ایک خیال کے تحت کام کر رہا تھا۔"

"دوست، یہ ایک اہم شہادت ہے۔" رائس نے کہا اور چٹکی کی مدد سے ان ٹوٹوں کو ایک لفافے میں رکھ دیا پھر اس نے بیلی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "گس، مجھے وہ جگہ دکھاؤ، جہاں سے یہ تمہیں ملے تھے۔ یہ بات میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔ کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔"

بیلی نے اسے شکر گزاری سے دیکھا "جب تمہیں فرصت ہو چلے چلنا۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل آیا۔

رائس مسکرا دیا۔ بیلی کے اندر بھی آزادی پسند روح تھی۔ گس بیلی بھی اتنا صاف ستھرا نہیں تھا۔ جتنا وہ سمجھتا تھا۔

O------------☆------------O

جم اور برینڈا خاموشی سے ڈنر کر رہے تھے۔ جم کو مایوسی ہوئی تھی کہ وہ جوڈی سے نہیں مل سکا۔ اسے یہ جان کر خوشی ہوئی تھی کہ وہ انشورنس فراڈ اور غبن کے کیسوں کی تفتیش کی غرض سے آئی ہے کاش وہ اس کی مدد کر سکتا ہوتا۔

گیارہ بجے وہ سونے کے لئے لیٹ گئے۔ جم لیٹتے ہی سو گیا۔ برینڈا جانتی تھی کہ وہ تھکا ہوا ہے۔

O------------☆------------O

ایلس اپنی نئی حکمت عملی کو آزمانے کے لئے بے تاب تھی۔ اس نے بہترین اور بھڑک دار لباس پہنا، اپنے جسم کو خوشبوؤں میں بسایا اور اسپائنک، کا انتظار کرنے لگی لیکن انتظار کی طویل ساعتوں نے جیسے اس کے سر پر پانی کی بالٹی انڈیل دی۔ سات .......... آٹھ .......... نو .......... دس .......... گیارہ بج گئے۔ اسپائنک نہیں آیا۔

ساڑھے گیارہ بجے وہ آیا تو وہ غصے سے بھر چکی تھی۔ اگر وہ پہلے والی ایلس ہوتی تو اس پر برس پڑتی لیکن نئی ایلس تو مختلف عورت تھی۔

"سوری ہنی، بہت دیر ہو گئی۔" اسپاتک نے کہا "یہ بڑا سخت ہفتہ ثابت ہوا ہے۔"

"کھانا لگا دوں؟ میں نے تمہارے لئے اسٹیک تیار کی تھی۔" ایلس نے نرم لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ کھانا تو میں نے اپنے ماتحتوں کے ساتھ کھا لیا تھا۔ سناؤ، ممی کیسی ہیں؟ ارے واہ..........بڑی خوشبودار ہو رہی ہو۔"

اسپاتک کو صورت حال سمجھنے میں صرف تین سیکنڈ لگے۔ وہ بھوکوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا۔ وہ دسترخوان سمیٹنے ہی نہیں دے رہا تھا۔ ایلس نڈھال ہو گئی۔ اس کا تو برا حشر ہو گیا تھا اور اسپاتک بالکل تازہ دم لگ رہا تھا۔ اس نے بڑی نرمی سے اسے پرے دھکیلا "بس ڈارلنگ۔"

"چلو، ٹھیک ہے۔ صبح ناشتہ بھی کروں گا۔" اسپاتک نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

وہ باتھ روم میں چلا گیا تو ایلس نے سوچا کہ اسپاتک اس کے بس کا نہیں۔ اسے دوسری عورتوں کے ساتھ شیئر کرنے ہی میں عافیت ہے۔

O-------------☆-------------O

"وہ" اپنی اسٹڈی میں بیٹھا تھا۔ اس کی بیوی اوپر بیڈ روم میں سو چکی تھی۔ وہ اس کے لئے بہت سنسنی خیز، بہت طویل دن ثابت ہوا تھا۔ اس نے اپنی نوٹ بک نکالی اور ماری بینسن کے نام پر کراس کر دیا۔ اس کی لسٹ کا آٹھواں نام۔ حکم کا ستا!

ماری بینسن صبح چار بجے تک کار کی ڈکی میں رہی تھی۔ چار بجے وہ چپکے سے بستر سے نکلا اور کار لے کر ہائی اسکول گراؤنڈ پہنچا۔ وہاں مجسمے کے پاس اس نے ایک کپڑا بچھا کر ماری کو اس پر لٹایا۔ پھر اس نے اسپرے گن کی مدد سے اس کے جسم پر پینٹ کیا۔ وہ جلدی سوکھنے والا پینٹ تھا۔ اسے مجسمے تک پہنچانے میں اس کے کپڑے پینٹ میں لتھڑ گئے تھے۔ وہ کپڑے اور وہ کپڑا جس پر اس نے ماری کو لٹایا تھا۔ اب بھی بیگ میں رکھے تھے۔ اب اسے ان سے چھٹکارا حاصل کرنا تھا۔

گھر کی طرف جاتے ہوئے اسے ڈر تھا کہ کسی اخبار گھروں میں ڈالنے والے سے ٹکراؤ نہ ہو جائے لیکن خوش قسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے کہ وہ اتوار کی صبح تھی۔ وہ



گھر آتے ہی سو گیا تھا۔

سات قتل دریافت ہو چکے تھے۔ چوالیس ابھی باقی تھے۔ منصوبہ پرفیکٹ تھا۔ کبھی معمولی سی کسی ایڈجسٹمنٹ کی ضرورت پڑ سکتی تھی، لیکن کوئی بڑی دشواری پیش آنے کا امکان نہ تھا۔ پولیس ابھی تک دائرے میں چکراتی پھر رہی تھی۔ پولیس والوں کو دیکھ کر اسے سرکس کے ہاتھیوں کا خیال آتا تھا اور وہ خود جیسے رِنگ ماسٹر تھا۔ ہاتھی بے چارے ایک دائرے میں گھومتے گھومتے چکرا گئے ہوں گے۔ وقت آگیا ہے کہ اب انہیں ایک اور دائرے میں دھکیلا جائے۔ ورنہ تماشائی بور ہو جائیں گے۔

اور کل وہ انہیں گریس سے لتھڑے ہوئے پول پر چڑھتے نظر آئیں گے۔

ابھی دو گھنٹے پہلے اس نے اپنے اگلے شکار کے گھر کا نمبر ڈائل کیا تھا۔ وہ اس میں الجھتا رہا تھا کہ جم کی آواز میں بات کرے یا برگز کی آواز میں پھر اس نے چیف جم کے حق میں فیصلہ کیا۔ اسے یقین تھا کہ شکار چارا نگلے بغیر نہیں رہے گا۔ وہ اسے آفر ہی ایسی کرے گا کہ وہ انکار نہیں کر سکے گا۔

"اوہ..........ماریہ؟ کیسی ہو؟ میں جم..........بول رہا ہوں۔ جون موجود ہے؟"

فون پر اس نے ماریہ کو چیختے سنا "جون..........جم تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔" وہ مسکرایا۔

چند لمحے بعد جون فون پر آگیا "ہیلو جون، ریس میں کامیابی مبارک ہو۔" اس نے جم کی آواز میں کہا "افسوس کہ میں نہ دیکھ سکا۔ تم نے نیڈ کو شکست دی۔ زبردست! تم مسلسل امپروو کر رہے ہو۔ میں بہت متاثر ہوں۔ نہیں فون اس لئے تو نہیں کیا۔ بات یہ ہے کہ اگلے ماہ قومی چیمپئن شپ ہو رہی ہے۔ میں اپنے اور برگز کے ساتھی کی حیثیت سے تمہیں مدعو کر رہا ہوں۔ ایسا ہے کہ تم صبح مجھ سے مل لو۔ کچھ باتیں طے کرنی ہیں۔ ساڑھے سات بجے آجاؤ۔ واپسی میں آٹھ والی ٹرین پکڑ لینا۔ یاٹ کلب میں۔ وہاں اسٹیشن بھی قریب پڑے گا۔ بات سنو کسی کو بتانا نہیں ہم سب کو سرپرائز دینا چاہتے ہیں۔ ہاں اپنا کموڈور والا ہیٹ ضرور لانا۔ اوکے۔ ساڑھے سات بجے ملیں گے۔"

وہ مسکرایا۔ کل وہ سب کو ہلا کر رکھ دے گا۔ وہ ایک قتل کرے گا اور دو لاشیں فراہم کرے گا۔ کل وہ اپنا ٹاپ ٹرمپ کارڈ کھیلے گا۔ اب اِکے کو بھی سامنے آجانا چاہئے۔"

O-----------☆-----------O

"وہ" چونک کر اٹھا۔ سر میں وہی پرانا والا ہلکا پن تھا۔ وہی موہوم سا احساس لیکن اس وقت اس میں خوشگواریت تھی۔ بیوی بستر پر بیٹھی انگلی سے اس کے سینے پر دائرے بنا رہی تھی۔ وہ اسے بڑی محبت سے دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کا تھا۔ صرف اس کا۔ وہ خیالوں میں اسے تھنڈر بولٹ کہتی تھی۔ کیسی عجیب بات ہے۔

"ارے صبح پانچ بجے تم نے مجھے جگا دیا۔ اور اب اس طرح ہنس رہی ہو۔ کیا بات ہے؟"

بیوی محبت سے اس سے لپٹ گئی۔ پندرہ منٹ بعد بیوی سو گئی لیکن وہ جاگتا رہا۔

O-----------☆-----------O

وقت آنے پر وہ حرکت میں آگیا۔

اس نے کار کے عقب نما میں خود کو دیکھا۔ وہ ہو بہو چیف جم کی طرح لگ رہا تھا۔ بھیس پرفیکٹ تھا۔ اس نے ٹپاریلو سلگا کر ایک کش لیا۔ وہ فیرپورٹ یاٹ کلب جا رہا تھا۔ دریا پر دھند پھیلی ہوئی تھی۔

ادھر جون فراڈگ بہت خوش تھا۔ جم نے اسے رازداری برتنے کو کہا تھا لیکن اس سے رہا نہیں گیا۔ ناشتے پر اس نے سب کچھ اگل دیا "ماریہ' میں جم اور برگز کے ساتھ قومی چیمپئن شپ میں شرکت کر رہا ہوں۔ ہم فیرپورٹ یاٹ کلب کی نمائندگی کریں گے۔"

ماریہ بے یقینی اور تعجب سے اسے دیکھتی رہی "لیکن سویٹ ہارٹ تم نے زندگی میں صرف ایک ریس جیتی ہے اور وہ بھی ایک فٹ کے مارجن سے۔ وہ بھی اس لئے کہ نکولس کا بادبان پھٹ گیا تھا۔"

"تم جانتی ہو۔ میں محنت بھی بھرپور کرتا ہوں اور کوشش بھی۔ میں ان کے اعتماد پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔"

"مجھے تمہاری یہی ادا تو اچھی لگتی ہے۔" ماریہ نے اٹھلا کر کہا "آج گھر جلدی آجانا۔"

جون فراڈگ اس فرمائش کا مطلب سمجھتا تھا۔ اس کا چہرہ تمتما اٹھا۔ وہ اس معاملے



میں بھی بھرپور کوشش کرتا تھا۔ ماریہ کا ساتھ دینے کی لیکن ماریہ تو بپھری ہوئی ندی تھی۔

وہ اپنا کموڈور والا ہیٹ ہاتھ میں لئے گھر سے نکلا.......... ساڑھے سات بجے سے پانچ منٹ پہلے وہ یاٹ کلب پہنچ گیا۔ دھند کو دیکھ کر لگتا تھا کہ دوپہر سے پہلے نہیں ہٹے گی۔ دھند کے پار فلیگ پول کے پاس کھڑا جم اسے نظر آیا۔ یہ وہاں کیا کر رہا ہے؟ اس نے سوچا اور جم کی طرف چل دیا۔

وہ بے چینی سے اس کا منتظر تھا۔

"مارننگ جم" جون نے بڑے احترام سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ جم کا بہت احترام کرتا تھا "یہ قتل کا چکر کب ختم ہوگا دوست؟ اور کوئی نئی خبر اس سلسلے میں؟"

"اورٹن آج پکڑا جائے گا۔" جم نے اعتماد سے کہا "چاہو تو اس پر اپنی زندگی کی شرط لگالو۔"

جون فراڈگ اس کے اعتماد سے متاثر ہوا۔

"جون' ہمیں آج ہی انٹری بھیجنی ہے۔ مجھے تمہاری تصویر چاہئے۔" جم نے کہا "میں اپنا پولرائڈ کیمرا لایا ہوں۔ یہاں فلیگ پول کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ ہاں ایسے۔"

اس نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں وہ فراڈگ کو کھڑا کرنا چاہتا تھا۔

"اس دھند میں؟ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ میں گھر سے تصویر لے آتا۔" فراڈگ کے لہجے میں الجھن تھی۔

"نہیں' تصویر اسی جگہ کھینچی جائے گی۔ اپنا کموڈور والا ہیٹ پہن لو۔"

فراڈگ کو وہ سب کچھ احمقانہ لگا لیکن اس نے خاموشی سے تعمیل کی۔ آخر جم کلب چیمپئن تھا۔

"ایسے نہیں' ایک منٹ' میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ہلنا مت۔" جم اس کے پیچھے آکھڑا ہوا۔

اس سے پہلے جون کو کبھی احساس نہیں ہوا تھا کہ جم کی آنکھیں سلیٹ گرے کلر کی سرد آنکھیں ہیں مگر اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ پھندا اس کے گلے میں سخت ہوتا جا رہا تھا۔ سانس لینا بھی دشوار ہو رہا تھا۔ اس کی ٹانگیں زمین سے اٹھ گئی تھیں۔ اس نے چیخنے کی کوشش کی لیکن نہ چیخ سکا۔

وہ تمام انتظامات پہلے ہی مکمل کر چکا تھا۔ دو منٹ میں جون فراڈگ زمین سے ۴۵ فٹ اوپر جھنڈے کی طرح لٹک رہا تھا۔ اس نے رسی اور دیگر چیزیں سمیٹ کر گاڑی کی ڈکی میں رکھیں۔ گاڑی میں اس نے عقب نما میں خود کو دیکھا اور مسکرایا۔ کیسا زبردست پولیس چیف لگ رہا ہوں۔ وہ بڑبڑایا۔

یاٹ کلب سے اپنی کار میں رخصت ہوتے ہوئے اسے فکر تھی کہ دھند کب چھٹے گی۔ وہ ہاتھیوں کو گریس سے لتھڑے پول پر چڑھتے دیکھنا چاہتا تھا۔

O-----------☆-----------O

جم چہرے پر سنگینی لئے صبح کے اخبارات دیکھ رہا تھا۔ ماری بینسن کی تصویریں بہت خوف ناک لگ رہی تھیں۔ اس نے خبر پڑھی۔ پبلک کا غم و غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ واشنگٹن بھی برہم تھا۔ ایک سینیٹر کی بیوی کو ریپ اور قتل کیا گیا تھا۔ فیڈرل مداخلت کے لئے بھی دباؤ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ ٹائمز کی شہ سرخی تھی سات دن میں سات قتل! یہ سلسلہ کب تک چلے گا؟

جم کے پیٹ میں گرہیں پڑنے لگیں۔ فیرپورٹ پر دباؤ بڑھ رہا تھا۔ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں پر دباؤ بڑھ رہا تھا۔ خود اس پر دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کسی بھی شکل میں ہو آج وہ اورٹن کو ضرور پکڑ لے گا۔ زندہ یا مُردہ!

O-----------☆-----------O

لوئی اور اسپائیڈر صبح نو بجے فیرپورٹ پہنچے۔ وہ کرائے کی کار میں سفر کر رہے تھے۔ ویگاس سے انہوں نے رات کی فلائٹ میں سفر کیا تھا۔ لوئی کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جبکہ اسپائیڈر کی آنکھیں محض جھریوں کی طرح تھیں۔ ان کی رنگت بھی کوئی نہیں بتا سکتا تھا۔ اسپائیڈر بدل بدل کر مختلف رنگوں کے کونٹیک لینس استعمال کرتا تھا۔ وہ اسم بامسمیٰ تھا۔ بڑا' بال دار' پھرتیلا اور خطرناک۔ بالکل مکڑی کی طرح۔ اس لئے اسے اسپائیڈر کہا جاتا تھا۔

فیرپورٹ چنگی کے آپریٹر نے ہاتھ بڑھا کر ٹول ٹیکس لیا اور بے یقینی سے سر جھٹکا۔ کون یقین کرے گا کہ ایک بہت موٹا عفریت یہ کنورٹیبل چلا رہا ہے اور اس کے برابر



ایک بہت موٹی مکڑی بیٹھی ہے۔ اس نے سوچا۔

O-----------☆-----------O

گریڈی' برگز' بیلی اور فیرو جم کی میز کے گرد جمع تھے۔ ان کے درمیان تند و تیز مباحثہ ہو رہا تھا۔ جم پریشر کے باوجود پُرسکون نظر آ رہا تھا۔

"ٹام' پینٹ کے متعلق کچھ معلوم ہوا؟" اس نے مباحثے میں مداخلت کی۔

"ڈیٹیکس۔ واش ایبل پینٹ۔ کسی بھی دکان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔" ٹام فیرو نے کہا۔

"کار تلاش کرو۔ کار مل گئی تو اورٹن بھی مل جائے گا۔" میری پوٹر نے کہا۔ وہ ان کے لئے کافی لے کر آئی تھی۔

گریڈی کو احساس ہوا کہ میری نے پتے کی بات کہی ہے "تم ٹھیک کہتی ہو میری۔ اورٹن پورے قصبے میں ڈرائیو کرتا پھر رہا ہے۔ اور اس کی کار کے بارے میں ہمیں کچھ پتا نہیں۔"

"وہ اپنی کار تو استعمال نہیں کر رہا ہے۔" بیلی نے کہا "پکولو نے اس کے پلگ نکال لئے تھے۔"

"واقعی یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کس میک کی کون سی کار استعمال کر رہا ہے۔" جم نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا "ٹام' تم پچاس میل کے علاقے میں کار کرائے پر دینے والی ہر کمپنی کو چیک کرو۔"

"اور ہمیں چرائی ہوئی کاروں پر بھی توجہ دینی چاہئے۔" اسپانک برگز نے کہا "پھر نئی پرانی کاروں کی سیل چیک کریں گے۔"

"چیف' ہم اورٹن کا اکاؤنٹ فریز کر چکے ہیں۔ ۳۰ مئی سے اب تک اس نے کوئی چیک کیش نہیں کرایا ہے۔ پچھلے دو مہینوں میں بھی اس نے کوئی بڑی رقم نہیں نکلوائی تھی۔" ٹام فیرو نے بتایا۔

"اور وہ کوئی بھی بھیس بدل کر کار کرائے پر لے سکتا ہے۔" بیلی نے بے بسی سے کہا "ہمیں کیسے پتا چلے گا۔"

"اپنی سوچ مثبت رکھو۔" جم نے اسے ٹوک دیا "یہ غیر معمولی کیس ہے۔ کوئی غیر

معمولی بات نظر آئے تو اسے نوٹ کر لو۔"

میری نے پھر مداخلت کی "چیف' اسپتال سے فون آیا ہے۔ لیفٹی اے نجلو کو قتل کر دیا گیا ہے۔ قتل نمبر آٹھ ......... حکم کا چھکا۔"

O------------☆------------O

اسپتال میں لیفٹی کا کمرا الٹ پلٹ کر دیا گیا تھا۔ ۰۳۸ ریوالور کی نال اس کے منہ میں ٹھونس کر فائر کیا گیا تھا۔ لیفٹی کے سر کا پچھلا حصہ غائب تھا۔

جم بستر کی پائنتی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دوسرے بھی اسی طرف متوجہ ہو گئے

"سائیلنسر کی ضرورت نہیں تھی۔" جم نے کہا "اورٹن نے آواز دبانے کے لئے اضافی تکیہ استعمال کیا ہے۔"

گریڈی مسکرایا "چلو اس قتل پر کسی کو افسوس نہیں ہو گا۔ ایک پیشہ ور قاتل سے جان چھوٹ گئی۔"

"اے نجلو کو اورٹن نے قتل نہیں کیا ہے۔" جم نے سرد لہجے میں کہا۔ وہ کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو؟" کئی آوازیں بے ساختہ ابھریں۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اس کی تین بے حد سادہ وجوہات ہیں۔ پہلی' وہ اسے گزشتہ رات ہی قتل کر سکتا تھا لیکن اسے صرف سزا دے کر چھوڑ دیا۔ دوسری' یہ بدمعاشوں کا خاص اسٹائل ہے۔ اورٹن کے تخلیقی اسٹائل سے مختلف۔ تیسری......... اس حکم کے چھکے کو دیکھو۔ یہ مختلف گڈی کا پتا ہے۔ اورٹن کی گڈی کا نہیں۔"

گریڈی پھر حیران تھا۔ سراغرسانی کی جم کی صلاحیتیں حیران کن تھیں "ٹھیک کہہ رہے ہو جم۔ واقعی تمہارا جواب نہیں۔"

"میرا خیال ہے' یہ لیفٹی کے دوستوں کا کارنامہ ہے۔ لیفٹی شاید بہت زیادہ جانتا تھا۔"

اسی وقت نرس کمرے میں آئی۔ وہ بہت اپ سیٹ لگ رہی تھی "میں نے ایک بہت بڑے بالوں والے آدمی کو کاریڈور میں دیکھا تھا۔" اس نے بتایا "وہ بن مانس تو نہیں۔ البتہ بہت بڑی مکڑی جیسا لگ رہا تھا۔ دھوپ کا چشمہ لگائے ہوئے تھا۔"



"اوہ اسپائیڈر" جم نے بے ساختہ کہا "ویگاس کا بدمعاش۔ ٹام' پکولو کو ریڈیو پر کال کرو۔ اس سے کہو کہ روکو کے آفس اور سوئٹ کو گھیرے میں لے لے۔ باہر کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے وہ صرف لیفٹی کو ختم کرنے آئے ہوں مگر میرے خیال میں انہیں روکو کے سوئٹ میں چھپی ہوئی کسی چیز کی تلاش ہے۔"

وہ اسپتال سے نکل رہے تھے کہ نیڈ نکولس سے سامنا ہو گیا۔ جم نے گریڈی سے اس کا تعارف کرایا "میں نیلی آربکل سے ملنے آیا تھا۔ وہ بھی میری مؤکلہ ہے۔" نیڈ نے بتایا۔

"اس کا کیا حال ہے؟" جم نے پوچھا۔

"مرنا نہیں چاہتی۔ بس اسی لئے جی رہی ہے۔" نیڈ نے جواب دیا۔

O------------☆------------O

ہیڈ کوارٹرز واپس جاتے ہوئے جم نے دیکھا کہ دھند چھٹ گئی ہے۔ اب ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ کشتی رانی کے لئے وہ بہت اچھا دن تھا۔

پولیس ریڈیو کی کھڑکھڑاہٹ نے ان کی توجہ مبذول کرائی۔ "چیف......... ایک اور قتل۔" اطلاع فراہم کی گئی "لاش فیرپورٹ یاٹ کلب کے فلیگ پول سے لٹکی ہوئی ہے۔"

کوئی کچھ نہ بولا۔ جم نے ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھا دیا۔ بارہ منٹ میں وہ یاٹ کلب پہنچ گئے۔ دو کروزرز پہلے ہی سے موجود تھیں۔ فلیگ پول کے پاس مجمع لگا ہوا تھا۔ وہ ایک خوف ناک اور اداس کن منظر تھا۔ دو پولیس والے جن کی وردیاں گریس میں لتھڑی ہوئی تھیں پول پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ کچھ اوپر جاتے اور پھر نیچے پھسل آتے۔

"چیف' لاش اوپر اٹکا دی گئی ہے۔ ہم اسے اتار بھی نہیں سکتے اوپر کیسے چڑھیں؟"

"پول کو کاٹ دو۔" ایک بارہ سالہ لڑکے نے مشورہ دیا "میں گھر سے کلہاڑی لے کر آتا ہوں۔"

"گولی چلا کر رسی کو کاٹ دو۔" ایک لڑکی بولی "میں نے ٹی وی پر خود دیکھا ہے۔"

"یہ لوگ گولیاں چلائیں گے۔ آہا اب خوب گولیاں چلیں گی۔" بچے شور مچانے

لگے۔

"خاموش رہو اور پیچھے ہٹو۔" برگز انہیں دھکیلتا ہوا دور لے گیا۔

جم پوری توجہ سے جائے واردات کا جائزہ لے رہا تھا۔ یہ قتل خالص اورٹن کے اسٹائل کا تھا۔ وہ ایک نظر میں سمجھ گیا کہ یہ کیسے کیا گیا ہے۔ بعد میں اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی سمجھایا۔ قسمت بھی پوری طرح اورٹن کا ساتھ دے رہی تھی۔ صبح کی دھند نے اسے زبردست آڑ فراہم کی تھی۔ اب سوال یہ تھا کہ لاش کو کیسے اتارا جائے؟

مجمع بڑھتا جا رہا تھا۔ اب کسی بھی وقت فوٹو گرافر نازل ہو جاتے "ٹی وی کے فوٹو گرافرز کے آنے سے پہلے لاش اتارنی ہے۔" جم نے چیخ کر کہا۔ وہ اپنے معاونین کی طرف متوجہ ہوا "کوہ پیمائی میں استعمال ہونے والی کیلیں فراہم کرو۔ بلکہ ریڈیو پر آگ بجھانے والوں کو طلب کر لو۔ ان سے سیڑھی مل جائے گی۔"

دس منٹ بعد فائر انجن آ گیا۔ اسی وقت جم نے دیکھا کہ کئی مووی کیمرے سب کچھ شوٹ کر رہے ہیں۔ اے بی سی ٹیلی ویژن کی موبائل وین بھی آ گئی تھی۔ برگز چند رپورٹرز سے بات کر رہا تھا۔

پانچ منٹ بعد لاش نیچے اتار لی گئی "ارے......... یہ تو جان فراڈگ ہے۔" ایک عورت نے چیخ کر کہا "کئی عورتیں چلانے لگیں۔ ایک بے ہوش بھی ہو گئی۔

"ماریہ فراڈگ کلب ہاؤس میں ہے۔ میں اسے بلاتی ہوں۔ ایک عورت کلب ہاؤس کی طرف دوڑ گئی۔

فیرو کو لاش کے کموڈور ہیٹ میں اڑسا ہوا حکم کا چھکا نظر آ گیا۔ یہ بھی اورٹن ہی کا کام تھا۔ جان فراڈگ مر چکا تھا۔ اسے پھانسی دی گئی تھی۔

ڈوک بروڈی نے جھک کر لاش کا سرسری سا معائنہ کیا پھر اداسی سے سر ہلانے لگا۔ فراڈگ کی موت دم گھٹنے کا نتیجہ تھی۔ اس نے ایمبولینس والوں کو لاش اٹھانے کا اشارہ کیا۔

کلب ہاؤس کی طرف سے شور سا اٹھا اور ماریہ فراڈگ نمودار ہوئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ پورا جسم لرز رہا تھا۔ وہ سیدھی جم کی طرف بڑھی "جم' یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ جون کو کچھ ہو گیا ہے۔ کیا ہوا؟ وہ تو تم سے ملنے کے لئے یہاں



آیا تھا۔"

"مجھ سے ملنے؟" جم حیران رہ گیا۔

"ہاں۔ تم نے کل رات فون کیا تھا اور ملاقات کے لئے یہاں بلایا تھا۔ قومی بلنگ چیمپئن شپ کے سلسلے میں۔"

"ماریہ ایسی تو کوئی بات........."

"ہاں تم نے فون کیا تھا۔ فون تو میں نے ہی ریسیو کیا تھا۔" ماریہ اب ہسٹریائی انداز میں چلا رہی تھی "تم نے اسے لبھا کر یہاں بلایا۔ تم نے کیوں کیا ایسا؟"

تماشائی آگے کھسکنے لگے لیکن مزید کچھ سننے کا موقع نہیں ملا۔

جم کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اپنا دل اسے حلق میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔ اسی لمحے ماریہ نے شوہر کی لاش کو پولیس وین میں ڈالے جاتے ہوئے دیکھا۔ اس اسٹریچر پر اس کی پوری زندگی لے جائی جا رہی تھی۔ وہ چیخ کر اس طرف جھپٹی اور اسٹریچر پر جا گری۔ وہ بری طرح رو رہی تھی۔

جم نے چیخ کر کہا "یہ شاک میں ہے۔ اسے بھی ساتھ لے جاؤ۔" پھر وہ سام گریڈی کی طرف پلٹا "تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں؟"

"اگر اورٹن روکو کی آواز کی نقل کر سکتا ہے۔ اگر وہ ڈی مارکو کا بھیس بدل کر دھوکا دے سکتا ہے۔ ٹی وی مکینک اور اسٹیٹ پولیس کا ٹروپر بن سکتا ہے۔ ہیرالڈ گرین کا روپ دھار سکتا ہے تو چیف جم کیوں نہیں بن سکتا؟"

"میرے مسائل پہلے ہی کیا کم ہیں کہ ایک اور مسئلہ بھگتوں۔ فی الوقت ایک میں ہی اپنے لئے کافی ہوں۔" جم نے کہا اور اپنے اندر کچھ محسوس کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ خوف بھی نہیں۔ وہ خود کو بہت خالی خالی محسوس کر رہا تھا۔

سام گریڈی نے اس کی پیٹھ تھپکتے ہوئے دلاسا دیا "فتح کا صحیح لطف اسے آتا ہے جو شکست کا ذائقہ چکھ چکا ہو۔"

وہ اپنی کاروں کی طرف بڑھنے لگے۔ عقب میں بچے آپس میں باتیں کر رہے تھے "کیا تمہارے خیال میں یہ واقعی چیف کی حرکت ہے؟" ایک بچے نے پوچھا۔

"نہیں یہ اورٹن کا کام ہے۔ وہ عظیم قاتل ہے۔ پولیس اسے [illegible] نہیں کر

سکتی۔"

یاٹ کلب سے نکلتے ہوئے لوگوں کے ہجوم میں جم کو نیڈ نکولس کا چہرہ نظر آیا۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ وہ بڑبڑایا۔

O------------☆------------O

نیویارک میں فلبرٹ فلیگ' این بی سی کے صدر اور جارج چرچ مین سے ملاقات کر رہا تھا۔ جو حال ہی میں چین سے واپس آیا تھا۔ وہ انہیں فیرپورٹ سے براہ راست جم' گریڈی اور برگز کا انٹرویو دکھانے پر قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا "جان' ذرا سوچو تو۔ یہ انٹرویو پہلے سے زیادہ دیکھا جائے گا۔ کم از کم چار کروڑ گھروں میں ہمارا پروگرام دیکھا جا رہا ہو گا۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"اور ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے اورتن سامنے آنے پر مجبور ہو جائے۔"

فلیگ جانتا تھا کہ اس نے چرچ مین کو کم از کم سوچنے پر آمادہ کر لیا ہے۔ وہ دلچسپی لیتا دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ بہت خطرناک ہے۔ وہ تو دیوانہ ہے۔ قتل اس کے لئے مذاق سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔" چرچ مین کے جسم میں لرزش تھی۔

"ہم سیکیورٹی کا بندوبست کریں گے۔ تمہیں کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔"

"میں مرنے سے نہیں ڈرتا۔ بس میں فیرپورٹ میں نہیں مرنا چاہتا۔"

"جان' تمہیں نیٹ ورک کی خاطر یہ خطرہ مول لینا ہو گا۔" فلیگ نے تند لہجے میں کہا۔

"تم خود نیٹ ورک کی خاطر یہ قربانی کیوں نہیں دیتے۔" چرچ مین نے کہا اور پاؤں پٹختے ہوئے دفتر سے نکل گیا۔ فلیگ اور صدر ایک دوسرے کو تکتے رہ گئے۔

O------------☆------------O

"اس" کے آفس میں پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی "مائی سویٹ ہارٹ" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ دوسری طرف جین تھی "اچھا ہوا کہ تم نے کال کر لیا۔ میں آنے کی سوچ رہا تھا۔"



"میں نے اسی لئے تو فون کیا ہے۔ میں ایک ضروری کام کی وجہ سے اس وقت نیویارک میں ہوں۔ تم سے کل ملاقات ہو سکے گی۔"

"مجھے بڑی مایوسی ہوئی ہے۔"

"کوئی بات نہیں ڈارلنگ۔ کل سہی۔"

ریسیور رکھنے کے بعد وہ انگلیوں سے میز پر طبلہ بجانے لگا۔ کوئی بات نہیں۔ اس نے سوچا۔ گائیلا سہی۔ اس نے گائیلا کا نمبر ملایا۔ دو منٹ گھنٹی بجتی رہی لیکن دوسری طرف سے فون ریسیو نہیں کیا گیا۔ اسے تشویش ہونے لگی۔ گائیلا فلائٹ پر جاتی ہے تو پہلے بتا دیتی ہے۔

باربرا پچھلے چند دنوں سے بہت مضمحل اور پژمردہ لگ رہی تھی مگر پھر بھی اس نے سوچا کہ وہ بعد میں باربرا کو فون کرے گا اور اس کے گھر چلا جائے گا۔

O------------☆------------O

آخر کار کیتھرین اورتن کا سراغ مل گیا۔ کیلی فورنیا اسٹیٹ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ چار ہفتے کے مشرق بعید کے ٹرپ پر نکلی ہے۔ انہوں نے ریڈیو فون پر کوالالمپور رابطہ قائم کیا۔ اسے بتایا گیا کہ اس کا شوہر سات قتل کر چکا ہے تو اس نے بے ساختہ کہا "ناممکن۔ ڈیوڈ ایسا نہیں کر سکتا۔ اسے تو تشدد سے نفرت ہے۔"

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ ڈیوڈ اورتن کہاں چلا گیا ہے۔ "ڈیوڈ کوئی لاابالی آدمی نہیں۔ وہ بہت ذمے دار ہے۔" اس نے بڑے وثوق سے کہا "وہ مجھے بتائے بغیر کہیں نہیں جا سکتا۔ وہ اپنے مریضوں کو اس طرح نہیں چھوڑ سکتا اور اسے کہیں جانا ہو تو پہلے وہ اخبار والے کو اخبار ڈالنے سے منع کرتا ہے۔ میں اور ممی فوراً واپس آ رہے ہیں۔"

لیکن اس خوفناک خبر کو سن کر کیتھرین کی ماں کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ کیتھرین اسے اس حال میں پردیس میں چھوڑ کر نہیں آ سکتی تھی۔

O------------☆------------O

المیڈا کیلی فورنیا میں ڈیوڈ اورتن کی اے سالہ ماں نے ایف بی آئی سے تحفظ طلب کیا تھا۔ اسے دھمکی آمیز کالیں موصول ہو رہی تھیں۔ دھمکی دینے والے اس سے پوچھتے تھے کہ اس کا بیٹا کہاں چھپا ہوا ہے "مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ ایک سال

سے میں نے اسے دیکھا تک نہیں۔ اور میں جانتی ہوں کہ میرا ڈیوڈ کسی کو قتل نہیں کر سکتا۔ رات میں نے اس کے لئے بہت دعائیں کیں۔ خداوند نے مجھے یقین دلا دیا کہ میرا بیٹا قاتل نہیں ہے۔"

O------------☆------------O

پکولو، تین پولیس مین اور چار اسٹیٹ ٹروپر روکو کی ایجنسی کی نگرانی کر رہے تھے۔ ہر کارنر پر ایک آدمی موجود تھا۔ ایجنسی روکو کی موت کے بعد سے بند پڑی تھی۔

صبح دس بج کر ۳۵ منٹ پر ایک کار رکی۔ اس میں سے بزنس سوٹ پہنے ہوئے تین آدمی اترے۔ وہ بغلی دروازے کی طرف گئے اور اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگے۔

"جہاں ہو، وہیں رک جاؤ۔" پکولو نے چیخ کر کہا۔

وہ تینوں اچھل پڑے۔ ان کے لیڈر کا ہاتھ اپنے کوٹ کی اندرونی جیب کی طرف گیا پھر انہوں نے دیکھا کہ شاٹ گنوں کا رخ ان کی طرف ہے۔ وہ جم تھیچر اور اس کے ٹریژری ایجنٹس کی ٹیم تھی۔ تھیچر نے چیخ کر کہا "ہم فیڈرل ایجنٹس ہیں۔" اس نے اپنی شناخت کرائی۔

"ویلکم ٹو فیئرپورٹ" پکولو نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے اپنی وہاں موجودگی کا سبب بتایا۔ تھیچر اور اس کی ٹیم بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔

ساڑھے گیارہ بجے ایک پرانی کنور ٹیبل آ کر رکی۔ اس میں دو آدمی بیٹھے تھے۔ وہ کار میں پانچ منٹ تک بیٹھے سڑک کے پار دیکھتے رہے۔ آخر کار وہ کار سے اترے۔ پکولو نے انہیں دیکھا تو زبان سے ہونٹوں کو تر کرنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ یہی وہ دونوں ہیں جن کا انتظار ہو رہا ہے۔

"انہیں اندر جانے دو۔" تھیچر نے سرگوشی میں اس سے کہا "اگر یہ ویگاس سے آئے ہیں تو انہیں کسی چیز کی تلاش ہے۔ وہ انہیں ملنی چاہئے۔"

پکولو نے رضامندی میں سر ہلایا۔

لوئی اور اسپائیڈر بغلی دروازے کے پاس پہنچے۔ موٹے نے جیب سے چابی نکالی اور دروازہ کھول دیا۔ اسپائیڈر نے دھوپ کا چشمہ اتارا اور جیب سے ریوالور نکال لیا۔



"میں نے زندگی میں ایسا بال دار آدمی نہیں دیکھا۔" پکولو نے سرگوشی میں کہا "اس پر نظر رکھنا۔ یہ بہت پھرتیلا اور خطرناک معلوم ہوتا ہے۔"

بیس منٹ بعد وہ دونوں باہر نکلے۔ لوئی کے ہاتھوں میں کوئی بھاری پیکج تھی۔

"خبردار.......... اپنی جگہ سے نہ ہلنا۔" پکولو نے گرج کر کہا۔ اسپائیڈر نے جبلی طور پر آواز کے رخ پر فائر کر دیا۔ لوئی کا ہاتھ بغلی ہولسٹر کی طرف گیا۔ سات شاٹ گنیں بیک وقت گرجیں۔ وہ دونوں ڈھیر ہو گئے۔ تھیچر نے پیکج کو چیک کیا اور خوش ہو گیا۔ وہ پچاس ڈالرز کے کرنسی نوٹ کی پلیٹیں تھیں "کمال ہے کیا فنکاری ہے۔ نقل بمطابق اصل۔" وہ بار بار کہے جا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں پروموشن کے خواب تھے۔ ایک ہی دن میں اس نے اتنا بڑا کام کر دکھایا تھا۔ ان پلیٹوں کی موجودگی کا تو حکومت کو علم ہی نہیں تھا۔

ٹریژری والے پلیٹیں لے کر چل دیے۔ وہ جشن منانے کے موڈ میں تھے۔ گند سمیٹنا پکولو اور اس کے ساتھیوں کی ذمے داری تھی۔

O------------☆------------O

باربرا ایک بجے کے قریب بیدار ہوئی۔ وہ اب بھی مضمحل تھی۔ باتھ روم میں اس نے اپنے دھندلائے ہوئے ذہن کی مدد سے سوچنے کی کوشش کی۔ جسمانی طور پر وہ بالکل نڈھال تھی۔ وہ جانتی تھی کہ "وہ" اس سے محبت کرتا ہے اور کسی بھی وقت اس کے جذبات بھڑکا سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی طے تھا کہ وہ اسے زندگی اور توانائی سے محروم کر رہا تھا۔ اسے نچوڑ رہا تھا۔

اور یہ بھی طے تھا کہ وہ کسی بھی وقت اسے لبھا سکتا ہے۔ وہ آئے گا اور وہ انکار نہیں کر سکے گی اور پھر ایک طویل گہری نیند.......... اور جاگے گی تو وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو گی۔ یہ سلسلہ آخر کہاں تک جائے گا۔ بہتر ہے کہ وہ ویوین کو بلا لے۔ ویوین اس کی نئی پڑوسن تھی۔ وہ مطلقہ تھی اور اس سے بڑی محبت سے پیش آتی تھی۔ ویوین کی موجودگی کی وجہ سے وہ نہیں آئے گا۔ وہ اپنی اس منحوس بیوی کی وجہ سے اسکینڈل سے بچتا ہے۔ یوں اسے ایک دن کا آرام مل جائے گا اور وہ تازہ دم ہو جائے گی اور پھر وہی معمول..........

اس نے سوچا' ناشتے کے بعد وہ ویوین کو فون کرے گی۔

O-----------☆-----------O

آٹھ دن میں آٹھ قتل! آٹھویں قتل.......... فراڈگ کے قتل کی خبر نے باقی خبروں کو پس منظر میں دھکیل دیا۔ ہر آدھے گھنٹے کے بعد اے بی سی نیٹ ورک یاٹ کلب کے فلیگ پول پر لٹکتے ہوئے جان فراڈگ کی فلم دکھا رہا تھا۔ اسکرین پر پولیس والے پول پر چڑھنے کی کوشش میں بار بار پھسل رہے تھے۔ وہ پولیس کی نااہلی کی تصویر تھی۔

"اس" نے پہلی بار ٹی وی پر یہ منظر دیکھا تو ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گیا۔ کاش یہ فلم تیز چلائی جائے۔ کیسی کامیڈی ہو گی!

پھر ماریہ فراڈگ کا وہ کلوز اپ تھا' اس نے چیف جم کی طرف انگلی اٹھائی ہوئی تھی۔ اور وہ چلا رہی تھی "تم نے اسے یہاں بلایا تھا۔ میں جانتی ہوں۔ تم نے اسے لبھا کر یہاں بلایا۔ تم نے کیوں کیا ایسا؟"

وہ بہت خوش تھا۔ اس نے چیف جم پر فیرپورٹ کے اعتماد کو متزلزل کر دیا تھا۔ اب وہ اسے تباہ کر دے گا۔

O-----------☆-----------O

پکولو نے رو کو ایجنسی والے معاملے کی جم کو رپورٹ کی۔ جم نے اسے بے حد سراہا "میں تمہاری تنخواہ میں اضافے کی سفارش کروں گا۔"

پکولو جانتا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ فیرپورٹ کے پاس اتنی زیادہ رقم نہیں تھی۔ پھر بھی چیف کی ستائش اس کے لئے کم نہیں تھی۔

ایک بج کر بیس منٹ پر جم کو اطلاع ملی کی نیلی آربکل مر گئی ہے۔ نیڈ نکولس کے رخصت ہونے کے فوراً بعد نیلی نے اچانک سینے میں شدید درد کی شکایت کی تھی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نیڈ نے اسے جیلاٹن کی ٹیبلٹ دی ہو۔ اس نے فیصلہ کیا کہ نیلی اور نیڈ کے تعلق کے بارے میں چھان بین کرے گا لیکن پہلا مسئلہ اورٹن کو تلاش کرنے کا ہے۔

O-----------☆-----------O

"اس" کے پرائیوٹ فون کی گھنٹی بجی۔ اس وقت ڈیڑھ بجا تھا "پچھلی شام کا تجربہ بہت خوشگوار تھا ہنی۔ میں بادلوں میں پرواز کر رہی تھی۔" باربرا نے کہا۔



"میں آج بھی تمہاری طرف ہوتا ہوا جاؤں گا۔"

"میں نے تمہیں یہی بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ آج یہ ممکن نہیں۔ میری پڑوسن ویوین یہاں آئی ہوئی ہے۔"

"اس سے کسی طرح پیچھا چھڑا لو۔ میں تم سے لازمی طور پر ملنا چاہتا ہوں۔"

"کل آجانا سویٹ ہارٹ۔ ویسے بھی میں آج بہت تھکی ہوئی ہوں۔"

"اس" نے فرسٹریشن میں اپنی میز کو لات رسید کی۔ اب وہ کیا کرے۔ قتل کے بعد اسے جو خواہش ہوتی ہے وہ بہت شدید ہوتی ہے۔ خواہش پوری ہو جائے تو اعصابی کشیدگی ڈھل جاتی ہے۔ اب کیا کیا جائے؟ گائیلا کو وہ مسلسل فون کرتا رہا تھا لیکن وہ موجود نہیں تھی۔ جین نیویارک گئی ہوئی تھی۔ اور اب باربرا کسی کی مہمان داری میں مصروف تھی۔ ویوین! یہ وہی لڑکی تو نہیں جو کل نظر آئی تھی۔ واہ.......... وہ بھی بڑی زبردست چیز تھی۔ کیوں نہ باربرا کے ہاں چلا جائے۔ دونوں ہی کو نمٹا لیا جائے۔

یہ میں کیا سوچ رہا ہوں؟ وہ چونکا۔ اس نے میز کو پھر لات رسید کی۔

O-----------☆-----------O

جم برگز اور گریڈی سہ پہر کو ہیڈ کوارٹر پہنچے۔ میری پوٹر ان کی منتظر تھی۔ وہ خوف زدہ نظر آرہی تھی۔ اس نے جم کی طرف ایک لفافہ بڑھایا "ایک اور خط چیف۔" اس نے کہا "لیب والوں نے چیک کر لیا ہے۔ اس پر کوئی نشان نہیں۔ رائس کا کہنا ہے کہ یہ بھی اورٹن کے ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کیا گیا ہے۔"

لفافے پر لکھا تھا.......... نمبر تھری ان اے سیریز۔ اور وہ جم کے نام تھا۔ اس پر ۷ جون ساڑھے گیارہ بجے کی صبح کی مہر تھی۔

جم کو غصہ آنے لگا۔ خط ہفتے کی صبح پوسٹ کیا گیا تھا اور پیر کی سہ پہر مل رہا تھا۔ پوسٹ آفس ہفتے کو آدھا دن اور اتوار کو مکمل چھٹی کرتا تھا۔

اس نے ہاتھوں میں پتلے دستانے پہنے اور خط کو لفافے سے نکالا۔ برگز اور گریڈی بڑی توجہ سے اسے دیکھ رہے تھے۔ اندر دو رقعے تھے۔ ایک دوسرے کے اندر تھا۔ پہلے رقعے میں لکھا تھا۔

یہ خط تمہیں دیر سے ملے گا

تم دوست کی مدد نہ کر سکو گے
مینڈک تو مرچکا ہو گا
ٹراہٹ بھی ختم ہو چکی ہو گی

"شٹ" جم غرایا "یہ خط دو دن پہلے پوسٹ کیا گیا تھا۔ اگر ہم نے پوسٹ آفس والوں کو ہدایت کر دی ہوتی کہ میرا خط خواہ اتوار کو پوسٹ کیا جائے' مجھے فوراً پہنچایا جائے تو ہم فراڈگ کو بچا سکتے تھے۔"

برگز نے کہا "جو ہو گیا سو ہو گیا۔ یہ بات کون سوچ سکتا تھا۔ دوسرا نوٹ پڑھو۔"

جم نے دوسرا نوٹ با آواز بلند پڑھا۔

تمہاری آنکھیں سرخ ہیں۔ اور چہرہ زرد
تمہارے جسموں کی طرح میرا اِکا سرد ہے
ڈوری لٹکاؤ اور کانٹا ڈالو
اور تو مردہ مچھلیاں گن لو۔

دیر تک خاموشی رہی۔ وہ سب سناٹے میں بیٹھے ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہے تھے۔ تینوں جانتے تھے کہ آٹھ لاشیں ملی ہیں لیکن اورٹن نو قتل کرنے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ بادشاہ سے چھکے تک آٹھ ہی بنتے تھے۔ اورٹن انہیں اِکے کے متعلق بتا رہا تھا۔

"اگر اِکے والا آٹھ دن سے مرا ہوا ہے تو اس سے زیادہ سرد کون ہو گا۔" گریڈی نے کہا۔

"آٹھ دن" جم کی آنکھیں انگارہ ہو رہی تھیں "آٹھ دن میں تو پورا قصبہ سڑ جائے یا تو اس نے اسے دفن کیا ہو گا یا پھر برف........."

"یقیناً" برگز نے کہا "اس نے یہی تو لکھا ہے۔ میرا اِکا سرد ہے۔ پھر مچھلیوں کا حوالہ۔ یہ تو بیکر کے آئس ہاؤس کی طرف اشارہ ہے۔"

جم کی آنتیں قرقر کرنے لگیں۔ برگز ٹھیک کہہ رہا تھا "حوصلہ تو دیکھو بدبخت کا۔ آؤ چلیں۔"

وہ اٹھا۔ اس نے بزر کر کے بیلی اور فیرو کو بلایا اور انٹر کام پر چیخ کر ہدایات دیتا رہا۔



راستے میں جم نے گریڈی کو بتایا کہ کس طرح بیکر نے اپنے اسٹور کے عقبی شیڈ میں ایک بہت بڑا فروزن فوڈ لاکر نصب کرایا۔ وہاں مچھلی کے شکاری اپنی پکڑی ہوئی مچھلیاں رکھتے تھے۔ اورٹن مستقل اس لاکر سے استفادہ کرتا تھا۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر گریڈی نے کہا "یہ کیسے ممکن ہے کہ تازہ رقعہ بھی اس مشین پر ٹائپ کیا گیا ہو۔" اس کے لہجے میں الجھن تھی۔

عقبی سیٹ سے برگز نے سگار کا دھواں اگلا "یہ بہت اہم سوال ہے کیونکہ اورٹن کا ٹائپ رائٹر گزشتہ جمعرات سے لاکڈ ہے۔"

"اس کا مطلب ہے کہ اورٹن کسی طرح ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتا رہا ہے۔" سام گریڈی نے کہا۔

"میں نہیں سمجھتا کہ یہ ممکن ہے۔" جم نے کہا۔ "ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ تمام خط جمعرات سے پہلے ہی ٹائپ کر کے رکھ لئے ہوں۔" وہ کہتے کہتے رکا "یہ اس لئے بھی ناممکن نہیں کہ وہ ایک سیٹ پلان کے تحت کام کر رہا ہے۔ اپنا ہر روز کا شکار وہ پہلے ہی منتخب کر چکا ہے۔"

"اور کیسا منصوبہ ہے کہ اسے کبھی آخری لمحوں میں تبدیلی کی ضرورت بھی نہیں پڑی۔" برگز نے کہا۔

کروزر کو بیکرز اسٹور کے عقبی پارکنگ لاٹ میں روک دیا گیا۔ بیلی' فیرو اور دو اسکواڈ کاروں میں بھر کر پولیس والے ذرا دیر بعد پہنچے۔

برگز نے اپنی چابی سے شیڈ کا تالا کھولا۔ گریڈی نے جم کو ٹھوکا دیا۔ جم نے بتایا کہ مچھلی کا شکار کھیلنے والے بیشتر لوگوں کے پاس اپنی اپنی چابی ہے "ہم باب سے ایسے لوگوں کی فہرست لے لیں گے۔"

وہ فوڈ لاکر میں داخل ہوئے۔ گریڈی پہلی بار آیا تھا۔ اس لئے اس کے سائز پر متعجب تھا۔ فریزر ایریا میں کم از کم ساٹھ بڑے اسٹائرو فوم لاکرز تھے۔ وہ سب ایک جیسے تھے۔ آدھے سے زیادہ لاکرز پر بیکر کا نام لکھا تھا۔ باقی لاکرز پر مختلف لوگوں کے نام تھے۔

ایک ملحقہ کمرے میں تیس لاکر اور تھے وہ خالی تھے۔

جم نے بیلی سے کہا "اپنے آدمیوں سے کہو کہ ہر کنٹینر کو کھول کر دیکھیں۔ اگر

یہاں بہت زیادہ ٹھنڈک محسوس ہو تو کنٹینرز باہر لے آئیں۔"

گریڈی نے کہا "جم' پہلے ڈیٹیکٹر سے چیک کرا لو۔ یہاں کوئی ٹریپ بھی ہو سکتا ہے۔"

دو پولیس والوں نے یہ بات سنی تو ان کے چہرے زرد ہو گئے۔ وہ ڈیٹیکٹر لینے چلے گئے۔ پانچ منٹ بعد کام شروع ہو گیا۔ ڈیٹیکٹر کی منفی ریڈنگ کے بعد کنٹینر کھول کر دیکھا جاتا۔ اب تک ہر کنٹینر میں سے کاغذوں میں.......... لپٹی ہوئی مچھلیاں نکلی تھیں۔

چوبیسویں کنٹینر کو کھولتے ہی بیلی کے حلق سے چیخ نکلی "ارے.......... حکم کا اِکا۔" حکم کا اِکا اوپر کی پیکنگ ہٹانے کے بعد برآمد ہوا تھا۔ بیلی وہ پیکج ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔

"چیف یہ پیکنگ مختلف ہے۔ یہ مچھلی نہیں معلوم ہوتی۔ میرے خیال میں یہ انسانی جسم کے ٹکڑے ہیں۔" بیلی کی آواز لرز رہی تھی۔

"اخبار پر ذرا تاریخ دیکھو۔ کب کا اخبار ہے؟" جم نے کہا

"اتوار یکم جون۔" بیلی نے بتایا۔

"بات سمجھ میں آتی ہے۔ یہ اورٹن کا پہلا شکار ہے۔" برگز نے کہا۔

اس کنٹینر کے باہر نیڈ نکولس کا نام تھا۔ جم جانتا تھا کہ سب کے ذہنوں میں ایک ہی بات گردش کر رہی تھی "ضروری نہیں کہ اس بات کی کوئی اہمیت ہو۔" اس نے بلند آواز میں کہا "سنوگس' یہ پوری پیکج ایک کروزر میں ہیڈ کوارٹرز لے جاؤ اور ڈوک بروڈی سے معائنہ کراؤ۔ اس کی شناخت بھی تو ہو۔ باقی لوگوں کو یہیں چھوڑ دو۔ تمام کنٹینرز چیک کرنا ضروری ہے۔"

واپس جاتے ہوئے گریڈی نے جم سے پوچھا "تمہارے خیال میں یہ لاش کس کی ہے؟"

جم سامنے کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا "میں نے گذشتہ روز ایک اندازہ قائم کیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ ہمیں حکم کا اِکا ملنے والا ہے۔ میں نے لکھ کر ایک لفافے میں رکھ دیا تھا۔ دفتر پہنچ کر وہ میں تمہیں دوں گا۔ لیب سے شناختی رپورٹ آجائے تو اسے کھول کر دیکھ لینا۔ ہو سکتا ہے' میرا خیال درست ہو۔"

"تم زبان سے کیوں نہیں کہنا چاہتے۔" برگز نے اپنے سگار کا کونا چباتے ہوئے



پوچھا۔ اس کے انداز میں وحشت تھی۔

"ڈرتا ہوں اگر میرا اندازہ درست ہے تو میڈیا ہمیں کچا چبا جائے گا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ وہ ہے؟" گریڈی نے کہا۔ اس کا رنگ اُڑ گیا تھا۔

جم نے اثبات میں سر ہلایا۔

برگز اور گریڈی نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ وہ بھی سمجھ گئے تھے۔

O------------☆------------O

پانچ بج کر پانچ منٹ پر لیب سے رپورٹ آگئی۔ یہ رپورٹ ڈوک بروڈی خود لے کر آیا تھا۔ وہ اپنی عمر سے برسوں بڑا لگ رہا تھا۔ "یہ لاش ڈاکٹر ڈیوڈ اورٹن کی ہے۔" اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ "اسے آٹھ دن پہلے قتل کیا گیا تھا۔"

وہ سب سکتے کی سی کیفیت میں بیٹھے رہے۔ سام گریڈی نے جم کا دیا ہوا لفافہ کھولا۔ پڑھنے کے بعد اس نے کاغذ برگز کی طرف بڑھایا۔ اس پر لکھا تھا "حکم کا اِکا ڈیوڈ اورٹن ہو گا۔ قاتل ہمیں بہت کامیابی سے بے وقوف بنا رہا ہے۔"

اب وہ پھر وہیں کھڑے تھے جہاں سے چلے تھے۔ اب تک وہ ایک مردے کا تعاقب کر رہے تھے۔ وہ اورٹن کو تلاش کر رہے تھے اور اورٹن انہیں نہیں مل سکتا تھا۔

اب ان کے سامنے قتل کے نو کیس تھے۔ جم اٹھ کر کانفرنس روم کے بلیک بورڈ کے سامنے جا کھڑا ہوا "اس نے ہمیں پوری طرح بے وقوف بنایا۔ ہم پھر پہلی سیڑھی پر کھڑے ہیں۔" اس نے بلیک بورڈ پر ترتیب سے نو مقتولین کے نام اور دیگر کوائف لکھے۔ پہلے نمبر پر حکم کا اِکا' ڈیوڈ اورٹن تھا جسے یکم جون کو قتل کیا گیا تھا۔

فیرو نے اچانک کہا "چیف میں اورٹن کی کار کی تلاش کینسل کرا دوں۔"

برگز نے گھڑی میں وقت دیکھا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "مائی گاڈ' مجھے گورنر کو کال کرنا تھا۔"

گریڈی بھی اٹھ کھڑا ہوا "جم مجھے تمہارے آفس کا فون استعمال کرنا ہے۔ واشنگٹن رپورٹ دینی ہے۔"

جم نے بیلی کو اورٹن کی لاش کے متعلق پریس ریلیز تیار کرنے کو کہا "انہیں

صرف حقائق فراہم کرو۔ کڑوی گولی پر شکر چڑھانے کی کوشش مت کرو۔ دیانت داری بڑی چیز ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ہمیں ادھیڑ ڈالیں گے لیکن ہم اس سلوک کے مستحق بھی ہیں۔"

جم کمرے میں اکیلا رہ گیا۔ زندگی میں اس نے خود کو اتنا بے بس کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے، آنکھیں موندے سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کی ایک آنکھ سے آنسو نیچے پھسل آیا ہے۔ وہ سوچنے کی کوشش کرتا رہا۔ قاتل بہت تیزی سے حرکت میں آتا تھا۔ حیرت کو اپنے جلو میں لئے ہوئے۔ انہیں نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کب اور کہاں وہ وار کرے گا لیکن وہ پولیس کی ہر موو سے واقف ہوتا تھا۔ لگتا تھا، وہ ان کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ وہ اب یہی کر سکتے تھے کہ از سر نو کام شروع کریں اور تمام وارداتوں کا کوئی مشترکہ محرک تلاش کریں۔ کوئی محرک تو ہوگا ہی۔

اپنی جلتی ہوئی آنکھوں کو ملتا وہ کھڑکی کی طرف بڑھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید وہ اپنے جذبات.......... ذہانت کو نگلنے کا موقع فراہم کر رہا ہے۔ اسے اپنی پوری دماغی قوت کو استعمال کرنا ہے۔ اسے اپنا رویہ مثبت رکھنا ہے۔ خود کو ایک مثبت فورس ثابت کرنا ہوگا۔ فیرپورٹ سے اسے محبت تھی اور فیرپورٹ اس وقت آفت زدہ تھا۔ فیرپورٹ کو لیڈر شپ کی ضرورت تھی اور اس کے سوا کوئی اس کا اہل نہیں تھا۔ ویسے بھی کوئی ذہانت میں اسے شکست نہیں دے سکتا۔ یہ سوچ کر وہ خود کو خاصا بہتر محسوس کرنے لگا۔

گریڈی اور برگز یکے بعد دیگرے واپس آگئے۔ دونوں شکست خوردہ لگ رہے تھے "گورنر بہت خفا ہے۔ اس نے مجھے الٹی میٹم دے دیا ہے۔" برگز نے افسردگی سے کہا۔

"تم اکیلے نہیں ہو اسپائک۔ ہم سبھی لتاڑے گئے ہیں۔" گریڈی بولا۔

"گورنر نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر قاتل نے حکم کے پورے تیرہ پتے بانٹ دیے تو وہ مجھے ٹرمپ کر دے گا۔" برگز نے کہا "اُف میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" گریڈی نے کہا "مجھے لگتا ہے کہ اسپرین کا بزنس خوب پھل پھول رہا ہے۔ ہماری نیند تک پوری نہیں ہو رہی ہے۔ وہ پکڑا جائے تو میں ریٹائر ہو جاؤں گا۔ یا پھر طویل چھٹیاں لوں گا۔" گریڈی نے ایک اہم بات ان دونوں کو نہیں بتائی۔



اس کی فون پر بوب ڈلنگر سے بات ہوئی تھی۔ یہ سن کر ڈلنگر کو کوئی حیرت نہیں ہوئی کہ اورٹن مر چکا ہے اور وہ قاتل نہیں تھا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس کی چھٹی حس کچھ اشارے کر رہی ہے اور اس کے ایجنٹ چھ آدمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں ان چھ میں سے ایک یقیناً مجرم ہے۔

گریڈی نے ڈلنگر سے ان چھ آدمیوں کے متعلق کچھ نہیں پوچھا۔ وہ اسے آزادانہ کام کرنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔

"جم، یہ بتاؤ تمہیں یہ خیال کیسے آیا کہ اورٹن قاتل نہیں ہے؟" گریڈی نے جم سے پوچھا۔

"فنگر پرنٹس اس کے خلاف واحد ثبوت تھے۔ صاف ستھرے فنگر پرنٹس جو ہمیشہ چھوٹی چیزوں پر مل رہے تھے۔ ایسی چیزوں پر جو باآسانی اِدھر سے اُدھر لے جائی جا سکتی ہیں۔ ایسے فنگر پرنٹس کا اہتمام کرنا مشکل نہیں ہوتا۔"

"تمہارے خیال میں وہ کیسے حاصل کئے گئے ہوں گے؟" برگز نے پوچھا۔ اب وہ نروس انداز میں ٹہل رہا تھا۔

"بہت آسانی ہے۔ اورٹن کا جسم اس کے قبضے میں تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی دوا کے زیر اثر اس نے پہلے ہی سے اورٹن کی انگلیوں کے یہ نشانات حاصل کر رکھے ہوں۔"

"واقعی یہ تو کوئی مشکل کام نہیں تھا۔" گریڈی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں پیچھے جا کر ان میں سے ہر قتل کے بارے میں الگ الگ سوچنا ہوگا۔"

جم نے میٹنگ ختم کرتے ہوئے کہا "ہمیں کوئی سراغ درکار ہے۔ کوئی دھاگا جو ہمیں اس تک پہنچا دے۔"

"تدفین کرنے والے کو بھی چیک کرو۔" برگز نے کہا "آج کل سب سے زیادہ دولت وہی کما رہا ہے۔"

O------------☆-----------O

اورٹن کی موت کی خبر اخباروں تک تو نہیں پہنچ سکی تھی لیکن ریڈیو اور ٹی وی سے ہر پندرہ منٹ بعد اس سلسلے میں بلیٹن نشر کیا جا رہا تھا۔ فیرپورٹ پوری طرح خوف و

ہراس کی لپیٹ میں آگیا تھا۔ لوگ گروپس کی شکل میں باتیں کر رہے تھے۔ لہجوں میں خوف تھا اور آوازوں میں لرزش۔ رات آٹھ بجے تحفظ کمیٹی کی میٹنگ تھی۔ اس میں محلوں میں خود پہرا دینے کی تجویز پر غور کر کے ذیلی کمیٹیاں بنائی جاتی تھیں۔

مین اسٹریٹ پر فریڈگن کی گن شاپ پر اسلحہ خریدنے والوں کی قطار لگی تھی۔ کھڑکی میں بینر لگا تھا جس پر لکھا تھا.......... نیا شپمنٹ ابھی آیا ہے۔ ری منگٹن ۴۰ گیج کی شاٹ گن قیمت ۱۹۹.۹۵ ڈالر۔ خریدنے کے لئے پرمٹ کی ضرورت نہیں۔

فریڈگن شپ منٹ سے آئی ہو شاٹ گنیں کھولے بغیر فروخت کر رہا تھا "میں گارنٹی دے رہا ہوں۔" وہ گاہکوں سے کہتا۔ "خرابی ہو تو واپس لے آنا۔ میں دوسری دے دوں گا۔"

پوپ خود ہی فاتحانہ انداز میں مسکرائے جا رہا تھا۔ قتل کی ان وارداتوں نے ان کا بزنس چمکا دیا تھا۔

ٹام ونچسٹر نے شاٹ گن کے کارتوسوں کی چار پیٹیاں خریدیں "اگر پولیس ہمیں تحفظ فراہم نہیں کر سکتی تو ہم اپنی مدد آپ کریں گے۔" اس نے کہا۔

O------------☆------------O

ایک بار پھر فیرپورٹ سے آنے والی خبروں نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ ٹی وی پر تفصیلی خبر آئی تھی۔ اورٹن مرچکا تھا۔ وہ قاتل نہیں تھا۔ بلکہ قاتل کا پہلا شکار تھا۔ عیار قاتل نے پولیس کو الجھانے کے لئے شبہات کا رخ اس کی طرف کیا تھا۔

خبر ناقابل یقین تھی۔ سننے والوں نے بے یقینی سے سر ہلائے۔ کچھ سنا تم نے؟ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے۔ پانچ دن سے میڈیا دن میں ہزاروں بار انہیں باور کرا رہا تھا کہ قاتل اورٹن ہے۔ اس کی تلاش میں پولیس کی مدد کریں۔ وہ پکڑا جائے گا تو قتل کا سلسلہ موقوف ہو جائے گا۔ اور اب کہا جا رہا تھا کہ اورٹن قاتل نہیں' مقتول ہے۔ اب آدمی کس پر اعتبار کرے۔ اب ذہنوں پر وہی سوال تھا۔ تو پھر قاتل کون ہے؟ قوم جواب مانگ رہی تھی۔

O------------☆------------O

اسپورٹس شرٹس اور نیلی جینز پہنے بیلی اور فیرو لوگی کے بار میں داخل ہوئے۔



اندر نیم تاریکی تھی۔ وہ عقبی بوتھ میں گئے جہاں اوسلیو پہلے سے موجود تھا۔ بوتھ میں کیوبن سگار کے دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے۔ اوسلیو نے ان کا خیر مقدم کیا۔ "میں نے تمہیں بتایا تھا نا؟" اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

بیلی نے سر کو تفہیمی جنبش دی "ہاں ہمیں تمہاری بات کو اہمیت دینا چاہئے تھی۔ پولیس والوں سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں ہم بھی انسان ہیں۔"

اوسلیو نے بیئر کے گلاس ان دونوں کی طرف بڑھائے "میں نے پہلے ہی تمہارے لئے بھی آرڈر دے دیا تھا۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں۔" اس نے نروس انداز میں ادھر اُدھر دیکھا۔ بیشتر میزیں اب بھی خالی تھیں۔

فیرو نے دیکھا کہ اوسلیو پسینے میں شرابور ہو رہا ہے۔ بیلی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے اوسلیو سے کہا۔ "تم ہمیں اور کیا بتا سکتے ہو..........؟"

اوسلیو نے بھویں اچکائیں۔ وہ بھی بات کاٹنے کا ایک انداز تھا پھر اس نے بیلی کو قریب آنے کا اشارہ کیا اور سرگوشی میں بولا "مجھے منشیات سے نفرت ہے۔ اس کی وجہ سے میں تین دوست کھو چکا ہوں۔ اور میری بہن بھی مرگئی۔ یہ سب منشیات کے بڑے لوگوں کا کیا دھرا ہے۔" اس نے جھرجھری سی لی اور آنکھیں بند کر لیں۔

بیلی اور فیرو بڑے تحمل سے اس کے سنبھلنے کا انتظار کرتے رہے۔

"کچھ دوست میرے ایسے ہیں کہ انہیں میرے زبان کھولنے کا علم ہو جائے تو میری کٹی ہوئی زبان کوڑے کے ڈھیر پر پڑی ملے گی۔"

فیرو اور بیلی کے درمیان نگاہوں کا تبادلہ ہوا۔ اوسلیو رومال سے اپنی آنکھیں خشک کر رہا تھا۔ بیلی ایک منٹ چپ رہا پھر اس نے بات خود ہی آگے بڑھائی "جعلی کرنسی تو سامنے آگئی لیکن یہ دوسرا چکر یہاں کبھی سامنے نہیں آیا۔"

"تم اس قصبے کو کیا سمجھتے ہو؟ یہاں آگ لگی ہو تو اسے بجھانے کے لئے میں پیشاب بھی نہ کروں۔" اوسلیو نے نفرت سے کہا۔ "تمہارے اردگرد ہر طرف گندے لوگ ہیں۔ تمہارا گھونسلا صاف ستھرا ہے لیکن گدھ جہاں سوتے ہیں وہاں گندگی نہیں کرتے۔" اس نے پھر اِدھر اُدھر دیکھا۔

"کون؟ کیسے؟"

اوسیلو نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری "میں نے تمہیں بتایا نا کہ ڈزکر کا بڑا کاروبار ہے۔ اور فیرپورٹ اس کا ڈیڈ سینٹر ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہے مجھے۔" اس نے پھر اِدھر اُدھر دیکھا۔ "میری زندگی کی تمہارے نزدیک کوئی وقعت نہیں لیکن مجھے اپنی زندگی پیاری ہے۔ میں نے تمہارا قرض چکا دیا ہے۔ اب تم مجھے پانچ منٹ دو۔ یہاں سے ہلنا مت۔"

فیرو احتجاج کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے خود کو روک لیا۔ اوسیلو بوتھ سے نکلا اور تاریکی میں گم ہو گیا۔

"ہمیں کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوئی۔" فیرو نے جھنجلا کر کہا۔

بلی نے نفی میں سر ہلایا "میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ معموں میں باتیں کرتا ہے۔ دو بار اس نے منشیات کا تذکرہ کیا ہے اور دونوں بار اس کے لئے ڈرگ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وہ ہمیں کچھ بتانے کی کوشش کر رہا ہے۔"

فیرو کے چہرے سے ہیجان جھلکنے لگا "ڈرگ آپریشن ڈیڈ سینٹر......... ڈرگ سینٹر تو فیرپورٹ میں ایک ہی ہے۔۔"

بلی نے اثبات میں سر ہلایا "آلپن۔ لیکن بڈھا آلپن میرے خیال میں صاف ستھرا آدمی ہے۔"

"پچھلے ایک ہفتے میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس کے بعد مجھے کسی پر اعتماد نہیں رہا۔ آلپن کی تو بساط ہی کیا ہے۔ ہمیں چیک کرنا ہو گا۔"

وہ بار سے نکلے تو بلی نے کہا "کبھی کبھی اسمارٹ ہونے کے مقابلے میں خوش قسمت ہونا بہتر ہوتا ہے۔"

فیرو نے اس کا کندھا تھپتھپایا "ہاں اس میں آدمی خوش تو رہتا ہے۔"

O------------☆------------O

ویوین اور باربرا کے درمیان گاڑھی چھن رہی تھی۔ ویوین کا فیرپورٹ میں کوئی جاننے والا نہیں تھا۔ وہ بہت تنہائی محسوس کر رہی تھی۔ ایسے میں باربرا کی دعوت اس کے لئے بڑی نعمت تھی۔ چھ بجے انہوں نے ڈنر کیا۔ باربرا نے بہت اچھی اسٹیک تیار کی تھی۔

ساڑھے چھ بجے فون کی گھنٹی بجی۔ ویوین کو یقین تھا کہ فون باربرا کے محبوب کا ہے۔ وہ شاید شادی شدہ تھا۔ ورنہ باربرا کے ساتھ کیوں نہ رہتا۔ اسے یہ اندازہ بھی ہو گیا



کہ باربرا اسے ٹال رہی ہے۔ اس نے کہا بھی کہ وہ مخل نہیں ہونا چاہتی لیکن باربرا نے اسے پھر بھی روک لیا۔ ڈرائیو وے میں کھڑی ویوین کی کار باربرا کے لئے نشان عافیت تھی۔ اسے دیکھنے کے بعد وہ نہیں رک سکتا تھا۔

باربرا نے پوری کہانی اسے سنا ڈالی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ویوین نے اسے تسلی دی اور رات وہیں گزارنے کا وعدہ کر لیا۔ اس رات باربرا کو ایک اور تجربہ ہوا۔ پہلی بار اسے اندازہ ہوا کہ وہ اپنی تسکین کے لئے اس کی محتاج نہیں۔ بلکہ اس نئے طریقے میں اسے تھکن بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس کی توانائی کم نہیں ہوئی تھی۔ اِدھر توانائی گنواؤ اور اُدھر سے حاصل کر لو۔ اب وہ اس کا سامنا کر سکتی تھی۔

O------------☆------------O

جوڈی راجرز نے پڑھنے کا چشمہ اتارا اور اپنے خالی کپ میں دوبارہ چائے انڈیلی۔ اس نے تین دن کا ریسرچ ورک ایک دن میں مکمل کیا تھا لیکن اس کی آنکھیں دکھ گئی تھیں۔ وہ آنکھیں ملتے ہوئے باتھ روم میں گئی اور چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھپکے مارے۔

پیٹر سے دوبارہ فون پر بات ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس نے دفتر طویل گفتگو کی تھی۔ اورٹن کی لاش ملنا سب کے لئے شاک کا باعث ثابت ہوا تھا لیکن جوڈی کو محسوس ہو رہا تھا کہ نیلی آربکل کی موت زیادہ اہم ہے۔ نیلی کے پاس بہت بھاری رقموں کی پالیسیاں تھیں۔ آفس نے پالیسیوں کی کاپیاں جوڈی کو فیرپورٹ بھجوا دی تھیں۔ نیلی کی موت کو حادثہ قرار دیا گیا تھا لیکن جوڈی کے خیال میں نیلی کی موت ہر معمے کا حل تھی۔

پیٹر بدھ کو اس سے ملنے کے لئے آنے والا تھا۔ صرف دو دن بعد! یہ سوچ کر جوڈی کی نبضیں تیز ہو گئیں۔

اچانک اسے پھر اورٹن کا خیال آ گیا۔ ڈیزی کے پھول اورٹن نے نہیں بھیجے تھے تو وہ کون تھا؟ اس نے اس سوال کو ذہن کے تہہ خانے میں دھکیل دیا۔

جوڈی میز پر جا بیٹھی۔ اس نے پیڈ پر کچھ نکات نوٹ کئے۔ اس کے وجود میں سنسنی مچلنے لگی۔ اسے کسی اہم بات کا احساس ہو رہا تھا۔ اسے یقین تو نہیں تھا۔ ابھی کچھ حل بھی نہیں ہوا تھا لیکن صورت حال کا ایک خاکہ سا ابھر رہا تھا۔

انشورنس فراڈ کے معاملے میں قتل دولت کی خاطر ہوتے ہیں۔ باقی سب کچھ اتفاق ہوتا ہے۔ اب تک فیرپورٹ میں دس اموات ہوئی تھیں۔ نو قتل اور ایک حادثہ! ہٹی اسٹار، جج والر اور نیلی آربکل ایسے افراد تھے جن کے معاملے میں دولت کا بڑا دخل تھا۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قاتل اصل محرک چھپانے کے لئے معصوم لوگوں کو بھی قتل کر دیتا ہے لیکن نو قتل! نو قتل بہت ہوتے ہیں۔ لگتا تھا کہ یہاں دولت قتل کا محرک ہے تو سہی لیکن واحد محرک نہیں ہے۔ یہاں بڑے اہم لوگ قتل کئے گئے تھے۔ ہٹی اسٹار، جج والر، وارن پیٹی اور ماری بیتسن۔ ان میں سے کسی ایک کا قتل بھی قومی سطح پر پبلسٹی کا سبب بن سکتا تھا۔ ریورنڈ پال فریڈرکس کا قتل صرف مقامی اہمیت رکھتا تھا لیکن مصلوب کرنے کی وجہ سے اسے بہت زیادہ پبلسٹی ملی۔ کیوں؟ اس کیوں کا جواب فی الحال اس کے پاس نہیں تھا۔ نیلی آربکل، روکو، فراڈگ اور اورٹن۔ ان میں اورٹن کی لاش جن حالات میں برآمد ہوئی، وہ قومی اہمیت حاصل کر گئی۔ صرف اس لئے کہ اسے پورے امریکا میں قاتل کی حیثیت سے تلاش کیا جا رہا تھا۔

جوڈی کا جسم سنسنا رہا تھا۔ چھوٹی چھوٹی کڑیاں آپس میں درست طور پر ملتی جا رہی تھیں۔ جوڈی کے جسم میں چیونٹیاں سی رینگنے لگیں۔ کم اہمیت والے چاروں افراد روٹری کلب کے ممبر تھے۔ یہ دلچسپ بات تھی۔ اس کمیٹی کے آٹھ ممبر تھے۔ بیکر، برگز، ڈیلون، جم، ہوائل، آلپن، نکولس اور ٹلڈن۔ ان آٹھ میں سے تین کو اس نے چھان بین کے لئے الگ کر لیا۔ ڈیلون، ٹلڈن اور نکولس۔

ڈون ڈیلون نے ہٹی اسٹار، جج والر اور نیلی آربکل کی بیمہ پالیسیاں لکھی تھیں۔ ٹلڈن بینک غبن کے سلسلے میں مشتبہ تھا۔ جوڈی کو یقین تھا کہ وہی غبن کا ذمے دار ہے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ یہ بات ثابت نہیں کر سکتی۔ بڈھا لومڑ بہت عیار تھا۔ ٹلڈن نیلی آربکل کا مالی مشیر بھی تھا۔ جوڈی کو ان کے تعلقات کے بارے میں بھی کرید کرنی تھی۔ نیڈ نکولس کا بظاہر سب سے زیادہ فائدہ ہوا تھا۔ ہٹی اسٹار اور والر کی موت سے اسے لاکھوں ڈالر ملے تھے۔ جبکہ نیلی کے اس کے ساتھ معاملات کا اسے علم ہی نہیں تھا۔

سگریٹ سلگا کر اس نے ایک گہرا کش لیا۔ روٹری کلب کمیٹی کے باقی پانچ ممبر؟ ان میں سے جم پر قاتلانہ حملہ ہو چکا تھا۔ اس کا اندازہ تھا کہ ان سب کو شکار ہونا ہے۔ صرف



وہی بچ سکے گا جو فٹ ہو گا۔ اس نے سوچا۔ اسے ان لوگوں سے بات کرنی ہے۔

یہ قانون نافذ کرنے والے لوگ.......... ذہین لوگ تھے۔ کیا وہ نہیں سمجھتے ہوں گے کہ کمیٹی کے باقی لوگ خطرے میں ہیں۔ یہ تو سادہ اور واضح بات ہے۔

O------------☆------------O

"اس" نے بیوی کے ساتھ ڈنر کیا لیکن اس کی بیوی نے قربت سے انکار کر دیا "تمہیں اس کے سوا کچھ بجھائی نہیں دیتا۔" اس نے سخت لہجے میں کہا "میں چاہتی ہوں کہ اب تم نارمل ہو جاؤ۔ یہ روز روز کا چکر ٹھیک نہیں۔ میں مشین نہیں ہوں کہ ایک بٹن دبایا اور آن ہو گئی۔ گھر کی مصروفیات ہیں۔ میں سارے کام کرتی ہوں۔ تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہوں لیکن روز کی یہ مصیبت مجھ سے برداشت نہیں ہوتی، میں کوئی کال گرل نہیں ہوں۔"

"اوشٹ، پھر وہی لیکچر.........." اس نے کہا اور پاؤں پٹختے ہوئے اوپر چلا گیا۔

اب اس بات کو کئی گھنٹے ہو گئے تھے۔ اس کی بیوی سو چکی تھی اور وہ اپنی اسٹڈی میں بیٹھا دن بھر کی کارگزاری کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ بہت خوش تھا۔ اس کا منصوبہ پرفیکٹ تھا۔ فراڈگ اور اورٹن کی خبروں نے پورے فیرپورٹ کو اور جم کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ میڈیا اب اسے عظیم ترین قاتل قرار دے رہا تھا۔ ابھی تو انہوں نے کچھ بھی نہیں دیکھا تھا۔ آگے آگے دیکھئے..........

فراڈگ کی لاش اتارنے میں پولیس والوں کے پھسلنے کا منظر اسے بڑا دلچسپ لگا تھا۔ اس نے چیف آف پولیس کو بھی مشتبہ کر دیا تھا بلکہ اب اسے جم سے ہمدردی ہونے لگی۔ وہ بے چارہ بھرپور کوشش کر رہا تھا، لیکن اب وہ پہلے کے سے انداز میں وضاحت، صراحت کے ساتھ سوچنے کا اہل بھی تو نہیں رہا تھا۔

اب اورٹن کی نقاب موجود نہیں تھی۔ دوسرا مرحلہ شروع کرنے کا وقت آ گیا تھا۔ اس نے ہیجانی انداز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملا۔ اب ہاتھی بیک وقت تین سمتوں سے جھپٹیں گے اور زمین روند ڈالیں گے۔

سہ پہر کو اسے احساس ہوا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے۔ یا تو وہ کوئی فیڈرل ایجنٹ تھا یا کوئی باہر کا سراغ رساں۔ بہرحال کوئی مقامی نہیں تھا۔ خیر.......... انہیں حاصل

کچھ بھی نہیں ہو گا۔ اور کل.......... کل کے لئے تو جال بچھنے والا تھا۔

اسٹریو کلک کی آواز کے ساتھ آف ہو گیا۔ یہ لعنتی روک میوزک۔ بد ذوقوں کی موسیقی' موسیقی کے جہلا کے لئے۔ اس نے سر جھٹکا اور اپنے چار اگلے پروگراموں کی جزئیات اور تفاصیل چیک کیں۔ وہ جانتا تھا کہ ہر کام بغیر کسی دشواری کے ہو گا۔ کسی تبدیلی کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس نے اپنی نوٹ بک لی اور اگلے روز کی ضروری چیزیں نکالنے کی غرض سے بیسمنٹ میں چلا گیا۔ وہاں سب سیٹ تھا لیکن اگلے روز کا بہروپ بہت مشکل تھا۔ اس کے لئے بھی! مگر وہ پرفیکٹ ثابت ہو گا۔ ربر کی ناک' مچھلی کی جھلی' جو پلکوں کو بدل دے گی' ربر کی ٹوپی' جو پیشانی سے چپکی ہوئی ہو گی اور بالوں کی وگ! ہر چیز موجود تھی۔ اس نے خفیہ الماری کو بند کر دیا۔ جب یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا تو وائن کی یہ تینوں بوتلیں کتنا لطف دیں گی۔ ہر گھونٹ لذت!

وہ ایک وقت میں دو دو سیڑھیاں چڑھتا اپنی اسٹڈی میں پہنچا۔ سیاہ پنسل سے اس نے فراڈگ کے نام کو کراس کیا۔ کموڈور' حکم کا چھکا۔ فہرست میں نمبر نو۔ کچھ لوگ پیدا ہی قتل ہونے کے لئے ہوتے ہیں۔ جون فراڈگ بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تھا۔

کچھ سوچ کر اس نے ڈیوڈ اورٹن کے نام کے آگے ٹک کر دیا۔ ایسے چار کی مرڈرز اس نے سوچ تھے۔ اورٹن.......... حکم کے اِکے نے زبردست کام دکھایا تھا۔ اس کے منصوبے کے عین مطابق! اب ایسا دوسرا قتل ۱۴ جون کو ہونا تھا۔ پان کا اکا! اس نے نوٹ بک خفیہ دراز میں رکھ دی۔

ٹھنڈی یخ بیئر کا گلاس لے کر وہ اپنی پسندیدہ کرسی پر آ بیٹھا۔ اس نے سوچا' بیوی اپنی جگہ درست ہے وہ حد سے گزر گیا ہے اسے خود پر قابو پانا ہو گا۔ یہ کمزوری اسے بے نقاب بھی کر سکتی ہے۔ اس خیال پر وہ ہنس دیا۔ اس کی خواہش بھی معما تھی۔ پہلے کے مقابلے میں چار گنا بڑھ گئی تھی۔ پہلے باربرا' جین' گائیلا اور وہ.......... کیا نام ہے اس کا۔ اس کی دل بستگی کا سامان کرتی تھیں مگر اب اسے اپنی فتوحات کا دائرہ پھیلانا ہو گا۔

اس ویوین کو بھی دیکھنا چاہیے۔ لیکن نہیں' اس وقت یہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اپنے منصوبے سے چپکے رہو۔ اپنے پیٹرن کے مطابق عمل کرتے رہو۔ ممکن ہے



ویوین جا چکی ہو۔ چل کر باربرا کو دیکھیں۔ مگر نہیں تعاقب کرنے والے کا بھی خیال رکھنا ہو گا۔ اس سے پیچھا چھڑانا ضروری ہے۔

اسے اپنی سوچ اور عمل کو ڈسپلن کا پابند رکھنا ہے۔ یہ تفریح بعد کی چیز ہے۔ اس نے سرد آہ بھری۔ چلو ٹھنڈے پانی سے نہا کر سو جاؤ۔

O------------☆------------O

۱۰ جون۔ منگل

سوزی نکولس بے چین نیند سو رہی تھی۔ یہ خواب.......... ڈراؤنے خواب! ان میں ایک دیو قامت آدمی اس کے لئے بانہیں کھولے کھڑا نظر آتا تھا۔ ایک اور خواب تھا۔ وہ گندا بھی تھا۔

وہ کھسک کر نیڈ کے قریب ہوئی اور اس کی آنکھ کھل گئی۔ نیڈ موجود نہیں تھا۔ اس نے کلاک میں وقت دیکھا۔ صبح کے چھ بجے تھے۔ یہ نیڈ صبح سویرے کیا کر رہا ہے؟ اس کی اسٹڈی سے میوزک کی آواز آ رہی تھی۔ پھر وہی سناترا کا ٹیپ۔ نیڈ کچھ عجیب سا ہو گیا تھا۔ وہ محسوس کرتی تھی کہ وہ دولت کے پیچھے پاگل ہو رہا ہے۔ اسے ڈر تھا کہ کسی دن اسی اندھی ہوس میں وہ بہت دور نکل جائے گا۔ جہاں سے واپسی آسان نہیں ہو گی۔

اس نے کروٹ بدلی اور دوبارہ سونے کی کوشش کی۔ اسے ڈاکٹر مار سے ملاقات کا وقت لینا تھا۔ شاید وہ اس خواب کی کوئی توجیہہ کر سکے۔

O------------☆------------O

نکولس جانتا تھا کہ وہ مستعدی کی انتہا پر جا کر کام کر رہا ہے۔ آٹو جینک ٹریننگ نے انتشار لانے والے نفسیاتی عوامل کو بلاک کر دیا تھا۔ آدمی تشویش اور عصبی کشیدگی سے نجات پالے تو اس کی کارکردگی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ اسے کوئی تشویش نہیں تھی.......... کوئی خوف نہیں تھا۔

کالج کے زمانے میں اس نے آپ اپنا نفسیاتی علاج کرنے کا کورس کیا تھا۔ بعد کے برسوں میں اس نے اپنی اس صلاحیت کو خوب ڈیولپ کر لیا تھا۔ اس کے نتیجے میں اس کی ذہنی اور جسمانی کارکردگی میں زبردست اضافہ ہوا تھا۔ اپنی مشقوں کے ذریعے وہ خود کو ذہنی اور جسمانی طور پر فٹ رکھتا تھا۔

کھڑکیوں سے دھوپ کمرے میں در آئی تھی۔ وہ یوگا کا آسن جمائے بیٹھا تھا۔ اسٹریو سے نشر ہونے والی موسیقی کا اسے ہوش نہیں تھا۔

آج اس کی پرفارمنس غیر معمولی ہوگی۔ جسم کا فیڈ بیک سسٹم زیادہ سے زیادہ طاقت فراہم کرے گا۔ آج وہ جو کچھ بھی کرے' وہ سپر پرفارمنس ہوگی۔ ضروری ہوا تو جسم اضافی طاقت اور توانائی بھی فراہم کرے گا۔ اب تک اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔

برگز اور جم؟ یہ دونوں چیز کیا ہیں؟ انہوں نے اب تک کیا کیا ہے؟ وہ کبھی برنس کی دنیا میں آکر دیکھیں کچھ کر کے دکھائیں۔ وہ تو انہیں کچا چبا ڈالے گا اور ہڈیاں چوس کر تھوک دے گا۔ جسمانی طور پر وہ بہت مضبوط' ٹھوس اور سخت جان ہیں۔ خاص طور پر جم۔ لیکن کسی کے پاس توانائی کا ایسا خزانہ نہیں۔ خیر چھوڑو۔ ان کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہی کیا ہے اس نے انہیں ذہن سے جھٹک دیا۔

وہ اور پرُکشش چیزوں کے بارے میں سوچنے لگا۔ وہ تینوں کتنی دلکش ہیں ایک سے بڑھ کر ایک۔ اس کے تصور میں ایک اور دلکش خاکہ ابھر آیا۔ اس کے منہ میں پانی آگیا۔ خیر......... جلد یا بدیر' وہ بھی فتح ہو ہی جائے گی۔ وہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا۔

آسن توڑ کر اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ اسٹریو آف کیا اور اٹھ کھڑا ہوا "یہ ایک اہم دن ہے۔" وہ بڑبڑایا "آج مجھے بہت کچھ کرنا ہے۔"

O------------☆------------O

"وہ" پھر حرکت میں تھا۔ سوا سات بجے وہ گھر سے نکلا۔ سامنے اسے ڈارک بلیو گریناڈا کھڑی نظر آئی۔ چند لمحوں بعد وہ آدھے بلاک کا فاصلہ رکھ کر اس کی گاڑی کے پیچھے آتی نظر آئی۔

اس کا اندازہ درست تھا۔ اس کا پیچھا کیا جا رہا تھا لیکن تعاقب کو جھٹکنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کم از کم فی الوقت نہیں۔ بلکہ یہ ظاہر کیا جائے جیسے اسے معلوم ہی نہیں۔ بے چارہ پوری رات اس کے گھر کے باہر خوار ہوتا رہا ہوگا۔

اس نے اپنے پلان میں معمولی سی تبدیلی کی تھی۔ آج جین اور باربرا تک پہنچنا مشکل تھا۔ یہ پیچھا کرنے والی مصیبت اور گلے پڑی۔ اسے گائیلا کا خیال آیا۔ وہ نہ جانے کہاں ہے۔



اس نے فیصلہ کیا کہ زیادہ سے زیادہ وقت معمولات کے مطابق گزارے گا۔ کسی لڑکی سے ملنا کوئی جرم نہیں۔ اس طرح وہ اس پر قتل کا جرم تو ثابت نہیں کر سکیں گے بلکہ اسی طرح تو وہ شبہے سے بالاتر ٹھہرے گا۔ کون یقین کرے گا کہ دنیا کا عظیم ترین قاتل روزانہ ایک قتل کی مصروفیت کے باوجود لڑکیوں کے لئے بھی وقت نکالتا ہے......... اور لڑکیاں بھی تین تین۔

لڑکیوں کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ ضرورت پڑنے پر وہ اس کی جائے واردات سے عدم موجودگی کی گواہ ہوں گی۔ جنونی قاتلوں کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ جنسی گھٹن کی وجہ سے قتل کرتے ہیں۔ پولیس کے خیال میں جنسی نااہلی کے شکار ایسا کرتے ہیں لیکن وہ پولیس کے تصور سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ اس نے اسٹیئرنگ وہیل پر گھونسا مارا اور پھر عقب نما کو چیک کیا۔

یہ پیچھا کرنے والا کون ہے؟ اور کیوں پیچھا کر رہا ہے یقیناً ایف بی آئی والے ہیں۔ مقامی تو ایسا نہیں کر سکتے پھر ان کے پاس اتنی نفری بھی نہیں ہے۔ یہ گریڈی کے آدمی بھی نہیں ہو سکتے۔ ہاں فیڈرل والوں کا کوئی آزادانہ کام کرنے والا گروپ ہے۔ اگر وہ اس کا پیچھا کر رہے ہیں تو کم از کم پانچ اور افراد کا پیچھا بھی کر رہے ہوں گے اور چھ افراد پر تین شفٹوں پر نظر رکھنے کے لئے اٹھارہ افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں نہ وہ اس متعاقب کو ٹھکانے لگا دے لیکن نہیں۔ یوں وہ اس پر شبہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اور کن لوگوں کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اور باقی میں سے کسی ایک کے متعاقب کا صفایا کر دیا جائے۔ آئیڈیا زبردست تھا۔ پھر وہ اپنے متعاقب کو زخمی کر کے یہ تاثر دے کہ یہ کسی اور کی حرکت ہے۔ کیوں نہ اٹھارہ کے اٹھارہ کو اُڑا دیا جائے لیکن نہیں.........

آج کم از کم اسے ایک گھنٹے کے لئے تو متعاقب سے چھٹکارا پانا ہوگا۔ اپنے اگلے شکار کو ٹھکانے لگانے کے لئے لیکن کیسے؟ وہ یہ نہ سوچیں کہ قتل کے وقت مشتبہ افراد میں سے ایک وہی تھا' جو نظروں سے اوجھل تھا۔ یہ نگرانی تو اس کے کام کو مشکل تر بنا رہی ہے۔ اب اسے اور محتاط رہنا ہوگا۔

اس نے کار پارکنگ لاٹ میں کھڑی کی اور اس بلڈنگ میں چلا گیا جہاں وہ کام کرتا تھا۔ اس نے بلیو گریناڈا کو نظرانداز کر دیا۔

O-------------☆-------------O

جم کا اسٹاف خاموش بیٹھا پونے آٹھ بجے والی میٹنگ شروع ہونے کا منتظر تھا۔ جم فون پر برگز سے بات کر رہا تھا۔ گفتگو یک طرفہ معلوم ہو رہی تھی۔

جم نے ریسیور رکھا اور اپنی کرسی ان کی طرف گھمائی۔ اس کے چہرے پر سنگینی تھی اور ہونٹ بھنچے ہوئے تھے' دباؤ سر چڑھ کر بول رہا تھا۔ وہ اپنی عمر سے بڑا لگ رہا تھا۔ فیرو اور بیلی نے فکر مندی سے سوچا۔ اسے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔ جم نے دھیمی آواز میں کہنا شروع کیا "یہ شخص نو دن میں نو قتل کر چکا ہے۔ اب تک ہم ٹھیک ٹھاک چلتے رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ اورٹن مشکوک قرار پایا تھا اور اسے ملک بھر میں ڈھونڈا جا رہا تھا۔" وہ اٹھا اور اپنی میز کے پیچھے جا کھڑا ہوا "لیکن اب صورت حال مختلف ہے۔ قاتل اب پھر نامعلوم ہے۔ ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ وہ سفید فام مرد ہے۔ اس کا قد چھ فٹ اور وزن ۱۹۰ پاؤنڈز کے لگ بھگ ہے۔ باقی کچھ نہیں۔ ہمارے پاس اتنی معلومات بھی نہیں کہ اسکیچ بنوا سکیں۔ اب ہم پبلک سے مدد طلب کر رہے ہیں۔ پبلک ہمیشہ مدد کے لئے تیار ہوتی ہے۔

"آج شاید ہمیں سیکڑوں.......... بلکہ ہزاروں کالیں موصول ہوں۔ ڈیپارٹمنٹ نے ایک خصوصی فون نمبر ۹۹۹-۲۵۹-۸۰۰ سیٹ کیا ہے۔ میں اس سیٹ اپ کی ذمے داری سارجنٹ مارٹن کو سونپ رہا ہوں۔ سارجنٹ لیو' مارکس اور چھ ٹروپر اس کا ساتھ دیں گے۔" جم اب مارٹن کی طرف متوجہ ہوا "باب' ہمیں اردگرد کے تمام قصبوں سے افرادی قوت کی پیشکش کی جا رہی ہے۔ تمہیں جتنے آدمیوں کی ضرورت ہو' لے سکتے ہو۔ اسپیشل ٹاسک فورس ہیڈ کوارٹرز ہائی اسکول میں قائم کیا گیا ہے۔ نامعلوم قاتل کے متعلق ہر کال تمہیں منتقل کی جائے گی۔ ٹیلی فون کمپنی جمنازیم میں ساٹھ لائنیں لگا رہی ہیں۔ خواتین کی انجمن نے اس کام میں ہاتھ بٹانے کی پیش کش کی ہے۔ وہ ہر کال کی تفصیل نوٹ کریں گی۔ خواہ وہ مہمل ہی کیوں نہ ہو۔ تمہیں تمام کالوں کی اسکریننگ کرنا ہوگی اور کوئی صحیح معنوں میں مشکوک آدمی سامنے آئے تو ہمیں مطلع کرو۔ ہیرو ہم بنیں گے۔" وہ مسکرایا "یہ حلیہ اتنا کامن اور نامکمل ہے کہ کالیں بہت آئیں گی۔ ہر کال کو چیک کرنا ہوگا۔"

O-------------☆-------------O



جیسے ہی موقع ملا رائس بیلی کو ایک طرف لے گیا "مجھے ریستھانی کی لیب سے رپورٹ موصول ہو گئی ہے۔" اس نے سرگوشی میں کہا "دونوں ٹپاریلوز کے ٹوٹوں پر دانتوں کے نشان ایک جیسے ہیں۔"

بیلی کا منہ کھل گیا "لیکن اورٹن تو مر چکا تھا۔"

رائس نے ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ کہنے سے روکا۔ وہ دونوں رائس کے کمرے میں داخل ہوئے۔ رائس نے دروازہ بند کر دیا "اس کا ایک ہی مطلب ہے۔" اس نے سنسنی آمیز لہجے میں کہا "یہ ٹوٹے قاتل کے ہی ہو سکتے ہیں۔ اس نے اورٹن کو قتل کیا تو دو ٹوٹے اس کے گھر چھوڑے۔ دو وہاں جنگل میں ملے جہاں اس نے سینیٹر کی بیوی کو پینٹ کیا تھا۔ ان ٹوٹوں پر پینٹ کے ذرات پائے گئے ہیں۔"

"چین اسموکر معلوم ہوتا ہے۔" بیلی نے کہا۔

"ہمارے جاننے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔" رائس نے کہا پھر سنجیدگی سے بولا "میری بات غور سے سنو۔ یہ ایک ٹھوس کلیو ہے۔ ہمیں بس اس سے میچ کرنے والے دانتوں کے نشان تلاش کرنے ہیں۔"

بیلی اسے دیکھتا رہا۔ آئیڈیا اس کے ذہن میں دھیرے دھیرے شکل بنا رہا تھا پھر اس نے رضامندی میں سر ہلایا۔

"میچ نہیں ہو سکتا تو اتنا ضرور ہوگا کہ مشکوک افراد کی فہرست میں سے کچھ نام کم ہو جائیں گے۔" رائس نے کہا "ان پر احتیاط سے لیبل لگانے ہوں گے۔ یہ نہ بھولنا کہ ہمارا واسطہ ایک دیوانے قاتل سے ہے۔ کسی سے.......... کسی سے بھی کچھ نہیں کہنا۔"

بیلی کے چہرے پر پہلی بار سنسنی دکھائی دی۔ وہ جانے کے لئے مڑا۔ پھر پلٹا۔ "برگز کا فیورٹ ہے۔ وہ ٹپاریلو کو بری طرح چباتا ہے۔ سنو' اگر کسی نے یہ بات محسوس کر لی تو؟"

"تو اسے بھٹکانے والا کوئی جواب دے دینا۔" رائس مسکرایا۔

O-------------☆-------------O

گریڈی' برگز اور ان کے آدمی نو بجے ہیڈ کوارٹرز پہنچے۔ سب کے چہروں پر سنگینی تھی۔ رائس نے بڑی احتیاط سے ہر ایک کے سامنے صاف ستھری ایش ٹرے رکھی اور

ٹپاریلو کے دو پیکٹ بھی میز پر رکھ دیے۔ "یہ چارا ہے۔" اس نے سرگوشی میں بیلی سے کہا۔

جم بلیک بورڈ کے سامنے کھڑا تھا۔ بلیک بورڈ پر وہ تمام معلومات لکھی تھیں، جو قاتل کے بارے میں ان کے پاس تھیں "اور کچھ؟" اس نے پوچھا۔

بیلی نے نظریں فرش پر جما دیں۔ وہ ایک اضافہ کر سکتا تھا۔ قاتل ٹپاریلو سگار پیتا ہے لیکن وہ معلومات چھپانے کے جرم کا مرتکب ہو چکا تھا۔

گریڈی نے کہا "ہمارا واسطہ کسی عام مجرم سے نہیں۔ وہ بہت ذہین آدمی ہے۔ بیئنس کہہ لو۔ بھیس بدلنے کا ماہر، پھرتیلا، ہر طرح کا اسلحہ استعمال کرنا جانتا ہے۔ ڈائنامیٹ استعمال کر سکتا ہے۔ بجلی کا بھی ماہر ہے۔ سانپوں کے بارے میں بھی جانتا ہے۔ ہر طرح کی گرہیں لگا سکتا ہے۔ زہر کی تمیز رکھتا ہے۔ سرجری بھی آتی ہے۔ ٹائپ بھی کرتا ہے۔ اتنی صفات ایک آدمی میں.......... ذرا سوچو۔"

جم نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ وہ ان تمام باتوں کو نیڈ نکولس پر چیک کر رہا تھا۔ نتیجہ حیرت انگیز طور پر مثبت تھا۔ اور نیڈ کے پاس جرم کا محرک بھی تھا۔

برگز نے ٹپاریلو کا پیکٹ کھول کر پتلا سگار نکالا اور اسے سلگاتے ہوئے گریڈی کو دیکھتا رہا۔ "یہ ایک غیر معمولی قصبہ ہے۔" اس نے کہا "میں ایسے کئی افراد کو جانتا ہوں۔ مثلاً جم کو لے لو۔ سانپوں کے اور اداکاری کے بارے میں تو میں یقین سے نہیں کہہ سکتا لیکن باقی تمام صلاحیتیں جم کے اندر ہیں۔ نکولس، بیکر، ڈیلون اور ہوائل کے بارے میں بھی یہی کہا جا سکتا ہے۔ یہ بہت متحرک اور سرگرم ہیں۔ سب کا جسم بھی ایک سا کسرتی ہے۔ وہی قد، وہی وزن۔"

جم برگز کو بری طرح گھور رہا تھا "اپنے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" اس نے کڑے لہجے میں پوچھا۔

"میں سانپوں کو برداشت ہی نہیں کر سکتا۔" برگز نے دانت نکال دیے۔

فیرو نے فیصلہ کیا کہ ان تمام افراد کے متعلق چھان بین ہونی چاہئے کہ ہر قتل کے وقت وہ کہاں تھے۔ چیف کا البتہ اسے علم تھا۔

"چیف، فنگر پرنٹس ملنے سے پہلے میں ڈائنامیٹ کے ماہرین کی فہرست پر کام کر



رہا تھا۔ ۲۲ افراد کلیر ہو چکے تھے۔ ۲۳ اس لئے کلیر ہو گئے تھے کہ ان کے فنگر پرنٹس میچ نہیں ہوتے تھے۔ اب میں اس پر کام کرنا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر وہ لوگ، جو قاتل سے جسمانی مطابقت رکھتے ہیں۔"

جم نے سر کو اقراری جنبش دی اور دوسروں کو دیکھا۔ فیرو نے اپنا سگار ایش ٹرے میں بجھایا اور بلیک بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ بیلی نے سگار کا ٹوٹا چپکے سے اٹھا لیا "چیف اہم بات پیٹرن کی ہے۔ نو میں سے چار مقتولین کروڑ پتی تھے۔ تین خوش حال اور دو متوسط طبقے کے۔ دوسرا پیٹرن یہ ہے کہ آپ کی روٹری کمیٹی کے چار اراکین ہیں۔ چیف پر بھی حملہ ہوا۔ یہ تعداد پانچ ہو سکتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اہم بات ہے۔ وہ روٹری کمیٹی کے اراکین کو قتل کر رہا ہے۔ کیوں؟ یہ معلوم ہو جائے تو کیس حل ہو جائے گا۔"

"آلپن اور ٹلڈن اس پیٹرن میں فٹ نہیں ہوتے۔" برگز نے سرد لہجے میں کہا "وہ دونوں بہت بڈھے ہیں۔ اب بچے چھ۔ جب ان میں ایک بچ جائے تو سمجھ لو کہ وہی قاتل ہے۔ اسے دیکھتے ہی شوٹ کر دینا۔" اس کا لہجہ زہریلا ہو گیا۔

"ہم چھ افراد مشکوک ہیں۔" جم نے فیرو سے کہا "ٹھیک ہے۔ ہر ایک کے متعلق خوب چھان بین کرو۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں اسپائک!" وہ برگز کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

"نہیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" اسپائک نے تند لہجے میں کہا "لیکن ذاتی معاملات کو مت چھیڑنا۔ قتل کی تفتیش کرو مگر اسکینڈل مت کھڑے کرنا۔" اس کا چہرہ تمتما رہا تھا۔

جم نے سوچا، یہ کچھ چھپانا چاہتا ہے۔ اسے کسی بات کے کھلنے کا ڈر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ افواہیں درست ہیں اور برگز نہیں چاہتا کہ ایلس کو کچھ معلوم ہو۔

"ٹھیک ہے ٹام۔ ذاتی معاملات اپنے تک محدود رکھنا۔" اس نے کہا "ہاں قتل کے سلسلے میں کوئی اہم بات ہو تو صرف مجھے بتانا۔"

اسپائک قدرے مطمئن نظر آنے لگا۔ "اس پورے گروپ کی نگرانی نہ کرائی جائے؟" ڈی لوکا نے کہا۔

"مجھے پہلے ہی خدشہ تھا۔" اس کا ساتھی شسٹر بڑبڑایا "اس کے دماغ میں موج

آگئی ہے۔"

"یہ کوئی احمقانہ بات نہیں۔" جم نے کہا "برگز' میں چاہتا ہوں' تم اپنے آدمیوں سے سب کی نگرانی کراؤ۔ اگلے قتل کے وقت پتا تو چلے کہ کون کہاں تھا۔ اس سے پوزیشن کچھ کلیئر ہوگی۔"

برگز ہچکچایا اور اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"ہاں' یہ ٹھیک ہے۔" گریڈی نے کہا "لوگ کلیئر ہوتے جائیں گے اور آخر میں قاتل الگ کھڑا نظر آئے گا۔"

"یہی شاید اس کا پلان ہے۔" جم بولا "جتنا رسک زیادہ ہوگا اتنا ہی تھرل زیادہ ہوگا۔ ہر قتل اس کے پکڑے جانے کے خطرے کو بڑھا دیتا ہے۔ مشکوک افراد کی فہرست میں سے ہر فرد کی کلیرنس "اس" کی سنسنی اور ہیجان کو بڑھاتی ہے۔"

برگز اٹھ کھڑا ہوا "میں دیکھوں گا۔ آدمی ہوئے تو نگرانی شروع کرا دوں گا۔" یہ کہہ کر وہ میٹنگ سے رخصت ہوگیا۔ پھر چند منٹ بعد میٹنگ بھی برخواست ہوگئی۔

جم باہر نکلتے ہوئے برگز کے غیر معمولی رویے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے چیک کرنا پڑے گا لیکن پہلے نکولس۔ کسی کو یاد نہیں کہ ریورنڈ فریڈرکس کی موت کے وقت وہ چرچ میں موجود تھا۔ اس نے اس سے انکار بھی نہیں کیا۔ اور وہ نکولس سے پوچھ گچھ کر ہی رہا تھا کہ گریڈی نے فون کر کے بتایا کہ انگلیوں کے نشانات اورٹن کے ہیں۔ یہ بھی ہے کہ ہٹی اور جج والر کی موت نیڈ نکولس کے لئے بے حد منفعت بخش ثابت ہوئی ہے اور نیلی آربکل کی موت کے سلسلے میں بھی نیڈ مشتبہ ہے۔

اسی وقت گریڈی ٹوائلٹ سے نکل آیا "جم کرنل کے رویے نے مجھے حیران کردیا ہے۔ وہ کیا چھپا رہا ہے؟" اس نے کہا۔

"کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اسے غصہ جلدی آجاتا ہے۔"

"یہ تو ٹھیک ہے کہ انڈر پریشر وہ چڑچڑا ہو جاتا ہے لیکن آج وہ بہت سرد تھا۔ تمہارے دوست نیڈ نکولس کی طرح۔"

"تم بھی میری طرح سوچ رہے ہو۔" جم نے کہا "ٹھیک ہے۔ میں اور تم ان دونوں کو چیک کریں گے۔ نکولس سے اسٹارٹ لیں گے۔ وہ ہر طرح سے موزوں ترین



امیدوار ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ گزشتہ ہفتے نیڈ نکولس کی کیا مصروفیات رہیں۔"

O------------☆------------O

رائس کے آفس میں رائس اور بیلی ٹاریلو کے ٹوٹے الگ الگ تھیلیوں میں رکھ رہے تھے "میں انہیں پہلی فرصت میں چیک کروں گا۔" رائس نے کہا "یہ چار ٹوٹے برگز کے ہیں۔ انہیں خوب اچھی طرح چبایا گیا ہے۔ ایک ٹوٹا فیرو کا ہے۔ اس پر دانتوں کے برائے نام نشان ہیں۔ ایک چیف کا ہے اس پر کوئی نشان نہیں۔ وہ چباتے نہیں' کنارے کو چوستے ہیں۔"

بیلی سوچتا رہا کہ نکولس' بیکر' ڈیلون اور ہوائل کے ٹوٹے کیسے حاصل کئے جائیں "میں جانتا تھا کہ آخر میں' میں سگریٹ کے ٹوٹے ہی جمع کرتا نظر آؤں گا۔" اس نے مسخرے پن سے کہا۔

O------------☆------------O

صبح دس بجے چار ممتاز سائیکاٹرسٹ اور پانچ سائیکالوجسٹ فیرپورٹ اِن کے ایک کمرے میں جمع ہوئے۔ انہیں جم کی درخواست پر سام گریڈی نے اسپتالوں سے پکڑا تھا۔ کچھ یونیورسٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں قاتل کا سائیکالوجیکل پورٹریٹ تیار کرنا تھا۔

پکولو ڈوک بروڈی اور سلیڈ کسٹر کو اس میٹنگ میں موجود رہنا تھا۔ وہ بیک گراؤنڈ انفارمیشن فراہم کر رہے تھے اور انہیں وارداتوں کے بارے میں ماہرین نفسیات کے سوالوں کے جواب دینا تھے۔ لیو کو اندازہ ہوگیا کہ وہ پورا دن کھا جائیں گے۔ نو نفسیات دانوں کے پاس نو مختلف تھیوریز تھیں "قاتل کی نو زندگیاں ہیں۔" اس نے ڈوک سے سرگوشی میں کہا "ہر قتل کے لئے ایک۔"

"کیا بکواس ہے۔ خواہ مخواہ ان پر رقم ضائع کی جا رہی ہے۔ ۱۲۰ ڈالر فی گھنٹا فی کس۔" ڈوک نے کہا۔

"کہتے ہیں کہ پاگل پن موروثی مرض ہے۔" پکولو بولا۔

ڈوک بروڈی نے دانت نکال دیے "یقیناً ہوگا۔ مجھے یہ مرض اپنے بچوں سے ملا ہے۔"

O------------☆------------O

باربرا دس بجے اٹھی۔ ویوین ابھی سو رہی تھی۔ باربرا بہت خوش تھی۔ یہ نیا تجربہ اسے بہت خوش گوار لگا تھا اور اس کی توانائی بھی بحال ہو گئی تھی۔ اب وہ "اس" کی منتظر تھی۔

O-------------☆-------------O

فیرو اور بیلی نے فیصلہ کیا کہ جم کو آلپن کے ڈرگ بزنس کے بارے میں بتانا ضروری ہے۔ جم بے تاثر چہرہ لئے ان کی بات سنتا رہا۔ اس اطلاع نے اس کے کندھے جھکا دیے۔ آلپن؟ ناقابل یقین بات تھی۔ فیرپورٹ تو اب شیطانوں کی بستی ثابت ہو رہا تھا۔ ایک ایک کر کے اس کے معزز دوست بے نقاب ہو رہے تھے۔ لگتا تھا سبھی کسی نہ کسی گھناؤنے کاروبار میں ملوث ہیں۔ دس دن پہلے وہ ایسی کوئی خبر سنتا تو اسے ہنسی میں اڑا دیتا "تمہیں یقین ہے؟"

بیلی اور فیرو نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلائے۔ بیلی نے کہا "پورا یقین ہے چیف۔"

"تو نگرانی کراؤ۔ ایک کار سامنے اور ایک کار عقبی دروازے کی طرف۔ ہر شفٹ میں کار تبدیل ہونی چاہئے۔ گس تم تینوں شفٹوں کے ڈیوٹی چارٹ تیار کرو۔ تلاش کس چیز کی ہے؟"

"منشیات کے شپ منٹ کی۔" فیرو نے جواب دیا۔ "وہ اندر جا رہا ہو۔ خواہ باہر آ رہا ہو۔"

"بس؟" جم نے باری باری دونوں کو دیکھا۔ انہوں نے اثبات میں سر ہلائے "تم ایک بات بھول رہے ہو۔" جم نے آہ بھر کے کہا "قاتل خود کو رابن ہڈ سمجھتا ہے۔ اگر تمہارے مخبر کو آلپن کے بارے میں معلوم ہے تو' وہ بھی یقیناً جانتا ہو گا۔ اور ایسا ہے تو وہ آلپن کو قتل کرنے کی کوشش بھی کر سکتا ہے" یہ کہتے کہتے جم کا چہرہ تمتمانے لگا۔ وہ تن کر بیٹھ گیا۔ "یہ ہمارے لئے اچھا موقع ہے۔" اس نے پرجوش لہجے میں کہا "منشیات کی اہمیت ثانوی ہے۔ تمہارے آدمیوں کو ہر غیر معمولی بات چیک کرنی ہے۔ لیکن اولیت بڑے مجرم کو دینی ہے۔"

وہ دونوں آفس سے نکل رہے تھے کہ جم نے انہیں پکارا "ہاں دوستو' مجھے امید ہے کہ تم نے اوسیلو کا شکریہ ضرور ادا کیا ہو گا۔"



دونوں سراغرسانوں کے چہرے فق ہو گئے۔ فیرو کے کمرے میں پہنچ کر بیلی نے کہا۔ "اچھا ہوا چیف کو آلپن کے بارے میں بتا دیا۔ چیف کو ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔"

"گھبراؤ نہیں۔ سب ٹھیک ہے۔" فیرو نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔

O-------------☆-------------O

لیب میں پال رائس گزشتہ ہفتے کی قاتل کی کال کا ٹیپ سن رہا تھا۔ وہ حیران تھا۔ آواز ٹونی روکو ہی کی تھی لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔ جس وقت یہ گفتگو ہو رہی تھی' روکو کی لاش ہیڈ کوارٹرز کے گیٹ کے سامنے گاڑی میں پڑی تھی۔ یہ قاتل کی آواز تھی.......... ۵۵ سیکنڈ کا ٹیپ۔

رائس جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس نے گزشتہ روز ایک کمپنی کو ساؤنڈ اسپیکٹرو گراف کا آرڈر دیا تھا۔ مشین ابھی بیس منٹ پہلے ڈیلیور کی گئی تھی۔ رائس نروس تھا۔ اسے یہ مشین خریدنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اسے مشین کی قیمت کا بھی اندازہ نہیں تھا۔ اور وہ جاننا بھی نہیں چاہتا تھا۔ پولیس کا بجٹ پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ جہنم میں جائے بجٹ۔ اس نے دس دن کی آزمائش کی بنیاد پر آرڈر دیا تھا۔ کمپنی نے گارنٹی دی تھی کہ مشین اسے پسند نہیں آئی تو وہ واپس لے لیں گے۔ تنصیب کی بارہ ڈالر کی فیس اس نے جیب سے ادا کی تھی۔ اس کے پاس دس دن کی مہلت تھی۔

اس نے روکو کی آواز کا ٹیپ اس بار ساؤنڈ اسپیکٹرو گراف پر چلایا۔ یہ مشین آواز کو الیکٹرانک تصویروں میں تبدیل کر دیتی تھی۔ جنہیں اسپیکٹرو گراف کہا جاتا تھا۔ اسے وائس پرنٹ بھی کہا جا سکتا تھا۔ ایک منٹ بعد قاتل کی آواز کا پرنٹ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اب صرف اس سے میچ کرتے ہوئے پرنٹ کی ضرورت تھی۔ اس نے سوچا' کسی بہانے سے باری باری تمام مشکوک افراد کو فون کرے گا اور ان کے وائس پرنٹ بھی حاصل کرے گا۔ جہاں وائس پرنٹ قاتل کے وائس پرنٹ سے میچ کر گیا' وہیں قاتل بے نقاب ہو جائے گا۔

اس نے قاتل کا وائس پرنٹ لفافے میں رکھا' اس پر قاتل کا وائس پرنٹ لکھا اور لفافے کو دراز میں رکھ دیا۔

O------------☆------------O

مشین کے لٹریچر میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وائس پرنٹ بھی فنگر پرنٹ کی طرح سو فیصد درست ہوتا ہے۔ رائس کو یقین نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کنیکٹی کٹ اسٹیٹ میں وائس پرنٹ کو شہادت کے طور پر قبول نہیں کیا جاتا لیکن وہ تو بعد کی بات ہے اہمیت اس بات کی تھی کہ اس کی مدد سے قاتل بے نقاب ہو سکتا تھا۔ پھر اس پر نظر رکھی جاتی اور اس کے خلاف ثبوت حاصل کر لئے جاتے۔ اصل مسئلہ شناخت کا تھا۔

چیف کو اس مشین کے بارے میں بتانا تھا لیکن اس کے لئے بڑا حوصلہ درکار تھا۔ رائس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور ٹائپ رائٹرز کے دو کور مشین پر ڈال دیے۔ فی الوقت تو مشین کو چھپانا تھا۔

O------------☆------------O

ابھی دوپہر نہیں ہوئی تھی۔ "وہ" اپنے دفتر کی کھڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے پارکنگ لاٹ میں کھڑی ہوئی نیلی گریناڈا کو دیکھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا ایجنٹ بظاہر اخبار پڑھ رہا تھا لیکن اصل میں "اس" کی کار پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ وہ مسکرایا اور اس نے ٹپاریلو سلگا لیا۔

فیڈرل والوں کو اس کے پیچھے لگانے کے لئے کوئی پروفیشنل آدمی نہیں ملا تھا۔ یہ بے چارہ تو بس کار پر نظر رکھنے والا معلوم ہوتا تھا۔ مبتدی سراغ رساں۔ آج تو اسے دھوکا دینا کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔ اسے اپنے کسی ماتحت کی کار استعمال کرنا ہوگی۔ ان میں سے ایک ہفتہ بھر کے لئے کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ اس کی کار بلڈنگ کے دوسری طرف کھڑی تھی۔

اسے یقین تھا کہ تعاقب کرنے والا اس کی غیر موجودگی محسوس نہیں کر سکے گا۔ وہ اس وقت رپورٹ دے رہا ہوگا۔ جی ہاں سر۔ وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود ہیں۔ کار سامنے ہی کھڑی ہے۔ میں اس پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔ وہ میری نظروں سے بچ کر نہیں نکل سکے گا۔

یہ اناڑی عوام کی کمائی اسی طرح ضائع کر رہے ہیں۔ خیر۔ اگر یہ تعاقب کرنے والا اسمارٹ بھی ثابت ہوا تو اس کا بھی علاج ہے۔ وہ اپنی سیکریٹری سے تمام کالز ہولڈ کرنے کو



کہہ دے گا۔ اس لئے کہ وہ ایک اہم کانفرنس میں ہے اور ڈسٹرب نہیں ہونا چاہتا۔

O------------☆------------O

کھنکارنے کی نرم آواز نے جم کو چونکا دیا۔ اس نے سر اٹھایا۔ میری پوٹر ایک فائل ہاتھ میں لئے کھڑی تھی "سر......... اگر آپ کے پاس ایک منٹ ہو تو میں آپ کو اپنے اور لڑکیوں کے اس پلان کے بارے میں بتاؤں' جو ہم نے تیار کیا ہے۔"

"بیٹھو" جم نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"ہم اس مفروضے پر کام کر رہے ہیں کہ ممکن ہے قاتل آپ کی روٹری کمیٹی کا کوئی ممبر نہ ہو۔ اس کے بعد ہم نے کوشش کی کہ کوئی ایسا طریقہ سوچیں جس سے پورے قصبے کے مشکوک افراد کی ایک فہرست تیار کی جا سکے۔ اس کے لئے ہم نے کچھ مفروضے قائم کئے۔ اول یہ کہ قاتل فیرپورٹ میں رہتا ہے۔ دوسرے اس کی عمر ۳۵ سال اور ۴۴ سال کے درمیان ہے۔ تیسرے اس کا قد چھ فٹ یا اس سے ذرا زیادہ ہے۔ اور آخری بات یہ کہ اس کے پاس کار ہے۔"

"میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں۔" جم نے کہا۔ "آگے کہو۔"

"ہم نے مردم شماری کے اعداد و شمار سے مدد لی ہے۔" میری نے کہا "فیرپورٹ میں ایسے افراد کی تعداد اس وقت ۱۶۹۵ ہے' جن کی عمریں ۳۵ اور ۴۴ کے درمیان ہیں۔ ان میں ایسے لوگ صرف ۲۵۴ ہیں جو سفید فام ہیں اور جن کا قد چھ فٹ یا اس سے زیادہ ہے۔ اور ہمارا اندازہ ہے کہ ان میں صرف ۵۰ فیصد ایسے ہیں جن کا وزن ۱۹۰ اور ۲۰۰ پاؤنڈ کے درمیان ہے۔ یعنی ۱۲۷۔" میری اسے متوقع نظروں سے دیکھ رہی تھی "یہ رف اعداد و شمار ہیں لیکن اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک ایسی فہرست بنائی جا سکتی ہے' جو مشتبہ افراد کی تعداد کو محدود کر سکے۔"

"لیکن کیسے؟" جم نے پوچھا۔

"ڈرائیورز لائسنس کی مدد سے۔ موٹر وہیکل ڈیپارٹمنٹ کے کمپیوٹر میں مکمل ڈیٹا موجود ہے۔"

جم کا چہرہ جگمگانے لگا "شاباش میری۔ تمہارا آئیڈیا زبردست ہے۔ تم موٹر وہیکل ڈیپارٹمنٹ سے فوراً مدد لو۔" وہ اٹھا اور تقریباً میری کو لپٹا لیا۔

میری کھڑی ہو گئی۔ اس کا دل خوشی سے گنگنا رہا تھا "میں یہ کام پہلے ہی کر چکی ہوں چیف........... آپ کا نام لے کر۔ کام شروع ہو چکا ہے۔ صبح تک ڈھائی سو افراد کی فہرست مرتب ہو چکی ہو گی۔ پھر ہم اسے مختصر کرنے کی ترکیب سوچیں گے۔"

"اوکے میری۔"

O-------------☆-------------O

جوڈی راجرز فیرپورٹ سیونگز بینک سے نکلی اور باہر کھڑی چند لمحے دھوپ میں پلکیں جھپکاتی رہی۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ گیارہ بج کر سات منٹ! وہ لیٹ ہو گئی تھی۔ نیڈ نکولس کا دفتر تین بلاک دور تھا۔ اس نے سوچا، شہلتی ہوئی چلی جائے لیٹ تو وہ پہلے ہو چکی ہے۔

اس کی صبح ٹلڈن کے ساتھ اکاؤنٹس اور لیجرز چیک کرتے گزری تھی۔ نیلی آربکل کی فائلیں بھی اسے مل گئی تھیں۔ وہ ان میں الجھ گئی اور اسے وقت کا احساس ہی نہیں رہا۔ سفید بالوں والے ٹلڈن کا مسکراتا چہرہ اسے ہمیشہ یاد رہے گا۔ وہ دولت کا بھوکا چوہا تھا۔

وہ ایک گرم دن تھا۔ چلنے سے اسے پسینہ آ رہا تھا۔ نکولس کی لا فرم کا نام نکولس اینڈ ڈائمز تھا۔ عجیب نام تھا۔

نکولس اسے ریسیو کرنے اپنے کمرے سے باہر آیا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس نے گرم جوشی سے جوڈی کا خیر مقدم کیا اور اسے اندرونی کمرے میں لے گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی جوڈی نے سگریٹ نکالنے کے لئے پرس میں ہاتھ ڈالا اور ساتھ ہی اپنے منی ریکارڈر کا سوئچ بھی آن کر دیا۔

"تو تم ہو برینڈا کی چھوٹی بہن۔ بڑی مشابہت ہے۔" نکولس نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"سوری، میں لیٹ ہو گئی۔" جوڈی نے کہا۔

"معذرت کی ضرورت نہیں جوڈی۔ معذرت نہ کیا کرو۔ یہ کمزوری کی علامت ہے۔" نکولس نے کہا "آہم........... تو تم بونڈ اینڈ بونڈ میں ہو۔ تفتیش کار؟ کرائم [illegible]"



"صرف ہمارا دماغ کرائے پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر نکولس۔" جوڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیلنج مجھے اچھے لگتے ہیں۔" نکولس نے کہا۔ وہ دل میں سوچ رہا تھا کہ بونڈ اینڈ بونڈ پر برا وقت آ رہا ہے۔ سوچو تو انہوں نے اس سے انٹرویو لینے کے لئے ایک لڑکی کو بھیجا ہے۔

وہ ہیٹی اسٹار، جج والرز اور نیلی آربکل کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ جب بھی جوڈی ان میں سے کسی کی جائیداد یا انشورنس پالیسی کے بارے میں کوئی اہم سوال پوچھتی، نکولس کنی کاٹ جاتا "یہ وہ سوال ہیں جوڈی ڈیئر، جو صرف عدالت میں پوچھے جا سکتے ہیں۔" وہ کہتا۔

جوڈی نے حکمت عملی تبدیل کر دی۔ اس نے جم کا تذکرہ کیا اور نکولس کے چہرے پر بادل چھا گئے۔ آنکھیں چمکنے لگیں "وہ بہت شاندار آدمی ہے۔ ضائع ہوتا آدمی۔" اس نے کہا "وہ چھوٹے سے قصبے کا پولیس مین ہے اور کچھ نہیں۔ چھوٹے دماغوں کو مصروف رکھنے کے لئے یہ اچھا کام ہے۔ وہ ذہین ہے، ہنرمند ہے، توانائی سے بھرپور ہے۔ لیکن اس نے اب تک کیا کیا ہے۔ چوروں کا پیچھا کرنا۔ اس کی کامیابیاں اس کی صلاحیتوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ یہی حال اسپائک برگز کا ہے۔"

جوڈی بڑی توجہ سے سن رہی تھی۔ اس نے آگے جھکتے ہوئے کہا "تمہارے نزدیک کامیابی کا پیمانہ کیا ہے؟"

"دولت" نکولس نے ہچکچائے بغیر کہا۔ "ہر چیز بینک اکاؤنٹ کے سائز سے پہچانی جاتی ہے۔ جس کے پاس دولت نہیں، اس کے پاس کچھ نہیں۔ وہ آدمی ایک بڑا زیرو ہے۔"

جوڈی بیٹھی دانتوں سے ہونٹ کاٹتی رہی۔ نکولس اپنی کہے جا رہا تھا "زندگی ایک کھیل ہے جس میں اسکور دولت سے ہوتا ہے۔" اس نے نظر اٹھا کر جوڈی کو دیکھا "تم میری بات [illegible] سمجھ پا رہی ہو [illegible] ہی لوگ مجھے سمجھ پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میرا [illegible] دولت کا [illegible]"

جوڈی [illegible] تفتیش [illegible] وہ دل میں سوچ رہی تھی کہ نکولس کی سوچ

کتنی غلط ہے۔ اسے سمجھنا تو بالکل دشوار نہیں۔ وہ ایک لالچی آدمی ہے۔ دولت کا بھوکا چوہا۔

نکولس نے سگار سلگایا "جم اور برگز اس وقت سنگین مسائل سے دوچار ہیں۔ لیکن میں ان کے مسائل نہیں سمجھ سکتا۔ میرا کھیل بزنس ہے۔ مگر جم تو جیسے کسی ہک سے لٹکا ہوا ہے۔ اس کا ربر بینڈ پھیل رہا ہے اور ٹوٹنے والا ہے۔"

جوڈی اعتراض کرنے والی تھی لیکن اسی وقت ڈیسک کے عقب میں رکھے فون کی گھنٹی بجی۔ نکولس کی نظریں بے اختیار دروازے کی طرف اٹھیں جو بند تھا پھر اس نے سامنے بیٹھی جوڈی کو دیکھا' ذرا سی ہچکچاہٹ کے بعد اس نے کرسی گھمائی اور ریسیور اٹھالیا "ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گا۔ ہاں ایک بجے کے قریب۔" اس نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

جوڈی کو یقین تھا کہ وہ پرائیویٹ لائن ہے۔

نکولس نے پلٹتے ہوئے کہا۔ "ہاں میں کہہ رہا تھا' جم اس وقت خوف ناک دباؤ جھیل رہا ہے۔ اور یاد رکھو پریشر اندر سے آتا ہے۔ باہر سے نہیں۔ آدمی کو پریشر سے نمٹنا آنا چاہئے۔ اسی سے باطنی قوت کی آزمائش ہوتی ہے لیکن جم اور اسپانک ایسے حلقے میں گردش کر رہے ہیں جہاں لوگ ان کی پیٹھ تھپکتے ہیں اور وہ خواہ مخواہ خود پر اعتماد کرنے لگتے ہیں۔"

جوڈی کی پیشانی پر لکیریں کھنچ گئیں۔ "تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟"

نکولس کا سینہ پھول گیا "جب سے میں نے مشقیں شروع کی ہیں۔ میری زندگی بدل گئی ہے۔ میں دن بہ دن جوان ہو رہا ہوں۔" اسی لمحے کلاک نے ساڑھے بارہ بجائے' نکولس اٹھ کھڑا ہوا "مجھے تمہیں لنچ پر مدعو کر کے خوشی ہوتی لیکن لنچ ایک خاص الخاص.......... کلائنٹ کے ساتھ طے ہے' ڈنر کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

جوڈی اس کے لئے تیار تھی "کیوں نہیں تمہاری بیوی سے مل کر مجھے خوشی ہوگی۔"

نکولس کے چہرے پر رنگ سا دوڑ گیا "میرا مطلب تھا بس تم اور میں۔"

"نہیں تھینک یو۔" جوڈی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا "مجھے کچھ



رپورٹیں تیار کرنی ہیں پھر کبھی سہی۔"

نکولس نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ دیا "ایک مشورہ دوں۔ کسی نازک اور معصوم لڑکی کے لئے اس قصبے کی آب و ہوا مناسب نہیں۔ یہ تو قبرستان ہے۔ تمہیں زندہ دفن کر دے گا۔ واپس چلی جاؤ۔ یہ مردوں کا کام ہے۔ اسے مردوں ہی کے لئے رہنے دو۔"

جوڈی نے باہر نکلتے ہوئے پلٹ کر کہا "آدمی کو وہی کچھ ملتا ہے' جس کا وہ مستحق ہوتا ہے۔" نکولس مسکرا دیا۔

جوڈی باہر نکلی تو اس کی ٹانگیں لرز رہی تھیں۔ زندگی میں اتنے سرد کسی آدمی سے وہ کبھی نہیں ملی تھی۔ وہ ایسا آدمی تھا کہ پیشانی پر شکن لائے بغیر اس کی گردن اڑا دیتا۔ نکولس صرف لالچی چوہا نہیں تھا۔ وہ قاتل چوہا بھی تھا۔ بے رحم چوہا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ جم کو کیسے خبردار کرے۔

O------------☆------------O

"وہ" جین کے ساتھ کشتی کی سیر کو نکلا تھا "کہاں تک چلو گی ڈارلنگ؟"

"جہاں تک تم لے چلو۔" جین نے جواب دیا۔

انہوں نے لنچ بھی بوٹ پر کیا اور پھر محو اختلاط ہو گئے۔ کافی دیر بعد جین نے کہا "ڈارلنگ' تم بیوی سے طلاق لے کر مجھ سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔"

وہ خاموشی سے اسے گھورتا رہا۔ یہ بات غیر متوقع تھی لیکن سرخ بالوں والی لڑکیاں بہت متلون مزاج ہوتی ہیں۔

"میں سیریس ہوں۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش رہیں گے۔ دیکھو میں راتوں کو بہت تنہائی محسوس کرتی ہوں۔ میں تمہارے سب کام اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتی ہوں۔"

وہ تھوڑی دیر سوچتا رہا "آئیڈیا برا نہیں۔" آخر کار اس نے کہا "میں بھی مہینوں سے اس سلسلے میں سوچ رہا ہوں۔ اب اس سلسلے میں کچھ کریں گے۔"

وہ اب ڈوک کی طرف جا رہے تھے۔ جین بے حد خوش تھی۔ اس کی آنکھوں میں خواب تھے۔ اتنی خوشیاں! اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر اسے دو لاکھ ڈالر کا

خیال آگیا "سنو میرے پاس کچھ رقم ہے۔ اگر اس کی مدد سے تم جلدی آزاد ہو سکو تو........." وہ سوچ رہی تھی کہ ایک لاکھ وہ اسے دے سکتی ہے۔

"نہیں شکریہ۔ مائی معاملات میں خود نمٹالوں گا۔" وہ بولا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ شادی؟ جبکہ یہ سرخ بالوں والی مجھے دھوکا دے رہی ہے' وہ بے وقوف نہیں تھا۔ اس نے بوٹ میں ایسی علامتیں دیکھ لی تھیں جن سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ بوٹ میں کسی اور سے بھی ملتی رہی ہے اور اب شادی کی بات! اس کا جی چاہا کہ اسے پانی میں ڈبو کر ہلاک کر ڈالے لیکن نہیں منصوبے کو کیوں خطرے میں ڈالا جائے اور پھر وہ اس کی ضرورت ہے۔

دور کی ایک کشتی کی طرف اس کی آنکھوں پر چمک پڑی۔ کیا ہمیں دوربین سے دیکھا جارہا ہے دیکھنے دو۔ ان کے لئے بھی تفریح سہی۔ وہ ہنس دیا۔

وہ ڈوک پر پہنچے۔ جین نے جدا ہوتے ہوئے کہا "میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گی ٹائیگر۔"

وہ کراہ کر رہ گیا۔ اب جین بھی اسے ٹائیگر کہہ کر پکار رہی ہے۔

O------------☆------------O

اوائل سہ پہر میں اینڈریو آلپن فیورٹ ڈرگ سینٹر کے عقبی حصے میں واقع اپنے پرائیویٹ آفس سے برآمد ہوا۔ وہ نروس تھا۔ لیکن اسے چھپانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ آج اس کا بڑا شپمنٹ آنا تھا۔ میکسیکن ہیروئن کے پچاس بیگ' جن کی اسٹریٹ ویلیو بیس لاکھ ڈالر سے اوپر ہوگی۔ اس کے رابطے اس پر مزید سپلائی کے لئے دباؤ ڈال رہے تھے۔

آلپن نے دیکھا۔ اسٹور میں دو گاہک تھے۔ ایک تو نروس مسز روز' جو ویلیم کی عادی تھی۔ دوسری اک بوڑھی کر خمید، عورت تھی' جس کے ہاتھ میں ہاتھی دانت کے مٹھ کا عصا تھا۔ وہ جسیم عورت تھی' جو بری طرح لنگڑا رہی تھی۔ آلپن اسے نہیں جانتا تھا۔ پچھلے کچھ عرصے سے وہ اجنبیوں کو [illegible] کر نروس ہو جاتا تھا۔

"میڈم' میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟" اس نے عور[illegible] سے پوچھا۔

"تھینک یو۔ [illegible] میں کچھ دیکھ [illegible] ہوں" عورت [illegible] جواب دیا۔

آلپن اسے [illegible] رہا۔ وہ اسٹو[illegible] کیب کیکشن [illegible] گئی۔ وہ اتنا بڑا پیٹ پہنے



ہوئے تھی کہ آلپن اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکا۔ یہ طے تھا کہ اس کی عمر 80 سال سے کم نہیں اور وہ ہر اعتبار سے بے ضرر تھی۔ آلپن کو اپنی ماں کا خیال آگیا۔ ہیروئن کے کاروبار میں اس کے ملوث ہونے پر وہ قبر میں بے چین ہو گی۔ اسے اس بڑھیا پر غصہ آنے لگا' جس کی وجہ سے ماں یاد آگئی۔ آخر یہ ڈیلیوری وین کہاں رہ گئی؟ اسے بلند آواز میں بجنے والے اسٹیریو پر غصہ آنے لگا۔ لیکن یہ فائدہ تھا کہ اس کی آواز میں دفتر میں ہونے والی گفتگو دب جاتی۔ اس نے سوچا کہ کاؤنٹر گرل سے کہہ دے گا کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ آلپن دوبارہ اپنے آفس میں چلا گیا اور دروازہ مقفل کر لیا۔ اس نے سیف کھولا۔ اس میں صرف دو گلاسین بیگ رہ گئے تھے۔

ڈھائی بجے نگرانی کرنے والی دونوں کاروں نے رپورٹ دی کہ کوئی غیر معمولی بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ سامنے والی کار نے اسٹور میں دو عورتوں کی موجودگی کی اطلاع دی۔ عقبی گاڑی نے اطلاع دی کہ جونسن اینڈ جونسن اور فائزر والوں کی گاڑیاں سپلائی لے کر آئی تھیں۔ ہیڈ کوارٹر سے انہیں خصوصاً اس پر نظر رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

دو بج کر ہیتیس منٹ پر آلپن نے اندرونی دروازے پر دستک سنی۔ وہ جھنجلا گیا۔ لڑکی سے اس نے کہہ دیا تھا کہ اسے ڈسٹرب نہ کرے۔ اب کسی بھی لمحے ڈیلیوری آنے والی تھی۔

اس نے جھنجلا کر بولٹ گرایا اور دروازہ کھول دیا۔ سامنے وہی بڑھیا کھڑی تھی۔ اس کی سلیٹ گرے کلر کی آنکھیں حلقوں سے ابلتی نظر آرہی تھیں۔ اس نے دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن عصا پوری قوت سے اس کے پیٹ سے ٹکرایا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا۔ اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی۔ عورت بڑی پھرتی سے اندر آئی اور دروازہ کلک کی آواز کے ساتھ بند ہو گیا۔

آلپن نے خود کو سنبھالا اور آہستگی سے ڈیسک کی طرف جھکا "کیا چاہتی [illegible]؟" اس نے اپنا پیٹ پکڑے ہوئے پوچھا۔

"اپنی گن کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ" بڑھیا نے بھاری آواز [illegible]

[illegible] تھا کہ وہ آواز اس نے پہلے بھی سنی ہے۔

آلپن اپنی ڈیسک سے دو فٹ دور تھا۔ وہ دراز کی طرف [illegible]

سنسنائی اور اس کی ایک کلائی ٹوٹ گئی۔ شائیں.......... دوسری کلائی بھی ٹوٹ گئی۔ آلپن کے حلق میں دہری چیخ مجتمع ہو رہی تھی لیکن اسے چیخنے کا موقع نہیں ملا۔ چھڑی کی نوک نے اس کا گلا دبانا شروع کر دیا تھا۔ اس کے حلق سے غرغراہٹیں نکلنے لگیں۔ وہ اپنی کرسی پر پڑا تھا۔ خوف سے اس کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں۔ اول تو وہ چیخ نہیں سکتا تھا لیکن چیخ تو اسٹیریو میں آواز دب کر رہ جاتی۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ تکلیف سے بے ہوش ہو جائے گا۔ کاش ایسا ہی ہو۔ لیکن ایسا ہوا نہیں۔

اس نے بڑھیا کی آنکھیں دیکھیں۔ یہ آنکھیں تو وہ دیکھ چکا تھا۔ ٹی وی پر۔ یہ تو قاتل کی آنکھیں تھیں۔ گڈ گاڈ! تو "وہ" عورت ہے۔ نہیں.......... یہ عورت "وہ" ہے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ اذیت نے دماغ کو ٹھیک طور سے سوچنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔

"اس" نے سیف کھول کر گلاسین کے دو بیگ نکالے۔ پھر اپنے پرس سے بڑی ہائپوڈرمک سرنج نکالی۔ آلپن خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ اس نے ہائپوڈرمک سرنج میں خالص ہیروئن بھری۔ اب آلپن سے نہ رہا گیا "یہ تم کیا کر رہے ہو؟" وہ بولا۔ اسے یقین آ چکا تھا کہ وہ عورت نہیں' مرد ہے۔

"میں' تمہیں تمہاری اپنی دوا کا ڈوز دے رہا ہوں۔ بڑا ڈوز۔"

"نہیں.......... نہیں۔" آلپن گڑگڑانے لگا۔ "تم مجھ سے ساری دولت لے لو۔"

اس نے بڑھ کر آلپن کی آستین اٹھائی اور سیدھے بازو کی نس میں سوئی داخل کر دی۔ اس نے پوری سرنج خالی کر دی۔

ہیروئن نے اس کے بلڈ سسٹم کو ہٹ کیا تو آلپن کے حلق سے ایک خوف ناک چیخ نکلی۔ اس کے وجود میں دھماکا سا ہوا اور وہ کرسی پر بیٹھا رہ گیا۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

اس نے سرنج دوبارہ بھری اور اس بار آلپن کے سینے میں انجکٹ کر دی۔ پھر اس نے آلپن کو سیدھا کر کے بٹھا دیا۔ سرنج اپنے پرس میں رکھنے کے بعد اس نے آلپن کے پیچھے کرسی رکھی اور انتظار کرنے بیٹھ گیا۔ اسے ڈیلیوری وین کا انتظار تھا۔ اس نے اپنی چھڑی کا اوپری حصہ کھولا' اپنے پرس میں سے دو ہائپوڈرمک ڈارٹس نکالیں اور ان میں بھی خالص ہیروئن بھر دی۔ یہ خاص قسم کی چھڑی اب رائفل کی شکل اختیار کر گئی تھی۔



دس منٹ بعد باہر وین کے رکنے کی آواز سنائی دی۔ پھر سگنل.......... دوبارہ دستک.......... وقفہ.......... تین بار دستک "دروازہ لاک نہیں ہے۔ کھولو اور اندر آ جاؤ۔" اس نے آلپن کی آواز میں کہا۔ آلپن زندہ ہوتا تو اس کے حلق سے اپنی آواز سن کر اچھل پڑتا۔

سنہری داڑھی والے نے دروازہ کھولا اور تاریک کمرے میں قدم رکھا۔ اس نے ہیروئن کے دو بڑے کارٹن کمرے میں گھسیٹے اور دروازہ بند کر دیا۔ کمرے کی تاریکی سے اپنی نظر کو ہم آہنگ کرنے میں اسے کچھ دیر لگی۔ آخر اس کی نظریں آلپن پر جم گئیں' جو اپنی ڈیسک کے پیچھے بیٹھا تھا۔ "ہائی ڈیڈ' میں وعدے کے مطابق تمہارے لئے خالص سونے کے پچاس بیگ لایا ہوں۔ اب ذرا رقم تو دکھاؤ۔" اس نے کہا۔ اسے ابھی آلپن کے پیچھے بیٹھی بڑھیا کا چہرہ نظر نہیں آیا تھا۔ لیکن اس کی چھٹی حس نے اسے کمرے میں کسی اور کی موجودگی کا احساس دلا دیا تھا۔ "یہاں اور کون ہے؟" وہ غرایا اور اس کا ہاتھ اپنے کندھے کے ہولسٹر کی طرف بڑھا۔

بڑھیا نے اپنی چھڑی کو تھوڑا سا ایڈجسٹ کیا۔ ہلکی سی آواز کے ساتھ سوئی داڑھی والے کے سیدھے کندھے میں پیوست ہو گئی۔ اس کا ہاتھ اور سینہ فوری طور پر سن ہو گیا "گولڈن بیئرڈ' ایک سے تم نہیں مرو گے۔ لیکن تمہیں ختم کر دیں گی۔" آواز آلپن ہی کی تھی "شرافت سے بیٹھ جاؤ۔ ہاں.......... ایسے۔ تمہارے اندر اتنی ہیروئن جا چکی ہے کہ اب تم ہیروئن کے بغیر جی بھی نہیں سکو گے۔ اب تمہیں پتا چلے گا کہ لت کیسی بری چیز ہے" وہ اٹھا اور گولڈن بیئرڈ کے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔ وہ دستانے پہنے ہوئے تھا پھر اس نے پیڈ اور پنسل اس کی طرف بڑھائی "اب اپنے ہیروئن کے رابطوں کے سارے نام لکھ دو۔ ورنہ اگلی سوئی تمہارے دل میں پیوست ہو گی۔"

گولڈن بیئرڈ انکار کرنے والا تھا لیکن اس نے آلپن کے مردہ چہرے کو دیکھا اور تھوک نگل کر رہ گیا۔ اس نے خاموشی سے آٹھ نام اور پتے پیڈ پر لکھ دیے۔ اس نے بایاں ہاتھ استعمال کیا تھا۔

وہ بہت تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے گولڈن بیئرڈ کو کرسی سے باندھ دیا پھر اس نے کارٹن کھولے اور ہیروئن کے بیگ میز پر سجا دیے۔ سب سے اوپر والے بیگ

کے نیچے اس نے ہیروئن کے سوداگروں کی فہرست دبا دی پھر اس نے حکم کا پنجا ڈیسک پر آلپن کے سامنے ٹیپ کی مدد سے چپکا دیا۔

بڑھیا آفس سے نکلی۔ اسٹور سے گزر کر وہ باہر آئی اور اپنی مستعار لی ہوئی گاڑی میں بیٹھ کر چل دی۔ وہ میک اپ سے چھٹکارا پانے کے بعد اپنے آفس پہنچا۔ اس نے کھڑکی سے بلیو گریناڈا کو دیکھا' جو بدستور وہیں کھڑی تھی۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ تین بجنے میں پانچ منٹ کم تھے۔

تین بجے فیئرپورٹ ڈرگ اسٹور کی نگرانی کرنے والوں نے معمول کے مطابق آدھے گھنٹے بعد رپورٹ دی کہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اسٹور میں صرف ایک گاہک ہے۔ کیپچم ڈرگ کمپنی کی سفید وین عقبی دروازے کے سامنے کھڑی ہے۔ ڈرائیور پونے تین بجے اندر گیا تھا اور ابھی اندر ہی ہے۔

O------------☆------------O

سوا تین بجے ہیڈ کوارٹرز میں فون کال آئی کہ اینڈریو آلپن کو قتل کر دیا گیا ہے.......... جم' بیلی اور فیرو تین بج کر پچیس منٹ پر.......... وہاں پہنچے۔ پولیس کی دو کروزرز پہلے ہی سے وہاں موجود تھیں۔ نگرانی کرنے والے دونوں افراد منہ لٹکائے کھڑے تھے۔

قتل منہ سے بول رہا تھا۔ اینڈریو آلپن کی میز پر ہیروئن کے 52 بیگ رکھے تھے۔ منشیات کے آٹھ بڑوں کے نام اور پتوں کی فہرست بھی موجود تھی۔ سنہری داڑھی والا ایک جوان آدمی کرسی سے بندھا بیٹھا تھا۔ وہ ہیروئن کے نشے میں تھا اور بک بک کئے جا رہا تھا "وہ بڈھی عورت تھی.......... سو سالہ چڑیل۔"

جم کا چہرہ بے تاثر تھا۔ وہ آفس کا معائنہ کر رہا تھا۔ بیلی کا چہرہ بے بسی اور مایوسی سے سیاہ ہو رہا تھا۔ "خبیث نے پھر نام دکھا دیا.......... عین ہماری ناک کے نیچے۔ دونوں دروازوں کی نگرانی کی جا رہی تھی اور وہ اندر گھس گیا۔ بلکہ وہ نکل بھی گیا۔ کوئی بھوت ہے کیا؟" وہ بڑبڑا رہا تھا۔

فیرو کے چہرے پر اذیت تھی "تمہیں اس بار اسے پکڑ لینا چاہئے تھا۔ ہمیں ٹپ بھی مل گئی تھی اوسیلو سے۔ ہم نے اسے ضائع کر دیا" وہ دونوں نگرانی کرنے والوں کو



گھورنے لگا۔

ان دونوں کی نظریں جھکی ہوئی تھیں "پچھلے دو گھنٹوں میں کوئی مرد اسٹور میں داخل نہیں ہوا" ان میں سے ایک منمنایا۔ وہ ہچکچایا "وہ عورت ہی ہوگی۔ چھڑی والی۔"

"تم میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جاؤ۔ ورنہ شوٹ کر دوں گا تمہیں" فیرو غرایا "غضب خدا کا۔ تم عینی شاہد ہو۔ تم نے قاتل کو دیکھا تھا نااہل کہیں گے۔"

جم نے ان دونوں کو چلتا کر دیا۔ پھر وہ فیرو کی طرف مڑا "تم اِن سے پکولو اور جتنے آدمیوں کی ضرورت ہو لے کر جاؤ اور ان آٹھوں ہیروئن فروشوں کو گرفتار کر لو۔ قتل کی خبر پھیلنے سے پہلے ہی یہ کام کر لو۔ ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔ ان میں سے کوئی بچ کر نکلنے نہ پائے جاؤ۔"

فیرو اس بات کی اہمیت سے واقف تھا۔ وہ بہت تیزی سے حرکت میں آیا۔

ڈوک بروڈی پہنچ گیا۔ اس نے لاش کا معائنہ کیا۔ وہ پلٹا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اس کا جسم لرز رہا تھا۔ "اس کی موت ہیروئن کے اوور ڈوز سے ہوئی ہے" اس نے دکھی لہجے میں کہا "ڈوز براہ راست دل میں انجکٹ کیا گیا تھا۔ آلپن میرا بہت اچھا دوست تھا۔ کاش وہ اتنے گندے کاروبار میں ملوث نہ ہوتا۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ہے۔"

جم نے ڈوک کو کبھی اتنا اپ سیٹ نہیں دیکھا تھا۔ اس کی آواز بھی آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی۔

O------------☆------------O

جم اور گریڈی شام ساڑھے چار بجے اِن میں برگز سے ملے اور اسے آلپن کے قتل کے متعلق بتایا۔ وہ تینوں اندر نفسیات دانوں کے پاس چلے گئے' جو قاتل کی شخصیت کا خاکہ بنانے میں مصروف تھے۔ ان کا ترجمان ڈاکٹر لیونارڈ ٹریک تھا "پہلے تو میں یہ بتا دوں کہ ہم اس کے دماغ کا اسکیچ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی سوچ اور اس کا رویہ ہمارا موضوع ہے لیکن آپ یہ ذہن میں رکھیں کہ ہم اس سے کبھی ملے نہیں ہیں۔ ہم اسے بالکل نہیں جانتے۔ ہمارے پاس بہت محدود معلومات ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ تین اعتبار سے وہ دوسرے قاتلوں سے مختلف ہے۔ پہلی یہ کہ اس کا ہر قتل پلاننگ کے تحت

ہوتا ہے۔ دوسرے ہر بار وہ طریقہ قتل مختلف رکھتا ہے۔ تیسرے وہ ہر روز ایک قتل کر رہا ہے۔"

گریڈی نے جم کو دیکھا' جیسے کہہ رہا ہو.......... اوہ یہ تو ہمیں معلوم ہی نہیں تھا۔
ڈاکٹر ٹریک نے اپنی بات جاری رکھی "میں اصطلاحوں میں الجھے بغیر آپ کو سمجھاتا ہوں۔ وہ بتدریج اور مسلسل ذہنی ابتری اور پراگندگی سے دوچار ہے۔ اس کے جذبات' آئیڈیے اور خواہشات متصادم ہیں۔ اس کی سوچ غیر حقیقت پسندانہ اور غیر منطقی ہو گئی ہے۔ وہ خود فریبی میں بھی مبتلا ہے۔ وہ خود کو عظیم سمجھتا ہے اور مستقل مزاجی سے اپنی ایک ہی کمزوری کا پیچھا کر رہا ہے.......... اور وہ کمزوری ہے.......... قتل۔

"وہ سائیکوپاتھ بھی ہے۔ یعنی اس کا ذہن غیر مستحکم ہے۔ اس کا پیٹرن نارمل نہیں۔ آپ لوگ محرک پر زور نہ دیں۔ اس کا محرک صرف موت ہے۔ اس کے متعلق اندازے بھی نہیں قائم کئے جا سکتے کہ کب وہ کیا کرے گا۔ اس کے رویے اور اس کی شخصیت پر اس کا تخیل حاوی آ چکا ہے۔ ممکن ہے' وہ اپنی ہی کسی دنیا میں جی رہا ہو۔ اس کے لئے حقیقت اور فنٹاسی میں فرق کرنا آسان نہیں۔ اس کے لئے قتل ایک کھیل ہے' جس میں وہ سوسائٹی اور خاص طور پر پولیس سے مقابلہ کر رہا ہے۔"

"یہ تو ٹھیک ہے" گریڈی نے دانت جما کر کہا "وہ ایک ایک کر کے اپنے پتے کھیل رہا ہے۔"

جم آگے کی طرف جھکا۔ اس کا اپنا بھی یہی خیال تھا۔

"ہمارا خیال ہے کہ اسے آوازیں سنائی دیتی ہیں" ڈاکٹر ٹریک کہہ رہا تھا "اور وہ ان آوازوں کو حقیقی سمجھتا ہے۔ کبھی وہ ان آوازوں کی تعمیل کرنے پر مجبور بھی ہوتا ہو گا.......... آوازوں کا محکوم! ممکن ہے' صوتی فریب کے ساتھ وہ صوری فریب کا شکار بھی ہوتا ہو۔ شاید شائزو فرینیا اس کی اوائل عمری میں ڈیولپ ہوا ہو گا' شاید اس نے برسوں اس چیز کو دبا کر رکھا ہو گا۔ ایسے شخص کے لئے قتل کا ایک تجربہ آگے کے لئے راہ ہموار کرتا ہے۔

"خدشہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ وہ اور متشدد ہوتا جائے گا۔ قتل پر اسے کبھی کوئی افسوس اور پچھتاوا نہیں ہو گا۔"



ان تینوں نے فکرمندی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔
"ممکن ہے' وہ انتقام لے رہا ہو۔" ڈاکٹر ٹریک کہتا رہا "کس سے؟ یہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ ثابت کر رہا ہے کہ دوسرے کی زندگی اس کے اختیار میں ہے۔ ایک لحاظ سے طاقت اور برتری کا یہ احساس ہی اس کا محرک ہے۔ وہ خود کو نارمل ثابت کرنے.......... نارمل محسوس کرانے کے لئے سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ اپنے روز مرہ معاملات کا دھیان رکھتا ہو گا۔ معمول سے ہٹ کر کوئی ایسا کام نہیں کرے گا' جس سے کوئی اس کی طرف متوجہ ہو۔ وہ بھڑکیلے لباس کبھی نہیں پہنے گا کہ نمایاں ہو۔ اس کی کامیابی کا راز اس کا غیر مرئی ہونا ہے۔ وہ اپنے نارمل وجود کے اندر چھپ کر رہتا ہو گا۔ تمہیں وضاحت کرنے کے لئے اس کے وجود کو کریدنا ہو گا" ڈاکٹر کہتے کہتے رکا اور چشمے کے اوپر سے ان لوگوں کے چہروں کا جائزہ لیا "شاید ماں یا باپ یا دونوں سے اس کے تعلقات ڈسٹرب رہے ہوں گے۔ شاید اس نے تصور میں دونوں کو یا کسی ایک کو ہلاک کیا ہو گا۔ وہ تنہائی پسند ہو گا۔ ذہین.......... بہت زیادہ ذہین ہو گا ایسے لوگ برسوں معاشرے میں رہتے ہیں اور کوئی ان کا نوٹس نہیں لیتا۔ اس لئے کہ وہ کسی پر کھلتے نہیں۔ ہاں جب صوتی اور صوری وہم بہت طاقت ور ہو جائیں تو وہ تشدد پر اتر آتے ہیں۔ انہی علامات کے حامل بیشتر افراد کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے لیکن کوئی کوئی مختلف بھی ثابت ہوتا ہے۔ جیسے تمہارا مطلوبہ مجرم" وہ رکا اور اپنے نوٹس کا جائزہ لیتا رہا "ایسے لوگ اپنی خطرناک خواہشوں سے بچنے کی خاطر خاص طرح کا طرز زندگی اپناتے ہیں۔ مثلاً کوئی جنسی جنون میں مبتلا ہو تو وہ پادری بن جاتا ہے۔ ایسے ہی قاتلانہ رجحان کا حامل شخص پولیس مین بن جاتا ہے.......... یا بننا چاہتا ہے۔"

برگز' جم اور گریڈی نے اس پر ایک دوسرے کو دیکھا۔
"عام طور پر ایسے لوگ جنسی نااہلی کا شکار ہوتے ہیں لیکن ماری بینسن کا ریپ آپ کے مجرم کے معاملے میں اس بات کو غلط ثابت کرتا ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ اس کی جنسی خواہش بہت زیادہ ہو گی۔ اسے خود پر غرور بھی ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ شادی شدہ ہو۔"

اس بات نے برگز کو ہلا دیا' جو اپنی پرائیویٹ فنٹاسی میں کھویا ہوا تھا۔ وہ تصور میں

نائٹ بلیو شارٹس دیکھ رہا تھا۔ وہ شارٹس خالی نہیں تھے.......... ان میں جسم بھی تھا۔

"وہ یہ سمجھتا ہو گا کہ اس کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں۔ اس کی زندگی پر دوسروں کا زور ہے۔ وہ اپنے طور پر شیطانوں سے لڑ رہا ہو گا۔ اس کے اپنے دماغ میں ایک جنگ ہو رہی ہو گی۔ اس کی یہ کیفیت ہر سمت سے اسے ادھیڑ رہی ہو گی۔ جنٹلمین، ایک لفظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ مکمل طور پر پاگل ہے.......... دیوانہ.......... ہوش و حواس سے عاری۔ اگر تم نے اسے زندہ پکڑ لیا تو اس پر مقدمہ نہیں چلا سکو گے۔

"اسے پکڑ لو تو ہمیں اس سے بات کرنے کا موقع دینا۔ ہم تمہیں بتا سکیں گے کہ کن حالات نے اسے دیوانگی تک پہنچایا۔ فی الوقت ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔"

اس نے سر گھما کر اپنے ساتھی ڈاکٹروں کو دیکھا "اب میں اپنا تجزیہ اس بات پر ختم کروں کہ یہ شخص جو کوئی بھی ہے، یہ پکڑے جانے کا خواہش مند ہے۔ اسے اپنے کیے کا کریڈٹ چاہیے۔ اسے شہرت چاہیے۔ اس کا نام ہو۔ اس لئے وہ غیر ضروری، غیر معمولی رسک لیتا رہے گا۔ خطرات سے کھیلتا رہے گا اور اس کی گرفتاری کے امکانات بڑھتے جائیں گے۔"

یہ کہہ کر اس نے سر خم کیا۔ اس کے چہرے پر طمانیت اور سکون تھا۔

جم نے کھڑے ہو کر ان سب کا شکریہ ادا کیا۔ اس نے ان کی تیار کردہ رپورٹ میڈیا کو جاری کرنے کی اجازت مانگی۔ انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔

باہر نکلتے ہوئے گریڈی نے جم کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور نرم لہجے میں کہا "انسانی دماغ بڑی پیچیدہ چیز ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ محبت، تفہیم اور نرمی کے ذریعے لوگوں سے کمیونی کیٹ کر سکتے ہیں لیکن ایسے میں دماغ میں کوئی گندا کیڑا کلبلاتا ہے اور سب گڑبڑ.......... سب ختم.........."

O-----------☆-----------O

سام گریڈی اپنی گاڑی میں سیدھا برج پورٹ کے ہالیڈے اِن کی طرف چل دیا۔ وہ جانتا تھا کہ باب ڈلنگر کے چھ آدمی چھ نامعلوم مگر مشکوک افراد کی نگرانی کر رہے ہیں۔ وہ یہ جاننے کو بے چین تھا کہ انہوں نے کیا رپورٹ دی ہے۔

صبح سے وہ کڑیاں ملا رہا تھا۔ ڈلنگر کا کہنا تھا کہ اس کی چھٹی حس چھ آدمیوں کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ جبکہ روٹری کلب کی کمیٹی کے چھ باقی ماندہ اراکین ایسے تھے، جو



قاتل کے حلیے پر پورے اترتے تھے۔ چھٹی حس کا محض بہانہ تھا۔ ڈلنگر بہت اچھا سراغ رساں تھا۔

اگر صحیح افراد کا تعاقب کیا گیا تھا تو آلپن کے قتل کے ساتھ ہی قاتل کو بے نقاب ہو جانا تھا۔ یہ نہ ہوا تو بھی مشکوک افراد کی پوزیشن کلیئر ہو جاتی تھی۔ جم کے ساتھ کار میں فیر پورٹ ڈرگ اسٹور جاتے ہوئے اس نے ڈارک بلیو گریناڈا کو گاڑی کا تعاقب کرتے دیکھا تھا۔ ڈرگ اسٹور سے اِن جاتے ہوئے بھی صورت حال وہی تھی۔

گریڈی کو حیرت تھی کہ جم کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اس کا جی چاہا کہ ڈلنگر کو بتائے کہ جم قاتل نہیں ہو سکتا۔ مگر نہیں، اچھا ہے کہ وہ خود ہی دریافت کرے۔ تعاقب بڑا ڈراؤنا تجربہ ثابت ہوا تھا۔ گریڈی کو حیرت تھی کہ جم کو تعاقب کا احساس نہیں ہوا۔

اچانک کسی احساس کے زیر اثر اس نے عقب نما کو چیک کیا۔ چار گاڑیوں کے پیچھے بلیو گریناڈا موجود تھی۔ یہ کیا بے ہودگی ہے۔ ٹیکس دینے والوں کی دولت یوں ضائع کی جا رہی ہے۔ ہو سکتا ہے، یہ اتفاق ہو۔ واپسی کا سفر دلچسپ ثابت ہو گا۔



اس نے ڈلنگر کے سوئٹ کے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے گونج دار آواز میں کہا گیا "آجاؤ کوڑھ مغز۔"

گریڈی اندر چلا۔ ڈلنگر کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا "سوری سام" اس نے معذرت کی "میں سمجھا تھا کہ میری نگرانی کرنے والی ٹیم کا کوئی ممبر ہے۔ ذرا سوچو سام۔ میں اپنے ساتھ چار منتخب ایجنٹ لایا تھا پھر بیورو نے یہ چھ احمق مجھ پر لاد دیے۔ انہیں تو نگرانی کا سلیقہ ہی نہیں۔ بیٹھے کاروں پر نظر رکھتے رہے اور دن دہاڑے مجرم نے قتل کر دیا۔"

گریڈی نے ڈلنگر کو یوں غصے میں آپے سے باہر ہوتے پہلے نہیں دیکھا تھا مگر ڈلنگر کا بھی قصور نہیں تھا۔ بات ہی ایسی تھی "ہوا کیا؟" اس نے پوچھا۔

"انہیں چھ افراد کی نگرانی پر مامور کیا تھا۔ وہ ہر آدھے گھنٹے بعد رپورٹ دیتے رہے کہ مطلوبہ شخص اب بھی اپنے دفتر میں موجود ہے۔ ایک بجے، ڈیڑھ بجے، دو بجے، ڈھائی بجے، تین بجے، یہی رپورٹ دی انہوں نے۔ مجھے اسی وقت سمجھ لینا چاہیے تھا کہ گڑبڑ ہے۔ دو چالیس پر آلپن کا قتل ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا.......... تمہیں کیسے یقین ہے کہ وہ اپنے آفس میں موجود ہے۔ جانتے ہو، چھ کے چھ نے ایک ہی جواب دیا..........

اس لئے کہ اس کی کار ہماری نظروں کے سامنے کھڑی ہے۔ الو کے پٹھے۔ مجھے بعد میں پتا چلا کہ چھ میں سے کم از کم تین مشکوک افراد لنچ کے لئے نکلے تھے۔ کیسے؟ دو پیدل نکلے اور ایک اپنے ایک دوست کے ساتھ اس کی گاڑی میں گیا۔ جبکہ میرے آدمیوں کے خیال میں وہ اپنے دفتر میں موجود تھے۔ اب میں نے ان احمقوں کو بلایا ہے۔ آج کا قتل تو ہو چکا۔ اب کل تک کے لئے فرصت ہے اور یہ قاتل کوڑھ مغزوں کے ہاتھوں تو نہیں پکڑا جائے گا۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ ان میں سے کوئی واقعتاً دفتر میں ہی موجود رہا؟ کسی کی پوزیشن کلیئر بھی ہوئی؟" گریڈی نے پوچھا۔

"کسی کی بھی نہیں۔ ہاں، چھ کاریں معصوم ثابت ہو گئیں۔" ڈلنگر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں ان چھ کے بارے میں اب بھی یقین ہے؟"

"بالکل"

"کیسے؟"

"میری ناک بتاتی ہے۔"

گریڈی کو اندازہ ہو گیا کہ اس موڈ میں تو ڈلنگر سے کچھ بھی نہیں اگلوایا جا سکتا۔

O------------☆------------O

ویوین بہت خوش تھی۔ تنہائی کے دن ختم ہو گئے تھے۔ باربرا اس پر جان چھڑک رہی تھی۔ وہ اس کے کھانے پینے پر بہت توجہ دے رہی تھی۔ جانے کا وقت آیا تو باربرا نے اسے روک لیا "میں تمہیں کسی سے ملواؤں گی" اس نے کہا۔ دونوں ایک دوسرے کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا چکی تھیں۔

اس کی گاڑی کے ڈرائیووے میں رکنے کی آواز آئی تو باربرا دروازے کی طرف لپکی۔ ویوین چند لمحوں کے لئے حسد کا شکار ہو گئی۔

"یہ ویوین ہے" باربرا نے کہا۔

وہ مسکرایا "بہت خوب۔"

ویوین اسے اتنی محویت سے دیکھ رہی تھی کہ اس کا نام بھی نہ سن سکی۔



اس روز وہ تین کا کھیل تھا۔ اس کی لذت اور مسرت دگنی ہو گئی تھی۔

O------------☆------------O

رات آٹھ بجے تک قصبے کے چھ سو سے زیادہ افراد ہائی اسکول میں جمع ہو چکے تھے۔ یہ میٹنگ، تحفظ کمیٹی نے آرگنائز کی تھی۔ چہروں پر سنجیدگی اور سنگینی تھی۔ کون جانے کہ قاتل بھی موجود ہو اور اپنے اگلے شکار کا انتخاب کر رہا ہو۔

ٹام ونچیسٹر نے جوشیلی تقریر سے لوگوں کو بھڑکا دیا "ہم سب جانتے ہیں کہ ہم یہاں کیوں جمع ہوئے ہیں۔ گزشتہ دس دن میں یہاں دس بے رحمانہ قتل ہو چکے ہیں۔ میں تفصیل نہیں دہراؤں گا کہ اس سے سب واقف ہیں۔ البتہ آج کیا ہوا یہ شاید کچھ لوگوں کو معلوم نہ ہو۔ آج سہ پہر قصبے کے محبوب ڈرگسٹ، بوائے اسکاؤٹ ایگزیکٹو، چرچ لیڈر اور پبلک سرونٹ اینڈریو آلپن کو اس کے اسٹور میں بے رحمی سے قتل کر دیا گیا ہے۔ پولیس یہ باور کرانے کی کوشش کر رہی ہے کہ آلپن منشیات کے کاروبار میں ملوث تھا۔ مگر یہ پولیس کی نااہلی پر پردہ ڈالنے کے لئے کہانی گھڑی گئی ہے۔ آلپن کا قتل بھی اسی خبیث قاتل کا کارنامہ ہے۔ یا تو پولیس ہمیں تحفظ فراہم نہیں کر سکتی یا کرنا نہیں چاہتی۔ اسٹیٹ اور فیڈرل گورنمنٹ خاموش بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہے اور ہم ایک ایک کر کے مرتے جا رہے ہیں۔ سنا ہے کہ قاتل کم از کم 52 افراد کو مارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ دس ہی بہت کافی ہیں۔ کیا خیال ہے آپ لوگوں کا؟"

"ٹھیک کہتے ہو" مجمع نے ایک آواز ہو کر کہا۔

"اگر پولیس ہمارا دفاع نہیں کر سکتی تو ہمیں خود اپنا دفاع کرنا ہو گا" ونچیسٹر نے کہا "آپ سب لوگوں میں سے ہر فیملی سے ایک .......... صرف ایک ممبر اپنا نام اور پتا لکھ دے۔ ابھی ہمارے ممبر پیڈ اور پنسل لے کر آپ کے پاس آئیں گے۔ نام اور پتے کے علاوہ اپنا فوجی تجربہ اور جو ہتھیار آپ کے پاس موجود ہو، وہ بھی لکھ دیں۔ ہماری کمیٹی آپ کو کسی علاقے کے پہرا دینے والے گروپ میں شامل کر دے گی۔ فیرپورٹ کو چھ زون میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر زون کا سربراہ ایک کرنل ہو گا۔ چھ کیپٹن ان کے نائب ہوں گے۔ ہر کیپٹن کے پاس دس افراد کی ایک ٹیم ہو گی۔ یوں ایک زون کے لئے ہمارے پاس ساٹھ افراد پہرا دینے والے ہوں گے۔ ہمیں انتظامی ڈیوٹی کے لئے خواتین رضاکاروں کی

بھی ضرورت ہوگی۔ کل رات تک فون پر آپ کی ڈیوٹی کے بارے میں بتا دیا جائے گا۔ ڈیوٹی جمعرات کی رات سے شروع ہوگی۔"

اس پر خوب تالیاں بجیں۔ عورتیں جوش میں کھڑی ہو گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے کمیٹی کے پاس 520 افراد کے دستخط جمع ہو گئے۔ ان میں سے 440 افراد ایسے تھے' جو فوجی تجربہ رکھتے تھے' 460 گھرانے ایسے تھے' جن کے پاس کم از کم ایک ہتھیار موجود تھا۔

گس بیلی حیران و پریشان کھڑا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فیرپورٹ میں کتنی آسانی سے فسطائی فوج ترتیب دی جا سکتی ہے۔ آج تو یہ ایک برہم لیکن انڈر کنٹرول مجمع ہے۔ کل یہی لوگ اپنا انصاف خود کرنے کی خاطر مشتعل مجمع کا روپ بھی دھار سکتے ہیں۔ وہ میٹنگ سے جلدی نکل آیا۔

O------------☆------------O

"وہ" راج مستری کے بھیس میں ونچسٹر کی تقریر پر تالیاں بجانے والوں کی بھیڑ میں شامل تھا۔ اس نے بھی ڈیوٹی دینے کے خواہش مند لوگوں میں اپنا نام لکھوایا.......... اے مین۔ اور اس نے پتا ونچسٹر کے گھر کا لکھوایا۔ اس نے لکھوایا کہ وہ میرین میں کرنل رہا ہے اور اس کے پاس ایک مشین گن' ایک بزوکا اور چھ دستی بم موجود ہیں۔

O------------☆------------O

جوڈی راجرز پولیس ہیڈ کوارٹرز سے جاری ہونے والا قاتل کا شخصی خاکہ دوسری بار پڑھ رہی تھی۔ اس نے سگریٹ سلگائی۔ اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک شک سرسرانے لگا۔ اس خاکے میں قاتل کو تنہا شکاری اور دنیا سے کٹا ہوا آدمی کہا گیا تھا لیکن اس کا خیال مختلف تھا۔ نیڈ نکولس اس خاکے پر پورا نہیں اترتا تھا۔ وہ اندر کی نہیں باہر کی دنیا کا آدمی تھا۔

یا تو وہ غلطی پر تھی یا نفسیات داں۔ کوئی نہ کوئی وضاحت تو ہوگی۔

اس کے ذہن میں ٹلڈن کو پھانسنے کا ایک منصوبہ تھا لیکن اس کے لئے پہلے دفتر سے کلیئرنس لینی تھی۔ اس نے پیٹر بونڈ کو فون کرنے کے لئے ریسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اسی وقت فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس کا ہاتھ یوں پیچھے آیا جیسے فون کی جگہ سانپ ہو۔ شاید پیٹر کا فون ہو۔ اس نے ریسیور اٹھایا۔ "ہیلو؟"



دوسری طرف سے ایک پھنکارتی ہوئی آواز کہہ رہی تھی۔ "مس پیٹ' تمہارے پاس یہاں سے نکلنے کے لئے چوبیس گھنٹے ہیں۔ ورنہ............"

"ورنہ کیا؟" اپنی آواز کے ٹھہراؤ پر جوڈی کو بھی حیرت ہو رہی تھی۔

"ورنہ........... مجھے معلوم ہے کہ تم بہت لذیذ ثابت ہوگی۔"

"کون بول رہا ہے؟"

اس پر کلک کی آواز سنائی دی اور رابطہ منقطع ہو گیا۔ جوڈی بیڈ پر بیٹھی خود پر قابو پانے کی کوشش کرتی رہی۔ یہ وہی قاتل تھا۔ اس نے آواز پہچان لی۔ ابھی چند گھنٹے پہلے ہی تو اس نے یہ آواز سنی تھی۔ یہ نیڈ نکولس کی آواز تھی۔ وہ اس پر بڑی سے بڑی شرط لگا سکتی تھی۔

اس نے جم کو فون کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ لیکن نہیں' پہلے پیٹر بونڈ سے بات کرنی ہوگی۔ یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔

O------------☆------------O

جم نے اپنی جلتی ہوئی آنکھیں ملیں۔ اب وہ وقت آ گیا تھا کہ ہر ایک پر شک کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ قاتل کو معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں.......... کیا کرنے والے ہیں۔ یعنی قاتل کوئی قریب ہی کا آدمی تھا' ہو سکتا ہے کوئی اپنے اندرونی حلقے ہی کا آدمی ہو۔

قاتل آلپن کے متعلق جانتا تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ آلپن کے ڈرگ اسٹور کی نگرانی ہو رہی ہے۔ ورنہ وہ بوڑھی عورت کا بھیس کیوں بدلتا۔ اور اس بات کا علم کس کس کو تھا۔ اوسلیو نے بیلی اور فیرو کو بتایا تھا۔ بیلی اور فیرو نے اسے بتایا تھا۔ اس نے گریڈی اور برگز کو بتایا تھا۔ اور وہ لوگ جانتے تھے' جو نگرانی پر مامور تھے۔

اگر مجرم نیڈ ہے تو اسے اس بارے میں کیسے علم ہوا؟ جم کا حلق خشک ہونے لگا۔ اس نے فریج سے اپنے لئے بیئر نکال لی۔

قاتل نے ہاتھی دانت کی مٹھ والی چھڑی استعمال کی تھی۔ گریڈی کے پاس ایسی ہی چھڑی تھی۔ یہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔ گریڈی تو ایسا نہیں ہو سکتا یا ہو سکتا ہے؟

اب کوئی وہم نہیں رہا۔ شخصی خاکے نے اس کے اندر کے خدشات کی تصدیق کر

دی تھی۔ اب کچھ کرنا تھا۔ ورنہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور وہ فتح کا بگل بجاتا نظر آئے گا۔

O-----------☆-----------O

رات بہت ہو چکی تھی۔ "وہ" بہت تھکا ہوا تھا لیکن احساس فتح سے سرشار تھا۔ سیاہ پنسل سے اس نے ڈائری میں اینڈریو آپلن کے نام کے سامنے کراس کیا۔ اس نے آپلن کے نام کے آگے دو کراس ہڈیاں اور ایک کھوپڑی بنائی۔ نیچے اس نے لکھا......... بچوں کے لئے کوک۔ پھر بڑا کراس بنا دیا۔

کیسا زبردست دن تھا! اس نے ہاتھیوں کو نچا کر رکھ دیا تھا۔ ان بے چاروں کی آنکھوں کے سامنے اب سب کچھ دھندلا رہا ہوگا۔ اس کا اپنا سر گھومنے لگا۔ اسے نیند کی ضرورت تھی۔ کل ایک اور اہم دن تھا۔ اور اسے چوکنا رہنا تھا۔ آج بھی پہلے اس نے تعاقب کرنے والے کو دھوکا دیا تھا اور پھر آپلن کو قتل کیا تھا۔ اور ہاں......... اس نے جین سے شادی کا وعدہ بھی تو کیا تھا۔ اس نے جماہی لی۔ گڈ گاڈ۔ اوہ......... کتنی تھکن ہے۔"

اور وہ قسطائی ونچسٹر! اسے اس کو بھی لسٹ میں شامل کرنا چاہئے۔ ہاں......... یہ ضروری ہے۔ بیلی کی جگہ ونچسٹر کو دے دی جائے۔ اس نے فہرست دیکھی۔ وہ اینٹ کا ستا تھا۔ ٹھیک ہے۔ اس کو وہ خوب کرکرا فرائی کرے گا۔

کل عام لوگوں کا دن ہے۔ ایک عام عورت کو وہ پبلٹی ملے گی' جس کے متعلق اس بے چاری نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا۔ اس کی زبردست شہرت ہوگی۔ اب کھلے عام پھرنا دشوار ہوتا جا رہا ہے۔ اسے بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کون ہے۔ وہ ڈیسک سے اٹھا اور کاؤچ پر جا بیٹھا۔

بیٹھے بیٹھے اس کا سر ایک طرف ڈھلکا اور وہ سو گیا۔ بعد میں کسی وقت اس کی بیوی دبے پاؤں اسٹڈی میں آئی۔ اس نے اسے سیدھا کر کے لٹایا۔ اس کے سر کے نیچے تکیہ رکھا۔ وہ بے چارہ کتنی محنت کر رہا ہے......... اور تین چار دن سے اس کی قربت سے بھی محروم ہے۔ اس نے اس کی پیشانی چوم لی۔

اسی وقت اسے فرش پر پڑی وہ نوٹ بک نظر آئی۔ اس نے نوٹ بک اٹھا کر



ڈیسک پر رکھ دی اور اوپر چلی آئی۔ بستر پر لیٹتے ہوئے اس نے سوچا کہ اسے نوٹ بک کو چیک کرنا چاہیے تھا۔ ممکن ہے' اس میں عورتوں کے نام اور فون نمبر ہوں لیکن نہیں۔ اگر اس کے اور عورتوں سے تعلقات ہیں تو وہ ان کے بارے میں جاننا بھی نہیں چاہتی۔

O-----------☆-----------O

11 جون......... بدھ

"اس" نے شیو کرنے کے بعد منہ دھو کر تولیے سے خشک کیا۔ آفٹر شیو لوشن کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے اسے چکر آنے لگے۔ لیبل پر بنے تاج نے اس کی یادداشت میں ہلچل مچا دی تھی۔

لینن گراڈ میں فائنل میچ ہو رہا تھا۔ بورس اسٹار سکی کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔ چہرہ ستا ہوا تھا اور وہ شطرنج کی بساط کو گھور رہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے بساط کو گھورتا رہا پھر اس نے لرزتی انگلیوں سے اپنے فرزیں کو بادشاہ کے سامنے رکھ دیا۔ وہ مسکرایا۔ اس نے اپنے رخ سے اسٹار سکی کے فرزیں کو مارا اور کہا۔ "یہ ہے شہ مات"

اب وہ چیمپئن تھا۔ دنیا کا شطرنج کا عظیم ترین کھلاڑی۔ اس نے ہر میچ جیتا تھا۔ وہ جیتی جاگتی یاد تھی۔ سفید وزیر کا سر اڑا دیا گیا تھا۔ بساط پر خون گر رہا تھا۔ اور اب سیاہ فیل تلوار ہاتھ میں تھامے بادشاہ کی گردن اڑا رہا تھا۔

"قتل کرو۔" اندر کی آواز نے کہا "اس نے فیل کے ہاتھ سے تلوار لی اور اسٹار سکی کے سینے میں گھونپ دی۔

"قتل کرو" اندر کوئی پھر چلایا۔

اس نے سر کو اثبات میں ہلایا اور آفٹر شیو لوشن چہرے پر ملنے لگا۔ اس نے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا اور دانت نکال دیے "شکریہ بڑے میاں۔ مجھے اس کی ضرورت تھی۔"

O-----------☆-----------O

"وہ پاگل ہے۔ لیکن ہمیں انگلیوں پر نچا رہا ہے۔" جم ناشتے کی میز پر غرایا "الو کا پٹھا۔"

"جم ......... سوچ سمجھ کر بولو۔" برینڈا نے سخت لہجے میں اسے ٹوکا "ہو سکتا ہے، سنڈی بھی سن رہی ہو۔"

"سوری۔ اب میں بلند آواز میں سوچنے لگا ہوں۔ کہاں ہے میری بیٹی؟ کئی دن سے اسے نہیں دیکھا۔"

"وہ اوپر کپڑے بدل رہی ہے۔ ابھی میں جا کر چیک کروں گی کہ ٹھیک بدلے ہیں یا نہیں۔"

جم نے نظریں اٹھائیں "سوری' اس ہفتے میں تمہارا ہاتھ بالکل نہیں بٹا سکا۔ میں جانتا ہوں' تمہارے لئے یہ سب کچھ کتنا سخت ہے۔"

برینڈا نے جھک کر اس کی پیشانی کو بوسہ دیا "تم سنڈی کی فکر نہ کرو ڈارلنگ۔ تمہارے اپنے مسائل کچھ کم نہیں۔ سنڈی کو میں سنبھال لوں گی۔"

"میرے لئے ایک کپ کافی نکالو۔ میں سنڈی کو گڈ مورننگ کہہ آؤں۔"

O-----------☆-----------O

جوڈی راجرز نے انگڑائی لی اور ٹی وی آن کر دیا۔ گڈ مارننگ امریکا کے بجائے اے بی سی ٹی وی نے مسلسل قتل پر ایک گھنٹے کا خصوصی پروگرام "قصبہ جو پاگل ہو گیا" ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا تھا۔

پروگرام میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔ سب کچھ وہ پہلے ہی جانتی تھی پھر پروگرام کے بیچ میں دو نفسیات داں آئے اور انہوں نے قاتل کے شخصی خاکے پر ڈسکشن شروع کر دیا۔ بیشتر باتیں وہی تھیں' جو اخبارات کو جاری کرنے والی رپورٹ میں کہی گئی تھیں۔ مگر پھر دوہری شخصیت کے حوالے سے بات چلی تو جوڈی سنبھل کر بیٹھ گئی۔

"ڈاکٹر تھامس ابھی آپ نے جیکل ہائیڈ کا حوالہ دیا" کمپیئر کہہ رہا تھا "اس دہری شخصیت کے چکر کی آپ وضاحت کریں۔ ایک شخصیت دنیا سے کٹی ہوئی اور دوسری ملنسار' سوشل۔"

"یہ امکان ہے کہ قاتل کے ذہن پر دو مختلف شخصیتوں کا قبضہ ہو" ڈاکٹر تھامس نے کہا "ایک شخصیت بالکل نارمل اور پُرسکون ہو اور دوسری برہم......... اور اپنی برہمی کے اظہار کے لئے قتل کا سہارا لیتی ہو۔ یہ دوسری شخصیت ممکن ہے پہلی کے سامنے دبی



رہی......... اپنے موقع کی منتظر۔ ایسی شخصیت اپنی بے بسی کے ہر لمحے سے نفرت کرتی ہے اور موقع ملتے ہی طاقت ور ہو کر اپنے آپ کو منوا کر اس بے بسی کا بدلہ لیتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک شخصیت کو دوسری کی موجودگی کا علم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اس طرح کے کیس کم......... بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ طب کی پوری تاریخ میں بمشکل ڈیڑھ سو ایسے کیس سامنے آئے ہیں۔"

جوڈی نے ٹی وی بند کر دیا۔ اس کا دماغ گھومنے لگا تھا۔ یہ ناقابل فہم بات تھی کہ قاتل ایک شخص کے اندر چھپا ہوا ہو گا۔' قاتل' جو اپنی مرضی سے اس شخص کے وجود سے باہر آتا ہے اور اپنا کام دکھا کر دوبارہ اپنے خول میں جا چھپتا ہے۔ ایسے شخص کو کوئی کیسے تلاش کر سکتا ہے۔

جوڈی کے دماغ پر تو بس نیڈ نکولس چھایا ہوا تھا۔

O-----------☆-----------O

گھر سے نکلنے سے پہلے "اس" نے پھر اپنے اسلحہ خانے کو چیک کیا۔ اس نے 10 گیج کی ایک گوز گن منتخب کی۔ ساڑھے گیارہ پاؤنڈ وزنی وہ گن بھاری تھی۔ لیکن اس کی رینج ضرورت کے مطابق تھی۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے شاٹ گن کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ اسے کوئی ذہانت آمیز طریقہ اختیار کرنا تھا۔ خاموشی سے کام دکھانا تھا۔ اس نے چمڑے کا اٹیچی کیس اٹھایا' جس میں سائنائیڈ سے بھری ہوئی ہاپو ڈرمک سرنج موجود تھی۔ اس نے میکنزم کو چیک کیا۔ اس کے انگوٹھے کے معمولی سے دباؤ پر سوئی اٹیچی کیس کے سامنے والے حصے کے ایک چھوٹے سے سوراخ سے باہر آئے گی......... اور پانچ منٹ میں وہ مر چکی ہو گی۔ تمام علامات ہارٹ اٹیک کی ہوں گی۔ چھبیس سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک! وہ مسکرا دیا۔ کیوں نہیں؟

O-----------☆-----------O

اپنے ڈرائیو وے میں کروزر کی طرف بڑھتے ہوئے جم نے بلیو گریناڈا کو دیکھا' جو سڑک کے پار کھڑی تھی۔ اور سو گز دور ایک گرین امپالا بھی موجود تھی۔ اس نے اپنی گاڑی کے نیچے جھانکا اور ڈکی کو چیک کیا۔ ایک بم ہی کافی تھا۔ اب اسے محتاط رہنا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے وہ بڑبڑایا "یک نہ شد دو شد" ایف بی آئی والے بھی اور

برگز کا آدمی بھی۔ یہ کیا مسخرا پن ہے‘ کل میں نے گریناڈا کو ہنسی خوشی برداشت کر لیا تھا لیکن یہ تو جلوس کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔“

جم کو غصہ کم آتا تھا اور بتدریج آتا تھا۔ مگر اب وہ پوری طرح تپ چکا تھا۔ یعنی وہ ان وارداتوں میں سر کھپا رہا ہے۔ قاتل کو پکڑنے کے لئے اپنی ساری توانائیاں صرف کر رہا ہے اور یہ ایف بی آئی اور اسٹیٹ پولیس کیا کر رہی ہے؟ یہ اسے تنگ کر رہے ہیں۔ اب وہ بھی جوابی کاروائی کرے گا۔ یہ خود کو سمجھتے کیا ہیں۔ انہیں نہیں معلوم کہ انچارج کون ہے۔

دوسرے اسٹاپ سائن پر اس نے بریک لگا کر گاڑی کو سائیڈ میں لگایا اور پھرتی سے اپنی کار سے اتر کر گریناڈا اور امپالا کو رکنے کا اشارہ کیا۔ ایک لمحے کو دونوں تعاقب کرنے والے پریشان ہو گئے کہ انہیں کیا کرنا چاہئے۔ پولیس چیف انہیں رکنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ اس کا ہاتھ اپنے ہولسٹر پر تھا۔ رکنے کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔

”اپنی گاڑیوں سے نکلو اور دونوں ہاتھ گاڑیوں کی چھت پر رکھ کر کھڑے ہو جاؤ“ جم غرایا۔ اچھے خاصے لوگ جمع ہو گئے۔

”ہماری غلطی کیا ہے آفیسر؟“ گریناڈا کا ڈرائیور منمنایا۔

”تمہیں نہیں معلوم۔ یہاں ایک دیوانہ قاتل لوگوں کو ہلاک کرتا پھر رہا ہے۔ پچھلے ہفتے اس نے بم سے مجھے ختم کرنے کی کوشش کی۔ میں پسند نہیں کرتا کہ اجنبی لوگ میرے گھر کے سامنے کھڑے رہیں‘ میری نگرانی کریں۔ میری بیوی کو بھی یہ بات پسند نہیں۔ تم آہستگی سے اپنے بٹوے نکالو اور اپنی شناخت کراؤ۔

جم نے بڑی فرصت سے ان کے نام اور حلئے اپنے پاس نوٹ کئے۔ ایف بی آئی والا تو پوری طرح بے نقاب ہو گیا۔ البتہ برگز کے آدمی نے جعلی ڈرائیونگ لائسنس پیش کیا۔ کچھ بھی ہو‘ وہ دونوں اب اس کا تعاقب کرنے کے قابل نہیں رہے تھے۔

”اگلی بار میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔“ جم نے نرم لہجے میں کہا ”میں آج کل اعصاب زدہ ہوں۔ اگلی بار شوٹ کر دوں گا اور تمہارے گھٹنے توڑ ڈالوں گا۔“

ہیڈ کوارٹرز جاتے ہوئے اسے خیال آیا کہ برگز سے تعاقب کرانے کی فرمائش تو اسی نے کی تھی۔ سچ بات ہے‘ غصہ بہت بری چیز ہے‘ وہ اس کی سرد مزاجی کہاں گئی؟



O------------☆------------O

نیڈ نکولس نے محسوس کیا کہ دو کاریں اس کا تعاقب کر رہی ہیں۔ ”انہیں شریف شہریوں کا تعاقب کرنے کے سوا کام ہی کیا ہے۔“ اس نے تلخی سے سوچا۔ ریونیو والے اس کے انکم ٹیکس کے معاملات کی چھان بین میں مصروف تھے۔ وہ اتنا پیچیدہ معاملہ تھا کہ برسوں ان کی تشفی نہیں ہو سکتی تھی۔ خود اس کے لئے بھی ان معاملات کو سمجھنا آسان نہیں تھا۔

اور اب اس کے ساتھ یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ خیر.......... وہ انہیں بتا دے گا کہ اسپورٹس کار چلانے والے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

اس نے اگلے سگنل پر درست ترین اندازہ لگایا اور سرخ رنگ کی جھلک دیکھتے ہی ایکسیلیٹر دبا دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے.......... وہ اگلے انٹرسیکشن پر پہنچ گیا۔ وہاں اس نے گاڑی بائیں جانب موڑی اور مقامی ٹریفک میں شامل ہو گیا۔ وہ مطمئن تھا۔ اب وہ اس کے آفس پہنچ کر اس کا انتظار کرتے رہیں گے۔

اس کا آفس جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا!

O------------☆------------O

اسپائک برگز کا تعاقب کرنے والا صرف ایک تھا۔ اس نے اپنے کسی آدمی کو اپنے تعاقب پر مامور نہیں کیا تھا۔ یہ میں کیسے کر سکتا ہوں؟ اس نے خود سے کہا تھا۔ کہوں کہ آج میرا پیچھا کرو اور دیکھو کہ میں کیسے قتل کرتا ہوں۔ سننے والا مجھے احمق اور پاگل ہی سمجھے گا۔ میں بتاتا ہوں کہ میں قاتل نہیں پھر کیوں اپنے تعاقب پر وقت اور ٹیکس دینے والوں کی دولت ضائع کر دوں۔ اور پھر میری نجی زندگی! اس میں کسی کو دخل دینے کا کیا حق ہے۔ ضروری ہے کہ اس پیچھا کرنے والے سے بھی پیچھا چھڑایا جائے۔

شفٹ تبدیل ہونے سے دس منٹ پہلے اس نے اسٹیٹ پولیس ہیڈ کوارٹرز میں گاڑی روکی۔ وہ تیز قدموں سے اپنے آفس میں گیا۔ سات منٹ بعد وہ آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ لگائے‘ سر پر اسٹیٹ ٹروپر کا ہیٹ رکھے باہر آیا۔ ذرا دیر بعد اسٹیٹ پولیس کی بارہ گاڑیاں بارہ مختلف سمتوں میں روانہ ہو گئیں۔

فیڈرل ایجنٹ تو باؤلا ہو گیا۔ برگز کی جیگوار تو اب بھی موجود تھی مگر ڈلنگر نے کہا

تھا کہ صرف کار کی موجودگی سے کچھ نہیں ہوتا۔ اسے دفتر فون کر کے تصدیق کرنی چاہیے۔
ادھر برگز ہنس رہا تھا۔ ان ایف بی آئی والوں کو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔ وہ قصبے کی طرف جا رہا تھا۔

O------------☆------------O

بوب بیکر اور ڈون ڈیلون کو پتا بھی نہیں تھا کہ انہوں نے اپنے متعاقبین کو جھکا دیا ہے۔

بیکر کی بیوی جین کو ساڑھے آٹھ بجے لانگ ووڈ میں گولف کھیلنا تھا۔ ناشتے کی میز پر اس نے بیکر سے اس کی کار مانگی۔ بیکر کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ آٹھ بج کر دس منٹ پر بیکر کی مرسیڈیز اس کے گھر سے برآمد ہوئی اور لانگ ووڈ کلب کی طرف چل دی۔ بلیو گریناڈا اور گرین اسپالا اس کے تعاقب میں تھیں۔

سوا آٹھ بجے بیکر بیوی کی اسٹیشن ویگن میں گھر سے نکلا۔ عادت کے مطابق اس نے عقب نما کو چیک کیا۔ سڑک پر اور کوئی گاڑی نہیں تھی۔

دوسری طرف ڈون ڈیلون اپنی اسٹڈی مں کاؤچ پر سویا تھا۔ وہ ڈیبورا کی فضول خرچی پر اس سے خفا تھا۔ قرض سے نجات کی کوششوں نے اسے نڈھال کر دیا تھا۔ اس نے خود ہی ناشتا بنایا۔ ناشتا کرنے کے بعد صبح ساڑھے چھ بجے وہ گھر سے نکل آیا۔ ڈیبورا اس وقت خواب میں شاپنگ کر رہی تھی۔

ایف بی آئی کے ایجنٹ نے پونے سات بجے ڈیلون کے گھر کے سامنے پوزیشن سنبھالی۔ برگز کا آدمی سات بجے نگرانی کے لئے آیا۔ وہ بنگلے پر نظر رکھے رہے۔ ادھر ڈیلون نے اپنے مصروف دن کا آغاز کر دیا تھا۔

برج پورٹ ہالیڈے اِن میں ڈلنگر اپنے ایجنٹوں پر برس رہا تھا۔ ”صبح کے صرف ساڑھے نو بجے ہیں اور چھ میں سے پانچ مشکوک افراد نظروں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ کبوتر اُڑ گئے۔ ہمارے حصے میں صرف ان کی بیٹ آئی ہے۔“ اس نے کہا ”ایک ہوائل ہے جو اپنی اسٹیٹ ایجنسی میں موجود ہے۔ یہ بیورو نے کس قسم کے لوگ بھیجے ہیں میرے پاس۔ یہ پانچوں واپس آئیں تو انہیں رخصت کر دو۔ بس میں بٹھا کر واشنگٹن بھیج دو انہیں۔“



اچانک اس کا موڈ بہتر ہو گیا۔ جیسے بادل چھٹ گئے اور چمکیلی دھوپ نکل آئی۔ اس بار وہ کہہ کر صحیح ایجنٹ طلب کرے، گا اور بات بن جائے گی۔ اس نے اپنے پاس موجود ایجنٹوں کی فہرست نکالی۔ اس نے پانچ ایجنٹوں کا انتخاب کیا۔ جم کو اس نے مشکوک افراد کی فہرست سے خارج کر دیا تھا۔ اس نے سام سے اتفاق کیا تھا کہ بے چارہ جم ایک وقت میں کئی جگہ تو موجود نہیں ہو سکتا۔

اس نے فون قریب کھسکایا اور بیورو کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

O------------☆------------O

وہ شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا........... شکار نمبر گیارہ' اس نے ابتدا ہی میں فیصلہ کیا تھا کہ گیارہ جون کو وہ ایک عام عورت کو قتل کرے گا۔ کوئی مخصوص عورت نہیں۔ بلکہ کوئی بھی عام سی' گھریلو عورت' یہ ضروری تھا۔ اس نے کسی خاص عورت کا انتخاب بھی نہیں کیا تھا۔

اس نے گاڑی ایک شاپنگ سینٹر کے سامنے روکی اور انتظار کرنے لگا۔

ایک اسٹور سے سفید بالوں کی ایک کمر خمیدہ بڑھیا چھڑی کے سہارے چلتی نکلی۔ اس کی عمر کم از کم پچھتر سال تھی۔ اس کے ذہن میں آلیِن کے قتل کا منظر پھر گیا۔ نہیں' یہ بڑھیا نہیں چلے گی۔ ایک شہد رنگ بالوں والی حسینہ اسے کم عمر لگی۔ اسکول کی دو طالبات اچھلتی ہوئی چلی جا رہی تھیں۔ ایک عورت اپنے جڑواں بچوں کو بچہ گاڑی میں لے جا رہی تھی۔ پھر ایک سفید فام عورت نظر آئی جو حاملہ تھی۔ اس نے سوچا کہیں اور ٹرائی کی جائے۔ اس وقت اسے وہ نظر آ گئی۔ وہ ہر لحاظ سے اس کے معیار پر پوری اترتی تھی۔ وہ بدمعاشی سے مسکرایا۔

وہ ٹائٹ فٹنگ کے بلیو شارٹ پہنے ہوئے تھی۔ ان دنوں وہ اس کی کمزوری بنے ہوئے تھے۔ اس کی چال بڑی مستانی تھی۔ وہ سپر مارکیٹ میں چلی گئی۔ وہ شیشے کے دروازے سے اسے خریداری کرتے دیکھتا رہا۔ ذرا دیر بعد وہ باہر نکل آئی۔

اب اس کا چہرہ پوری طرح سامنے تھا۔ اس کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ وہ بہت عام سی عورت تھی۔ قد پانچ فٹ دو انچ ہو گا۔ براؤن بال' عام سا بیضوی چہرہ' موٹاپے کی طرف مائل جسم۔ تھیلما اپکل پریشان تھی۔ پچھلے کچھ عرصے سے وہ اپ سیٹ رہنے لگی تھی۔ پال

کی گرفتاری میں مدد مل سکے۔ رات میٹنگ کے بعد ہم نے رضا کار بھرتی کئے تھے۔ بعد میں چیکنگ پر پتا چلا کہ ایک رضاکار نے جعلی نام لکھوایا.......... اے مین اور اس نے پتا میرا لکھوایا تھا" اس نے جم کی طرف پیڈ بڑھایا۔

جم نے چوتھے نمبر پر لکھا ہوا وہ نام پڑھا۔ اے مین' کرنل' 16 بنکر پلیس' یو ایس ایم سی' مشین گن' بزوکا' چھ دستی بم۔

جم نے بزر دے کر رائس کو طلب کیا۔ پھر اس نے ونچسٹر سے ہاتھ ملایا "شکریہ ٹام۔ یہ وہی معلوم ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے' وہ تمہاری اگلی میٹنگ میں بھی آئے" وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا "ہماری خاطر ایک میٹنگ کل رکھ لو۔ ہم اس کے لئے بندوبست کر کے رکھیں گے۔"

ونچسٹر ہچکچایا "ٹھیک ہے۔ میں میٹنگ بلالوں گا" پھر اس کے لہجے میں زور آگیا' اسے اچانک احساس ہوا کہ اگر اس کی کمیٹی کے تعاون سے قاتل پکڑا گیا تو زبردست پبلسٹی ملے گی "ہائی اسکول میں کل رات ساڑھے آٹھ بجے۔"

"گڈ" جم نے کہا "اس شخص کے حلئے کے متعلق کچھ بتا سکتے ہو!"

"وہ گرین ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ سر پر راج مستریوں.......... والا زرد ہیٹ تھا.......... پلاسٹک کا ہیٹ۔ اس کا قد چھ فٹ سے نکلتا ہوا تھا۔ جسم تمہارے جیسا تھا۔ میری ہر بات پر وہ تالیاں بجا رہا تھا۔"

"وہی معلوم ہوتا ہے" جم نے کہا اور رائس کے لئے زیادہ زور سے بزر دیا۔ پھر بے تابی سے چلایا "پال' یہاں آؤ۔ تمہیں کچھ دکھانا ہے۔"

رائس نے معذرت کی کہ وہ فون پر مصروف تھا۔ ونچسٹر کی بات سن کر اس کا چہرہ چمک اٹھا۔ بیس منٹ تک وہ تحفظ کمیٹی کی میٹنگ میں اس کے لئے جال بچھانے کا منصوبہ بناتے رہے۔ رائس اس کی ہینڈ رائٹنگ والا پیڈ لیب لے گیا۔ اس نے سوچا' پہلے اس کا تجزیہ کرے گا اور پھر تحریر کے ماہرین کو ہینڈ رائٹنگ اسٹڈی کرنے کے لئے دے گا۔

O------------☆------------O

"وہ" اپنے دفتر میں بیٹھا مشکوک افراد کے متعلق سوچ رہا تھا۔ ان کی تعداد شاید گھٹتے گھٹتے چھ رہ گئی تھی۔ یہ تعداد خاصی کم تھی۔ اور ابھی ان میں سے کچھ کو ٹھکانے لگنا



تھا لیکن فی الوقت نہیں۔ خطرہ بہت بڑھ جاتا۔ بچنے والے اور زیادہ مشکوک ٹھہرتے۔

اگرچہ یہی تو اس کھیل کی سنسنی خیزی تھی۔ اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سرد سی لہر دوڑتی محسوس ہوئی۔ پولیس اس قدر قریب تھی.......... لیکن کتنی دور! دل چاہتا تھا کہ انہیں اور اشارہ دیا جائے۔ آج انہیں اس کا تازہ رقعہ ملے گا۔ کیوں نہ انہیں کوئی الٹی میٹم دے دیا جائے۔ سراغ رساں ڈیڈ لائن پسند نہیں کرتے۔ وہ تو پاگل ہو جائیں گے۔

وہ ویسے بھی پاگل ہو رہے تھے۔ اِدھر اُدھر دائروں میں بھاگ رہے تھے۔ وہ جیسے بل تھے' جو ہر سرخ چیز کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

اچانک وہ جیسے کسی اور براعظم میں تھا.......... اسپین! وہ دنیا کا عظیم ترین بل فائٹر تھا.......... بُل اس پر جھپٹ رہا تھا..........

پرائیویٹ فون کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔ وہ چوکنا ہو بیٹھا۔ اگر ایف بی آئی اور اسٹیٹ پولیس والے اس کی نگرانی کر رہے تھے تو وہ اس کا فون بھی ٹیپ کر رہے ہوں گے۔ اس کا پرائیویٹ فون بھی ٹیپ ہو رہا ہوگا۔ فون کی گھنٹی بجے جا رہی تھی..........

نہیں' یہ رسک بہت بڑا ہے۔ اس نے فیصلہ کیا۔

اس نے دراز.......... کھول کر اپنا چاقو نکالا اور اسے کھول کر بیس بورڈ کے قریب سے تار کاٹ ڈالا۔ گھنٹی بند ہو گئی۔ پنسل کی مدد سے اس نے تار کو دوبارہ دیوار کے سوراخ میں گھسا دیا۔ اب وہ بالکل نارمل لگ رہا تھا لیکن فون بے کار ہو چکا تھا۔

ممکن ہے' گابیلا واپس آگئی ہو اور فون کر رہی ہو۔ نہیں' شاید یہ جین ہوگی اور اس سے پوچھ رہی ہوگی کہ اس نے بیوی کو طلاع دینے کے بارے میں کیا سوچا۔ یا پھر شاید یہ باربرا ہوگی۔ وہ اور ویوین اس کی منتظر ہوں گی۔

کوئی بھی ہو۔ اسے انتظار کرنا ہوگا۔ موقع ملتے ہی وہ فون بوتھ سے انہیں کال کرے گا۔ لیکن وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ اسے کال نہ کریں وہ خود کال کر لے گا۔

O------------☆------------O

پونے دس بجے لیفٹیننٹ رائس نے فیرپورٹ سیونگز بینک میں سام ٹلڈن کو فون کیا۔

"مسٹر ٹلڈن آفس۔ میں مس شرمن بول رہی ہوں۔"

رائس سرد مہر مس شرمن سے مل چکا تھا۔ "میں فیرپورٹ پولیس کا لیفٹیننٹ رائس بول رہا ہوں۔ مسٹر ٹلڈن سے میری بات کرا دیں۔"

"سوری۔ لیکن مسٹر ٹلڈن کانفرنس میں ہیں۔" حسب توقع جواب ملا۔

"یہ بہت اہم معاملہ ہے.......... موت اور زندگی کا معاملہ۔"

لائن پر کچھ دیر خاموشی رہی پھر لائن پر مسٹر ٹلڈن کی ہنسی سنائی دی "کیا بات ہے پال؟ قرض کی ضرورت پڑ گئی کیا؟"

"نہیں مسٹر ٹلڈن' دراصل مجھے آپ کو اور روٹری کلب ایگزیکٹو کمیٹی کے اراکین کو خبردار کرنا ہے۔ لگتا ہے' قاتل کمیٹی کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔"

"مجھے آلپن کا سن کا افسوس ہوا۔ اس کی بیوی کا تو برا حال ہو گا" ٹلڈن کی آواز میں لرزش تھی "خیر لیفٹیننٹ' تم کیا تجویز کر رہے ہو؟"

"بس یہ کہ آپ محتاط رہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کی حفاظت کا بندوبست بھی کر دیں گے۔"

"نہیں پال' اس کی ضرورت نہیں۔ میں خود اپنا خیال رکھ سکتا ہوں۔ تم لوگوں کو تو خود اس وقت زیادہ سے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہوگی۔ گڈ لک تھینکس فار دی وارننگ۔"

فون رکھنے کے بعد ٹلڈن چند لمحے بیٹھا رہا۔ اسے چکر آنے لگے تھے۔ قاتل نے روکو کو قتل کر کے اس کے جعلی کرنسی کے کاروبار کو بے نقاب کر دیا تھا۔ کل اس نے آلپن کو قتل کر کے منشیات کے کاروبار کی نقاب کشائی کی تھی۔ ہو سکتا ہے' وہ اس کی جعل سازیوں سے بھی واقف ہو۔ لاکھوں کا معاملہ ہے لیکن نہیں.......... یہ بات کسی کو بھی معلوم نہیں۔ کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ اس نے بہت احتیاط سے کام دکھایا ہے۔ پھر بھی.......... کوئی نہ کوئی ثبوت تو رہ ہی جاتا ہے۔

کامیاب مجرموں کا کہیں ریکارڈ نہیں ہوتا۔ وہ جو احمق ہوتے ہیں اور پکڑے جاتے ہیں' ریکارڈ انہی کا ہوتا ہے۔ وہ کبھی پکڑا نہیں گیا تھا لیکن روکو بھی تو کبھی نہیں پکڑا گیا۔ پھر بھی قاتل کو اس کے بارے میں معلوم تھا۔ آلپن کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔ تو پھر یہ ممکن تو نہیں کہ وہ اس کی خرد برد سے بھی آگاہ ہو۔ اس نے سوچا' کچھ دن کے لئے قصبے



سے چلا ہی جائے۔ اسی میں بہتری ہے۔ یہاں پولیس قاتل کو تلاش کر کے ہلاک کر دے۔ پھر واپس آجائے گا۔ اتنے دن تفریح سہی۔ ابھی جوڈی راجرز بھی ملنے آئی تھی۔ نہ جانے کیا چاہتی ہے۔"

O------------☆------------O

لیب میں پال رائس نے ٹلڈن کی آواز کی ریکارڈنگ کو اسپیکٹروگراف پر چلا کر دیکھا۔ وہ صرف چند جملے ہی ریکارڈ کر سکا تھا لیکن وہ ناکام نہیں تھا۔ ٹلڈن کا وائس پرنٹ نکلا تو اس نے نروس انداز میں وائس پرنٹس کا موازنہ کیا۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ ٹلڈن قاتل نہیں تھا۔ اس نے ٹلڈن کے وائس پرنٹ کو ایک لفافے میں رکھا اور لفافے پر ٹلڈن کا نام لکھ دیا۔

اس نے بوب بیکر اور ڈون ڈیلون کو فون کیا۔ دونوں دفتر میں موجود نہیں تھے۔ اس نے پیغام چھوڑ دیا کہ وہ دفتر پہنچتے ہی اسے فون کریں۔ معاملہ بہت اہم ہے۔

O------------☆------------O

گیارہ بجے میری کو موٹر وہیکل ڈپارٹمنٹ کے کمپیوٹر کا پرنٹ آؤٹ ملا۔ اس نے اسے چیک کیا' اس میں 238 افراد کے نام اور پتے موجود تھے۔ اس کا اندازہ تقریباً درست ثابت ہوا تھا۔

میری نے سر اٹھا کر دیکھا تو جم کو اپنے پاس کھڑا پایا "بہت درست اندازہ تھا تمہارا" جم نے ستائشی لہجے میں کہا "اب بتاؤ' اسے اور مختصر کیسے کرو گی؟" یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ میری بیٹھی سوچتی رہی۔ ان تمام افراد کو وزن چیک کرنے کے لئے طلب کیا جائے۔ جو نہیں آئے گا' وہ خود بخود مشکوک ٹھہرے گا۔ وہ بے دھیانی میں اپنے ہونٹ چباتی رہی۔ اگر وہ کوئی ایسا طریقہ نکالے کہ قاتل پکڑا جائے تو..........؟ اس کے جسم میں سنسنی سی دوڑنے لگی۔ اس کا کیریئر بن جائے گا!

O------------☆------------O

جوڈی راجرز فیرپورٹ سیونگز بینک میں سام ٹلڈن کے سامنے بیٹھی تھی "میں پہلے ہی معذرت کر لوں کہ تمہیں زیادہ وقت نہیں دے سکوں گا۔ کل مجھے اپنی بیوی کے ساتھ تفریحی ٹرپ پر جانا ہے۔ یہ پروگرام پہلے سے طے تھا۔ کہو' میں تمہارے لئے کیا کر سکتا

ہوں؟"

جوڈی نے پُراعتماد بینکار کو دیکھا اور نرم مگر تلے لہجے میں بولی "مسٹر ٹلڈن' آپ جانتے ہیں کہ میں یہاں بینک میں رقم کی کمی کے سلسلے میں تفتیش کرنے آئی ہوں اور یہ آپ ہی کا آئیڈیا تھا۔ پتا چلا ہے کہ رقم کی کمی جعلی ووڈرا ول سلپ کی وجہ سے ہے' جو آپ کی رنگین فوٹو اسٹیٹ مشین پر تیار کی گئی تھی؟"

ٹلڈن مسکرایا "ہاں۔ یہی بات ہے۔ آج کل ملازمین پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔ ہر شخص جلد از جلد دولت بنانے کے چکر میں ہے۔"

"آپ کے خیال میں یہ آپ کے ملازمین میں سے کسی کی حرکت ہے؟"

"یقیناً۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ ہم نے کاپی میں ٹوکی سسٹم نصب کرا لیا ہے۔ دو چابیوں کے بغیر مشین کام نہیں کرے گی" ٹلڈن نے جیب سے اسے ماسٹر کی نکال کر دکھائی۔

"آپ جانتے ہیں کہ اب مجرم کو پکڑا نہیں جا سکتا۔ سراغ مٹ چکے ہیں۔ انشورنس کمپنی نقصان پورا کردے گی۔"

ٹلدن مسکرایا۔ اس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جوڈی سے ہاتھ ملایا "تمہاری آمد کا شکریہ۔"

جوڈی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے دھیرے سے کہا "مسٹر ٹلڈن' آپ چالاک بڈھے لومڑ ہیں۔ میں سیدھی بات کرنے کی قائل ہوں۔ آپ بے حد عیار بدمعاش ہیں۔"

"کیا؟" ٹلڈن کا منہ حیرت سے کھل گیا "میری بات سنو.........."

"نہیں مسٹر ٹلڈن' سننا آپ کو ہے" جوڈی نے مضبوط لہجے میں کہا۔

ٹلڈن تن کر بیٹھ گیا۔ وہ نروس نظر آرہا تھا۔

"یہ سمجھنے میں مجھے دو دن لگے کہ آپ نے یہ کام کیسے کیا' میں صرف دو لاکھ ڈالر کی خرد برد کی بات نہیں کر رہی ہوں' جو آپ نے بینک سے کاپیئر کی مدد سے چرائے۔ میں ان لاکھوں کی بات کر رہی ہوں' جو آپ نے گزشتہ دو سال میں نیلی آربکل سے لوٹے" وہ ٹلڈن کے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے لئے چہرے پڑھنا بھی اتنا ہی آسان تھا' جتنا کسی اکاؤنٹ کی بیلنس شیٹ کو چیک کرنا۔



ٹلڈن بدستور منہ کھولے بیٹھا تھا۔ جوڈی کے اندازوں کی تصدیق ہو گئی تھی۔

"مسٹر ٹلڈن' آپ نیلی آربکل کے سب سے قریبی مالی مشیر تھے۔ وہ آپ پر اعتماد کرتی تھی۔ گزشتہ دو سال سے آپ ہر ہفتے اس کے اکاؤنٹ سے دس ہزار ڈالر نکالتے رہے ہیں۔ آپ کے پاس ان کی اٹارنی پاور تھی۔ آپ ہر منگل کو ان سے ملنے جاتے تھے۔ لیکن آپ نے وہ رقم انہیں کبھی نہیں دی۔ وہ آپ نے کہیں چھپا کر رکھی ہے۔"

ٹلڈن کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ "تم یہ ثابت نہیں کر سکتیں۔ نیلی مر چکی ہے۔"

"مسٹر ٹلڈن یہ ایک ریگولر رقم کی بات ہو رہی ہے.......... دس ہزار ڈالر نقد' ہر ہفتے۔"

ٹلڈن کی آنکھیں اب شعلے اگل رہی تھیں "نیلی دنیا کی دولت مند ترین عورت تھی۔ ہفتہ وار دس ہزار ڈالر اس کے اخراجات کے لئے تھے۔ وہ کیش پاس رکھنا پسند کرتی تھی۔ میں نے صرف اس کی ہدایت پر عمل کیا تھا۔"

جوڈی نے سرد لہجے میں کہا۔ "میں نے کہا نا' یہ بہت زیادہ ریگولر ہے مسٹر ٹلڈن۔ ہر ہفتے دس ہزار ڈالر۔ ان دو ہفتوں کو چھوڑ کر' جب آپ تعطیلات گزارنے گئے ہوئے تھے۔ آپ کا اصرار تھا کہ اس کے اکاؤنٹ کو کوئی اور نہیں چھوئے گا۔ اس میں کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ وہ بینک کی سب سے بڑی اور اہم کسٹمر تھی۔ وہ آپ پر اعتماد کرتی تھی اور آپ جانتے تھے کہ اس کی نگاہ کمزور ہے۔ وہ کبھی حسابات چیک نہیں کرے گی اور حسابات اس حساب سے درست تھے کہ ہر ہفتے دس ہزار ڈالر باقاعدگی سے نکالے جا رہے تھے۔"

"تم خواہ مخواہ اپنی توانائی ضائع کر رہی ہو۔ نیلی مر چکی ہے اس معاملے کی چھان بین نہیں ہوگی۔ اس کی جائیداد بہت بڑی ہے.......... سیکڑوں ملین کی۔ ٹیکس میں بھاری رقمیں جائیں گی۔ تم جس رقم کی بات کر رہی ہو' اس کی تو کوئی وقعت ہی نہیں۔ نکولس کو بہت کچھ ملے گا۔" ٹلڈن کا لہجہ حاسدانہ تھا۔

جوڈی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے رازدارانہ لہجے میں کہا "مسٹر ٹلڈن' ہمیں سمجھوتا کر لینا چاہئے۔ میرے کلائنٹ کے لئے نیلی کی جائیداد کی کوئی اہمیت نہیں لیکن آپ

کے بینک سے چوری ہوئے والے دو لاکھ ڈالر انشورڈ ہیں۔ اصل اہمیت ان کی ہے۔ آئی آر ایس والے اس بات میں ضرور دلچسپی لیں گے کہ ہر ہفتے دس ہزار ڈالر کا نیلی کیا کرتی رہی۔ تقریباً سالانہ پانچ لاکھ ڈالر بنتے ہیں۔ اگر آپ کے چوری ہونے والے دو لاکھ ڈالر مل جائیں یا کھاتوں میں برابر ہو جائیں تو میرے کلائنٹ کو خوشی ہوگی۔ نیلی کے معاملات جہنم میں جائیں۔"

ٹلڈن سوچتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ لڑکی اپنے الزامات ثابت نہیں کر سکتی مگر اس کا اعتاد بے سبب نہیں تھا۔ آئی آر ایس والے اس کے پیچھے پڑ جاتے۔ اس کی ساکھ بھی خراب ہوتی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ آئی آر ایس والے نیلی کے معاملات کی چھان بین کریں۔ ایسا ہوا تو انہیں پتا چل جائے گا کہ بوڑھیا بلا کی کنجوس تھی۔ چمڑی جائے دمڑی نہ جائے۔ وہ تو شاید ہفتے میں سو ڈالر بھی خرچ نہ کرتی ہو۔ کجا یہ کہ ہر ہفتے دس ہزار ڈالر! بہتر یہی ہے کہ لڑکی کی بات مان لی جائے۔ دو لاکھ کے نقصان میں دس لاکھ کا فائدہ تھا۔

وہ مسکرا دیا "میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں مس راجرز کہ بینک میں اچھی طرح تلاش کیا جائے تو دو لاکھ ڈالر مل جائیں گے۔ وہ کہیں اِدھر اُدھر ہو گئے ہیں۔ تم ان کی فکر مت کرو۔"

"آج ہی؟"

"اس وقت ساڑھے گیارہ بجے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ساڑھے تین بجے تک رقم مل جائے گی۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ٹلڈن" جوڈی اٹھ کھڑی ہوئی" اور مسٹر ٹلڈن' میری تجویز ہے کہ آپ بینک سے استعفیٰ دینے کے سلسلے میں غور کریں۔ بلکہ چھٹیوں سے واپس آنے کے بعد استعفیٰ دے دیں۔"

ٹلڈن نے سر جھکایا اور پھر اثبات میں سرہلا دیا۔ اس کے کندھے جھک گئے تھے۔

جوڈی باہر نکل آئی۔ مشن کا ایک حصہ مکمل ہو گیا تھا۔ دولت کا بھوکا ایک چوہا اس نے پکڑ لیا تھا۔ ٹلڈن کا خیال تھا کہ اسے دس لاکھ ڈالر ہضم کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئی آر ایس کو اس سلسلے میں نہیں بتائے گی لیکن ٹلڈن جب چھٹیاں گزار کر آئے گا تو ایف بی آئی اس کی منتظر ہوگی۔ پیٹر بونڈ نے بندوبست کر لیا تھا۔



نیلی جیسے اور اور بھی ہوں گے' جنہیں ٹلڈن نے لوٹا ہوگا۔

O------------☆------------O

پونے بارہ بجے بوب بیکر نے رائس کو جوابی کال کی۔ رائس نے اس سے بھی وہی کہا' جو ٹلڈن نے کہا تھا۔ بیکر نے اس کا شکریہ ادا کیا "تم فکر نہ کرو۔ میرے پاس اسلحہ بھی ہے اور میں اپنی حفاظت کر سکتا ہوں۔ فیرپورٹ میں مجھ سے اچھا نشانہ کسی کا بھی نہیں ہے۔"

رائس نے اس گفتگو کی ریکارڈنگ کو بھی اسپیکٹروگراف پر چلایا۔ بیکر کے وائس پرنٹ کا قاتل کے وائس پرنٹ سے' موازنہ کرتے ہوئے دونوں پرنٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹتے بچے۔ دونوں ایک جیسے تھے۔ اس کے منہ سے فاتحانہ چیخ نکلی "پکڑا گیا سالا۔"

نیلی اور فیرو بھاگتے ہوئے آئے۔ رائس کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اس نے وائس پرنٹ لہراتے ہوئے فاتحانہ لہجے میں اعلان کیا "مجھے پتا چل گیا کہ قاتل کون ہے؟"

"کون ہے؟" ان دونوں نے بیک آواز پوچھا۔

"بوب بیکر۔"

فیرو کا منہ بن گیا "یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔"

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ میرے پاس ثبوت موجود ہے" رائس نے پُر زور لہجے میں کہا "اس کی آواز کا پرنٹ بالکل قاتل کی آواز کے پرنٹ جیسا ہے۔" اس نے تفصیل سے انہیں وائس پرنٹ کے متعلق بتایا۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا" فیرو کا لہجہ پُراعتاد تھا۔ ہفتے کی رات بیکر اور اس کی بیوی' ٹلڈن اور آپن کے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھے تھے۔ وہ کسی بھی طرح ماری بینسن کو اغوا کر سکتا تھا نہ ہی روکو کو قتل کر سکتا تھا۔ ہم پوری چیکنگ کر چکے ہیں۔ ہیٹی اسٹار کے قتل کی رات وہ ڈیٹرائٹ میں تھا۔ سمجھے تم' وہ قاتل نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر قاتل کئی افراد ہیں تو اور بات ہے۔"

"لیکن یہ پرنٹ بالکل ایک جیسے ہیں" رائس نے مرے مرے لہجے میں کہا۔ وہ وائس پرنٹ کی مزید وضاحت کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ وہ ڈون ڈیلون کی جوابی کال

تھی۔ رائس نے ریکارڈر آن کر دیا۔

پانچ منٹ بعد بیلی اور فیرو نے مشین سے ڈیلون کی آواز کا پرنٹ برآمد ہوتے دیکھا۔ انہوں نے اس کا موازنہ بیکر اور قاتل کے پرنٹس سے کیا۔ تینوں ایک جیسے تھے۔

"یہ ڈیلون بھی قاتل معلوم ہوتا ہے۔" رائس نے کہا۔

"میرے خیال میں تمہاری مشین خراب ہے" فیرو نے کہا۔

"کوئی دیوانہ آزاد گھوم رہا ہے۔" بیلی نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔ "اور میرے خیال میں وہ تمہاری مشین میں ہے۔"

○------------☆------------○

موقع ملتے ہی "وہ" جین کے گھر گیا۔ جین موجود نہیں تھی۔ لیکن دروازے پر ٹائیگر بوائے کے نام ایک رقعہ موجود تھا۔ جین نے لکھا تھا کہ مجھے' آج ایک کام سے نیویارک جانا پڑ رہا ہے۔ کام بہت اہم ہے۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ کل تم سے ملوں گی اور تمہیں کھا جاؤں گی۔ اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ صبح اس نے فون کرنے کی کوشش کی تھی لیکن شاید اس کا فون خراب ہو گیا ہے۔

○------------☆------------○

ایک بج کر پچیس منٹ پر اگلا خط آ گیا۔ وہ اس کے منتظر تھے۔ خط گزشتہ روز فیر پورٹ ہی سے پوسٹ کیا گیا تھا۔ رائس نے پہلے اسے لیب میں چیک کیا کہ کہیں وہ خط اہم ہو۔ پھر بڑی احتیاط سے چھوئے بغیر لفافہ چاک کر کے خط نکالا گیا۔ فنگر پرنٹس موجود نہیں تھے۔ اس بار بھی لگتا تھا کہ خط اورٹن کے ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کیا گیا ہے۔

جم نے گہری سانس لی اور باآواز بلند خط پڑھنے لگا۔

مجھ سے کھیلنے کے لئے ذہانت ضروری ہے۔
اور اس سے تم محروم ہو۔
جیسے تم مجھ سے نفرت کرتے ہو' میں بھی تم سے نفرت کرتا ہوں۔
اب تمہیں مجھ کو پکڑنے میں جلدی کرنا ہو گی۔
کل رات تک ایک اور شخص مر چکا ہو گا۔ حکم سیاہ ہیں اور سر سرخ ہیں۔
میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں کہ مجھے کام بہت ہیں۔



اگلے چند ہفتے میں مجھے تمام پتے کھیلنے ہیں۔
باون قتل کرنے ہیں۔
مجھے جیت کی لگن ہے اور ہار بری لگتی ہے۔
میں کون ہوں؟ بیٹھ کر سوچو۔
پکڑ سکتے ہو تو پکڑ کر دکھاؤ۔

دفتر میں سناٹا چھا گیا۔ قاتل ان کا مذاق اُڑا رہا تھا۔ جیسے کوئی بُل فائٹر بُل کے سامنے سرخ رومال ہلا رہا ہو۔ وہ بہت بڑی اذیت میں تھے۔

برگز نے خاموشی توڑی "یہ شخص ہمیں ذلیل کر رہا ہے۔"

"تم سب بیٹھ جاؤ" جم نے کہا "ہم یہ خط نفسیات دانوں کو دیں گے۔ دیکھیں' وہ اس سے کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ مگر پہلے یہ دیکھیں کہ ہم کیا سمجھے ہیں۔"

بیلی اور برگز ایک ساتھ بولنے لگے۔ جم نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا "ایک ایک کر کے بولو" اس نے کہا "میرے خیال میں سب سے پہلے تو وہ ہمارا مذاق اُڑا رہا ہے۔ وہ بڑا کھلاڑی ہے اور ہم اناڑی ہیں۔ ٹھیک ہے نا؟"

سب نے اثبات میں سر ہلائے۔

"پھر اس نے ہم سے نفرت کا اظہار کیا ہے' جو کھلی ہوئی بات ہے" برگز نے کہا۔

"اور یہ اس کی شخصیت کا حصہ ہے.......... اس کے شخصی خاکے سے مکمل مطابقت رکھتی ہے" گریڈی نے اضافہ کیا۔

جم نے سر کو تفہیمی جنبش دی اور مزید تبصروں کا انتظار کرتا رہا لیکن سب چپ تھے "اس کے بعد وہ ہم کو بتاتا ہے کہ وقت کی بڑی اہمیت ہے۔ ہمیں تیزی سے کام کر کے اسے پکڑنا ہو گا۔"

سب خاموش بیٹھے سر ہلا رہے تھے۔

"اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ کل وہ ایک اور قتل کرے گا اور مقتول سرخ بالوں والا ہو گا۔"

"ہو سکتا ہے' سرخ بالوں والا کوئی سیاہ فام ہو" گریڈی نے کہا۔

جم گریڈی کو گھورنے لگا۔ "یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ یہاں ایسے سیاہ فام کم ہی

ہیں‘ جن کے بال سرخ ہوں۔“

”پھر اس نے وہ بات کہی‘ جس سے ہم سب خوف زدہ ہیں۔ تاش کی پوری گڈی“ گریڈی نے کہا۔

”باون قتل!“ برگز نے سگار میں دانت گاڑتے ہوئے کہا۔

”جم‘ کیا یہ بات میڈیا کو بتائی جائے؟“ گریڈی بولا۔

”نہیں ہم انہیں صرف اتنا بتائیں گے کہ ہمیں ایک اور خط موصول ہوا ہے“ جم نے کہا ”خط کے مندرجات تو سب کو دہلا کر رکھ دیں گے“ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ کسی نے اختلاف نہیں تھا۔

”پھر اس نے لکھا ہے کہ اسے جیتنا اچھا لگتا ہے اور ہار سے اسے نفرت ہے۔ یہ عام بات ہے۔ ہر شخص اس سلسلے میں یہی محسوس کرتا ہے۔“ برگز بولا۔

جم نے کہا ”لیکن کھیل کے ضابطے بھی تو ہوتے ہیں۔ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ صرف جیتنے کے لئے کھیلتا ہے۔ اسے ضابطوں سے کوئی سروکار نہیں۔“

”یہ اشارے رسک بڑھاتے ہیں“ برگز نے اٹھتے ہوئے کہا ”اس سے اسے اور لطف آتا ہوگا۔ نفسیات دانوں نے بھی یہی کہا تھا کہ ہر بار وہ پہلے سے زیادہ خطرہ مول لے گا۔“

”ٹھیک کہتے ہو“ جم نے کہا۔ اس کی آنکھیں سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں ”ہم اس کی انا کو چھیڑ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہم میڈیا کے ذریعے اسے چیلنج کرسکتے ہیں۔ ہم کہیں کہ ہم اسے نہیں پکڑ سکتے‘ اس لئے کہ وہ بہت چالاک اور ہم بہت بے وقوف ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں اپنی شخصیت کے بارے میں اشارے دے کر دیکھے موہوم نہیں‘ کھلے اشارے!“

”دور کی بات ہے جم‘ لیکن بن سکتی ہے“ گریڈی نے تائید میں سرہلاتے ہوئے کہا ”ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے۔“

اس پر سب متفق ہو گئے۔ فیرو نے کہا کہ چار بجے وہ پریس ریلیز جاری کر دے گا۔

میٹنگ پونے تین بجے ختم ہو گئی۔ طے پایا کہ انہیں سرخ بالوں والے سیاہ فاموں کو اور تمام سرخ بالوں والوں کو خبردار کرنا ہو گا۔ سب چلے گئے۔ مگر گریڈی رک گیا ”جم‘



تمہارے اعصاب تباہ ہو رہے ہیں۔ وہ تم پر سوار ہو گیا ہے“ اس نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک کہہ رہے ہو۔“ جم نے اثبات میں سرہلایا۔

”تم خود کو ڈھیلا چھوڑ دو۔ بالآخر ہم اسے پکڑ لیں گے۔“

”میں بار بار پلٹ کر دیکھتا ہوں‘ وہ ہمارے بہت قریب ہے۔“

”وہ بھی کم بوجھ نہیں اٹھا رہا ہے۔ چیخ جائے گا وہ بھی۔ اس کا بوجھ تو ہمارے مشترکہ بوجھ سے بھی بڑا ہے۔ اور وہ اکیلا ہے“ گریڈی نے ایک لمحے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”یہ مجھے غیر حقیقی لگتا ہے سام۔ میں فرسٹریشن محسوس کر رہا ہوں۔ میں برہم ہوں۔ میں تھکا ہوا ہوں پھر بھی میں پُرسکون ہوں۔“

”کوئی اس سے زیادہ تم سے طلب بھی نہیں کر سکتا جم!“

”شکریہ سام“ جم کا چہرہ روشن لگنے لگا۔

O------------☆------------O

جوڈی راجرز نے میل باکس پر نیڈ نکولس کا نام دیکھا اور گاڑی ڈرائیووے میں لے گئی۔ گاڑی سے اتر کر اس نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ ایک پُرکشش ادھیڑ عورت نے دروازہ کھولا ”تم جوڈی ہو۔ اندر آجاؤ۔ میں تمہاری منتظر تھی۔ میں سوزی ہوں۔“

وہ جوڈی کو ایک آراستہ و پیراستہ نشست گاہ میں لے گئی۔ دیواروں پر بیش قیمت پینٹنگ آویزاں تھیں۔ ”کیا پیو گی؟“ سوزی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں شکریہ“ جوڈی نے نرم لہجے میں کہا ”میں نے فون پر آپ کو بتایا تھا کہ میں انشورنس کمپنی کی تفتیش کار ہوں۔ مجھے کچھ لوگوں کے متعلق بیک گراؤنڈ انفارمیشن درکار ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ میری مدد کر سکتی ہیں۔“

سوزی نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ وہ تو پولیس کی آمد کی توقع کر رہی تھی۔ نیڈ کا حالیہ رویہ ایسا ہی تھا اور سوزی کسی سے بات کرنے کو ترس رہی تھی۔ یہ لڑکی جوڈی راجرز بے ضرر بھی معلوم ہوتی تھی۔

وہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتی رہیں۔ سوزی ڈیلون فیملی کے متعلق باتیں کر رہی

تھی۔ جوڈی توجہ سے سنتی رہی "دونوں میاں بیوی کے درمیان ناپسندیدگی کا رشتہ ہے" سوزی کہہ رہی تھی پھر اسپا ٹک برگز اور اس کی بیوی کے بارے میں باتیں ہوئیں۔ ایلس برگز پر سوزی کے تبصرے سے جوڈی کو لگا کہ سوزی اور برگز کے درمیان کوئی چکر چل رہا ہے۔ اس قصبے میں کچھ بھی ہو سکتا تھا اور نیڈ اس کا مستحق بھی تھا۔

"میں اپنے دوستوں کے متعلق بات کرنا پسند نہیں کرتی" سوزی کہہ رہی تھی "کسی پر کیچڑ اچھالی جائے تو ہاتھ اپنے ہی خراب ہوتے ہیں۔ میں اسی لئے زیادہ بات نہیں کرتی" وہ ہنس دی۔

جوڈی کو سوزی اچھی لگی۔ یہ معاملہ بیچ میں نہ ہوتا تو ان کی دوستی ہو سکتی تھی۔ سوزی پیاری عورت تھی۔ جانے وہ نکولس جیسے بور آدمی کے ساتھ کیوں گزارا کر رہی تھی۔

اچانک گفتگو کا رخ نیڈ نکولس کی طرف مڑ گیا۔ سوزی ہچکچائی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی' جیسے ڈر ہو کہ ابھی نیڈ نمودار ہو جائے گا "میرا خیال ہے' دنیا کا ہر مرد ایک معما ہوتا ہے" وہ دبی آواز میں بولی "پندرہ سال کی ازدواجی زندگی کے باوجود......... وہ بہت کامیاب ہے۔ اس نے بہت نیچے سے زندگی کا آغاز کیا تھا۔ یقین کرو' ہم نے بہت طویل سفر کیا ہے۔"

دونوں کی آنکھیں ملیں۔ سوزی نے اپنی بات جاری رکھی "وہ جو چاہتا ہے' حاصل کر لیتا ہے۔ وہ بہت ڈرامائی انسان ہے۔ اچانک پھٹ پڑتا ہے۔ ماحول کو بھڑکا دیتا ہے۔ وہ بیل کی فطرت کا ہے۔ آج کل ایسے لوگوں کو کون پسند کرتا ہے۔ اس کا برج جوزا ہے......... ایک وجود میں دو انسان........."

جوڈی اپنا منی ریکارڈر آن کر چکی تھی "مجھے کھل کر بتاؤ" اس نے کہا۔

"میں اس سے محبت کرتی ہوں" سوزی نے کہا مگر پھر نکولس کی شخصیت کے بخیے ادھیڑنے شروع کر دیئے۔ اس کی آواز دھیمی تھی۔ لہجے میں پریشانی تھی اور خوف بھی تھا "میں اس سے خوف زدہ ہوں کہ وہ خود کو تباہ کر لے گا" اس نے آخر میں بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے "پچھلے ہفتے میں نے ہر دن رات کی طرح گزارا ہے۔"



دروازے پر انہوں نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا۔ سوزی نے کہا "میرا خیال ہے' مسائل تو سبھی کے ساتھ ہیں۔"

جوڈی نے اثبات میں سر ہلایا۔ واپسی کی ڈرائیو کے دوران وہ سوچ رہی تھی کہ سوزی یقینی طور پر جانتی ہے کہ نکولس ہی پُراسرار قاتل ہے۔

O-----------☆-----------O

روز میری شوارز سہ پہر کو اپنے اپارٹمنٹ واپس آئی تو اوپری منزل کے باتھ روم سے اس کے باتھ روم میں پانی ٹپک رہا تھا۔ اس وقت تک باتھ روم میں پانی کی سطح دو انچ ہو چکی تھی۔ اس نے قریب جا کر دیکھا۔ چھت سے پلاسٹر کا ایک بڑا ٹکڑا نیچے گر چکا تھا۔

"کوئی پائپ ٹوٹ گیا ہے شاید" وہ بڑبڑائی۔ یہ نقصان تھا' جس کا ازالہ نہیں ہو سکتا تھا۔ وارن نے انشورنس نہیں کرایا تھا۔

وہ اوپری منزل پر گئی اور تھیلما کے فلیٹ کا دروازہ پیٹ ڈالا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ اس نے اپنے اپارٹمنٹ میں واپس جا کر اپارٹمنٹ مینجر کو کال کیا۔ وہاں سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو اس نے فائر ڈیپارٹمنٹ فون کر دیا۔

پونے تین بجے فائر ڈیپارٹمنٹ والوں نے پولیس ہیڈ کوارٹر فون کیا کہ قاتل نے گیارہواں قتل کر دیا ہے "اس نے ایک عام گھریلو عورت کو ڈبو کر ہلاک کر دیا ہے۔"

"وہ مر چکی ہے؟" جم نے پوچھا۔

"جی ہاں۔"

ایک عام گھریلو عورت؟ جم اور گریڈی نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ وہ جانتے تھے کہ اس قتل سے عوام میں ہراس پھیلے گا۔ چند منٹ دونوں سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔ دونوں اپنے اپنے خیالوں میں گم تھے۔ پھر جم نے کہا "یہ تو ہونا ہی تھا......... اور ہو گیا۔ آؤ چلیں۔"

تیس منٹ بعد......... "یہ تو بدترین ہے" جم نے یہ بات چوتھی بار کہی تھی۔

کہیں کوئی فنگر پرنٹ نہیں پایا گیا۔ حکم کے چوکے کے سوا کوئی کلیو نہیں تھا۔ موقع کا کوئی گواہ نہیں ملا۔ اس بار قاتل نے ایک عام گھریلو عورت کو عام' سادہ سے طریقے سے قتل کیا تھا۔ اس نے اسے باتھ ٹب میں ڈبو دیا تھا۔

O------------☆------------O

جوڈی سوا پانچ بجے اِن واپس پہنچی۔ اس نے گاڑی پارک کی اور لابی میں داخل ہوئی۔ وہ پیٹر کے آنے سے پہلے اپنے نوٹس پر ایک نظر ڈالنا چاہتی تھی اور اس کے بعد اسے نہاکر تازہ دم ہونا تھا۔ پیٹر کو سات بجے آنا تھا۔

ریڈیو پر اس نے تھیلما کے قتل کی خبر سنی۔ خبر نے اسے دہلا دیا۔

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے خطرے کا احساس ہونے لگا۔ اس نے دروازہ چوپٹ کھولا اور اچھل کر ہال میں واپس آگئی۔ اس کے کمرے میں ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے کپڑے اور کاغذات' سب فرش پر بکھرے ہوئے تھے۔

اس نے اپنے پرس میں سے اعشاریہ ۳۲ کا ریوالور نکالا اور محتاط انداز میں کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے کمرے' ہرباتھ روم اور بالکونی کو چیک کیا۔ اسے سب سے زیادہ فکر ڈریسر کی دراز میں رکھے ٹیپ کی ریل کی تھی۔ وہ ریکارڈنگ جو اس نے نکولس سے گفتگو کے درمیان کی تھی۔

لیکن وہ غائب تھی!

اب وہ اس کمرے میں نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ یہ بہت خطرناک تھا۔ وہ جم کو کال کرنے والی تھی۔ مگر پھر اس نے فون رکھ دیا۔ وہ بے چارہ تو اس وقت تازہ قتل کی تفتیش میں الجھا ہوا ہو گا۔ بہتر ہے کہ فیصلہ پیٹر پر چھوڑ دیا جائے۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا۔ اس سے واقعات کی رفتار تیز ہو جاتی۔ اس کے دل کی رفتار تو تیز ہو ہی گئی۔

اس نے اپنے کاغذات سمیٹ کر بریف کیس میں رکھے پھر اس نے کپڑوں کو سوٹ کیس میں رکھا۔ ایک ڈنر ڈریس اس نے باہر چھوڑ دیا تھا۔ نہاکر اس نے وہ لباس پہنا پھر کمرا لاک کر کے وہ لابی میں آئی۔ ڈیسک پر اس نے چیک کیا کہ پیٹر بونڈ کے لئے سوئٹ ریزرو کیا جا چکا ہے۔

پیٹر کا انتظار کرنے کے لئے مناسب ترین جگہ لابی تھی۔ بعد میں وہ برینڈا کو فون کرے گی اور اگر ضروری ہوا تو ان کے گھر قیام کر لے گی۔

وہ خوف زدہ بھی تھی اور سنسنی سے دوچار بھی تھی۔ قاتل اسے خوف زدہ کرنا چاہ رہا تھا۔ اس کا مقصد اسے قصبے سے بھگانا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ نیڈ نکولس ہی ہے۔



وہ اپنی گفتگو کا ٹیپ نکال کر لے گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ٹیپ اس کے لئے ضرر رساں ہے۔ اسے پتا کیسے چلا کہ وہ گفتگو ریکارڈ کر رہی ہے۔ منی ٹیپ ریکارڈر تمام وقت اس کے پرس میں رہا تھا۔ کون جانے' اس میں پیش بینی کی صلاحیت بھی ہو۔ اس نے سگریٹ بجھائی اور ایک اور سگریٹ سلگائی۔

O------------☆------------O

رات ہوتے ہوتے پورا قصبہ ایک بار پھر دہل گیا تھا۔ اس بار قاتل نے ایک عام گھریلو عورت کو بڑی بے رحمی سے قتل کیا تھا۔ یہ گیارہ دن میں گیارہواں قتل تھا۔ یہ مختلف قتل تھا۔ کیونکہ تھیلما محض ایک گھریلو عورت تھی۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اب کوئی محفوظ نہیں تھا۔ بات صرف نمایاں اور اہم افراد کی نہیں رہی تھی۔

ریڈیو پر وارننگ نشر ہو رہی تھی کہ قاتل نے جمعرات کو سرخ بالوں والے یا کسی سیاہ فام کو قتل کرنے کی دھمکی دی ہے "اس شخص کو پکڑنے کے امکانات بہت کم ہیں" جم نے کہا تھا "یہ الگ بات کہ وہ خود گرفتار ہونے کا خواہاں ہو۔ یا وہ کوئی بڑی غلطی کر دے۔ وہ ہمیں واضح تر کلیو فراہم کرے' ہماری مدد کرے یا وضاحت سے بتائے کہ اگلی بار وہ کسے قتل کرنے والا ہے۔ وہ جب چاہے' پولیس ہیڈ کوارٹرز کال کر سکتا ہے۔ ہم بے چینی سے اس سے بات کرنے کے منتظر ہیں۔ وہ ہمارے لئے ایک ایسا چیلنج ثابت ہوا ہے' جس سے ہم نہیں نمٹ سکتے۔"

رائس کا منہ بنا ہوا تھا۔ دستھانی سے دانتوں کے ایکسپرٹ کی رپورٹ فون پر موصول ہوئی تھی۔ تمام ٹوٹے نیگیٹو ثابت ہوئے تھے۔

بلی کا چہرہ اور سیاہ ہو گیا۔ "بتاؤ' میں نے وہ ٹوٹے جمع کرنے میں کتنی محنت کی تھی۔ تو اب یہ سب لوگ کلیر ہو گئے؟"

"بیکر' ڈیلون اور فیرو کو تو انہوں نے یقینی طور پر کلیر کر دیا ہے۔ ان کے دانتوں کے نشانات یکسر مختلف ہیں۔ چیف کے سلسلے میں موازنہ کرنے کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ اس کا ٹوٹا یہی ثابت کرتا ہے کہ شاید وہ سگار کا کونا چبانے کا عادی نہیں ہے۔ برگز اور نکولس کے نشان ملتے جلتے ہیں۔ ان کے بارے میں پورے یقین سے نہیں کہا جا سکتا۔ انہیں کلیئر نہیں کیا جا سکتا۔"

"تو ابھی دو مشکوک افراد تو ہمارے سامنے ہیں" بیلی نے خوش ہو کر کہا "میں اور ٹوٹے جمع کروں؟"

"مجھے معلوم تھا کہ تم یہ پیشکش کرو گے" رائس نے کہا "لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس معاملے میں کوئی بڑی گڑبڑ ہے۔"

O------------☆------------O

پونے سات بجے جوڈی نے پیٹر بونڈ کی ٹیکسی کو فیرپورٹ اِن آتے دیکھا۔ ٹیکسی سے اترتے ہوئے وہ بہت ہینڈسم لگا۔ وہ اس کی کھلی بانہوں میں سما گئی۔

اب دو گھنٹے بعد وہ ڈرائنگ روم کے ایک پُرسکون کارنر میں بیٹھے تھے۔ جوڈی نے پیٹر کو ملڈن کے دو لاکھ کے بارے میں بتایا تو وہ ہنسنے لگا "وہ بینک میں ہی کہیں اِدھر اُدھر ہو گئے تھے" جوڈی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اتنا چالاک نہیں ہے' جتنا خود کو سمجھتا ہے" پیٹر نے کہا۔ "ایف بی آئی اسے ائرپورٹ پر دھر لے گی" اس نے اپنا ہاتھ جوڈی کے ہاتھ پر رکھ دیا "نائس ورک۔"

جوڈی نے ایک نیپکن کی پشت پر قتل کے محرک کی تفصیل لکھی۔ دولت.......... اور بڑی دولت۔ سب کچھ ملا کر نیڈ نکولس کو ساٹھ لاکھ ڈالر سے زیادہ کا فائدہ ہو رہا تھا۔

بونڈ سنبھل کر بیٹھ گیا۔ جوڈی کے فراہم کردہ اعداد و شمار بے حد دلچسپ تھے۔ بونڈ سنتا رہا۔ تھوڑی دیر میں اسے یقین ہو گیا کہ جوڈی صحیح راستے پر بڑھ رہی ہے۔ نکولس ہی وہ قاتل معلوم ہوتا تھا۔ وہ بتا رہی تھی کہ نکولس دہری شخصیت کا حامل ہے۔ ہر بات کی معقول وضاحت موجود تھی۔ اگلے روز وہ جم سے ملیں گے۔ واقعاتی شہادتوں کے باوجود کیس بہت مضبوط تھا۔

ادھر جوڈی کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ پیٹر بونڈ ہی اس کے لئے مناسب ترین آدمی ہے۔ اس کی موجودگی میں اسے تحفظ کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کا اعتماد لوٹ آیا تھا۔ یہی تو محبت ہے۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔ اس کا دل اچھلنے لگا۔ کیریر کی اہمیت اپنی جگہ۔ لیکن اہم ترین بات یہ ہے کہ کسی کو آپ کی ضرورت ہو۔

پیٹر بھی کچھ اسی انداز میں سوچ رہا تھا۔ جوڈی کی شخصیت میں اسے بہت کشش محسوس ہونے لگی تھی۔ حسن اور ذہانت کا عجیب امتزاج تھا اس میں' زندگی میں پہلی بار وہ



کسی سے اس طرح متاثر ہو رہا تھا "آؤ چلیں" اس نے کہا۔

O------------☆------------O

"ریمی مارٹن کا ایک جام مناسب رہے گا" جوڈی نے جوتے اتارے اور کاؤچ پر نیم دراز ہو گئی۔

پیٹر بونڈ جام بنا رہا تھا۔ جوڈی کی آواز میں کوئی بات تھی کہ اس کا جسم تن سا گیا۔ وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر فکری مندی تھی۔

جوڈی نے اسے ڈیزی کے پھولوں کے بارے میں اور فون پر نکولس کی دھمکی کے متعلق بتایا۔ اس نے اسے کمرے کی تلاشی اور نکولس کی گفتگو کے ٹیپ کی گمشدگی کے متعلق بتایا۔

"خدا کے لئے جوڈی.......... یہ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ تمہارے تحفظ سے زیادہ کسی چیز کی اہمیت نہیں۔ اب میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گا۔"

جوڈی کے چہرے پر اطمینان نظر آنے لگا۔ وہ پیٹر کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"تم اپنا سامان لے کر یہاں آجاؤ" پیٹر نے کہا۔ جوڈی کی نگاہوں میں استفسار دیکھ کر اس نے جلدی سے وضاحت کی "یہاں دو بیڈ روم ہیں۔"

"میرا کمرا ہال کے اس طرف ہے۔ سامان میں پیک کر چکی ہوں اور اپنی بہن کو فون کرنے والی تھی" جوڈی نے کہا۔

کچھ دیر بعد پیٹر نے اظہارِ محبت بھی کر دیا.......... وہ جادوئی جملہ.......... مجھے تم سے محبت ہے۔ دونوں کے جذبات باطن کی گہرائی سے ابھر آئے تھے۔

O------------☆------------O

ساڑھے آٹھ بجے تک فیرپورٹ ہائی اسکول کا آڈیٹوریم پیک ہو چکا تھا۔ ونچسٹر بہت خوش تھا۔ اس کے آدمیوں نے اس خصوصی میٹنگ کی خبر تیزی سے پورے قصبے میں پھیلا دی تھی۔ انہوں نے کسی شخص کو بے خبر نہیں رہنے دیا تھا۔

لوگ بجھے بجھے تھے۔ سب کے ذہنوں پر تھیلما پکل کی موت سوار تھی۔ زیادہ تر رضا کار اپنی فیملیاں ساتھ لائے تھے۔ کوئی گھر پر اکیلے نہیں رہنا چاہتا تھا۔ تمام رضا کار مسلح تھے۔ ہولسٹرز میں بھرے ہوئی ریوالور تھے۔ ہاتھوں میں رائفلیں اور شاٹ گنیں تھیں۔

یہ بات صرف ونچسٹر کو اور اس کے چند قریبی ساتھیوں کو معلوم تھی کہ اس مجمع میں سولہ پولیس والے بھی شامل ہیں۔ جم' گریڈی' برگز' رائس' بیلی' فیرو' ڈی لوکا' کسٹر' پکولو اور سات اسٹیٹ ٹروپرز ان میں شامل تھے۔ وہ سب سادہ لباس میں تھے۔ لیکن یہ بات انہیں بھی معلوم نہیں تھی کہ وہاں ڈلنگر اور اس کے چار ساتھی بھی کھڑی ہوئی کاروں میں موجود ہیں۔ وہ اپنے نائٹ اسکوپس کی مدد سے ہر آنے اور جانے والے پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ تصویریں بھی کھینچ رہے تھے۔

ایک ایک کر کے رضا کار رپورٹ کرتے رہے۔ باون نئے رضا کاروں نے اپنی خدمات پیش کیں پھر ونچسٹر نے اعلان کیا کہ مسلح رضاکاروں کی ڈیوٹی کل سے شروع ہو گی۔ اس نے اپنی مختصر تقریر کا اختتام اس پر کیا........ "آج اس نے ایک بے ضرر گھریلو عورت کو قتل کیا ہے۔ کل وہ ہمارے بچوں کو بھی قتل کر سکتا ہے مگر اس سے پہلے ہی ہم اسے قتل کر دیں گے۔"

جم پلکیں جھپکا کر رہ گیا۔ یہ بہت خطرناک سوچ تھی۔ ذرا سے شبہے پر کوئی معصوم آدمی مارا جا سکتا تھا۔ یہ رضا کار قاتل سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔ وہ ان میں سے بیشتر کو ذاتی طور پر جانتا تھا۔ وہ سنجیدہ اور محنتی لوگ تھے جو اپنے لوگوں کے تحفظ کی خاطر سب کچھ کر رہے تھے۔ لیکن خوف زدہ لوگ مسلح ہوں تو بہت خطرناک ہو جاتے ہیں۔

بیلی نے اسے مشورہ دیا تھا کہ رضاکاروں کے اس سلسلے کو روک دیں لیکن مباحثے کی بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ شہریوں کا گشت سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔ برگز نے بتایا تھا کہ گورنر نے اسے 500 نیشنل گارڈز کے دستے کی پیشکش کی ہے۔ اس دستے کو وہ جب چاہے طلب کر سکتا ہے۔

میٹنگ پونے دس بجے ختم ہوئی۔ سب مایوس تھے کیونکہ وہ کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ جم نے ونچسٹر کا شکریہ ادا کیا اور تھکے تھکے قدموں سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

O-----------☆-----------O

"وہ" لیٹ گھر پہنچا۔ اس کی نروس بیوی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ کوئی آہٹ ہوتی تو وہ اچھل پڑتی۔ فیرپورٹ کی تمام عورتوں کی طرح تھیلما پکل کے قتل نے اسے



دہشت زدہ کر دیا تھا۔ شوہر کی کار کی آواز سے اسے سکون ہوا پھر بھی احتیاطاً اس نے پوکر اپنے ہاتھ میں رکھا۔

دروازے پر ہی وہ شروع ہو گئی۔ "اب کس کی باری ہے ڈارلنگ؟ وہ بے چاری عورت آج قتل کر دی گئی۔ ٹی وی پر فیرپورٹ کے قاتل کے سوا کوئی خبر نہیں ہے۔ میں بہت خوف زدہ ہوں۔ یہ چکر کب ختم ہو گا؟ قاتل کب پکڑا جائے گا؟"

اس نے ہاتھ اٹھا کر سوالات کے اس آبشار کو گویا روکا "ہنی تم بالکل محفوظ ہو۔ میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں۔"

"تم کیسے گارنٹی دے سکتے ہو؟" بیوی نے تیز لہجے میں کہا "تم ہر روز پہلے سے زیادہ دیر سے گھر آتے ہو۔ میں اکیلی ڈرتی رہتی ہوں" اس کا جسم اب بری طرح لرز رہا تھا۔ وہ رو رہی تھی "مجھے لپٹا لو" اس نے التجا کی پھر خود ہی اس سے لپٹ گئی "ممی کا فون آیا تھا۔ وہ میرے لئے بہت پریشان ہیں۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ میں سامان پیک کروں اور کل ہی ان کی طرف آ جاؤں۔ اس وقت تک ان کے ساتھ رہوں' جب تک یہ دیوانہ گرفتار نہیں ہوتا۔ مگر میں تمہیں بہت مس کروں گی۔"

وہ ہونٹ کاٹنے لگا۔ اس کے چہرے پر سختی چھا گئی۔ اس نے نرم لہجے میں کہا "میں بھی تمہیں مس کروں گا مگر آئیڈیا اچھا ہے۔ بنیادی چیز تمہارا تحفظ ہے۔ تم نہا لو اور ہاں' وہ میری پسندیدہ پرفیوم لگانا میں ابھی تیار ہو کر آتا ہوں۔"

"لیکن آج صبح ہی تو........" وہ کہتے کہتے رک گئی۔ اس نے اس کی آنکھوں میں پڑھ لیا تھا کہ آج وہ نہیں مانے گا۔

بعد میں وہ اپنا خاص اٹیچی کیس اوپر اپنی اسٹڈی میں لے گیا۔ اس کے استعمال کی نوبت ہی نہیں آئی تھی پھر ہوٹل کے کمرے سے وہ منی ٹیپ ریکارڈر لے آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس میں اس کی فون کی گفتگو کا ریکارڈ ہو گا پھر وہ اپنے کمرے سے چلی گئی تھی۔ "کتیا........ بونڈ کے کمرے میں سو رہی تھی۔ یہ آج کل کے جوان........ انہیں اخلاقی اقدار کا ذرا پاس نہیں۔"

اوپر پہنچ کر اس نے کھڑکیوں کے پردے گرا دیئے۔ آنکھیں اسے دیکھ رہی تھیں........ اور نائٹ اسکوپس بھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے اپنی نوٹ بک چیک

کرتے دیکھیں۔ سیاہ پنسل سے اس نے نامعلوم گھریلو عورت کے آگے کراس لگا دیا۔ حکم کا چوکا.......... اس کی فہرست کا گیارہواں نمبر۔ اس نے نوٹ بک دراز میں رکھ دی۔

اس نے دونوں ہاتھ آپس میں ملے۔ کل ایک خاص دن تھا۔ کل ایک بڑا بین الاقوامی واقعہ ہونے والا تھا۔ پرانے خیال کے محب وطن کل دوبارہ پرچم لہرانے لگیں گے۔ وہ آپ ہی آپ ہنس دیا۔ یہ کام آسان نہیں تھا۔

کل بڑی رکاوٹوں کا سامنا کرنا تھا۔ فیڈرل ایجنٹ' پرائیویٹ ایجنٹ' سیکرٹ ایجنٹ' باڈی گارڈ' رضاکار' مقامی پولیس' اسٹیٹ پولیس اور جانے کیا کیا' قصبے میں رنگ برنگے لوگوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ اب تو حرکت کرنا بھی آسان نہیں تھا۔ کسی کی نظروں میں آئے بغیر قتل کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ اسی وجہ سے تو اس کے منصوبے کی سنسنی خیزی اور بڑھ گئی تھی۔ اس نے اپنے بالوں میں انگلیاں لہرائیں۔

رضاکاروں پر اسے ہنسی آنے لگی۔ یہ طے تھا کہ وہ کسی کو شوٹ ضرور کر دیں گے۔ بس اسے یہ احتیاط کرنا تھی کہ وہ ان کے ہتھے نہ چڑھے۔ وہ ان کی میٹنگ میں گیا تھا مگر اس نے اتنا اچھا بھیس بدلا تھا کہ کسی کو اس پر شک بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کے کیمرے بھی اسے نہیں تلاش کر سکتے تھے۔

اب پولیس اضافی کلیوز طلب کر رہی تھی۔ انہوں نے اعتراف کیا تھا کہ وہ بہت چالاک ہے۔ اسے گرفتار کرنا ان کے بس کی بات نہیں۔ وہ ہنس دیا۔ اسے پھنسانے کی' اکسانے کی' بے وقوف بنانے کی کوشش! ہاہاہا۔ لیکن نہیں' وہ سچ کہہ رہے تھے۔ تو کیوں نہ وہ ان کی مدد کرے۔ اس طرح کھیل کی سنسنی اور بڑھ جائے گی۔ اور پھر اسے تو معلوم ہی ہے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔

پولیس والے پریشان تھے۔ جم تھک گیا تھا۔ اس کی خود اعتمادی رخصت ہو چکی تھی۔ اس کے باوجود کسی بھی وقت خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ ہرگز اتنا ذہین نہیں تھا' جتنا اس نے سمجھا تھا۔ وہ عورتوں پر بہت وقت ضائع کرتا تھا مگر احمق تھا۔ ڈلنگر ابھی تک نامعلوم آدمی تھا اور نامعلوم آدمی کی حیثیت سے اس کی عزت کرنا ضروری تھا۔

ویوین گائیلا کا اچھا نعم البدل ثابت ہوئی تھی۔ وہ گائیلا جیسی حسین تو نہیں تھی لیکن زندہ دار' اس کا موڈ بننے لگا..........



○-------------☆-------------○

آدھی رات ہو چکی تھی۔ پال رائس اپنے بستر میں بیٹھا چیخ رہا تھا۔ "یہ وہی تھا..........وہی' اس نے ایک بار پھر ہمیں شکست دے دی۔ خبیث کہیں کا!"

اس کی بیوی ریٹا کی آنکھ کھل گئی۔ وہ بھی اٹھ بیٹھی "کیا ہوا پال؟ کیا بات ہے؟ خواب دیکھ رہے تھے کیا؟ تم ٹھیک تو ہو؟"

رائس بستر سے اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ لگتا تھا' وہ بلند آواز میں سوچ رہا ہے۔ "ہاں یہی بات ہے۔" وہ کہہ رہا تھا "میں نے بیکر اور ڈیلون کو فون کیا۔ وہ دفتر میں نہیں تھے۔ انہوں نے مجھے کال بیک کیا ہے مگر انہوں نے نہیں۔ "اس" خبیث نے کیا تھا۔ وہ ان کی آواز بنا کر بول رہا تھا۔ اس فن میں وہ طاق ہے۔ اسی لئے تو بیکر اور ڈیلون کے وائس پرنٹ' اس کی آواز سے میچ کر رہے تھے۔ فون ہی اس نے کیا تھا۔ بات وہ ہی کر رہا تھا چالاک آدمی۔ اسے میری اسپیکٹرو گراف کے بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا۔ وہ مشین پر میرا اعتماد متزلزل کرنا چاہتا تھا اور تقریباً اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گیا۔"

"آؤ بستر پر' سو جاؤ۔ تم بچوں کو جگا دو گے" ریٹا نے رائس سے کہا۔

"میں اوپر جاؤں گا۔ مجھے کچھ سوچنا ہے۔" رائس بیوی کی پیشانی چوم کر اوپر چلا گیا۔

کل وہ اس کیس میں ملوث ہر شخص کی آواز ریکارڈ کر کے وائس پرنٹ نکال لے گا۔ وہ پوشیدہ ریکارڈر استعمال کرے گا جو اس کے جسم سے بندھا ہو گا۔ کل وہ اسے پکڑ لے گا۔

○-------------☆-------------○

"اسے" یہ سن کر پریشانی ہوئی تھی کہ پولیس لیب نے اسپیکٹرو گراف حاصل کر لیا ہے۔ جلد یا بدیر رائس اس کا وائس پرنٹ حاصل کر لے گا اور اس کی آواز.......... جو اس نے روکو کی آواز کی نقل اتاری تھی' موازنہ کرے گا۔ یہ خطرناک بات تھی۔

"وہ" نہیں جانتا تھا کہ اس کی آواز بدلنے کی صلاحیت اسپیکٹرو گراف کو دھوکا دے سکتی ہے یا نہیں۔ کسی کی آواز میں بول کر انسانی کانوں کو دھوکا دینا تو اس کے لئے کیا بات نہیں تھی لیکن شاید آواز بدلنے سے بنیادی وائس پرنٹ نہیں بدلتا ہو گا۔ تجربہ کر

کے دیکھا جائے۔ مگر ابھی نہیں۔ پہلے منصوبے پر مکمل طور پر کام کر لیا جائے۔ منصوبہ ہر لحاظ سے مکمل اور بے داغ تھا!

ان حالات میں.......... لیکن نہیں۔ وہ خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ اسے اپنے وائس پرنٹ کے اس وائس پرنٹ سے ڈائریکٹ موازنے سے بچنا ہوگا‘ جو رائس کے پاس موجود ہے۔ اس اسپکٹروگراف سے کیسے پیچھا چھڑایا جائے۔ اس کی درستی کو مشکوک قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ کام وہ ڈیلون اور بیکر کی آواز میں رائس کو فون کر کے پہلے ہی کر چکا ہے۔ یوں رائس کی تیزی میں کمی آ گئی ہوگی۔ لیکن رائس بھی چالاک آدمی ہے۔ وہ مشین کو یقیناً چیک کرے گا۔ ایسے بات نہیں بنے گی۔ ہاتھیوں کو مزید کنفیوز کرنا ہوگا۔

شام کو وہ پھر جم کے روپ میں پولیس لیب میں گھسے گا۔ وہ پہلے ہی دیکھ چکا ہے کہ رائس نے وائس پرنٹ اپنی دراز میں رکھے ہیں۔ اس نے سوچا وہ کیا کرے؟ وائس پرنٹ تباہ کر دے لیکن نہیں۔ انہیں بدلنا زیادہ بہتر رہے گا۔ اس نے یہی کام دکھایا تھا۔ اس کا وائس پرنٹ اب ٹلڈن کے لفافے میں تھا۔ ٹلڈن کا وائس پرنٹ اس کے اپنے لفافے میں تھا۔ اب رائس جب بھی کسی کی آواز کا موازنہ کرے گا تو ٹلڈن کے وائس پرنٹ سے کرے گا۔ خوب تماشا ہوگا۔

○------------☆------------○

۱۲ جون.......... جمعرات

دھوپ نے کمرے میں آ کر جسم میں سوئیاں چبھوئیں تو جوڈی بیدار ہو گئی۔ صبح ہو چکی تھی۔ اس نے سر گھما کر پیٹر کو دیکھا۔ وہ اب بھی سو رہا تھا۔ وہ پیٹر کو محبت پاش نظروں سے تکتی رہی۔ سوتے میں وہ اور اچھا لگ رہا تھا۔

پیٹر بہت اچھا تھا.......... مگر شوہر کی حیثیت میں نہیں ابھی وہ شادی کے لئے تیار بھی نہیں تھی۔ اس کے لئے کام کی بہت زیادہ اہمیت تھی۔ ہو سکتا ہے کہ کام نمٹنے کے بعد وہ چھٹیاں منانے ہوائی جائے تو پیٹر بھی اس کے ساتھ چلے۔ چار ہفتے کی چھٹی کم نہیں ہوتی۔

وہ پیٹر پر جھکی۔ تبھی پیٹر بھی جاگ گیا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

○------------☆------------○



اسپائک برگز نے ایلس کو سامان پیک کرنے میں مدد دی۔ پھر وہ سوٹ کیس نیچے لایا اور انہیں ڈکی میں رکھا۔ اس نے بیٹی کی پیشانی چومی اور ایلس کو لپٹا کر پیار کیا۔ ایلس کو اس کی گرمجوشی اور شدت نے حیران کر دیا۔ ہمیشہ ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ صرف جدائی کے وقت ہی ایسا ہوتا ہے۔

سورج دھندلے پردے سے جھانک رہا تھا۔ اس کا چہرہ پھیکا ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دھند چھٹے گی اور دن چمکیلا ہو جائے گا۔ سڑک کے اس طرف مسز تھامسن اور ان کے بچے اپنی کار میں روانگی کی تیاری کر رہے تھے۔ پورے قصبے کا یہی حال تھا۔ لوگ قصبہ چھوڑ کر مختلف سمتوں میں بھاگ رہے تھے۔ وہ اپنے تحفظ کے لئے یہی کر سکتے تھے۔ اس کی اور فیرپورٹ کی جنگ نے انہیں پناہ گزین بنا دیا تھا۔

○------------☆------------○

”وہ“ اپنے کچن میں میز پر بیٹھا کھاتے ہوئے اخبار میں تیلما پکل کے قتل کی تفصیل پڑھ رہا تھا۔ بے چاری عام عورت۔ وہ بالکل اس بہن جیسی تھی‘ جو اسے کبھی نہیں ملی تھی۔ وہ بے چاری ماں کے پیٹ میں ہی مر گئی تھی۔ اب جلد ہی وہ دونوں اوپر ملیں گے اور گہرے دوست بن جائیں گے۔ اسے بھی کوئی قریبی دوست میسر نہیں آیا تھا لیکن اسے کبھی کسی سے دوستی کرنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ قریبی دوست کتنا اچھا ہوتا ہوگا‘ کیسا لگتا ہوگا۔ کسی کے چاقو گھونپنے کے لئے بھی تو قریب ہی ہونا پڑتا ہے۔

لعنت ہو اس ڈیلی نیوز پر۔ اس کے متعلق آرٹیکل پر آرٹیکل شائع کر رہا ہے۔ سب بکواس.......... نری بکواس۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک نااہل اور غیر اہم آدمی ہے۔ بیکار ردی‘ جانے یہ کالم نویس کیسا ہوگا۔ یہ تو طے ہے کہ اس نے زندگی میں کوئی بڑا.......... اہم کام کبھی نہیں کیا ہوگا۔ کبھی کسی کو قتل بھی کیا ہے اس نے؟

ٹائم نے بھی اسے جنسی اہلیت سے محروم لکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ جنسی فرسٹریشن کے تحت قتل کرتا ہے۔ ہاہاہا.......... لیکن سنو۔ ہو سکتا ہے‘ یہ سچ ہو۔ اس کی بھوک نہیں مٹتی تو فرسٹریشن تو ہوتا ہے نا۔ یہ سچ ہے۔ اس نے سوچا کہ وہ ٹائمز کو لکھے گا کہ ان کا اندازہ آدھا درست ہے۔ نااہلی غلط‘ فرسٹریشن درست۔

پوسٹ کا بھی عجیب حال ہے۔ پچھلے چھ دن سے پہلے صفحے پر بھی اور آخری صفحے

پر بھی وہ ہی وہ تھا لیکن آج صرف صفحہ اول۔ آخری صفحے پر محمد علی کی بڑی تصویر ہے۔ وہ دوبارہ رِنگ میں اترنے کا اعلان کر رہا ہے۔ پاگل ہو گئے ہیں اخبار والے۔

کیا پوری دنیا نہیں جانتی کہ وہ........... ہاں وہ دنیا کا عظیم ترین باکسر ہے۔

اس کے سر میں چکر سے آگئے۔ جسم ہلکا پھلکا ہو گیا۔ شاید گرمی کا اثر ہے۔ یہ موسم گرما کی شام ہے۔ یانکی اسٹیڈیم کھچا کھچ بھرا ہوا ہے اور وہ رِنگ میں ہے........... محمد علی کے ساتھ۔ اس نے علی کے چہرے پر بائیں سے فلک کیا........... پھر دوسرا........... اور تیسرا........... علی کی آنکھوں میں الجھن تھی۔ وہ چکرایا ہوا نظر آرہا تھا۔ پھر اس کی آنکھوں میں خوف جھلکا۔ وہ اپنے قدموں پر تھرک رہا تھا۔ اس کے پاؤں کینوس پر ٹکتے نظر نہیں آرہے تھے۔ اس نے اپنے ہاتھ گرا لئے۔ وہ علی کو حملہ کرنے کا چیلنج دے رہا تھا۔ علی اسے پنچ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ صرف فٹ ورک سے خود کو بچاتا ہے۔ اس کا دماغ ناقابل تسخیر ہے۔

علی اب ہانپ رہا ہے۔ اس کا منہ کھلا ہے۔ اس کا ماؤتھ پیس گر چکا ہے۔ وہ اپنا چہرہ علی کے چہرے کے قریب لے جاتا ہے........... اور پھر اس کے منہ پر تھوک دیتا ہے۔ علی غصے سے اس کا گلا دبوچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب "وہ" پیتل کا کلب پہن کر علی کے جبڑے پر گھونسا مارتا ہے۔ علی گر جاتا ہے۔ وہ اس کے جسم کے نازک حصوں پر ٹھوکریں مارتا ہے۔ بیک گراؤنڈ سے بڑھے کی آواز اس کی ساعت میں گونجتی ہے........... مارو........... قتل کر دو اور وہ دوبارہ علی کے سر پر ٹھوکر مارتا ہے۔

وہ اپنے اس تخیل پر خود ہنس دیا۔ ہاں........... شاید اس کا دماغ سلپ ہو رہا ہے۔

لیکن سب ٹھیک ہے۔ وہ تو ہرفن مولا ہے۔........... عظیم ترین۔

وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اپنے قدموں پر تھرکنے لگا۔ اس نے کئی خیالی پنچوں سے خود کو بچایا اور پھر خیالی حریف پر گھونسے برسانے لگا۔ پھر وہ دو دو کر کے بیسمنٹ کے زینے اترنے لگا۔ تین سیڑھیاں اوپر اس کا پاؤں پھسلا۔ اس نے خود کو سنبھالا۔ ورنہ وہ بہت برا گرتا۔ پھر بھی وہ سامنے والی دیوار سے بری طرح ٹکرایا۔

تکلیف کے اس جھٹکے نے اسے ڈرا دیا۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا وہ پاگل ہو گیا ہے؟ اتنا مکمل اور بے داغ منصوبہ بنایا۔ اتنی خوبصورتی سے اس پر عمل درآمد کیا اور منصوبے پر



عمل درآمد کے دوران یہ کیا احمقانہ حرکتیں کر رہا ہے وہ؟ پاگلوں جیسی! اگر اس نے احتیاط نہ برتی تو وہ پیدا ہونے سے پہلے ہی خود کو ختم کر لے گا۔

اس نے کان لگا کر سنا۔ بڈھا ہنس رہا تھا۔ آج اسے اپنا شاندار اسلحہ استعمال کرنا تھا۔ اس خیال سے اس کی نبضیں تیز ہو گئیں۔

○------------☆------------○

یہ دیوانگی شروع ہونے کے بعد بارہواں دن تھا۔ فیرپورٹ خوف اور دہشت سے سن ہو چکا تھا۔ لوگ سہمے ہوئے تھے۔ ہر شخص دوسرے کو شک کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ ساتھ ہی انتقام کی آگ بھی بھڑکنے لگی تھی۔ اس کا بھرپور اظہار فیرپورٹ اسموک شاپ کے مالک ولی وہیل نے کیا "اگر وہ میرے ہاتھ آجائے تو میں اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ ڈالوں گا۔ وہ ٹانگیں پولیس کو دے کر میں کہوں گا کہ باقی جسم میں انہیں اس وقت دوں گا جب مجھے انعام مل جائے گا۔"

فیرپورٹ بلڈنگ اینڈ لون ایسوسی ایشن نے ایسی معلومات فراہم کرنے کے لئے ایک ہزار ڈالر کا انعام مقرر کیا تھا' جس کے نتیجے میں وہ پکڑا جائے۔ فیرپورٹ پریس نے بھی ایسی ہی پیشکش کی تھی۔ بارہ جون کی صبح دس بجے تک انعام کی مجموعی رقم ۹۶۵۰۰۰ ڈالر ہو چکی تھی۔ قسمت آزمائی کرنے والے جوق در جوق فیرپورٹ کا رخ کر رہے تھے۔ جب کہ قصبے کے لوگ پناہ کی جستجو میں بھاگ رہے تھے۔

○------------☆------------○

وہ سب پھرجم کی میز کے گرد جمع تھے۔ مشکوک افراد کی فہرست کو سکیڑا جا رہا تھا۔

فیرو نے جیب سے سگریٹ نکال کر سلگایا۔ پھر بولا "کل ہمیں چھ مشکوک افراد پر توجہ مرکوز کرنے اور انہیں شک سے کلیئر کرنے یا قاتل کو پکڑ لینے کی ہدایت کی گئی تھی۔ سو اس وقت تک ساڑھے چار افراد کلیئر ہو چکے ہیں۔"

ہرگز اس سے نظریں نہیں ملا رہا تھا۔

"سب سے پہلے ہم نے گزشتہ گیارہ دن کے حوالے سے قاتل کا ٹائم فریم تیار کیا ہے۔ چارٹ دیکھیں" اس نے ایک چارٹ بلیک بورڈ پر لگا دیا۔

تاریخ........... مقام........... واقعہ........... اس کے ایکشن کا ٹائم فریم۔

۱۔ یکم جون۔ اتوار۔ نامعلوم۔ اورٹن کا قتل۔ سہ پہر شام۔

۲۔ دو جون۔ پیر۔ ٹی ہال کے باہر۔ ڈونیلی کو ڈائنامیٹ سے اڑایا گیا۔ ٹھیک و بج کر پچاس منٹ۔

۳۔ تین جون۔ منگل۔ شور ہیون۔ ہیٹی اسٹار کا قتل۔ رات ساڑھے بارہ اور ڈیڑھ کے درمیان۔

۴۔ چار جون' بدھ۔ اوکونو کی اپارٹمنٹس۔ جج والر۔ ٹی وی میکنک نے قتل کی تیاری کی۔ رات ساڑھے آٹھ اور ساڑھے نو بجے کے درمیان۔

۵۔ پانچ جون' جمعرات۔ جم کا گھر۔ جم پر بم سے حملہ۔ جم محفوظ۔ صبح پونے آٹھ بجے۔

۶۔ پانچ جون' جمعرات' چرچ۔ ریورنڈ پال فریڈرکس کا قتل۔ صبح دس اور گیارہ بجے کے درمیان۔

۷۔ چھ جون' جمعہ۔ فیرپورٹ اِن۔ ڈی مارکو پر اس کا چھاپا۔ وہ اسٹیٹ ٹروپر کے بھیس میں تھا۔ شام چار بج کر بیس منٹ۔

۸۔ چھ جون' جمعہ۔ فیرپورٹ اِن گولڈ روم۔ وارن پیٹی کی مائیکرو فون میں بجلی دوڑنے سے موت۔ شام ساڑھے چار اور پانچ بجے کے درمیان۔

۹۔ چھ جون' جمعہ۔ اورٹن کا مکان۔ اسٹیٹ ٹروپر کے روپ میں موٹر سائیکل چھوڑ گیا۔ تقریباً ساڑھے پانچ بجے۔

۱۰۔ سات جون' ہفتہ' روکوز کیڈیلاک ایجنسی۔ وہائٹی پر قابو پایا گیا۔ چھ اور پونے آٹھ بجے کے درمیان۔

۱۱۔ سات جون' ہفتہ۔ فیرپورٹ اِن۔ لیفٹی کی مرمت' انگلیاں کاٹ دی گئیں۔ چھ اور آٹھ بج کر .. منٹ کے درمیان۔

۱۲۔ سات جون' ہفتہ۔ روکوز۔ پولیس ہیڈ کوارٹرز۔ روکو کا قتل۔ چھ اور آٹھ بج کر بائیس منٹ کے درمیان۔

۱۳۔ سات جون' ہفتہ۔ نامعلوم۔ رائس کو روکو کی آواز میں فون کیا۔ ٹھیک آٹھ بج کر بائیس منٹ۔



۱۴۔ سات جون' ہفتہ۔ لانگ ووڈ کاؤنٹی کلب۔ ماری بینسن پر مجرمانہ حملہ اور اس کا اغوا۔ رات دس اور ساڑھے دس بجے کے درمیان۔

۱۵۔ آٹھ جون' اتوار۔ دو صد سالہ مجسمہ۔ ماری بینسن کو قتل اور پینٹ کیا۔ شاید اوائل صبح۔

۱۶۔ آٹھ جون' اتوار' نامعلوم۔ فراڈگ کو فون۔ تقریباً رات آٹھ بجے۔

۱۷۔ نو جون' پیر۔ فیرپورٹ یاٹ کلب۔ فراڈگ کو لٹکا دیا۔ صبح ساڑھے سات اور آٹھ بجے کے درمیان۔

۱۸۔ دس جون' منگل۔ فیرپورٹ ڈرگ اسٹور آلپن کا قتل' منشیات فروش کی گرفت۔ سہ پہر ڈھائی اور ساڑھے تین بجے کے درمیان۔

۱۹۔ دس جون' منگل۔ فیرپورٹ ہائی اسکول۔ تحفظ کمیٹی کی ریلی میں شرکت۔ رات ساڑھے آٹھ اور دس بجے کے درمیان۔

۲۰۔ گیارہ جون' بدھ۔ پکل کا اپارٹمنٹ۔ تھیلما پکل کو ڈبو کر قتل کیا۔ صبح نو بجے اور گیارہ بجے کے درمیان۔

"یہ شخص اتنا متحرک ہے کہ اس نے مشکوک افراد کو صفائی پیش کرنے کے لامحدود مواقع فراہم کئے ہیں" فیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا "ان اشخاص کے لئے جو "وہ" نہیں۔" اس نے برگز کی طرف دیکھا۔ لیکن برگز اسے نظرانداز کر رہا تھا۔ ان کی نظریں نہیں مل سکیں۔ "ہم نے اپنے طور پر تفتیش کی ہے۔ بوب بیکر کلیئر ہو گیا۔ ہفتے کی رات وہ لانگ ووڈ کاؤنٹی کلب میں تھا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ ٹلڈن اور آلپن کی میز پر بیٹھا تھا۔ وہ لوگ آٹھ بجے سے کچھ دیر پہلے آئے تھے اور ماری بینسن کے اغوا ہونے تک وہاں موجود رہے۔ ایک درجن ایسے گواہ موجود ہیں جو حلفیہ بیان دینے کو تیار ہیں کہ بیکر ایک منٹ کو بھی ان کی نگاہ سے اوجھل نہیں ہوا۔ پھر جس رات ہیٹی اسٹار کا قتل ہوا' وہ کاروبار کے سلسلے میں ڈیٹرائٹ گیا ہوا تھا۔ وہ.......... "وہ" نہیں ہو سکتا۔"

وہ چند لمحے سوچتا رہا۔ "ہیری ہوائل جمعرات کے دن دس اور بارہ بجے کے درمیان دندان ساز کے پاس تھا۔ اس کی داڑھ نکالی جارہی تھی۔ یہ بہت تکلیف.. کام ہوتا ہے۔"

سام گریڈی پلکیں جھپکا کر رہ گیا۔ اسے اپنی داڑھ کی تکلیف یاد آگئی تھی۔

فیرو ایک لمحہ خاموش رہا۔ پھر اس نے کاغذ کا ایک ٹکڑا اٹھالیا "ڈاکٹر برل اور اس کی نرس حلفیہ بیان دینے کو تیار ہیں کہ دس بجے سے بارہ بجے تک وہ مطب سے باہر نہیں نکلا۔ جبکہ ریورنڈ پال فریڈرکس کو بارہ بجے قتل کیا گیا تھا پھر کوریا میں جنگی خدمات کے دوران ہوائل کو سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ وہ سانپ کی قربت برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ سانپ اس سے پچاس گز دور ہو تب بھی اسے کچھ ہونے لگتا ہے۔ نہیں وہ ہمارا مطلوبہ مجرم نہیں ہے۔"

"ڈون ڈیلون کو مشکوک افراد کی فہرست سے نکالنا پڑا۔ منگل کی رات اس کی اپنی بیوی سے ایسی جنگ ہوئی کہ ان کی پڑوسی اسٹیلے فیملی کو انہیں چپ کرانے کے لئے آنا پڑا۔ وہ لوگ نو بجے ان کے گھر آئے اور ایک گھنٹے کے لگ بھگ رکے۔ وہ حلفیہ بیان دیں گے کہ جس وقت قاتل تحفظ کمیٹی کی میٹنگ میں شریک ہو رہا تھا' ڈیلون اپنے گھر میں موجود تھا۔"

لڑائی کس بات پر ہوئی تھی؟" رک نے معصومیت سے پوچھا۔

فیرو ہچکچایا پھر اس نے جواب دیا "وہ ہمیشہ رقم پر جھگڑا کرتے ہیں۔ ڈیبورا اندھا دھند خرچ کرنے والی ہے لیکن اس بار جھگڑے کا سبب ڈیبورا کی غیر نصابی سرگرمیاں تھیں۔"

برگز اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "میں نے کہا تھا کہ افواہوں کو نظرانداز کرنا ہوگا۔" اس نے فیرو پر آنکھیں نکالیں۔

"میں نے تمہارا نام تو نہیں لیا۔" فیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں تھی۔ تمہارے لہجے نے سب کچھ بتا دیا۔" برگز نے سخت لہجے میں کہا "ڈیبورا اور میں بس اچھے دوست ہیں۔ کبھی ہم ایک آدھ ڈرنک کے لئے ملتے ہیں۔ اس بات کو یہیں رہنے دو" وہ دوبارہ بیٹھ گیا۔ جم نے دیکھا۔ اس کی گردن جامنی رنگ کی ہو رہی تھی۔

فیرو کو برگز کے غصے نے اپ سیٹ کر دیا تھا۔ اسے سنبھلنے اور اپنی بات آگے بڑھانے میں تیس سیکنڈ لگے۔ "ڈیلون کی سیکریٹری کا حلفیہ بیان ہے کہ وہ جمعرات کو



ساڑھے دس بجے اپنے ایک کلائنٹ کے ساتھ اپنے دفتر میں تھا۔ یہ وہ وقت ہے' جب پال فریڈرکس کو قتل کیا گیا۔ اور منگل کو ایک بجے وہ اپنے کیٹلی سے آئے ہوئے مہمان ایس ڈاؤسن کے ساتھ گولف کھیل رہا تھا.......... یعنی اس وقت میں جب آلپن کو قتل کیا گیا۔ وہ ہمارا مطلوبہ شخص نہیں۔ اس کے ہاتھ صاف ہیں۔"

جم نے بے چینی سے پہلو بدلا اور سرگوشی میں برگز سے کہا "دوست' اب تو مختصر سا گروپ رہ گیا ہے ہم تین آدمیوں کا۔"

"ہم کشتی راں لوگ زندگی سے لطف اٹھانے والے ہوتے ہیں۔ ہم ایسے نہیں ہو سکتے۔ یہ کوئی بہت چالاک شخص ہے جو ہمیں دانستہ مشکوک بنا رہا ہے" برگز نے کہا۔

"چیف' ہم نے تمہیں بھی مشکوک افراد کی فہرست سے باہر کر دیا۔" فیرو کھل کر مسکرایا۔ اس نے دیکھا' برگز کے سوا سبھی کی باچھیں کھل گئی ہیں "ہم نے ہر روز تمہارے ساتھ کام کیا ہے اور دیکھا ہے کہ تم اسے گرفتار کرنے کی کیسی سرتوڑ کوشش کر رہے ہو۔ یہ بات اسپائنگ کے لئے بھی درست ہے۔ لیکن..........

"تم نے اصرار کیا تھا کہ ہم تم دونوں کو بھی مشکوک سمجھیں۔ اسی لئے ہم نے ایسا کیا۔ چیف' تم اس لئے بھی کلیئر ہو کہ اس نے تم پر بم سے حملہ کیا۔ یہ درست ہے کہ یہ کام تم خود بھی کر سکتے تھے مگر ہم جانتے ہیں کہ وہ کار تمہیں کتنی پیاری تھی۔ تم اس کار کی تباہی گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ یہ کسی اور کا کام ہے۔ ہمیں یقین ہے اس پر۔"

"یہ کمزور دلیل ہے" جم بڑبڑایا۔

فیرو مسکرایا۔ "تم اتنے مصروف رہے ہو چیف کہ تم سے جائے واردات سے عدم موجودگی کا ثبوت یا گواہ طلب کرنا بھی زیادتی ہے۔ چنانچہ ہم نے برینڈا سے بات کی۔ اس کا حلفیہ بیان ہے کہ ہیٹی اسٹار کے قتل کے وقت تم گھر میں بستر پر تھے پھر ہفتے کی رات جب روکو کی لاش ملی تو رائس نے ساڑھے آٹھ بجے تمہیں گھر فون کیا۔ تم گھر پر موجود تھے۔ گیارہ بج کر پچاس منٹ پر اس نے پھر فون کیا کہ ماری بینسن اغوا ہوئی تھی۔ تم اس وقت بھی گھر میں موجود تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ واردات کر کے تم فوراً گھر پہنچ گئے ہو۔ پھر تم نے جس طرح سام گریڈی کو بچایا' اس سے بھی تمہاری برات ثابت ہوتی ہے۔ اس واقعے میں وارن پیٹی کے ساتھ تم بھی مر سکتے تھے۔ چنانچہ ہم نے سرکاری طور پر تمہیں کلیئر کر

دیا ہے۔"

جم نے اثبات میں سرہلا دیا۔ وہ بھی یہ بات جانتا تھا مگر وہ ڈسٹرب تھا۔ اسے تو کل کی باتیں بھی ٹھیک طرح سے یاد نہیں تھیں۔ گیارہ دن تو بہت دور کی بات ہیں۔ وقت کے بہت سے جزیرے ڈوب چکے تھے۔ یادداشت کے سمندر میں ان کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ اس نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔ دوپہر ہونے والی تھی۔ سب کچھ اتنا تیز ہو رہا تھا کہ اس کا ساتھ دینے کے لئے اس کے دماغ کو دوڑ لگانی پڑ رہی تھی۔ وہ تھک گیا تھا.......... بلکہ نڈھال ہو چکا تھا۔

وہ برینڈا کے بیان کی وجہ سے اسے کلیئر کر رہے تھے۔ یہ کس قسم کی شہادت ہے؟ برینڈا اکثر نیند کی گولیاں لیتی تھی اور غائب غلا ہو جاتی تھی۔ وہ ایسے میں خود اسے قتل کر دیتا تو اسے پتا نہ چلتا۔ ٹام کو بتانا ہوگا کہ ٹھوس شہادت کسے کہتے ہیں لیکن.......... یہ اور بات کہ وہ قاتل نہیں تھا۔ وہ یہ بات جانتا تھا اور وہ پولی گراف ٹیسٹ کے لئے تیار تھا۔

فیرو اب براہ راست برگز کو دیکھ رہا تھا۔ "ہم نے اسپائنک کو فہرست سے خارج کرنے کی کوشش کی ہے" اس نے کہا "ہمارے پاس اس پر شک کرنے کی کوئی بڑی اور حقیقی وجہ بھی نہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ برگز اس چارٹ میں دیے گئے اوقات میں سے کسی ایک میں اپنی کہیں اور موجودگی ثابت کر دے۔" فیرو ہچکچایا۔ "مثلاً ہفتے کی رات اس کا دعویٰ ہے کہ یہ فیرپورٹ سینما میں تھا۔ ہمارے پاس ایسے گواہ موجود ہیں، جنہوں نے نو بجے رات اسے اکیلے سینما میں جاتے دیکھا۔ مگر ایسے گواہ بھی ہیں، جنہوں نے دس منٹ بعد اسے سینما سے باہر نکلتے دیکھا۔"

"باہر نکلتے وقت اسپائنک اکیلا تھا؟" سام گریڈی نے پوچھا۔

"جی نہیں" فیرو نروس نظر آنے لگا۔

"محتاط رہو" برگز نے اسے ڈپٹا۔

جم سوچ رہا تھا کہ اس رات تو برینڈا بھی فلم دیکھنے گئی تھی۔ ہو سکتا ہے اس نے اسپائنک کو وہاں دیکھا ہو۔ وہ برینڈا سے پوچھے گا۔

"دیکھو۔ اپنی بیرونی سرگرمیوں کی وضاحت نہ کرنے کی میری ذاتی وجوہات ہیں"



اسپائنک برگز نے کہا "تم بھی جانتے ہو کہ میں وہ نہیں۔ تم آج سہ پہر پولی گراف ٹیسٹ کا انتظام کرو۔ میں یہ بات ثابت کر دوں گا۔"

فیرو نے رائس کی طرف دیکھا۔ رائس نے اثبات میں سرہلا دیا۔

برگز چاہ رہا تھا کہ گفتگو کا رخ کسی طرح تبدیل ہو جائے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جم کو معلوم ہو۔ سچ یہ ہے کہ سینما میں وہ برینڈا سے ملا تھا اور اس کے ساتھ ہی باہر آیا تھا۔ میکسیز میں اس نے برینڈا کو ایک ڈرنک دلایا تھا اور پھر اس کے ساتھ ہی گھر گیا تھا۔ وہ یہ کیسے بتا سکتا تھا کہ اس نے برینڈا کو ورغلانے کی کوشش کی تھی اور ناکام رہا تھا۔ جم کو تو یہ بات معلوم نہیں۔ لیکن فیرو جانتا تھا کہ وہ سینما سے میکسیز گئے تھے اور اس نے اس بات سے نہ جانے کیا نتیجہ نکالا ہوگا۔ جب کہ یہ اس کا اب تک کا واحد معصوم افیئر تھا۔ یہ وہ واحد فتح تھی، جو اس سے دامن بچا کر نکل گئی تھی۔

گریڈی نے محسوس کیا کہ فضا بہت کشیدہ ہو گئی ہے۔ اس نے موضوع بدلا "اسپائنک تم بھی پہلے دن سے اس کی گرفتاری کے لئے سرگرداں ہو۔ کیا تمہیں ان گیارہ دنوں میں اپنے آفس میں کوئی ایسی میٹنگ یاد نہیں آتی، جو ان اوقات میں ہوئی ہو" اس نے چارٹ کی طرف اشارہ کیا۔

برگز اٹھ کھڑا ہوا مگر پھر کرسی کے ہتھے پر چڑھ گیا۔ "سام، میں آزاد آدمی ہوں۔ اکیلے کام کرنا پسند کرتا ہوں۔ میں ڈائری بھی نہیں رکھتا کہ بتا سکوں، کس دن کس وقت میں کہاں تھا۔ ہاں، میں کوئی اہم میٹنگ مس بھی نہیں کرتا۔ باقی وقت میں آزاد پھرتا ہوں۔ اب تم لوگ جو چاہو سمجھو۔"

برگز جانتا تھا کہ آزادی کا وقت وہ کہاں صرف کرتا ہے۔ لیکن اپنی محبوباؤں کو بے نقاب بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اسے ان کی عزت کا پاس تھا۔ اتنی عورتوں سے تعلقات رکھنے میں یہی تو مصیبت ہے کہ وقت بہت ضائع ہوتا ہے مگر اتنا وہ جانتا تھا وہ قاتل نہیں ہے۔

اچانک اسے کچھ یاد آگیا۔ وہ پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ "ہاں.......... مجھے یاد آگیا" اس نے فاتحانہ لہجے میں کہا "میں ہیٹی اسٹار کے جنازے میں شریک ہوا تھا۔ یہ جمعے کی شام چار بجے کی بات ہے۔ یہ وہ وقت ہے، جب مجرم نے ذی مارکو پر قابو پایا تھا۔"

"تم اسے ثابت کر سکتے ہو؟" فیرو نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں پوری سروس کے دوران میں جم کی بیوی کے ساتھ کھڑا رہا تھا۔"

"گڈ۔ یہ درست ثابت ہو گیا تو ہم تمہیں بھی فہرست سے خارج کر دیں گے۔"

جم نے سوچا' ایک میں ہی نہیں ہوں' جسے گزشتہ گیارہ روز کے واقعات یاد رکھنے میں دقت ہو رہی ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ برگز بھی اسی مسئلے سے دو چار ہے۔ ویسے یہ عجیب بات ہے۔ برینڈا نے اسے اسپائنک کے بارے میں نہیں بتایا۔ بھول گئی ہو گی۔

فیرو مسکرایا "جنٹلمین اب صرف ایک مشکوک آدمی رہ گیا ہے۔ نیڈ نکولس۔ اس کے پاس محرک بھی موجود ہے.......... دولت کا حصول اور ابھی تک کسی بھی جائے واردات سے اس کی عدم موجودگی کا ایک ثبوت بھی نہیں ملا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ٹھیک پال فریڈرکس کے قتل کے وقت اسے چرچ سے نکلتے دیکھا گیا تھا۔ جہاں دھواں ہوتا ہے' وہاں آگ بھی ضرور ہوتی ہے۔ میری تجویز ہے کہ اس کی مستقل نگرانی کرائی جائے۔"

"اگر نکولس مجرم نہیں ہے تو سمجھو' ہم پھر زیرو پوائنٹ پر پہنچ گئے" جم نے کہا "اب ہمیں اس مجرم کو پکڑ لینا چاہئے۔ فوراً اور نیڈ نکولس ہماری واحد امید ہے۔"

"ہمیں یقین ہے کہ نکولس ہی مجرم ہے" فیرو نے کہا "ہمارے پاس البتہ کوئی ٹھوس ثبوت نہیں۔ محض واقعاتی شہادتیں ہیں۔"

اس کے بعد بیلی نے اپنی تفتیشی ٹیم کی رپورٹ پیش کی "ہم بھی اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ نکولس ہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے۔ ہم بھی برگز اور نکولس تک محدود ہو گئے تھے۔ برگز کی صفائی کے بعد نیڈ نکولس ہی رہ جاتا ہے۔"

رائس نے اسپیکٹروگراف اور اس کے نتائج کے متعلق بتایا "آج صبح چیف' برگز' بیکر' ڈیلون اور ہوائل کلیئر ہو چکے ہیں۔ نکولس کا وائس پرنٹ مجھے نہیں مل سکا ہے۔ اس کے دفتر سے معلوم ہوا ہے کہ وہ چھٹی منا رہا ہے۔ ہر چیز اس کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔"

"جم' کیوں نہ ہم نکولس کو حراست میں لے لیں۔ پوچھ گچھ کے لئے ہی سہی" گریڈی نے کہا۔

"دیکھو سام' ہمارے پاس کوئی ٹھوس شہادت موجود نہیں۔ نیڈ بہت اچھا وکیل



ہے۔ وہ آدھے گھنٹے میں خود کو رہا کرا لے گا۔ میں اس پر اوچھا ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتا۔"

میٹنگ ختم ہو گئی تو جم رائس کو ایک طرف لے گیا "مجھے خوشی ہے پال کہ تم نے اسپیکٹروگراف کا آرڈر دیا لیکن ایسے کام قاعدے سے کرنا.......... ضابطے کے مطابق۔ اسپیکٹروگراف نے تو اپنی افادیت ثابت کر دی۔ اسے رکھ لو" اس نے رائس کے چہرے پر سکون پھیلتے دیکھا تو بولا "فکر نہ کرو۔ اس خریداری کو ہم اگلے بجٹ میں کور کر لیں گے کسی طرح۔"

ادھر گریڈی برگز کو سمجھا رہا تھا۔ "دیکھو دوست' دوستوں کی بیویوں کے ساتھ کھیل نہیں کھیلتے اور اِدھر اُدھر منہ مارنے سے توانائی منتشر ہوتی ہے۔ خود کو سنبھالو۔"

O------------☆------------O

باب ڈلنگر نے فون رکھا اور اپنے اسٹاف کی طرف مڑا۔ اس کا انداز فاتحانہ تھا اور یہ احساس فتح اس کے چہرے سے بھی جھلک رہا تھا' "واشنگٹن والے مزید پچاس ایجنٹ بھیج رہے ہیں۔ وہ آج سے آنا شروع ہو جائیں گے۔ ہارٹ فورڈ کے ذمے ان کے انتظامات ہیں اور اب گریڈی کے آدمی بھی مجھے رپورٹ دیں گے۔ ہمیں مکمل اتھارٹی دی گئی ہے۔"

سب لوگ تالیاں بجانے لگے' ڈلنگر نے ایک ایک چہرے کو دیکھا۔ ہر شخص مسکرا رہا تھا۔

"جنٹلمین' صدرِ امریکا بنفسِ نفیس اس کیس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایف بی آئی اس مجرم کو پکڑے۔ یہ ایکشن بیورو کے مستقبل اور اس کے پھیلاؤ کے لئے اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ عوام کا اشتعال سیاست دانوں کو اوندھا کر دیتا ہے۔ کانگریس پر اس وقت زبردست عوامی دباؤ ہے۔ صدر پر کانگریس کا دباؤ ہے۔ اور ایف بی آئی پر صدر کا دباؤ ہے۔ ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم اسے جلد از جلد گرفتار کریں۔"

ڈلنگر نے ہاتھ اوپر اٹھایا۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ کوئی مداخلت نہ کرے۔ "یہ بہت بڑا موقع ہے ہمارے لئے۔ ایسے مواقع زندگی میں ایک آدھ بار ہی آتے ہیں۔ سب کو پروموشن مل سکتا ہے۔ یہ موقع ضائع نہیں ہونا چاہئے۔"

دو گھنٹے تک وہ مشکوک افراد کی فہرست پر تبادلہ خیال کرتے رہے۔ آخر میں ڈلنگر

نے کہا "سب کڑیاں ملتی جا رہی ہیں۔ ہمارے دو پروفیشنل نگرانی کرنے والے اس کے پیچھے ہیں۔ اب کے وہ قتل کرنے کی کوشش کرے گا تو بچ نہیں سکے گا۔"

"باس' اس بار تو وہ ہماری بے خبری میں لیٹرین بھی نہیں جا سکتا" ایف بی آئی کے الیکٹرونکس چیمپئن برٹ تھامسن نے کہا "اس کا آفس' گھر' فون.......... ہر جگہ بگ لگا دیے گئے ہیں۔"

"بس ٹھیک ہے۔ وہ سوئے تو اس کی سانسوں کی آواز بھی ہم تک پہنچنی چاہیے۔" ڈلنگر بولا۔

"تمہیں یقین ہے کہ جم یا برگز ہمارا مطلوبہ آدمی نہیں؟" ٹیم کے اس شخص نے کہا جسے شیطان کا وکیل کہا جاتا تھا۔ اس کا نام گبز تھا۔

"پورا یقین ہے" ڈلنگر نے سخت لہجے میں کہا "گریڈی کا دعویٰ ہے کہ وہ پورے ہفتے جم کے ساتھ رہا ہے.......... سائے کی طرح اور گریڈی کوئی عام آدمی نہیں۔ وہ بیورو کے مستعد ترین افراد میں سے ہے۔ وہ دیانت دار بھی ہے.......... بلکہ شاید ضرورت سے زیادہ کہ اس کی دیانت داری بعض اوقات خود اس کے لئے ہی نقصان دہ ثابت ہو جاتی ہے۔ گریڈی حلفیہ کہتا ہے کہ جم قاتل نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے جم جیسا ذہین اور اپنے پیشے سے مخلص آدمی زندگی میں نہیں دیکھا۔"

"اگر وہ ایسا ہی ہے تو قاتل اب تک آزاد کیوں ہے۔ رسوائی تو جم ہی کی ہو رہی ہے۔"

"ہمیں قاتل کو کمتر سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے" ڈلنگر نے کہا "اب جم کا پیچھا چھوڑ دو۔"

"اور برگز کے بارے میں کیا کہتے ہو تم؟"

"وہ عورتوں کا رسیا ہے۔ جیسے ہم نزلے کے دوران ٹشو پیپر استعمال کرتے ہیں' وہ عورتوں کو استعمال کرتا ہے۔ اس ہفتے وہ پانچ عورتوں سے ملا۔ انہی میں سے ایک اس کی ایک موقع پر جائے واردات سے عدم موجودگی کی گواہ ہے۔ ذرا سوچو تو' جم کی بیوی! یہ شخص معما ہے۔ ڈیوٹی کے دوران وہ مستعد پولیس افسر ہے اور ڈیوٹی کے بعد بلے بوائے۔ اس کا تعاقب کرنا بھی آسان نہیں۔ وہ ایک دن میں چار پانچ گشتی گاڑیاں استعمال کرتا



ہے۔ لیکن وہ قاتل نہیں ہے۔ وہ بس اپنے سائیڈ گیم چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہمارا مطلوبہ آدمی نیڈ نکولس ہی ہے۔ وہی ہو سکتا ہے اور اگر وہ نہیں ہے تو خدا ہم پر رحم کرے ہم پھر زیرو پوائنٹ پر پہنچ جائیں گے۔"

○------------☆------------○

ڈون ڈیلون بے حد نروس تھا اور پسینے میں نہا رہا تھا۔ جوڈی راجرز ہیٹی اسٹار کے انشورنس کی چھان بین کر رہی تھی۔ اسے کسی فراڈ کی تلاش تھی۔ ڈیلون مس راجرز کی ساکھ سے خوب واقف تھا۔ وہ بونڈ اینڈ بونڈ سے وابستہ تھی' جو ٹاپ انشورنس انویسٹی گیٹر تھے۔

ائر کنڈیشنر فل چل رہا تھا پھر بھی پسینہ نہیں رک رہا تھا۔ اس کی قمیض جسم سے چپک گئی تھی۔ اس کا خوف بے بنیاد نہیں تھا۔ بیمے کی ایک پالیسی پر جو اس نے جعلی دستخط کرائے تھے' وہ عام سے ایک جعل ساز کا کام تھا۔ اس نے مالی پریشانیوں سے مجبور ہو کر یہ حرکت کی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ کوئی چیک نہیں کرے گا۔

فرم کی ساکھ دو پشت سے تھی۔ اس کے باپ نے اور خود اس نے اتنی محنت کی تھی کہ وہ اس ساکھ کے مستحق تھے۔ انہوں نے اب تک کوئی گڑبڑ بھی نہیں کی تھی۔ چار لاکھ ڈالر کی ادائیگی کر کے اس نے خود کو اور ڈیبورا کو مالی مشکلات سے نکالا تھا۔ شادی بچانے کی بھی یہی صورت تھی۔

اور اب وہ خوف زدہ تھا کہ اس کا فراڈ پکڑا جائے گا۔ ثابت ہو جاتا تو کم از کم دس سال کی سزا ہوتی۔ ذاتی ساکھ کے علاوہ کاروبار بھی تباہ ہو جاتا اور ڈیبورا اس پہلے شخص کے ساتھ چلی جاتی جو اسے دولت کی جھلک دکھاتا۔ اس نے سوچا' اگر اس بار بچ گیا تو ڈیبورا کی فضول خرچی کو ضرور کنٹرول کرے گا۔ نہ مانی تو اسے گھر سے نکال دے گا۔

جوڈی راجرز نے فون کر کے کہا تھا کہ وہ ہیٹی اسٹار کی پالیسی کے متعلق بات کرنا چاہتی ہے۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کیا عذر تراشے' اس ذہنی کیفیت میں تو وہ سب کچھ سچ سچ ہی بتا سکتا ہے۔ اب تک وہ سچ ہی بولتا رہا ہے۔ بہتر ہے کہ سچ ہی بولا جائے۔

اس نے سیکریٹری سے مس اسٹار کی فائل منگوائی۔ فائل پر اوپر ایک لفافہ رکھا تھا.......... میوچل شیورٹی کمپنی کے نام۔ وہ پوسٹ کیے جانے کے لیے بالکل تیار تھا "ہائی

"گاڈ" وہ چلایا۔ "یہ ابھی تک پوسٹ نہیں کیا۔ میں نے یہ تمہیں پیر کی صبح دیا تھا" اس نے لفافہ کھولا۔ اس میں جعلی دستخط والے کاغذات تھے۔ وہ ایک دم پُرسکون ہو گیا۔ سیکریٹری کی حماقت نے اسے بہت بڑی مصیبت سے بچا لیا تھا۔

اس نے سیکریٹری کو طلب کیا جسے وہ کب سے نکالنے کے بارے میں سوچ رہا تھا مگر اس بار اس نے اسے تنخواہ میں اضافے کی خوش خبری سنائی "تمہاری سستی نے میری عمر بھر کی محنت کو اکارت ہونے سے بچا لیا مس ہاورز" اس نے کہا "تمہیں اندازہ نہیں کہ میں تمہارا کتنا شکر گزار ہوں۔"

O------------☆------------O

رائس نے اسٹیٹ پولیس سے وائس اسٹریس اینالائزر مستعار لیا تھا۔ اب وہ اس کا طریق کار بیلی کو سمجھا رہا تھا۔ "یہ آدمی کی آواز سنتا ہے اور اس بات کی پیمائش کرتا ہے کہ بولنے والا کتنا دباؤ محسوس کر رہا ہے۔ بالکل دباؤ نہ ہو تو یہ آٹھ گرین روشنیاں بدستور جلتی رہتی ہیں۔"

"اس کا مطلب؟" بیلی نے پوچھا۔

"آٹھوں سبز روشنیوں کا مطلب ہے کہ بولنے والا سچ بول رہا ہے۔" رائس نے جواب دیا "اس کے برعکس آٹھ سرخ روشنیاں جل جائیں تو سمجھ لو کہ بولنے والا زبردست دباؤ میں ہے۔ ممکن ہے' کوئی بڑی مکڑی اس کی ٹانگ پر رینگ رہی ہو لیکن یہ یقینی ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔"

"ہم اسے آزما سکتے ہیں؟"

رائس مسکرایا اور اس نے مشین کا سوئچ آن کر دیا "تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے بیلی سے پوچھا۔

"گس بیلی" آٹھوں سبز روشنیاں چمکتی رہیں۔

"حال ہی میں تم نے کوئی شہادت چھپائی ہے۔"

"نہیں" بیلی کی آواز لڑکھڑا گئی۔ اس بار آٹھوں روشنیاں سرخ ہو گئیں۔ رائس ہنسنے لگا۔ بیلی بھی خوش دلی سے مسکرا دیا۔ "پال' تمہیں تو مداری ہونا چاہئے' کرتب دکھایا کرو۔"



"اسی وقت جم لیب میں آ گیا۔ مشین رائس کے عقب میں تھی.......... اس کی نظروں سے دور۔ اور مشین آن بھی تھی۔

بیلی نے پوچھا "آپ چیف ہیں' ہے نا؟"

"صبح تک تو تھا" جم نے منہ بنا کر کہا۔

"تم قاتل ہو؟" بیلی نے بہت تیزی سے پوچھا۔

جم نے بیلی کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھا "ہیل نو۔ تم پاگل ہو گئے ہو یا نشہ کر لیا ہے۔"

مشین پر آٹھ سبز روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ بیلی اور رائس کے دانت نکلے ہوئے تھے۔ وہ چیف کو مشین کے متعلق بتانے لگے۔

O------------☆------------O

لنچ کے دوران جوڈی نے پیٹر کو بتایا کہ ڈون ڈیلون ایماندار ثابت ہوا۔ اس کی فرم لائق اعتبار ہے اور ہیٹی اسٹار کا انشورنس گڈ آرڈر میں ہے۔ "عجیب بات ہے' شروع میں اسے ڈیلون پر شک تھا۔ فون پر وہ نروس بھی لگ رہا تھا اور لگتا تھا کہ ملنے سے بچ رہا ہی۔ لیکن چیک کرنے پر تمام معاملات درست ثابت ہوئے۔

ڈیلون کو شاید معلوم نہیں تھا کہ ہیٹی اسٹار نے اپنی وصیت میں اس کے لیے پانچ لاکھ ڈالر چھوڑے ہیں۔ جوڈی نے کہا کہ وہ اور پیٹر شام کو اس کے دفتر جائیں گے اور اسے یہ خوش خبری سنائیں گے۔

O------------☆------------O

دوپہر تک ٹی وی اور ریڈیو نے یہ خبر لاکھوں افراد تک پہنچا دی کہ قاتل نے بارہویں شکار کے لیے کسی سیاہ فام کو یا سرخ بالوں والے کو منتخب کیا ہے۔ فیئرپورٹ کے ایسے رہنے والوں کو جو اس حلئے کے مطابق ہوں' فیئرپورٹ سے چلے جانے کا مشورہ دیا جا رہا تھا اور اس حلئے کے لوگوں کو جو کہیں اور ہوں' ہدایت دی جا رہی تھی کہ وہ فیئرپورٹ آنے کی زحمت نہ کریں۔

اپنے گھر جاتے ہوئے جین نے چار بار ریڈیو پر یہ وارننگ سنی۔ وہ جلد از جلد گھر پہنچنا اور اس سے ملنا چاہتی تھی۔ اس نے اس سے شادی کا وعدہ کیا تھا۔ گھر پہنچ کر اس نے

ٹرائی کیا۔ اس کا پرائیویٹ فون اب بھی خراب تھا اور عام فون پر اس نے کال کرنے کو سختی سے منع کیا تھا۔

وہ سوچنے لگی کہ آخر وہ اسی پر کیوں ریجھی۔ اس کا جواب سادہ سا تھا۔ وہ طاقت ور، مگر محبت کرنے والا، مہربان اور ہمدرد انسان تھا۔ وہ اسمارٹ بھی تھا اور کامیاب بھی۔ اس سے زیادہ وہ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتی تھی۔ ضرورت بھی کیا تھی۔ وہ ہنس دی۔ آج وہ اس کے انتظار میں جاگتی آنکھوں اس کے خواب دیکھے گی۔

O------------☆------------O

نیڈ نکولس نے اپنی گاڑی کچے راستے پر موڑی۔ وہ بہت پُرسکون اور سرسبز علاقہ تھا۔ اس نے جھیل کے سامنے فشنگ لاج کے آگے گاڑی روکی۔ کولر اور کئی پیکٹ نکال کر ڈوک سے بندھی کشتی کے پاس لے جا کر رکھ دیے۔ اس نے ڈوک سے ملحق ہٹ کا تالا کھولا اور وہاں سے مچھلیوں کے چارے کا ایک ڈبا، ایک پیڈل اور چند منتخب فشنگ راڈز نکالے اور انہیں بھی کشتی کے پاس لے آیا۔ کشتی میں سامان رکھ کر اس نے اسے سیدھا کیا۔ پندرہ منٹ بعد وہ اپنی کشتی میں اپنے پسندیدہ اسپاٹ کی طرف جا رہا تھا۔

تمام راستے اس کے وجود میں نظریں چبھتی رہی تھیں۔ یہ نگرانی کرنے والے پروفیشنل معلوم ہوتے تھے۔ انہیں ڈاج دینے کا خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آیا تھا۔ چلو اچھا ہے، وہ شیڈ کے نیچے بیٹھے اسے فشنگ کرتے دیکھتے رہیں۔ اس کا کیا جاتا ہے وہ اپنے آفس کے پریشر سے نجات حاصل کرنے اور سکون سے اپنی اگلی موز کے بارے میں سوچنے کے لیے یہاں آیا تھا۔ گیارہ دن میں گیارہ قتل بہت بڑا جھٹکا تھے۔ پیٹرن اس طرح کا.......... اس کے لیے فائدہ مند تھا.......... جیسے شکار اسی نے منتخب کیے ہوں۔ کیا کوئی اسے پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے؟ مگر کون؟

اس نے خودکار انداز میں ڈور پانی میں ڈال دی۔ اس کام کے لیے سوچنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

وہ جین کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس کے ساتھ اس کی کشتی میں گزارا ہوا وقت بہت حسین تھا۔ سرخ بالوں والی حسینہ بہت پُرجوش تھی لیکن اسے یقین تھا.......... اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ جین نے اسی کشتی پر کسی اور اس کے ساتھ ایسا ہی وقت گزارا



ہے۔ شاید برگز کے ساتھ، لڑکیوں کے معاملے میں یہ اسپائک برگز کتنا خوش قسمت آدمی ہے۔

کاش سوزی بھی اتنی ہی پُرجوش ہوتی اور آج تو وہ چلی ہی گئی ہے۔ اسے بہت برا لگا تھا مگر پھر اس نے سوچا کہ یہ اچھا ہی ہوا۔ اب سوزی اور اس کی بیٹی نیویارک میں محفوظ تو رہیں گی۔ ارے.......... وہ تو بھول ہی گیا کہ وہ مشکوک ترین فرد ہے۔ لوگ اسے قاتل سمجھتے ہیں۔ کیوں نہ سمجھیں، وہ قاتل کے حلیے پر پورا اترتا تھا۔ مقتولین کی موت اس کے لیے منفعت بخش ثابت ہوئی تھی۔ اسے تقریباً ستر لاکھ ڈالر ملے تھے۔ اس نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ لوگوں کو شکایت ہوگی کہ وہ خوش قسمت ثابت ہوا۔ جبکہ اس نے اپنی قسمت آپ بنائی تھی۔ لالچ اور فریب، یہ اس کے دو ہتھیار تھے۔ اس نے محنت بھی تو کی تھی.......... دوسروں سے بہت زیادہ۔ مگر اب تو اسے سب سے زیادہ فکر اپنی پوزیشن کلیئر کرنے کی تھی۔

ضرورت جائے واردات سے عدم موجودگی کے ایک ثبوت کی تھی۔ اس پر سب متفق تھے کہ گیارہ قتل ایک ہی شخص نے کیے ہیں۔ اس لیے صرف ایک ثبوت ہی کافی تھا۔ اس نے یاد کرنے کی کوشش کی۔ ڈونیلی کو اڑایا گیا تو وہ قریب ہی موجود تھا۔ ریورنڈ فریڈرکس کے قتل کے فوراً بعد اسے چرچ سے نکلتے دیکھا گیا۔ یہاں تو الٹا ہی ثابت ہو رہا تھا۔ نہیں، اس کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا، اب کیا کیا جائے۔

اچانک اسے خیال آیا کہ اس نے ابھی تک ایک مچھلی بھی نہیں پکڑی۔ نگرانی کرنے والے کیا سوچیں گے؟ اس نے پہلو بدلا اسی وقت ایک مچھلی لگ گئی۔

ادھر کنارے پر ایف بی آئی کے ایجنٹ اور اسپائک برگز کے ٹروپر مل بیٹھے تھے۔ اب نکولس کسی بھی سمت سے بچ کر نہیں نکل سکتا تھا۔ ان کے پاس دو ہیلی کاپٹرز بھی موجود تھے۔ وہ کشتی میں بھی کہیں نہیں نکل سکتا تھا۔ وہ اپنی طاقت ور دوربینوں سے اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اس کی کار کو پہلے ہی چیک کر لیا تھا۔ اس میں کوئی ہتھیار نہیں تھا۔

ان تینوں کا اپنے اپنے بیس سے مستقل رابطہ تھا۔ ایف بی آئی کے دونوں ایجنٹ ریڈیو پر ڈنلگر کو رپورٹ دے رہے تھے۔ جبکہ ٹروپر اسٹیٹ پولیس ہیڈکوارٹرز سے رابطہ

رکھے ہوئے تھے۔ وہاں سے ایک ہی جواب ملتا "اسے نظر سے اوجھل نہ ہونے دینا۔ آج ابھی تک کوئی قتل نہیں ہوا ہے۔ ہم اسے رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتے ہیں۔ اس کی واپسی سے پہلے کوئی قتل ہو گا بھی نہیں۔"

کشتی کی جانب سے قہقہہ سنائی دیا۔ وہ تینوں چونک پڑے۔ "وہ پکے ہوئے انگور کی طرح پھٹ رہا ہے" ٹروپر نے تبصرہ کیا۔

"اس کا دماغ اس کا ساتھ چھوڑ رہا ہے۔" ایجنٹوں میں سے ایک نے کہا۔

لیکن یہ تبصرے حقیقت سے بہت بعید تھے۔ نکولس کو ایک ثبوت یاد آگیا تھا۔ اب وہ ثابت کر سکتا تھا کہ وہ قاتل نہیں ہے۔ وہ کشتی کو کنارے کی طرف دھکیلنے لگا۔ بیس منٹ بعد وہ اپنی کار میں فیرپورٹ واپس جا رہا تھا۔

O------------☆------------O

تقریباً چار بجے خاصی سوچ بچار کے بعد جم اور گریڈی اس نتیجے پر پہنچے کہ قاتل نہ تو کسی سیاہ فام کو قتل کرنا چاہتا ہے' نہ کسی سرخ بالوں والے کو۔ وہ ممکنہ اہداف کی اس فہرست کو دیکھ رہے تھے' جو ان کے اسٹاف نے بنائی تھی "ہم نے سرخ بالوں والا' نتیجہ اس اشارے کی مدد سے نکالا تھا......... سر سرخ ہیں۔ یہ بتاؤ' سرخ اور کون ہے؟"

"کیا مطلب؟"

"میرا خیال ہے' یہ اتنا ڈائریکٹ اشارہ نہیں' جتنا ہم سمجھ رہے ہیں۔"

"میں تم سے متفق ہوں۔ فریڈ والے اشارے کو ہم بھگت چکے ہیں" سام گریڈی نے کہا۔

"میرے ذہن میں سرخ سے سرخے کا تصور آتا ہے......... کمیونسٹ! یہاں ہٹی اسٹار کی جاگیر کے قریب اوسی کلچرل ایکسچینج کی جاگیر ہے۔ ہپی ایکرز کہلاتی ہے۔"

"اور ہیڈ کا مطلب ہے ان کا لیڈر" گریڈی کے لہجے میں سنسنی تھی۔

"ممکن ہے لیکن آج کل ایک روسی لیڈر یہاں آیا ہوا ہے۔ کل اسے اقوام متحدہ سے خطاب کرنا ہے۔ ممکن ہے' وہی قاتل کا اگلا شکار ہو۔"

"گڈ گاڈ۔ یہ قتل تو دھماکا خیز ثابت ہو گا۔"

"اور ہم اس کے تحفظ کے لیے کچھ کر بھی نہیں سکتے۔ روسیوں کی تو فوج کی فوج



ہپی ایکرز میں موجود ہے۔ میں انہیں کال کروں گا کہ سیکیورٹی کا انتظام اور ٹائٹ کر دیں۔"

سوا چار بجے جم نے اونگ کمانوف کو کال کیا۔ وہ روسی کلچرل ایکسچینج کا فرسٹ سیکریٹری تھا۔ کمانوف نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مہمان کے تحفظ کا بندوبست پہلے ہی سے موجود ہے۔ اور یہ اس کی......... کمانوف کی ذمے داری ہے۔ پولٹ بیورو کے تھرڈ سیکریٹری کو کچھ نہیں ہو گا۔

جم نے ریسیور رکھ دیا "انہوں نے اپنا سُرخ سرلا کر میں محفوظ کر دیا ہے" اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

O------------☆------------O

اسکول میں قائم کردہ اسپیشل کمانڈ پوسٹ کمیونی کیشن سینٹر میں مصروفیت بہت تھی۔ سارجنٹ بوب مارٹن کے پاس اسٹاف کی کمی نہیں تھی لیکن وہ بے زار ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھوں کے نیچے حلقے پڑ چکے تھے۔ کافی اور سگریٹ کی زیادتی نے بھی اثر ڈالا تھا۔ گزشتہ دو دنوں میں ہر ایک منٹ میں اوسطاً چار کالز موصول ہوئی تھیں......... ایک گھنٹے میں دو سو چالیس فون کالز۔ اس پر مستزاد یہ کہ اسے پہلے دن گیارہ سو مشکوک افراد کو چیک کرنا پڑا تھا۔

O------------☆------------O

شام کا وقت تھا۔ میری پوٹر اپنی ڈیسک پر فون کے سامنے بیٹھی تھی۔ اسے وائس اسٹریس اینالائزر کے بارے میں معلوم ہوا تو اسے ایک آئیڈیا سوجھا۔ وہ اسے ٹیلی فون سے منسلک کر کے مشکوک افراد سے فون پر وزن پوچھ سکتی تھی۔ اس طرح وقت اور زحمت کی بچت ہو جاتی۔

مشین پر سرخ روشنیاں جگمگائیں "کیا آپ کو پورا یقین ہے؟" اس نے پوچھا۔

"۱۶۳ پاؤنڈز" دوسری طرف سے جواب ملا۔ سرخ روشنیاں پھر جگمگائیں۔

"شکریہ" میری نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ پچھلے ایک گھنٹے میں اسے تجربہ ہوا تھا کہ جیسے عورتیں عمر چھپاتی ہیں' مرد اپنا وزن چھپاتے ہیں۔

O------------☆------------O

جھٹ پٹا اترا آرہا تھا۔ لوگ پریشان تھے۔ قاتل نے ابھی تک وار نہیں کیا تھا۔

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا' کشیدگی بڑھتی جا رہی تھی۔' لگتا تھا' کسی بھی وقت فیر پورٹ دھماکے سے پھٹ جائے گا۔

جیپی ایکرز کے ساحل پر اونگ کمانوف نروس انداز میں اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے سگار کے کش لے رہا تھا۔ اسے پولٹ بیورو کے احمق تھرڈ سیکریٹری پر غصہ آرہا تھا' ہر روز شام کے وقت کشتی رانی پر مصر تھا۔ وہ خطرناک قاتل ابھی آزاد پھر رہا تھا۔ اس وقت بھی تھرڈ سیکریٹری کشتی میں مزے لے رہا تھا۔

تھرڈ سیکریٹری کا تحفظ کمانوف کی ذمے داری تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح جلدی سے کل شام ہو جائے اور اس کی ذمے داری ختم ہو۔

تھرڈ سیکریٹری نے اس ٹرپ کو بہت انجوائے کیا تھا۔ وہ ہر روز کشتی رانی کرتا اور پھر خوب پیتا۔ کمانوف نے بھی اس کی تواضع میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔ اسے امید تھی کہ تھرڈ سیکریٹری ماسکو میں اس کی سفارش ضرور کرے گا۔

سات بج کر پچیس منٹ پر اس نے سوچا کہ اس کی ذمے داری کے تیرہ گھنٹے پانچ منٹ اور رہ گئے ہیں۔ کاش وہ کسی طرح کلاک کی سوئیوں کو دوڑا سکتا۔ اس نے پھر سمندر کی طرف دیکھا۔ کشتی بادبان پر موجود سرخ ستارے کے ساتھ صاف نظر آرہی تھی۔ واپسی میں پانچ منٹ باقی تھے۔

سوا چار بجے مقامی پولیس چیف نے فون پر اسے خبردار کیا تھا کہ قاتل پولٹ بیورو کے تھرڈ سیکریٹری کو قتل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ کمانوف نے مدد قبول کرنے سے انکار کر دیا لیکن وہ متوحش ہو گیا تھا۔ خوش قسمتی سے چار بج کر پچیس منٹ پر چیف نے دوبارہ فون کر کے اطلاع دی تھی کہ پچھلی وارننگ غلط تھی۔ ان امریکیوں کی ساتھ یہی مسئلہ ہے کہ وہ رائے بدلتے رہتے ہیں۔ کاش.......... اس ملک میں ڈسپلن ہوتا۔ یہاں ہر شخص اپنی مرضی کرتا نظر آتا ہے۔

اپنی دوسری کال میں چیف نے پیش کش کی تھی کہ ایک پولیس لانچ ساحل پر گشت کرتی رہے گی۔ کمانوف کے انکار کے باوجود وہ مصر رہا۔ آخر کمانوف نے ہچکچاتے ہوئے اسے اجازت دے دی۔ اسے ہدایت کر دی گئی تھی کہ مقامی افسران سے بھرپور



تعاون کیا جائے۔

لانچ پونے سات بجے آئی۔ کمانوف کو دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ چھوٹی سفید اسپیڈ بوٹ تھی' جس پر سائیڈ میں لفظ پولیس لکھا تھا۔ اس میں ایک اکیلا پولیس مین تھا۔ پولیس مین نے اسے دیکھ کر ہاتھ لہرایا۔ کمانوف نے جواباً ہاتھ لہرایا پھر بوٹ نے گشت شروع کر دیا۔

کمانوف سیکیورٹی کے لیے اس بوٹ پر انحصار نہیں کر رہا تھا۔ اس نے پھر سمندر کی طرف دیکھا۔ تکونے راستے کے تینوں بازوؤں پر ایک ایک برٹرام ۳۱ گشت کر رہی تھی۔ ہر ایک پر کے جی بی کا ایک کرنل اور دو لیفٹیننٹ موجود تھے۔ ان کشتیوں میں تین مشین گنیں بھی موجود تھیں۔ کمانوف مسکرایا۔ وہ اچھی خاصی بحریہ تھی۔

ادھر سمندر میں تھرڈ سیکریٹری خوب انجوائے کر رہا تھا۔ شمال مشرق کی طرف سے بارہ ناٹ کی رفتار سے ہوا چل رہی تھی۔ اسے ایک بار پھر اولمپکس میں روس کی نمائندگی کرنی تھی اور اس بار گولڈ میڈل جیتنا تھا۔

جیپی ایکرز کے ساحل پر سیٹی بجی۔ اس کے ساتھ ہی کنارے سے قریب ترین برٹرام نے ہارن دیا۔ فوراً ہی باقی دو کشتیوں نے بھی ہارن دیا لیکن تھرڈ سیکریٹری نے انہیں نظرانداز کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا' یہ کمانوف نہایت بور آدمی ہے۔ نہ تو وہ پیتا ہے اور نہ ہی اسے کشتی رانی کی تمیز ہے۔ ہارن پھر بجے۔ یہ لعنتی بیورو کریٹ' اسے متاثر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ وہ پوری طرح محفوظ ہے۔ ہچکچاتے ہوئے اس نے کشتی کا رخ کنارے کی طرف موڑ دیا۔

O------------☆------------O

''وہ'' بڑے صبر و تحمل سے انتظار کر رہا تھا۔ اس نے کشتی کو بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا۔ روسی اچھا سیلر تھا لیکن وہ ساکت بیٹھا تھا' جیسے بطخ.......... مردہ بطخ!

وہ بوب بیکر کے بھیس میں تھا۔ اس نے اسی کی بوٹ بھی مستعار لی تھی۔ وہ دو انجن والی بوٹ تھی۔ اس ساحل پر کوئی کشتی ایسی نہیں تھی' جو اس کا رفتار میں مقابلہ کر سکتی۔ اس نے کشتی پر جلدی میں پولیس کے حروف پینٹ کیے تھے۔ پینٹ اب بھی گیلا تھا۔

پولیس بوٹ تھرڈ سیکریٹری کی کشتی کے قریب ہوتی گئی۔ روسی کا روٹ اسے

معلوم تھا۔ درمیانی فاصلہ سو گز رہ گیا۔ قریب ترین برٹرام نے اس کی اور تھرڈ سیکریٹری کی کشتی کے درمیان آنے کی کوشش کی لیکن وہ سست رفتاری سے دور ہو گیا۔ وہ تھرڈ سیکریٹری کے راستے کے متوازن سفر کر رہا تھا۔ اس نے برٹرام کی طرف خیر سگالی کا ہاتھ لہرایا۔ ویسے بھی وہ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ساحل سے اور قریب ہونا چاہتا تھا۔

اب وقت آگیا تھا۔ آخری اجالا بھی دم توڑ رہا تھا۔ اس نے تھروٹل آگے کی طرف کھینچے۔ ڈونزی گولی کی رفتاری سے آگے بڑھی۔ اس نے تیزی سے وہیل گھمایا اور اپنی بوٹ کا رخ تھرڈ سیکریٹری کی کشتی کی طرف کر دیا پھر اس نے راکٹ لانچر اٹھا لیا۔ وہ ون پیس یونٹ تھا.......... صرف ۳۶ انچ لمبا۔ مگر وہ آٹھ انچ والا اینٹی ٹینک راکٹ فائر کرتا تھا۔ اس نے نشانہ لیا اور فائر کر دیا' دھماکا بہت خوفناک تھا۔ تھرڈ سیکریٹری کی کشتی اس میں غائب ہو گئی۔

ان سرخ شعلوں کے درمیان روسی پولٹ بیورو کا تھرڈ سیکریٹری اس کا بارہواں شکار بن گیا۔ اس نے سمندر میں تیرنے والا ایک نشان اس مقام کی طرف اچھال دیا۔ اس نشان کے اوپر چھوٹا سا ایک امریکی پرچم تھا۔ پرچم کے ساتھ تاش کا ایک پتا اسٹیپل کیا گیا تھا.......... حکم کی تکی!

اب وہ بوٹ کو لہراتے ہوئے ہیپی ایکرز کے ساحل پر دوڑا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ روسی اس ڈر سے اسے ہٹ نہیں کریں گے کہ وہاں ان کے اپنے آدمی بھی نشانہ بن سکتے ہیں۔ ساحل سے تین گز دور اس نے بوٹ کو تیزی سے پورٹ کی طرف موڑا اور دو دستی بم اچھال دیے.......... پھر فضا اس کے ہذیانی قہقہے سے تھرا گئی۔

اس نے تھروٹل پوری طرح کھول دیے۔ بوٹ ۶۰ ناٹ کی رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ پیچھا کرنے والی برٹرامز بہت پیچھے رہ گئیں۔ ڈونزی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ روسی ایک فائر بھی نہیں کر سکے تھے۔

O------------☆------------O

تینوں ٹی وی نیٹ ورکس نے اپنے شام کے پروگرام چھوڑ کر روسی ڈپلومیٹ کے قتل کی خبر نشر کی۔ مبصرین روسیوں سے معذرت کے معاملے میں ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ روسیوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا خصوصی



اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ہیپی ایکرز خاموشی کے پردے میں چھپ گیا تھا۔ کے جی بی کے دستوں نے اسے پوری طرح گھیرے میں لے لیا تھا۔ پیرا ٹروپس کا ۵۴ واں ڈویژن فورٹ بریگ میں موجود تھا۔ اسے کسی بھی لمحے فیرپورٹ پہنچنے کے لئے الرٹ کر دیا گیا تھا۔

واشنگٹن میں صدر نے ہاٹ لائن پر کریملن سے رابطہ کر کے ذاتی طور پر اس واقعے پر معذرت کی تھی۔ ڈپلومیٹک حلقوں میں اونچی سطح پر سرگرمیاں جاری تھیں۔ روسی اخبار نے شہ سرخی لگائی تھی.......... "ذہنی مریض امریکا" .......... خبر میں کہا گیا تھا کہ امریکا جیسے ملک میں ہی جہاں ذہنی امراض کی شرح اتنی بلند ہے' ایسی دہشت گردی کی توقع کی جا سکتی ہے۔

O------------☆------------O

بعد میں بیلی اور رائس نے اصل پولیس لانچ میں بیٹھ کر موقع کا جائزہ لیا۔ وہ چاندنی رات تھی مگر دیکھنے کے لیے وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ تباہ شدہ کشتی کے ملبے کو روسی گھسیٹ کر ساحل پر لے گئے تھے۔ انہوں نے سمندر میں تیرتے ہوئے نشان کو بھی باہر نکال لیا تھا۔ امریکی پرچم کے انہوں نے چیتھڑے اڑا دیے تھے اور تاش کے پتے اور نشان کو انہوں نے بادل نخواستہ فیرپورٹ پولیس کے حوالے کر دیا تھا۔

O------------☆------------O

جم' برگز اور گریڈی واپس ہیڈ کوارٹرز پہنچ چکے تھے۔ کمانوف سے بات کرنے کی ہر کوشش ناکام ثابت ہوئی تھی۔ فون پر بھی یہی جواب ملا تھا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ سفید ریچھ دانت نکوس رہا تھا.......... غرا رہا تھا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ وہ کاٹے گا نہیں اگر کاٹا تو ہیپی ایکرز کی تمام مراعات سے محروم ہو جائے گا۔

نیڈ نکولس بے قصور تھا۔ وہ قاتل نہیں تھا۔ یہ روسی ڈپلومیٹ کے قتل سے بڑا شاک تھا ان کے لئے۔ نکولس نے بڑی ذہانت سے کام لیا تھا۔ اس نے اپنے لیے جائے واردات سے عدم موجودگی کا ٹھوس ثبوت فراہم کیا تھا۔

نکولس کو شبہ تھا کہ قاتل پھر وار کرے گا۔ اس نے اس بات کو یقینی بنایا تھا کہ ہر وہ وقت' ہر لمحے کسی کی نظروں میں رہے۔ پہلے تو چھ گھنٹے وہ نگرانی کرنے والوں کے سامنے

کینڈل ووڈ جھیل میں مچھلیاں پکڑتا رہا۔ پھر وہ فیرپورٹ آیا۔ اسے پتا چلا کہ قاتل نے ابھی تک قتل نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی کار میں سیدھا پولیس ہیڈ کوارٹرز پہنچا۔ ساڑھے چھ بجے وہ ڈیسک سارجنٹ کے سامنے بینچ پر چپک کر بیٹھ گیا اور مثبت سوچ کی طاقت نامی کتاب پڑھتا رہا۔

جس وقت قاتل نے روسی سفارت کار کو اڑایا' وہ دو پولیس والوں کی نظروں کے سامنے اسی جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ ان دو کے علاوہ بھی تین ماہر فن نگرانی کرنے والے بھی اس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ ثابت ہو گیا کہ نیڈ نکولس قاتل نہیں ہے' ہو ہی نہیں سکتا۔

"اوشٹ" ہیڈ کوارٹرز میں جم گریڈی اور برگز نے بیک آواز کہا۔ وہ ہیڈ کوارٹرز میں تھے۔

ادھر برج پورٹ اِن میں ڈلنگر نے بھی غرا کر یہی کہا "اوہ شٹ۔"

فیرپورٹ اِن میں جوڈی راجرز نے کہا "اوہ شٹ" پیٹر بونڈ اسے ہمدردانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ ان کے لیے تھکا دینے والا دن تھا۔ وہ سب پھر اسٹارٹنگ پوائنٹ پر آ گئے تھے۔ نیڈ نکولس مجرم نہیں تھا۔ تو پھر کوئی لسٹ سے باہر کا آدمی تھا۔ مگر کون؟ اور کیوں.......... قاتل پھر نامعلوم ہو گیا تھا۔ وہ کون تھا؟ بارہ قتل ہو چکے تھے مگر ان کے پاس اب بھی کوئی کلیو نہیں تھا' ایک بھی نہیں۔

"اوہ شٹ" عام لوگ بھی یہی کہہ رہے تھے۔

O------------☆------------O

"اس" نے کار کیرولٹز ڈرائیو اِن کیفے میں پارک کی اور چاکلیٹ مالٹ کا آرڈر دیا۔ ویٹریس کو دیکھ کر وہ گرم جوشی سے مسکرایا۔ اسے دیکھ کر اسے جوڈی کا خیال آیا تھا۔ وہ ہنس دیا۔ کیوں نہ وہ اِن جا کر.......... لیکن نہیں' پہلے پیٹر بونڈ سے چھٹکارا پانا ہو گا۔ یہ کوئی اتنا دشوار کام بھی نہیں' وہ محض ایک پلے بوائے ہی تو ہے۔

"اسے" پورا یقین تھا کہ پولیس اسے نہیں پکڑ سکتی۔ وہ اسے نہیں تلاش کر سکتے۔ وہ بہت کامیابی سے ایک شخص کے اندر چھپا ہوا تھا۔ اس کے وجود کے دوسرے حصے نے اسے تحفظ دے رکھا تھا۔ اسے ڈھونڈنے کے لیے انہیں اس کے دماغ کے دور



افتادہ کونوں کھدروں کو کھنگالنا پڑے گا۔

ایک ہی جسم کو شیئر کرنا کچھ اتنا مشکل بھی نہیں تھا۔ اس میں جگہ کا بھی مسئلہ نہیں تھا۔ پیدائش کے وقت بھی وہ دو ہی تھے۔ لیکن وہ دبا ہوا تھا اور اس کا ساتھی چھایا ہوا تھا۔ وہ ایک کونے میں دبکا بہت خاموشی سے اپنے موقع کا انتظار کرتا رہا تھا۔ منصوبہ بندی کرتا رہا تھا۔ بچپن میں صرف ایک بار اسے مشترکہ دماغ پر قابو پانے کا موقع ملا تھا۔ اس دن اس نے اپنے سوتیلے باپ کو قتل کیا تھا۔

اس کا فرار کا طریقہ برسوں میں نکھر گیا تھا۔ بہت.......... بہت زیادہ آہستگی سے.......... دھیرے دھیرے اس نے جسم کے جنسی تحرک پر کنٹرول حاصل کیا تھا۔ یہ ایک بے حد طاقت ور مرکز تھا۔ پھر بڑی بازی گری سے وہ سوچنے کی قوت پر تھوڑا تھوڑا کر کے دخیل ہوتا گیا اور اب؟ اب تو وہ جب چاہتا' پورے دماغ کا کنٹرول حاصل کر لیتا۔ اپنے ساتھی کو وہ تحت الشعور میں دھکیل دیتا۔ اس میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اس کے دوسرے حصے کو معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ تو اس کے وجود سے بھی بے خبر تھا۔

وہ دن بہ دن اپنے منصوبے کو آگے بڑھاتا رہا تھا۔ ہر روز وہ سوچنے کے عمل پر مزید تھوڑا کنٹرول حاصل کرتا.......... مستقل بنیاد پر۔ اسی طرح اسے بالآخر پورے دماغ پر کنٹرول حاصل کرنا تھا۔ اور جب ایسا ہوتا تو وہ اپنے دوسرے حصے کو حرف غلط کی طرح مٹا دیتا۔ ایسا اندرونی قتل.......... خفیہ قتل تو انسانی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا ہو گا۔ نہ کوئی لاش ہو گی نہ جرم کی شہادت۔ اور وجود کا وہ حصہ مر چکا ہو گا۔ اس کے لیے اس نے پھول کی دگی مخصوص کی تھی۔ تب وہ آزاد ہو گا۔ جسم اور دماغ دونوں پوری طرح اس کے قبضے میں ہوں گے اور اس وقت کے بڑے عظیم منصوبے تھے اس کے۔

اس کے اس راز کو صرف ماضی میں تلاش کیا جا سکتا تھا۔ پیدائش کے بعد سے ہی' اسے اپنے دوسرے حصے کا علم ہوتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے جبکہ وہ خود تحت الشعور میں چھپا ہوا تھا۔ دوسرا حصہ شعور میں رہتا تھا۔ شعور کو نہیں معلوم ہوتا تھا کہ تحت الشعور کیا کر رہا ہے لیکن تحت الشعور کو شعور کی خبر رہتی تھی۔ وہ دیکھتا رہا تھا.......... انتظار کرتا رہا تھا۔ یہ عجیب بات تھی کہ اس کے طاقت ور حصے کو اس کے وجود کا علم نہیں تھا' اور نہ کبھی ہو گا۔ اس نے عقب نما آئینے میں خود کو آنکھ ماری۔

ہو سکتا ہے کہ صحیح وقت پر "وہ" ان مرڈر کیسوں کو حل کر لے۔ صرف وہی دنیا کے عظیم ترین قاتل کو پکڑ سکتا تھا۔ اسی وقت دنیا کو پتا چل سکتا تھا کہ وہ کیسا جینئس ہے۔ مگر یہ بہت بعد کی بات ہے۔ فی الوقت تو یہ سوچنا بھی ٹھیک نہیں۔ ابھی تو چالیس قتل اور کرنے ہیں۔

اس نے مالٹ پی کر ہاتھ کی پشت سے ہونٹ صاف کیے، اپنی گھڑی دیکھی اور سوچنے لگا کہ باربرا اور ویوین اس وقت کیا کر رہی ہوں گی۔ اسے سر میں چکر سے محسوس ہوئے۔ ہلکے پن کا احساس ہوا۔ اس نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کر لیں۔

O------------☆------------O

باربرا اور ویوین ایک دوسرے سے بہت قریب ہو گئی تھیں۔ ویوین بہت مہربان عورت تھی۔ وہ باربرا کا بہت خیال رکھتی تھی۔ وہ اسے سمجھاتی رہی تھی۔ اس نے اس بات کی نشان دہی کی کہ وہ باربرا کو کہیں لے جانے سے بچتا ہے۔ اس ڈر سے کہ کوئی انہیں ساتھ دیکھ لے گا اور اس کی بیوی کو معلوم ہو جائے گا۔ یعنی باربرا اس کے لیے محض ایک کھلونا ہے.......... وقتی تفریح!

ویوین کا کہنا تھا کہ وہ سب کچھ بدل کر رکھ دے گی پھر باربرا اس کے ساتھ ڈنر پر بھی جا سکے گی اور فلم دیکھنے بھی۔ اور یہ نہ ہوا تو باربرا اسے صاف کہہ دے گی کہ کھلونے کی حیثیت اسے قبول نہیں۔

وہ باربرا کے گھر پہنچا تو اندھیرے میں ویوین اس کے سامنے آ گئی "باربرا تم سے اکیلے میں ملنا چاہتی ہے" اس نے کہا "اس کے بعد اگر تمہارے پاس وقت ہو تو میری طرف آ جانا۔ میں تمہارا انتظار کروں گی۔ اگلے بلاک میں زرد کاٹیج میرا ہے۔"

وہ اندر چلا گیا۔ باربرا کے تیور بدلے ہوئے تھے۔ وہ بیزار نظر آ رہی تھی۔ وہ کھیلنے کے بجائے اس سے مشترکہ مستقبل کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی۔ وہ بڑے تحمل سے سنتا رہا پھر اس نے کہا "دیکھو باربی ڈول، میں بہت تھکا ہوا ہوں، کسی دن تمہیں ڈنر پر بھی لے چلوں گا مگر اس وقت تو مجھے بس تمہاری قربت کی ضرورت ہے۔"

اس پر باربرا پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور باتھ روم میں گھس گئی۔ وہ دروازے پر دستک دیتا رہا۔ اندر سے باربرا کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں پھر وہ سسکیوں کے



درمیان بولی "جاؤ.......... اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ۔ میرا پیچھا چھوڑ دو۔ میں تمہارا کھلونا نہیں ہوں کہ جب چاہو، کھیلنے کے لیے آ جاؤ اور پھر اکیلا چھوڑ کر چل دو۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل آیا۔ اس کے سامنے دو ہی راستے تھے۔ باتھ روم کا دروازہ توڑ دے یا ویوین کے پاس چلا جائے، فیصلہ بہت آسان تھا۔

ویوین کا کاٹیج ڈھونڈنے میں دشواری نہیں ہوئی۔ اندر روشنی بھی تھی اور دروازہ بھی کھلا تھا۔ وہ اندر چلا گیا۔ ویوین کھلی بانہوں کے ساتھ اس کی منتظر تھی "تم جب چاہو، یہاں آ سکتے ہو۔" اس نے کہا "اور میں کوئی مطالبہ نہیں کروں گی تم سے۔ مجھے باربرا کے گھر کی کاؤچ کے مقابلے میں اپنا بیڈ زیادہ اچھا لگتا ہے۔"

اس کے جاتے ہی ویوین باربرا کے گھر چلی گئی۔ باربرا نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا۔ وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ ویوین نے اسے لپٹا لیا۔ اس کی اسکیم کامیاب رہی تھی۔ اب باربرا کو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ باربرا اور وہ دونوں ویوین کے تھے۔ اب وہی دونوں کا خیال رکھے گی۔

O------------☆------------O

گیارہ بجے "وہ" جاگا۔ وہ بدستور کیرولینز ڈرائیو ان کیفے میں اپنی کار میں بیٹھا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا۔ پھر گاڑی اسٹارٹ کی اور گھر کی طرف چل دیا۔

وہ اپنی کارکردگی سے مطمئن تھا۔ پوری دنیا کو ہلا دیا تھا اس نے۔ ایک معصوم سے راکٹ سے اس نے دو سپر پاورز کو ہلا ڈالا تھا۔ کون جانے، ایٹمی جنگ ہی شروع ہو جائے۔ لیکن یہ بات اس کے منصوبے میں شامل نہیں تھی۔

اس نے سیاہ پنسل سے روسی سفارت کار کو کراس کیا.......... حکم کی تکی.......... بارہواں شکار۔ اس نے اپنے اگلے قتل کا پروگرام چیک کیا۔ وہ دولت کا بھوکا چوہا! واہ بھئی واہ، نامعلوم قاتل ہونے کے بڑے فائدے ہیں۔ آدمی بڑی آسانی سے کسی کو بھی قتل کر سکتا ہے۔

بارہ دن میں بارہ قتل! وقت اڑ رہا تھا لیکن اچھا وقت تو گزرتا ہی تیزی سے ہے۔ وہ بہت خوش تھا۔ دلچسپ وقت گزار رہا تھا۔ بہت کامیاب ثابت ہو رہا تھا۔ وہ آج تک کا عظیم ترین قاتل ثابت ہو چکا تھا اور ابھی تو چالیس قتل اور ہونے تھے۔ ایک آخری قتل

اور پھر پان کا اِکا۔ پان کا اِکا سب کو چکرا دے گا۔ کئی دن تک پھر وہ ایک اور مشکوک آدمی کے پیچھے دوڑتے رہیں گے۔

ڈلنگر اس کی لسٹ میں نہیں تھا لیکن اسے راستے سے ہٹانا ضروری تھا لیکن نہیں' اب مسابقت کے لیے ایک وہی تو رہ گیا ہے اور مسابقت نہ ہو تو کھیل میں لطف ہی نہیں رہتا۔ جم تو اب ناکارہ ہوتا جا رہا تھا۔ اس کی ذہنی صلاحیتیں کند ہوتی جا رہی تھیں۔ وہ اب کسی بھی دن جل بجھے گا۔

اسے اپنا منصوبہ مکمل کرنا تھا.......... باون قتل! اسے خود پر پورا اعتماد تھا۔ منصوبہ ہر اعتبار سے مکمل اور بے داغ تھا۔ وہ عہد جدید کا قابیل تھا۔ وہ قتل کے وہ طریقے آزما رہا تھا' جو کسی نے کبھی سوچے بھی نہیں تھے۔ اس نے قتل کے فن کو ایک نئی جہت دے دی تھی۔ اس کے جسم میں سنسنی دوڑنے لگی۔

○------------☆------------○

۱۳ جون.......... جمعہ

"شٹ۔ کوئی کام آسان نہیں ہے" جم باتھ روم کے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔ اس کی ٹھوڑی پر کٹ لگا تھا۔ چار ٹشو پیپرز ضائع ہو چکے تھے اور خون اب بھی رِس رہا تھا۔

وہ تنویم زدہ سا اپنے عکس کو دیکھتا اور خون رکنے کا انتظار کرتا رہا۔ فیرپورٹ بھی تو لہولہان ہو رہا تھا۔ اس کا محبوب قصبہ دھیرے دھیرے زندگی سے محروم ہوتا جا رہا تھا۔ بارہ قتل! اسے اس قاتل کو روکنا ہوگا۔ اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے.......... سب کے لیے بھی' اور اس کے اپنے لیے بھی۔

اس نے موت کے بارے میں کبھی نہیں سوچا تھا اور موت سے خوف زدہ تو وہ اب بھی نہیں تھا۔ ماں نے ہمیشہ اپنی بانہوں میں بھلاتے ہوئے اسے خوف زدہ نہ ہونے کی.......... اور مضبوط بننے کی تلقین کی تھی۔ وہ اپنے آپ کو بہت مس کرتا تھا۔ کاش' وہ اسے جانتا۔ اسے اپنا سوتیلا باپ اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس کے نتیجے میں سوتیلا باپ اسے نظر انداز کرتا تھا۔ دونوں کے درمیان محبت کی کوئی رمق نہیں تھی۔ عجیب بات ہے' سوتیلا باپ مرا تو وہ بالکل بھی افسردہ نہیں ہوا تھا۔ اس کی موت حادثہ تھی۔ وہ نشے میں تھا اور



اس نے کچن کی گیس کھول دی تھی۔ چولہے جلائے نہیں تھے۔ گیس کھول کر جلانا بھول گیا تھا۔ اس کی ماں روئی تھی لیکن وہ نہیں رویا تھا۔

یہ وہ دن تھا' جب وہ لڑکا نہیں رہا تھا' آدمی بن گیا تھا۔ اس نے ٹشو پیپر سے پھر خون پونچھا..........

○------------☆------------○

"وہ" آئینے میں اپنے چہرے کو گھور رہا تھا۔ اس کی پیشانی کی لکیریں گہری ہو گئیں۔ منصوبہ بنانے کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ وہ فکر مند ہوا تھا۔ اپنی کسی حرکت سے نہیں.......... پولیس کی طرف سے بھی نہیں اور منصوبہ بھی ہر لحاظ سے مکمل اور بے داغ تھا۔ لیکن اس کے دماغ میں بیٹھا ہوا وہ بڈھا اسے پاگل کیے جا رہا تھا۔ وہ مسلسل "مار دو.......... قتل کر دو" کی رٹ لگائے رہتا تھا اور اس کی چیخ پکار اسے پاگل کیے دے رہی تھی۔

بڈھا کسی طرح خاموش ہی نہیں ہوتا تھا' کاش وہ کسی طرح اسے کسی تہ خانے میں دھکیل سکے یا کسی طرح اسے مٹا دے۔ اس نے اسپرین کی بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اسپرین وہ بہت کثرت سے استعمال کرنے لگا تھا۔

یہ بڈھا ہے کون؟ وہ ابھی تک یقینی طور پر اسے نہیں سمجھ سکا تھا۔ ابتدا میں تو وہ سمجھا تھا کہ یہ شیطان ہے لیکن گزشتہ روز اس بڈھے کے چہرے کی ایک جھلک دیکھ لی تھی۔ وہ تو چاند کی بڑھیا کا ہم شکل لگتا تھا۔ اس نے سائیڈ سے اسے دیکھا تھا۔ اس کے چہرے پر داڑھی تھی اور وہ وقت کی قید سے آزاد معلوم ہوتا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ وہ یقیناً قابیل تھا.......... روئے زمین پر پہلا قاتل انسان۔ وہی اسے مسلسل قتل کرنے کا حکم دیتا تھا۔

کیا یہ بڈھا اس کے دماغ پر قابض ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیسی ناقابل یقین بات ہے۔ اس کا منصوبہ تو خود کسی اور کے دماغ پر قبضہ کرنے کا ہے اور وہ یہ کام بتدریج' قدم بہ قدم بڑی صفائی سے کر رہا ہے۔

اسے اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ منصوبہ اس کا بنایا ہوا ہے اور وہی اس پر عمل بھی کر رہا ہے۔ اب یہ بڈھا اس کے منصوبے میں مداخلت کر رہا ہے۔ قابیل مطمئن نہیں

تھا۔ وہ اور قتل چاہتا تھا لیکن اس نے قابیل کی بات مان لی تو پھر منصوبہ بھی قابیل ہی کا ہو جائے گا۔ یہ بڈھا تو دیوانہ ہے.......... جنونی ہے۔ اس نے سر جھٹکا۔ میں اس کی بات نہیں مانوں گا۔ میں اس کا غلام نہیں بنوں گا۔

یہ قابیل اسے کیوں ستا رہا ہے۔ وہ اتنی کامیابی سے منصوبے پر عمل کر رہا ہے.......... اور اب یہ قابیل اسے اس کے مستقبل سے دور.......... پیچھے کی طرف کھینچ رہا ہے۔

"تم کبھی تھے' گزر چکے" وہ ذہنی طور پر چلایا "میں وہ ہوں کہ مجھ سا کوئی بھی نہیں ہوا!"

"مارو.......... قتل کر دو.......... قتل کر ڈالو" اندر کی آواز بہت تیز' بہت کھردری' بہت چبھتی ہوئی تھی.......... ہنجوں والی آواز۔

"مجھے موقع دو قابیل۔ میرے پیچھے مت پڑو۔ میرا دماغ کام نہیں کرے گا" اس نے بے بسی اور اِدھر اُدھر دیکھا "تم باہر آجاؤ.......... جہاں کہیں بھی ہو' باہر آجاؤ۔ تم قتل نہیں کر سکتے۔"

"بے وقوف' میں ہر انسان کے اندر ہوتا ہوں" اندر کی آواز نے کہا "لیکن میرا چیلا کوئی ہی بنتا ہے۔"

اس نے اپنا سر ایک طرف جھکایا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے.......... سنک میں گرنے لگے۔ اس کے سر میں دھماکے ہو رہے تھے۔ بڈھے کی آواز ایک طرف سے دوسری طرف تک گونج رہی تھی۔ وہ جان گیا تھا کہ وہ جیت نہیں سکتا۔ وہ قابیل کا چیلا' قابیل کا غلام تھا۔ قابیل نے اسے اپنے کھیل کے لئے منتخب کیا تھا۔ یہ مقدر تھا اور مقدر سے کوئی نہیں لڑ سکتا۔

اس نے اپنا سر اٹھایا اور آئینے میں دیکھا "تم جو کہو گے' میں کروں گا۔"

اندر کی آواز خاموش ہو گئی۔ اب ایسی خاموشی تھی کہ جیسے سماعت معطل ہو گئی ہو۔ اس نے گہری سانس لی۔ اس کے حواس واپس آ رہے تھے۔ آنکھوں کے نیچے تھکن کے گہرے سیاہ حلقے تھے۔ اس نے آنکھوں سے آنسو پونچھے اور چہرے پر چھپکا مارا۔

شٹ! اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ لوگوں کو قبروں میں پہنچانے کا کام قابیل کے



لیے سہی۔ وہ ساتھ ہی اوپر جائیں گے۔ ساتھ ہی جہنم میں جلیں گے۔ میرا تو جہنم میں خاص الخاص مقام ہوگا۔ دنیا کا عظیم ترین قاتل! قابیل کا قابل فخر شاگرد! اس کی نبضیں تیز ہو گئیں۔

پھر وہ وقت میں سفر کرنے لگا۔ وہ دوبارہ پیدا ہوگا.......... اور اپنے روپ میں واپس آئے گا مگر اس بار اس کا پورا دماغ اس کا اپنا ہوگا۔ اس نے آئینے میں اپنے عکس کو آنکھ ماری۔ جواباً عکس نے اسے آنکھ ماری۔

O-------------☆-------------O

جم نے پلکیں جھپکائیں۔ خون بند ہو گیا تھا۔ اس نے سر جھٹکا' منہ پر چھپا کے مارے اور تولیے سے چہرہ خشک کیا۔ اب وہ بہتر محسوس کر رہا تھا۔ ممکن ہے' آج خوش قسمتی اس کا ساتھ دے۔ یہ جمعے کا دن ہے اور تیرہ تاریخ ہے۔ ہو سکتا ہے' آج وہ قاتل کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے' وہ منحوس قاتل!

وہ باتھ روم سے نکلا تو اس کا اعتماد بحال ہو چکا تھا۔

O-------------☆-------------O

اِن میں جوڈی ناشتا کر رہی تھی اور پیٹر اخبار پڑھ رہا تھا۔ جوڈی نے دونوں پیالیوں میں دوبارہ کافی انڈیلی۔ اچانک جوڈی کا ہاتھ لرزا۔ وہ بری طرح چونکی۔ کافی چھلک گئی۔

"مائی گاڈ! ایک ہستی ہے جو مسئلہ حل کر سکتی ہے۔ اس نے قاتل کو دیکھا ہے لیکن اس سے کبھی کسی نے پوچھ گچھ نہیں کی' کسی کو خیال ہی نہیں آیا۔ چھوٹی سی' معصوم سی' خوف زدہ بچی۔ جس نے کسی کو اپنے باپ کی کار کے نیچے بم چھینکتے دیکھا تھا۔ اس کی گڑیا کو قتل کر دیا تھا۔ سنڈی! سنڈی نے کیا کہا تھا؟"

جوڈی اچھل کر کھڑی ہوئی اور ڈیسک کی طرف لپکی۔ وہ اپنے نوٹس ٹٹول رہی تھی۔ بالآخر اس نے ایک کاغذ کھینچ کر نکالا۔ اس نے اسے پڑھا.......... کئی بار پڑھا۔ پھر چکراتی ہوئی سی واپس آئی اور اپنی جگہ بیٹھ گئی۔

پیٹر نے اخبار ایک طرف رکھا اور اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا "کوئی خاص بات سوجھی ہے تمہیں؟" اس نے پوچھا۔

جوڈی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کے جسم میں برقی رو سی دوڑ رہی تھی "پیٹر

جب قاتل نے جم کی کار اڑائی تو جم کی بیٹی............ میری بھانجی سنڈی باہر ہی تھی۔ اس نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔"

"یہ درست ہے۔"

"اس نے کہا تھا............ ڈیڈی۔ ڈیڈی' انہوں نے میری گڑیا کو مار ڈالا۔"

پیٹر اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"ہم سب سمجھے کہ سنڈی اپنے باپ سے مخاطب ہے............ ڈیڈی کہہ کر خطاب کر رہی ہے لیکن فرض کرو کہ وہ اپنی ماں سے بات کہہ رہی تھی۔"

"او مائی گاڈ!" پیٹر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

دونوں باہر کھڑی مرسیڈیز کی طرف لپکے لیکن دروازہ کھولتے ہوئے جوڈی ٹھٹک گئی۔ اسے یاد آگیا تھا کہ برینڈا سنڈی کو لے کر نیویارک چلی گئی ہے............ ماں کے ساتھ رہنے۔

○------------☆------------○

لانگ آئی لینڈ میں وہ پولیس لانچ پر اکیلا بیٹھا تھا۔ ٹیپرلیو کے ہلکے کش لیتا ہوا۔ ایک گہرا کش لے کر اس نے سگار ایک طرف اچھال دیا پھر دوربین آنکھوں سے لگا کر اس نے افق تا افق جائزہ لیا۔ کہیں کوئی بوٹ نظر نہیں آرہی تھی۔

اس نے نکولس کی بوٹ کو رسی کی گرفت سے آزاد کر دیا۔ اب بوٹ اِدھر اُدھر بھٹکتی پھرے گی۔

اس نے نکولس کی بوٹ اٹلانٹک پر الوداعی نظر ڈالی۔ بادبان سے نکولس کا بے حس و حرکت جسم بندھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے اور ٹانگوں کی بڑی نسیں کاٹ ڈالی گئی تھیں۔ نیچے خون کا تالاب بن گیا تھا۔ نکولس کے سر کے اوپر بادبان پر حکم کی دُگی پن کی گئی تھی............ اور اس کی جیب میں ایک رقعہ تھا۔

تم نے کلیوز مانگے تھے' وہ حاضر ہیں
خطرہ چاہے جتنا ہو' میں باون قتل کروں گا۔
حکم کے تیرہ پتے تو میں کھیل چکا ہوں
پان کا اِکا نیڈ کے بعد میں کھیلوں گا



تم مجھ سے کبھی نہیں ملے ہو لیکن مجھ سے خوب واقف ہو
تمہیں کون احمق کہہ سکتا ہے............ کوئی مکینک' کوئی کلرک' ویٹریا نرس
ڈاکٹر یا کوئی سیٹھ' بھکاری یا کوئی چور
یا آخر میں تمہارا احمق چیف
ان اشاروں سے تم مجھے تلاش نہیں کر سکو گے
مجھے پکڑ سکو تو پکڑ کر دکھاؤ

اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری۔ اس نے فرصت سے تماشا دیکھا تھا۔ نکولس خود اپنی جان نکلتی دیکھتا رہا تھا۔ دولت کا بھوکا چوہا! اب وہ ملین اس کے کیا کام آئیں گے۔ جہاں وہ گیا ہے' وہاں یہ سکے نہیں چلتے۔

○------------☆------------○

فون پر برینڈا سے مختصر سی گفتگو ہوئی پھر سنڈی نے جوڈی کے بدترین اندیشوں کی تصدیق کر دی۔ تمام بچوں کی طرح سنڈی بھی سچی اور معصوم تھی۔ اس نے اپنے ڈیڈی کو اپنی کار کے نیچے ایک گیند لڑھکاتے دیکھا تھا پھر سب اُڑ گیا اور اس کی گڑیا جل گئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ ڈیڈی نے اس کی گڑیا کو کیوں ختم کیا............ کیوں قتل کیا۔ اسی لیے وہ اتنی اپ سیٹ تھی۔

سنڈی کی باتیں سن کر برینڈا سناٹے میں آگئی............ جم............ جم، تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ جم وہ قاتل نہیں ہو سکتا۔

جوڈی نے فون رکھا تو اس کے جسم پر لرزہ چڑھا ہوا تھا۔ اس کی بہن کی زندگی کے وہ بدترین لمحات تھے لیکن شاید سچائی اپنے معصوم بچے کی زبان سے سننا زیادہ موثر ہوتا ہے۔

وہ پیٹر کو فون پر ہونے والی گفتگو سنانے لگی۔ قاتل جم کے اندر چھپا ہوا تھا۔ کون سوچ سکتا تھا!

انہوں نے پہلے گریڈی سے بات کی۔ پھر بیلی' فیرو اور رائس کو بتایا۔ وہ سب شاک کی حالت میں تھے۔ انہیں یقین نہیں آرہا تھا۔ گریڈی نے ڈلنگر کو فون کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے قانون کے سب رکھوالوں کو علم ہو گیا۔

جم کی کار پولیس ڈوک پر نظر آئی تو وہ سب وہاں جمع ہو گئے۔ وہ پولیس لانچ کی آمد کے منتظر تھے۔ وہ جم کے منتظر تھے۔ وہ "اس" کے منتظر تھے۔

○------------☆------------○

"اس" نے دانت پر دانت جما کر نکولس کو گڈبائی کہا پھر اپنی لانچ کے تھروٹل کھول دیے۔ بوٹ اچھل کر آگے بڑھی۔ اس کا سر پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔ بڈھے نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا تھا۔ وہ اب بھی مطمئن نہیں تھا اور چیخ رہا تھا.......... مار دو، قتل کر دو، قتل کر ڈالو۔ وہ مسلسل پکار اسے پاگل کیے دے رہی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ اس کی آنکھوں سے بہنے والے اذیت کے آنسو چہرے کو دھو رہے تھے۔

"مار دو، قتل کر دو، قتل کر ڈالو" وہ اندرونی چیخ رکنے والی نہیں تھی۔

"تم کیا چاہتے ہو؟" وہ چلایا "اب یہاں قتل کرنے کو ہے کون؟ ایک میں ہی تو ہوں اس بوٹ پر۔"

مگر بڈھے کو اس سے غرض نہیں تھی۔ وہ چلائے جا رہا تھا۔

ہاں.......... یہاں جم بھی تو ہے۔ اس نے سوچا، لیکن اتنی جلدی! وہ جم کو اتنی جلدی ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے جم کی ضرورت تھی۔ جم تو اس کا آخری شکار تھا۔

قابیل کی آواز اس کے دماغ میں گونج رہی تھی۔ درد سے اس کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں۔ نہیں میں پہلے اس بڈھے ہی کو قتل نہ کر دوں۔ وہ دیوانگی سے ہنسا۔ قابیل دماغ کے میرے والے حصے ہی میں تو رہتا ہے۔

دور ڈوک پر لوگ کھڑے نظر آ رہے تھے۔ دہقان کہیں کے۔ وہ بھلا مجھے روک سکتے ہیں!

اس نے جم کے کندھے والے ہولسٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اب وہ قابیل کا چہرہ بالکل صاف دیکھ سکتا تھا۔ وہ صدیوں پرانا چہرہ دہشت زدہ سا اسے تک رہا تھا۔ اب وہ قتل کرنے کی فرمائش نہیں کر رہا تھا۔ اب وہ سفید بالوں والا سر اِدھر اُدھر ہلاتے ہوئے التجائیں کر رہا تھا۔ نہیں، نہیں، نہیں۔

قابیل نے بہت عرصے اسے ستایا تھا۔ عمر بھر اسے سرگرداں رکھا تھا۔ بڑی اذیتیں



دی تھیں "یہ مرنے کے لئے بہت اچھا دن ہے بڑے میاں۔ آؤ میرے ساتھ۔" وہ چلایا۔

اس نے جم کے کھلے منہ میں ۳۵۷ میگنم کی نال ٹھونسی، وہ ٹریگر دبانے والا تھا اور قابیل چلا رہا تھا "نہیں نہیں میرا کھیل خراب نہ کرو۔"

ساحل پر کھڑے لوگوں نے فائر کی آواز سنی اور ایک دوسرے کو دیکھا۔ پیٹر نے جوڈی کو اپنے قریب کر لیا۔ جوڈی کے ذہن میں برینڈا کا خیال تھا۔

○------------☆------------○

کئی گھنٹے بعد وہ سب ایک ہی بات پر متفق ہو گئے۔ جم نے قاتل کو تلاش کر لیا تھا اور پھر اسے ہلاک کر دیا۔ اس کے علاوہ کیا سوچا جا سکتا تھا۔

**ختم شد**